U.N.A. 24-3-05

Title - MAZAAQUL HANAFIYA (TAZKIRA MUSAMMA FARAYAD-
-UL-DEHER).

Author - Maulvi Kareem uddin.

Publisher - ~~Matba~~ Sayyed Ashraf Ali Matba ul Uloom Madarsa (Delhi)

Date - 1847

Pages - 423

Subjects - N.D.

سوسیٹی

فہرست تذکرہ فرائد الدہر

باب الالف

نام	صفحہ	نام	صفحہ
امراء القیس ابن حجر الکندی	۴	ابو العتاہیہ	۱۲۸
امیہ ابن ابی الصلت	۱۹	العبادی ابوبکر احمد	۱۳۱
اُمیمہ بنت عبد المطلب	۲۱	ابراہیم ابو اسحاق الصابی	۱۶۶
ابو نمیر السعدی	۲۹	ابو احمد قرطبی	۱۶۷
ابن الاطنابہ	۴۲	ابو الحسین احمد بن فارس	۱۶۸
ام مسلم	۵۲	ابو الطیب احمد متنبی	۱۶۹
امرأۃ من عبد القیس	۵۵	ابو العباس احمد نامی	۱۷۴
اشعث ابن قیس بن معدیکرب	۵۵	ابو الفضل احمد بدیع الزمان	۱۸۵
ابو غزوۃ الجمحی (بوزرو)	۵۸	احمد الشریف الحسینی	۱۷۶
اسشتر نخعی	۵۹	ابو حامد احمد	۱۷۷
ابو نواس الحکمی	۷۷	ابو سلمان احمد بن محمد	۱۹۰
ابو دلامہ زند بن الجون	۸۱	ابو الحسن سری	۱۹۴
ابراہیم ابن عباس الصولی	۱۱۸	ابو الفرج المعالی	۱۹۹
ابراہیم بن المہدی	۱۲۶	ابو الوفا الماقروخی	۱۰۳

مولوی اکبر شاه کابلی ۳۸۷
مفتی اسرار الله خان ۳۸۸
سید غلام علی آزاد ۳۹۱
احمد عرب ۳۹۲
ابو السعود ۳۹۴
آزرده مفتی صدر الدین خان بهادر ۳۹۶

باب الباء

نام صفحه
بنت الحجر ابن عدی کندی ۶۰
بنت شمیل ۶۳
البطین عبد الله ابن جعفر ۹۱
البدر یوسف ابن لولو ۳۴۱
بدر الدین محمد بن خطیب ۳۴۲
بهاء الدین آملی ۳۷۲

باب التاء

نام صفحه
ابو علی تمیم بن معز ۱۷۸
ثابت ابو الفرج ۲۷۰
تاج الدین ۲۴۵
تقی الدین ابن حجة الحموی ۲۶۷

باب الجیم

نام صفحه
ابو عمر جمیل یا عبد الله ۱۲
جبلة ابن الایهم ۳۲

جذیمة ابن مالک ابن فهم ۳۴
ابو حرزه جریر بن عطیه ۸۷
جمال الدین ۳۴۹
جمال الدین ابو الحسن بغدادی ۳۵۱

باب الحاء المهمله

نام صفحه
الحارث بن حلزه الیشکری ۹
الحارث ابن همام ۱۱
حاتم طائی ۲۵
حسان ابن ثابت انصاری ۴۹
حابس بن سعد الطائی ۵۵
حجاج ابن غزیة الانصاری ۸۸
حسین ابن علی بن ابی طالب ۶۴
حجاج ابن یوسف ۶۹
ابو القاسم حماد بن ابی لیلی ۹۲
حسین ابن زکرویه ۱۲۳
ابو تمام حبیب ابن اوس ۱۳۲
ابو علی الحسین بن ضحاک الخلیع ۱۳۵
حسین ابن علی ابو القاسم وزیر مغربی ۱۳۶
ابو فراس حارث بن ابو العلا ۱۲۹
ابو بکر الحسن بن علی ابن شاب ۱۴۷
ابو محمد الحسن بن علی بن احمد ۱۸۴

ابو عبد اللہ حسین ابن احمد ۱۸۹
ابو محمد حسن بن المہلبی ۱۸۷
الحسین بن الحسن حلیمی ۲۰۶
حمزہ ابو طالب بن عامرہ ۲۱۰
ابو علی الحسین بن رشیق ۲۳۵
الشیخ المجید ابو علی حسن ۲۳۶
ابو الجوائز حسن بن علی ۲۳۷
حسین ابن عبد اللہ ۲۴۵
ابو علی حسن بن سعید ۲۷۳
ابو عبد اللہ حسین بارع بن محمد ۲۷۳
العمید طغرائی ابو اسمٰعیل حسین بن علی ۳۷۵
حسن ابن ہبۃ اللہ ۳۴۶
حسین ابن علیف ۳۶۵
خضر بن شیخ محمد جیلانی ۳۸۵
مولوی حسین احمد لکھنوی ۳۸۹

باب الدال المہملہ

نام | صفحہ
دعبل الحسن عبد السلام بن رغبان ۱۲۵
دہبل ابو علی ابن علی بن زرین ۱۳۶
ملک ناصر داؤد بن معظم ۳۱۹

باب الذال المعجمہ

نام | صفحہ
ذبابیت عمر ۳۶

باب الراء المہملہ

نام | صفحہ
ربیعہ ابن ثابت اسد رقی غاوی ۲۲
ابن میادہ رماح ۱۰۴
رافع ابن الحسین ۲۲۸
مولوی محمد رشید الدین خان صاحب ۴۰۰
مولوی رفیع الدین صاحب ۴۱۰
رفاعہ افندی ۴۱۳

باب الزاء المعجمہ

نام | صفحہ
زہیر ابن سلمی المزنی ۶
زہیر ابن جناب بن ہبل ۳۸
زبیر ابن العوام ۴۹
زید شہید بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب علیہم السلام ۱۱۰
البہا زہیر بن محمد ۳۱۴
ابو الفضل زہیر بن محمد ۳۴۳

باب السین المہملہ

نام | صفحہ
سدیف ۴۸
سنان ابن انس النخعی ۶۳

نام	صفحہ
سلیمان بن نجاح	۸۵
سلم الخاسر	۹۰
ابوحاتم سہل ابن محمد	۱۲۱
سعید ابن سیث	۲۴۴
ابوالفراس سعد بن محمد مشہور بنام حیص بیص	۲۷۷
ابوالمعالی سعد بن علی	۲۷۹
ابومحمد سعید بن مبارک	۲۸۸
سیف الدین ابن سید امیر کبیر	۳۲۱
سعدی شیرازی	۳۲۹
سلیمان ابن علی معروف بعفیف تلمسانی	۳۴۸
ابن الخراط سلیمان بن عبداللہ	۳۶۲

باب الشین المعجمہ

نام	صفحہ
شہاب احمد قرافی	۱۶۲
[illegible]	۱۵۱
شکر اصد	۲۱۹
شہاب الدین سہروردی	۲۹۴
شہاب الدین محمد	۳۴۲
شہاب الدین محمد بن خطیب	۳۴۳
امام شمس الدین ناظم منہاج	۳۶۶
خواجہ شمس محمد بن حسن علی	۳۶۰
شہاب ابوالفضل	۳۶۱
شہاب حجازی	۳۶۳
شہاب الدین احمد افندی	۳۷۰

باب الصاد

نام	صفحہ
صاحب ابن عباد	۱۸۳
صلاح الدین خلیل	۳۵۰

باب الطاء

نام	صفحہ
طرفہ بن العبد البکری	۱۶
ابوطیب طبری طاہر بن عبداللہ	۲۳۸
ابوالغارات طلایع بن رزیک	۲۸۰
طغرائی [illegible]	۳۴۵
ابن حبیب طاہر بن حسین	۳۴۶

باب الظاء المعجمہ

نام	صفحہ
ابومنصور ظاہر بن قاسم	۲۸۱

باب العین

نام	صفحہ
عمرو بن کلثوم التغلبی	۹

نام	صفحہ	نام	صفحہ
عقرہ بن معاویہ بن شداد	۱۰	ابو الفضل العباس بن الاحنف	۱۰۲
علاء الحضرمی	۱۷	ابو الحسن بن الرومی علی بن عباس	۱۲۳
عبد المسیح	۱۷	ابو العمیثل عبد اللہ ابن خلید	۱۳۸
ابو الخطاب عمر ابن عبد اللہ	۲۱	ابو العباس عبد اللہ	۱۴۰
ابو السہم عباس بن مرداس السلمی	۲۴	العکوک ابن جبلہ	۱۴۲
عتبہ ابن ابولہب	۲۶	عبد اللہ ابو العباس	۱۵۳
عبد الرحمن کندی	۴۱	علی ابن محمد	۱۸۲
عمر بن حرموز المجاشعی	۴۱	ابو احمد عبید اللہ	۱۹۴
عائشہ بنت عبد اللہ بن المدان	۴۳	عبد الواصل البنعا	۲۰۰
عمران بن الحطان خارجی	۴۴	علی ابن عبد العزیز	۲۰۱
عبد الرحمن بن الحکم	۴۴	ابو الحسن علی الشامی	۱۰۳
عاتکہ بنت زید بن عمرو	۵۱	ابو الحسن علی عبد اللہ	۱۰۳
علی ابن ابیطالب	"	ابو القاسم بن اسحاق	۱۰۴
عمار ابن یاسر	۵۳	عبد اللہ	۲۰۶
عبد اللہ بن عمر بن الخطاب	۵۶	ابو القاسم حسن بن نظام تبریزی	۲۰۶
عبد اللہ ابن الزبیر الاسدی	۶۱	قاضی عبد الوہاب بن علی	۲۱۵
عبد اللہ ابن احمر	۶۷	ابو الفتح علی بن محمد بستی	۲۱۷
عبد الملک ابن مروان	۶۷	علی بن ہلال المعروف ابن البواب	۲۲۱
عمرو بن ابی ربیعہ	۷۶	عاصم ابو زبید عبد اللہ بن عمر	۲۲۳ ۲۴۰
عجیر	۹۷	ابو محمد عبد اللہ بن القاسم	۲۴۰
عبد الرحمن خلیل	۹۸	ابو الولید عبد اللہ	۲۴۴

ابو نصر عبد العزیز	۲۵۳	ابو محمد عبد الجبار بن ابی بکر	۳۱۱
ابو القاسم عبد الصمد	۲۵۴	ابن الساعاتی علی بن محمد	۳۱۵
ابو الحسن علی بن محمد تہامی	۲۵۵	ابو حفص عمر ابن فارض	۳۱۶
ابو محمد علی ابن احمد	۲۵۵	شیخ شرف الدین عبد العزیز	۳۱۶
ابو الحسن علی ابن عبد الواحد	۲۵۶	ابن بنیہ علی بن محمد	۳۱۷
ابو منصور علی ابن الحسن معروف صردر	۲۵۶	ملک فضل علی یعنی نور الدین	۳۱۸
ابو الفرج عبد اللہ بن اسعد معروف ابن الدہان	۲۵۸	ابن سلطان صلاح الدین	
الشریف عبد اللہ	۲۵۹	ابو علی عبد الرحیم بن علی اشرف	۳۲۰
ابو عبد اللہ ابن الخیاط	۲۶۰	عوف ابن محلم شیبانی	۳۲۱
جمال الملک علی ابن افلح	۲۶۱	عبد الحکم ابن ابی اسحاق	۳۲۴
عماد کاتب	۲۶۳	ابو یحیی عیسی	۳۲۸
علی ابن عبید	۲۶۴	ابو الحسن علی	۳۴۲
ابو محمد عبد اللہ	۲۸۲	علاء الدین محمد بن خطیب	۳۴۴
ابو محمد عبد اللہ بن محمد	۲۸۳	جعبری علی ابن محمد	۳۴۷
ابو الحلم عبد اللہ بن مظفر	۲۸۴	الفخر عبد الرحمن بن عبد الرزاق	۳۴۷
ابو الفرج عبد الرحمن ابن ابو الحسن علی	۲۸۶	عمر ابن عیسی	۳۴۹
ابو القاسم عبد الرحمن ابن خطیب	۲۸۷	ابن سقطی علی ابن احمد	۳۵۰
ابو الحسن علی بن ابو الوفا	۳۰۸	علی ابن محمد سمیط	۳۵۳
ابو محمد عمارہ ابن ابو الحسن	۳۰۸	ابن الآدمی علی بن محمد	۳۵۴
ابن سوادی ابو الفرج علاء ابن علی	۳۱۰	عبد القادر بن محمد	۳۵۴
فخر الدین ابو منصور عیسی ابن مودود	۳۱۰	عبد الرحمن بن [illegible]	۳۵۵

حزرجی مورخ علی ابن حسن ۳۵۸
علی ابن عمر ابن عبد العزیز ۳۵۸
عبید اللہ سلموتی ابن محمد ۳۶۰
عمر ابن عبد اللہ السراج ۳۶۱
عمر ابن اسحاق اتاج ۳۶۱
عیسی ابن حجاج ۳۶۲
الصدر علی ابن محمد ۳۶۲
عبد اللہ عوفی بن محمد ۳۶۳
عز محمد بن احمد تکروزنے ۳۶۴
ابن عفیف علی ابن محمد ۳۶۵
عبد اللہ ابن عبد اللہ ابیوردی ۳۶۶
علی ابن ابیک فیضیاری ۳۶۶
ملا عبد الرحمن جامی ۳۶۷
علی ابن محمد بن منصور حصنکفی ۳۶۹
ابن شداد عبد الغنی ابن احمد ۳۶۹
مولوی شیخ شاہ عبد العزیز ۳۹۰

باب الغین المعجمہ

نام صفحہ

ابو الحرث غیلان ذو الرمہ بن عقبہ ۱۱۶

باب الفاء

نام صفحہ

فناخسرو ۲۰۸
ابو فراس رزق تمام ۲۱۳
ابو الفرضی فضل بن منصور ۲۲۱
ابو نصر الفتح بن محمد بن عبد اللہ ۳۱۱
فتیان بن علی ۳۲۸
فضل اللہ ابن عبد الرحمن ۳۴۷
فضل اللہ بن عبد الرحمن ۳۶۳
مولوی فضل حق ۴۰۶

باب القاف

نام صفحہ

قتیلہ بن نضر بن حارث ۳۰
قاسم نصر خبازی ۱۹۹
قابوس ۲۱۵
ابو محمد قاسم حریری ۳۰۶

باب اللام

نام صفحہ

لبید ابن ربیعہ العامری ۸

باب المیم

نام صفحہ

مرحب ۲۴
مسیلمہ الکذاب ۲۷

ہشم ابن العزیز	۳۱	مہیار	۲۱۳
المعافر	۳۴	محسن الصوری	۲۱۴
متلمس یعنی جریر ابن عبد المسیح	۳۹	الوزیر ابو السعادات محمد بن جعفر	۲۳۴
معاویہ ابن ابو سفیان	۴۵	محمد ابن الجراح بکری	۲۴۵
میسون بنت بحدل	۴۶	محمد ابن احمد	۲۴۵
مرقال	۵۹	ابو الحسن محمد بن طاہر شریف رضی	۲۴۴
مروان ابن الحکم	۶۵	محمد ابن عمار اندلسی	۲۴۷
منصور نمیری ابن زبرقان	۱۰۵	ابو الفتیان محمد بن سلطان	۲۴۸
مقنع الخراسانی	۱۰۷	ابو الحسن محمد بن علی معروف ابو الصقر	۲۵۰
محمد ظاہری ابو بکر	۱۴۷	ابو القاسم محمد ابن معتضد باصد	۲۵۱
محمد ابو عبد الرحمن عتبی	۱۴۹	ابو جعفر مسعود البیاضی	۲۵۱
محمد ابو بکر ابن السراج	۱۵۴	محمد الرفا ابن غالب	۲۶۰
محمد ابو الحسن ابن ہانی	۱۵۵	محمد ابن عبد الصمد الحرانی	۲۶۲
محمد ابو الحسن بن عبد الصمد	۱۶۱	ابو عبد اللہ محمد بن بختیار معروف ابلہ	۲۶۲
محمد ابو بکر ابن القوطیہ ابن عمر	۱۶۱	ابو المیمون مبارک ابن کامل	۲۷۱
محمد بن الحسن بن درید	۱۶۳	ابن التعاویذی ابو الفتح محمد بن عبد اللہ	۲۷۱
محمد بن علی کنیت ابن مقلہ	۱۶۵	ابن الہباریہ شریف ابو علی محمد بن محمد	۲۹۱
محمد بن حسن الزبیدی	۱۹۵	ابن قیسرانی ابو عبد اللہ محمد بن نصر	۲۹۳
محمد بن عباس ابو بکر الخوارزمی	۱۹۷	ابن کیزانی ابو عبد اللہ محمد ابن ابراہیم	۲۹۴
موفق ابن خلیل	۲۰۷	ابو عبد اللہ محمد بن یوسف	۲۹۶
محمد ابو العلا بن علی	۲۱۱	ابو السعید المؤید بن محمد	۲۹۷

ابن سکرہ ابوالحسن محمد ۳۰۵
ابوالمحاسن محمد بن نصر ۳۱۳
نجم الدین محمد بن سوار ۳۳۰
ابوالعز مظفر ابن ابراہیم ۳۳۵
جمال القرشی ابوالفضل محمد ۳۴۱
ابن حسبی محمد ابو ع محمد ۳۴۵
مطرزی شاعر مشہور ۳۴۹
قاضی نجیب الدین ابوالولید ۳۵۲
ابن خطیب داریا محمد ابن محمد ۳۵۹
محمد ابوطاہر صاحب قاموس ۳۶۴
محمد تونیسی ۳۹۳
مولوی مملوک العلی نانوتوی ۴۰۳

باب النون

نام — صفحہ

نابغہ ذبیانی ۵۶
ناصر ابن مسلمہ ۲۰۸
ابومحمد نصر بن منصور ۲۹۸
قاضی اعز نصر اللہ بن مخلوق ۲۹۹
نصر اللہ ابن ہبۃ اللہ ۳۳۷
بہرسی نور الدین علی بن محمد ۳۵۱

باب الواو

نام — صفحہ

ولید ابن عبد الملک ۷۴
ولید ابن یزید ابن عبد الملک ۱۰۹
ولید ابن عبید بحتری ۱۵۰
وجیہ الدین ابوالمطاع ذوالقرنین ۲۳۸
مولوی وحید الدین بالگرامی ۳۸۶

باب الہاء

نام — صفحہ

ابوالحسین ہبۃ اللہ ابن الحاجب ۲۱۷
البدیع الاسطرلابی ہبۃ اللہ ابن حسین ۳۰۰
ابن القطان ابوالقاسم ہبۃ اللہ ابن الفضل ۳۰۱
ابن سنا ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن جعفر ۳۳۱

باب الیاء

نام — صفحہ

یزید ابن معاویہ ابن ابی سفیان ۴۷
یزید ابن عبد الملک ۷۳
ابو معاذ بشار ابن برد ۸۶
یزید ابن عشریہ ۱۱۵
یحیی ابوالفضل بن نصر ۲۰۹
ابو عمر یوسف رمادی ۲۵۲
ابن خطیب تبریزی ابوزکریا یحیی ۳۰۲
ابوبکر یحیی ۳۰۳
ابوالفضل یحیی ۳۰۴
ابوالدر یاقوت ۳۳۲
ابو یوسف یعقوب ابن صابر ۳۳۶
ابوالمحاسن یوسف بن اسمٰعیل ۳۳۶

تمت

A History of Arabic Poets from the earliest to the present day Containing 397 Biographies with Specimens of their Compositions Compiled from various Arabic Tazkerahs and Translated into Urdoo by

Mowlowee Kareem uddeen

(Price)

یہہ تذکرہ مسمی فراید الدہر

عرب کی شاعرون کا تذکرہ جوکہ مولوی کریم الدین نے چند کتب ادب سی تالیف کیا ہی اسمین تین سو ستانوین شاعر کا بیان ہی ابتداء ایام جہالت سے تیرہوین صدی تک ہر ایک صدی کا ایک حصہ اسمین ہے جس صدی مین وہ شاعر گذرے ہین اونکا ذکر لکھا ہے

باہتمام سید اشرف علے مطبع العلوم مدرسہ دہلی مین چہپا

سنہ ۱۸۴۸ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عجز و نیاز اوس کریم و کارساز کے جناب مین کرتا ہون جسکو بقا ہی اور دوام
— اور کبر و غرور اوس ذات جامع الصفات کو زیبا ہی جسکو ثبات ہی
اور قیام — مشعل ہدایت عقل کے اس ظلمت جسمانی مین رہنمونی راہ حق
حمد اوسکی سی گل — اور ادراک عقول نورانیہ کا دریافت ماہیۃ حمد شکر
اوسکے مین گرچہ شیدا ہے مثل بلبل — لیکن بسبب عجز قصور کے بی عقلی کے
کیچہڑ اور بیوقوفی کے دلدل مین پابگل — العظمت للہ ہزار ہا اہل عقل اور
علم کو مثل کہلونون کے بنا کر نیست و نابود کیا اور صدہا بی جانون کو کنج عدم سی
ظاہر کر کے گلشن ہستی مین موجود کیا — اور سبحان اللہ کیا ظریف و بلیغ
و فصیح شاعر و حاکم پیدا کر کے لوگون کے دلونمین تذکرہ اور واقعات اور
تواریخ نویسی کا شوق دلوایا — اور سبکی بلاغت و فصاحت کے چراغ
کو ایک امی محض کے بلاغت کی سامنہی گل کر دکہلایا اور ناسخ الملل اوسکا
خطاب شافع امت اور نبی اور رسول اوس کے القاب مقرر کئی ہماری
سی ہی صلواۃ اور درود او سپر اور اوس کے آل اور اصحاب پر نازل
—

دیباچہ

ہو جیو آمین — مخفی نرہی بندہ کمترین کریم الدین سب ارباب علم و ہنر
اور طالبان کتب تواریخ و سیر کی خدمت مین دو تین کلمی ضروری عرض کرکی سمع
خراشی کرتا ہی کہ ان ایام مین بموجب فرمایش صاحب والا مناقب ڈاکٹر سپرنجر صاحب
بہادر پرنسپل مدرسہ دہلی اور سکرٹیری سوسایٹی اردو کی جو کہ فاضل کامل
اور عالم بی بدل اور ماہر اکثر السنہ متفرقہ اور متصف بصفات مختلفہ حمیدہ
کے ایسی کہ نظیر اونکا اہل یورپ مین سی اسجائی معدوم — اور مقابلہ کرنا
اونکی فن ڈاکٹری یعنی طب کا بقراط اور سقراط اور فن حکمت کا ارسطو
اور فارابی سے معلوم — اس شخص کو اللہ تعالے نی باوجود کم سن ہونے
کی ایسا معدن علم بنایا ہی کہ وہ استعداد بڈہون صد سالہ سے مفقود —
تاریخ دانی مین ابن الاثیر اور ابن الجوزی اور اکثر مورخون مشہورہ سی
افزود — سخاوت اور حلم کے اوسکے گلشن مزاج مین وہ نمود —
کہ بوئی بخل کے سبب اوسکے سخاوت کی جس ملک مین وہ رہی وہان
سے کوسون تک نیست و نابود — کتب کہنہ اہل اسلام کو صدہا روپیہ خرچ
کرکے خرید کئے اور کار مسیحائی فرما کر کرم خوردہ مردہ کو زندہ کیا — جس
غریب شایق کتاب نے جو کتاب یا رسالہ دیکہنی کو مانگا فوراً لا دیا — سوسایٹی
اردو کو وہ رونق دی کہ جو کتابین قابل شیوع کے تہین اور آج تک بسبب
غفلت کے وہ نہ چہپی تہین اونکا ترجمہ کروا کر چہپوا کر ہندوستانیوں پر
احسان کیا — طلباء مدرسہ کو جن کتابون کا کبہی خواب میں
نصیب نہ ہوا تہا داخل درس فرما کر پڑہوا دیا غرضیکہ یہہ صاحب
خوش خلق ہستی بیشا نے نیکستہین فاضلون کو مرہون منت

دیباچہ

محبوس دام الفت لڑکون کو مقید علیت بڑہون کو ممنون نیک سیرت رکہتی ہین
انہوسنے ازراہ قدر دانی اس کم بضاعت ہدقسمت بندہ کمترین کریم الدین
کو ارشاد کیا کہ ایک کتاب کتب تواریخ اور چند تذکرہ شعراء عرب سی اسطرح
پر کہ کسی شاعر مشہور کا حال نثرہ جائی سعہ بیان اوس کے تصنیفات — اور
تاریخ وفات — اور حال حیات کے اگر تو قلبند کری تو وہ کتاب اہل ہند کو
خصوصاً اون لوگون کو جو شایق تاریخ ہین بہت مفید ہوگی بندہ نے حسب الارشاد
ایک تذکرہ زبان عربی مین مسمی فرایدالدہر تیرہ صدیون پر اسطور پر کہ ہر ایک
صدی کے شاعر اوسی صدی مین مندرج کرکے طیار کیا جب اوس سے
فراغت ہوچکے صاحب بہادر نے ارشاد کیا کہ اوسکا ترجمہ زبان اردو
مین طیار کرتا کہ شعراء اردو اور باشندگان ہندوستان کو حالات شعراء عرب
اور اوسکے عادات اور بود و باش اور فطانت عقل اور تصانیف کتب
سی آگاہی ہو جاوی اسلئی بندہ نے یہہ ترجمہ اوس اصل کتاب مولفہ اپنے
سی اردو مین درمیان ۱۲۶۳ء ہجری مطابق ۱۸۴۷ع کے طیار کیا اور نام
اوسکا تاریخ شعراء عرب رکہا گیا

تنبیہ

واضح ہو کہ یہہ تاریخ تیرہ ۱۳ حصون اور ایک خاتمہ پر مرتب ہی ہر ایک
حصہ مین ایک صدی کے شاعر مندرج کئے ہین اسطور پر کہ اول حصہ مین وہ
شاعر ہین جو کہ اول صدی مین یا انکہ کچہہ قبل زمانہ رسول مقبول کی زندہ
تہی مگر وہ اُسی صدی مین فوت ہوئے ہین دوسری حصہ مین اون لوگونکا
بیان ہے جو دوسری صدی مین فوت ہوئے گرچہ اونہون نے صدسے

حصہ پہلا صدی اول

اول مین بہی عیش اور زندگانی کی ہو اسیطرح پر تیرہوین صدی تک لکہتا ہوا چلا گیا ہون خاتمہ مین کچہہ فواید اس تاریخ کے اور حال مولف کا اور ایک فہرست اون شعرا کی جنکی اس کتاب مین نام ہین مع بیان صفحہ اور سطر کے اوس خاتمہ مین ملحق کے ہے — عجب نہی کہ شعراء عرب اپنی اشعار مین عورت کو معشوق اور مرد کو عاشق باندہتی ہین اور چاہئی بہی یہی اپنی بہی یہی راہی ہے — بخلاف اہل فارس کے کہ وہ لونڈی کو معشوق تصور کرتے ہین عورت سے سروکار نہین رکہتی — اور اہل ہند دو قسم کے شاعر ہین ایک وہ جو ہندی دوہری لکہتی ہین اور زمانہ اونکا سب سی اول تہا وہ لوگ مرد کو معشوق اور عورت کو عاشق اپنی اشعار مین باندہتی ہین بخلاف قسم ثانی کے جو ہماری زمانہ مین اردو گو موجود ہین کیونکہ اونہین اکثر اہل فارس کا اتباع کرتے ہین اور بعض عرب کا جیسا کہ مومن خان سلمہ الرحمان

حصہ پہلا

اسمین اول صدی کے شاعر ہین ہر ایک کا نام مع اونکی حال اور شعر کے بطور نمونہ لکہتا ہون

امراء القیس

امراء القیس بن حجر الکندی بہت مشہور عرب کی شاعرونین سے ہی زمانہ اوسکا چالیس برس پیشتر پیغمبر خدا صلعم کے زمانہ سی تہا یہہ حال ابن قتیبہ نے کتاب طبقات الشعراء مین جو اوس کے تصنیف سے ہی لکہا ہی وہ کہتا ہی کہ امراء القیس کو ملک الضلیل (یعنی بادشاہ گمراہ) بہی کہتی ہین یہہ شاعر اپنی چچا کے بیٹی مسماۃ شرجیل پر جسکا عرف عنیزہ ہی عاشق تہا اوسنی خود

خود اوس قصیدہ مین جو اوس کے تصنیف سی ہی اپنا اور اوس عنیزہ کا حال درج ۵
کیا ہے وہ قصیدہ معلقہ اولی سبعہ معلقہ سی ہی اول اوسکا یہہ ہے

قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرَى حَبِيبٍ وَمَنْزِلِ   بِسِقْطِ اللِّوَى بَيْنَ الدَّخُولِ فَحَوْمَلِ

ترجمہ — ٹہرو تاکہ روئین ہم محبوب اور اوس کے گہر کو یاد کرکی — ٹہری ریگستان دخول اور حومل کے بیچ مین دخول اور حومل یہہ دونو نام ہین دو موضع کی اس قصیدہ کی اکاسٹھ شعر ہین بحر طویل شمس الاخبار سے وہ شعر کہ جہان سی عنیزہ یعنی اوسکی معشوقہ کا حال اور تعریف ہی یہہ ہی

وَيَوْمَ دَخَلْتُ الْخِدْرَ خِدْرَ عُنَيْزَةٍ   فَقَالَتْ لَكَ الْوَيْلَاتُ إِنَّكَ مُرْجِلِي

ترجمہ — اپنے معشوقہ کی وصل کی ایام یاد کرکی کہتا ہی کہ کوئی روز اوس دن سی بہتر نہ تہا جس روز کہ عنیزہ کی کجاوہ مین گہسا اور اوسنی مجکو کہا کہ ماری جائی میری اونٹ کی تو نے پیٹہ چہیل دی کیا تیرا ارادہ پیدل چلانے کا ہی — ایک شعر مین اپنی کاریگری جماع کی فخراً اپنی معشوقہ کو مخاطب کرکی بیان کرتا ہی وہ یہہ ہے

فَمِثْلِكِ حُبْلَى قَدْ طَرَقْتُ وَمُرْضِعٍ   فَأَلْهَيْتُهَا عَنْ ذِي تَمَائِمَ مُحْوِلِ
إِذَا مَا بَكَى مِنْ خَلْفِهَا انْصَرَفَتْ لَهُ   بِشِقٍّ وَتَحْتِي شِقُّهَا لَمْ يُحَوَّلِ

ترجمہ دونو شعر ونکا یہہ ہی

کہتا ہی کہ ای عنیزہ جیسی تو میری معشوقہ ہی ایسی ہی بہت عورتین حاملہ اور دودہ پلانی والیان میری معشوقہ ہو چکے ہین اون کے پاس راتون کو مین جاتا تہا اور باوجودیکہ حاملہ عورت اور دودہ پلانی والی کو خواہش جماع کی کم ہوتے ہی جبہی اونسی جماع کرنا شروع کیا تو اونکے یہہ حالت ہوجاتے تہی کہ برس دن کے بچہ تعویزون والی کے بہی محبت ماری مرنے کے بہول جاتے تہین جب وہ رو پڑتا

پہلی صدی کی شاعر

تو اوپر کا دہڑ یعنی چہاتیان بچہ کیطرف پہیر دیتین اور نیچی کا دہڑ بسبب فرط مزہ کی ہرگز نہ ہلاتین جب ایسی عورتون سے یہہ حالت ہوپہر تو باوجودیکہ کنواری خواہش مند جماع کی ہے مجسی کیونکر بچی گے اور کیتنگ نفرت کرینگے ان شعرونمین فحش کثرت سی ہی مشتی نمونہ خروارتبس اب چار شعرون پروا سطی دریافت فطانت اور تیزی اور بلاغت و فصاحت اس شاعر حصر کیا جاتا ہی — یہہ سچ ہی کہ یہہ شاعر مستند اور ٹہرا او ستاذ اور فصیح و بلیغ پرلے سری کا گذرا ہی مگر اوسکے گمراہ ہونی مین ہی کوئی شک نہین

طرفة بن العبد البکّری

یہہ شاعر بکر ابن وایل کے اولادسی ہی اور طرفہ اوسکا لقب ہی نام اوسکا عمرو بن العبد ہے یہہ بہی مسلمان نہ تہا طبقہ جاہلیہ سی شمار کیا گیا ہی بعد امرالقیس کی اوسکا چراغ روشن ہوا وہ ایک اپنی قصیدہ مین جو معلقہ ثانیہ کہلاتا ہے ایک عورت مسماۃ خولہ معشوقہ کی مکان کو یاد کرکے بیان کرتا ہی

لخولة اطلال ببرقة ثهمد تلوح کباقی الوشم فی ظاهر الید

کہتا ہی کہ مسماۃ خولہ معشوقہ کے سنگستان و ریگستان ثہمد مین گہر کی کہنڈر ایسی چمکتی ہین جیسی کہ عورت کی ہاتہہ پر گودی ہوئی نشان جو سوئین سی گود کر نیل بہر دیتی ہین چمکا کرتی ہین

وقوفا بها صحبی علی مطیهم یقولون لا تهلك اسًا و تجلّد

یہہ شعر بعینہ امرالقیس کا ہی مگر اسکے آخر مین لفظ تجلد ہی اوسکے آخر مین لفظ تجمل ہے اتنا فرق ہی — اس قصیدہ کی ایکسو چار شعر ہین بحر طویل سے

زہیر ابن ابی سلمی المزّی

پہلی صدی کی شاعر

نام اوسکا ربیعہ ابن رباح ہی یہہ شاعر بہی کچہہ ہی قبل انحضرت رسول خدا صلعم کی تہا وہ اوس قصیدہ ۷
مین جسکو معلقہ ثالثہ کہتی ہین حارث ابن عوف بن ابی حارثہ مری — اور ہرم ابن سنان
بن ابی حارثہ مری سے جو کہ بنی ذبیان سی ہین مدح کرتا ہی اسبات پر کہ انہوں نے قبیلہ عبس
اور قبیلہ ذبیان مین جو لڑائی ہوئی تہی موقوف کروا کے صلح کروا دی تہی اور دیت کی ذمہ
داری اپنی کرکے اطمینان جانبین کے کر دی تہی — تشریح اسکی یہہ ہی — کہ عبس بن
بغیض بن ریث بن غطفان — اور ذبیان بن بغیض بن ریث یہہ دونو اپسمین لڑی تہی اور
لڑائی مین ورد ابن حابس العبسی نے ہرم بن ضمضم کو قبل صلح ہونیکی مار ڈالا تہا بعد
اس واقعہ کے صلح ہو گئی — مگر اوس صلح مین حصین ابن ضمضم نہ داخل تہا کیونکہ
اوسنی قسم کہائی تہی کہ جبتک ورد بن حابس کو قتل نہ کرون اپنا سر نہ دہوؤنگا اور
اگر بالفرض وہ ہاتہہ نہ آیا تو کوئی شخص قبیلہ بنی عبس یا بنی غالب سے میری ہاتہہ لگیگا
جب اوسکو قتل کرلون تب چین سی بیٹہون اور سر دہوون — اس بات کی خبر کسیکو
نہ تہی اتفاقاً ایک شخص بنی عبس کے قبیلہ مین کا حصین بن ضمضم کے گہر مین مہمان آکر
اوترا حصین نے پوچہا کہ تو کون ہے اوس اجل رسیدہ کی مونہہ سی نکلا کہ عبسی ہون
اوسے کہا کون سی عبس کے اولاد سی ہے اوس شامت زدہ نے سب اپنا حسب و
نسب شمار کرکے غالب تک پہنچا دیا جب اوسکو یقیناً ثابت ہو گیا کہ یہہ قبیلہ عبس سے
ہی فوراً تلوار کہینچ کر دو ٹکڑے اوس کی کر دئی یہہ خبر حارث بن عوف — اور ہرم
بن سنان کو پہنچی اون دونون کو یہہ بات بہت بری معلوم ہوئی — لیکن رفتہ
رفتہ جبکہ بنی عبس کو یہہ خبر پہنچی وہ سارا قبیلہ مجتمع ہو کر حارث پر چڑہ آیا — حارث
نی بعد دریافت چڑہائی قبیلہ بنی عبس کے ایکسو اونٹ ہمراہ اپنے بیٹے کے اونکی پیشکش
روانہ کئی اور قاصد کے زبانی یہہ کہلا بہیجا کہ یہہ سو اونٹ اوس شخص مقتول

۸ کے دیت کی بابت ایکی خدمت مین آتی ہین چاہئی یہہ دیت قبول کیجئی — اور چاہئے
یہہ لڑکا جو میرا بیٹا آتا ہی اوس کے عوض اسکو مار کر دل ٹھنڈا کیجئی — چنانچہ ربیعہ
ابن زیاد نے اونسی کہا کہ تمہاری بہائی نے قاصد کی زبانی یہہ کہلا بہیجا ہی بنی
عبس نے بالاتفاق یہہ کہا کہ ہمکو صلح کرنے منظور ہی سو اونٹ لی لئی لڑکی کو صحیح و
سلامت اونکی پاس روانہ کیا اس صلح کروانی اور سو اونٹ کی دینی پر اس
شاعر نے حارث ابن عوف اور ہرم ابن سنان کی مدح مین یہہ قصیدہ کہا ہی
کہ اوسنے سو اونٹ دیکر لڑائی موقوف کروا کے صلح کروادی تہی اس قصیدہ
کے چونسٹھ ۶۴ شعر ہین اور بحر طویل سے ہی

امن ام اوفی دمنة لم تكلم بحومانة الدراج فالمتثلم
ودار لها بالرقمتين كانها مراجيع وشم في نواشر معصم

لبید ابن ربیعة العامری

یہہ شاعر مسلمان ہو گیا تہا اور سن اکتالیس ۴۱ ہجری مین فوت ہوا ایکسو ستاون ۱۵۷
برس کی اس کے عمر ہوئی بڑی عمر پائی بہت خوش کلام شیرین زبان اپنی وقت
کا بڑا نامی شاعر ہے اوس کے بہت سند لیجاتی ہے تو اسی شعر کا ایک قصیدہ
بڑی دہوم دہام کا بحر کامل مین مسدس الاجزاء بروزن متفاعلن متفاعلن متفاعلن
کے اسنی لکہا ہی اوس کے اول کی یہہ دو شعر ہین

عفت الديار محلها فمقامها بمنى تأبد غولها فرجامها

ترجمہ — کہتا ہی کہ مسمار ہو کر جاتی رہی گہر دوستون کے جو منی مین تہی نہ وہان
کے سرائین پاتی ہے نہ وہانکی باشندونکی گہرون کا پتا لگتا ہی اور خالی پڑی
رہگئی دیار غولیہ اور دیار رجامیہ — منی سے مراد ایک اور مکان منی ہے

منی ہے جو زمین نجد مین ہی سوای منا کہ کے

فمدافع الریّان عُرّی رسمُہا　　خلقا کما ضمن الوُحیّ سِلامُہا

کہتا ہی کہ وہ رو اور پانی کے نالی جو جبل ریّان سی بہکرائی ہین اونہونی اون مکانون کو ڈہا دیا گرا دیا جو وسا اپنا سال گزرنے کی پہر ہی کہنڈر اور آثار رہے اونکی ایسی ہو بود ہین جیسی کہ کتبہ کہدا ہوا پتہر مین ہوتا ہے یعنی وہ نیست و نابود نہین ہوئی

عمرو بن کلثوم التغلبی

اس شاعر نے ایک قصیدہ تصنیف کیا ہی ایکسو ایک شعر کا وہ بحر وافر مین مسدس ہی بروزن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن کے جسمین ایام بنی تغلب کا ذکر کر کی فخر کرتا ہی وہ بہی طبقہ جاہلیہ سے شمار کیا جاتا ہے مسلمان نہ ہوا تہا اوس قصیدہ کی یہہ شعر اول کی ہین سوا اس قصیدہ کے ہمنی اور اوسکے شعر نہین پائی

الا ھبّی بصحنك فاصبحینا　　ولا تبقی خمور الاندرینا

کہتا ہی کہ ای معشوقہ اٹہہ ہوشیار ہو میرا بیدار رہنا بسبب تیری قدح کی عطا کرنی ہے مجکو شراب ایسی پلا کہ قریہ اندر کی جو کہ ملک شام مین ایک گانو ہی اور وہان کی شراب مشہور ہے کچہہ نہ چہوڑ سب کی سب پلا دی

مشعشعة کانّ الحصّ فیھا　　اذا ما الماء خالطھا سخینا

کہتا ہی وہ شراب پلا جسمین پانی ملکر اوسکے زعفران کیسی رنگت ہو گئی ہی جب وہ پی کر مست ہونگا سخاوت کرونگا تمام اپنا مال دی ڈالونگا

تجور بذی اللُبانة عن ھواہ　　اذا ما ذاقھا حتّی تلینا

بُہلا دیتی ہی وہ شراب حاجتمند کو اوسکے غرض جب چہکہی اوسکا مزا نرم ہو جاوی

الحارث بن حلّزة الیشکری

پہلی صدی کی شاعر

۱۰ یہہ شاعر بہی طبقہ جاہلیت مین نامسلم گذرا ہے اوس کے یہہ شعر ہین

اذنتنا ببینها اسماء　　رُبّ ثاوٍ یُمَلُّ منه الثَّواءُ

اسمار نام ایک عورت کا ہی کہتا ہی جتلا دیا ہمکو اسما نی اپنا فراق یہہ کہکر کہ اکثر مقیمون کو اقامت سے ملامت لاحق ہوجاتی ہے

بعد عهد لها ببرقة شمّاء　　فادنى ديارها الخلصاءُ

پہلی جب ریگستان شما رمین ملی تہی وہان جتلا یا تہا پہر خلصا رمین جو ہماری نزدیک ہے وہ شہر اور اوس کے شہرون سی وہان ملی جب یہی ہی کہا کہ اب ہمارا تمہارا فراق ہوا چاہتا ہی

عنترہ بن معاویہ بن شداد العبسی

یہہ شاعر بہی طبقہ جاہلیت سے گذرا ہی مسلمان نہین ہوا اوسکا یہہ قصیدہ جس کے اول کی شعر مین لکہتا ہون بحر شعر کا بحر کامل سے ہی یہہ شاعر بیان کرتا ہی کہ اگلون نے پہلون کی لئی کوئی مضمون نہین چہوڑا اب مین کیا باندہون — یہہ شاعر اپنی چچا کی بیٹی مسماۃ عبلہ پر جو کہ اوس کے زوجہ ہی عاشق تہا وہ عورت بہت خوبصورت تہی

هل غادر الشعراء من متردّم　　ام هل عرفت الدار بعد توهم

کہتا ہی کہ کیا شعراء نے پچہلون کے واسطی کوئی پیوند لگانے کے جائی چہوڑی ہے پہر اپنی نفس کو مخاطب کرکے دوسرے مصرعہ مین کہتا ہی کہ کیا تونے پہچانا گہر معشوقہ کا بعد توہم اور شک کے

یا دار عبلة بالجواء تکلّمی　　وعِمی صباحًا دار عبلة واسلمی

کہتا ہی کہ ای گہر عبلہ کے موضع جواء مین مجھسی کلام کر بتلا تیری اہل کیا کرتی ہین پہر کہتا ہی کہ خوش ہوجیو عیش تیرا صبح کو ای خانہ عبلہ اور سلامت رہو تو عیب سے

پہلی صدی کی شاعر

الحارث ابن ہمام

یہہ شاعر مشرک تہا جنگ بدر مین پیغمبر خدا کے مخالفین کے ہمراہ ہو کر لڑنی آیا تہا لیکن جب اوسکو شکست ہوئی اور بہاگ گیا اوسوقت حسّان بن ثابت انصاری نی جو کہ ایک شاعر مسلمان اور پیغمبر خدا کے اصحاب مین سی تہا اور بہت مدح اور حال و اقعات محمد مصطفی صلعم کے اپنی قصیدون مین بیان کرتا تہا یہہ دو شعر اوسکی بہاگنی کے بابت کہی

ان کنتِ کاذبة التی حدثتنی   فنجوتُ منجا الحارث بن ہمام
ترک الاحبة ان یقاتل دونہم   ونجا براس طمرة ولجام

اوس قصیدہ مین جسکے یہہ دو شعر ہین حسان ابن ثابت ایک زن نازک اندام کے طرف خطاب کرکے کہتا ہی — ان کنتِ کاذبة التی حدثتنی — حارث مذکور نی یہہ شعر سن کر اپنی بہاگنی کے عذر مین یہہ شعر کہی

اللہ یعلم ما ترکت قتالہم   حتے رموا فرسی باشقر مزبد
وعلمت انی ان اقاتل واحدا   اقتل ولا یضرر عدوی مشہدی
وشممت ریح الموت من تلقائہم   فی مارق والخیل لم تتبدد
وصدفت عنہم والاحبة دونہم   طمعا لہم بعقاب یوم انکد

کہتی ہین کہ کسی بادشاہ عجم نے جسوقت یہہ عذر سنا بہت ہنسا اور کہا کہ ای عرب کے لوگو تم اپنی چرب زبانی اور حجت طریف سی اوس رتبہ کو پہنچی ہو کہ کسیکو وہ رتبہ میسر نہین آیا بہاگنی کا عذر جو تمنی بیان کیا کیا خوب عذر ہی یہہ ایک حجت پچہلون کے واسطی تمنی بنا کر چہوڑی جو کوئی بہاگی گا یہی عذر بیان کریگا پہر مسلمان ہو گیا اور مقام اجنادین مین درمیان سنہ ۱۳ ہجری کے شہید ہوا

پہلی صدی کی شاعر

مروان ابن ابی حفصہ

یہہ مروان بیٹا سلیمان کا ہے اور ابو حفصہ مروان ابن الحکم کا غلام تہا اوس کو یوم الدار کے روز اوسنی ازاد کردیا تہا عبد الله بن معتز بالله کہتا ہی کہ اس کے ازادی کے دلیل قول مروان کا ہی وہ خود اپنا عتق یعنے ازاد ہونا بیان کرتا ہے چنانچہ یہہ ہے

بنو مروان قوم اعتقونی وکلّ الناس بعدهم عبید

عبد الله بن المعتز سے روایت ہی کہ یحیی ابن ابی حفصہ نے ابراہیم ابن نعمان بن بشیر انصاری کے بیٹی سی نکاح کرلیا تہا اوس لڑکے کا مہر بیس ہزار درہم ٹہری اوسنی تمام مہر چہپاکر اوس کے باپ کے معرفت بہجوا دیا تا ہنوز صحبت نہونی پائی تہی لوگون نے ابراہیم کو اس امر شنیع سے ملامت کرنے شروع کی ہر ایک یہہ کہنی لگا کہ تونی اپنی آبا اور اجداد اور اپنے عزت کو بٹا لگایا کیونکہ بیٹی کا نکاح غلام سے کیا مہر پہیردی اور لڑکی غلام کو ندی ابراہیم نی یہہ توبیخ اور ملامت احبا کی سنکر یہہ شعر کہی

فما ترکت عشرین الفا لقائل مقالا ولم احفل مقالة لائم

فان کنت قد زوجت مولی فقد مضت به سنة قبلی وحب الدراهم

کہتی ہین کہ ابو حفصہ سابق مین یہودی تہا حضرت عثمان جامع قران رض کے وقت مین اوسکے ہاتہہ سے مسلمان ہوا — رفتہ رفتہ مالدار اور غنی ایسا ہوگیا کہ بنی اُمیّہ کی خاندان کے جمیع خزانہ اوسی متعلق ہوگئی — اور اوسنی ایک عورت مسماة خولہ سے جو کہ بیٹی مقاتل بن طلبہ ابن قیس بن عاصم سردار اہل وبر کے تہی نکاح کیا ایک شاعر نے اسیلئی مقاتل ابن طلبہ کے ہجو کی ہی

پہلی صدی کی شاعر

کی ہے — اور مروان شاعر مذکور نے اپنی اشعار مین اپنا فخر بہی بیان کیا ہی — فخر اوسمین ہرگز کچھہ نہ تہا بجز اس کے کہ وہ شاعر تہا اور ناصبی — اوسنی اپنی قصیدہ کا فیہ عجیبہ مین معن ابن زایدہ کے سامنی اپنا فخر بیان کیا ہے اوس قصیدہ کی صلہ مین بہت مال اوس کے ہاتھہ آیا تہا نام اوس قصیدہ کا الغراء ہے اوس کے انعام مین ایک لاکھہ درہم اوسکو ملے تہی — روایت کی گئی ہی کہ مروان مذکور جعفر ابن یحیی برمکے کی مجلس مین ایکدفعہ حاضر ہوا اور اوس کے مدح مین قصیدہ رائیہ پڑہا جب سب پڑہ چکا جعفر نے کہا کہ ای مروان تو نے جو معن کی حقمین مرثیہ ایک لکہا ہے جسمین کا ایک یہہ شعر ہی — وکان الناس کلہم لمعن الی ان زار حفرتہ عیالا پڑہ چنانچہ اوسنی فوراً یہہ مرثیہ پڑہا

مَضٰی لِسَبِیلِہٖ مَعْنٌ وَّ اَبْقٰی — مَکَارِمَ لَنْ تَبِیدَ وَلَنْ تُنَالَا
کَاَنَّ الشَّمْسَ یَوْمَ اُصِیبَ مَعْنٌ — مِنَ الْاِظْلَامِ مُلْبَسَۃٌ جَلَالا

یہہ مرثیہ بہت بڑا ہی بطور نمونہ دو شعر لکہے گئی — راوی کہتا ہے کہ وہ یہہ مرثیہ پڑہ رہا تہا اور جعفر اپنی آنسوونکے تر و بہا رہا تہا جب وہ تمام پڑہ چکا جعفر نے پوچہا کہ کسی اوس کے لڑکی نے کچھہ تجہی دیا اوسنے کہا کچھہ نہین — پہر یہہ کہا کہ اگر معن زندہ ہوتا اور وہ تجہسی ثنا اپنے سنتا تو کیا دیتا اوسنی کہا کہ چارسو دینار — جعفر نے کہا کہ مینی اٹہہ سو دینار تجکو مرحمت کئے اور اٹہہ سو اپنی طرف سی جا خزانچی سے ایک ہزار چہہ سو دینار لی لی اس عطا پر بطور شکریہ مروان نی یہہ شعر پڑہے

فَعُجْتَ مُکَافِیاً عَنْ قَبْرِ مَعْنٍ — لَنَا مِمَّا یَجُوْدُ بِہٖ سِجَالا
فَعَجَّلْتَ الْعَطِیَّۃَ یَا ابْنَ یَحْیٰی — لِنَادِبِہٖ وَلَمْ تُرِدِ الْمِطَالا

پہلی صدی کی شاعر

۱۴ فکانما عن صدی معن جواد ... باجود راحه بذلت نوالا

بنی لک خالد و ابوک یحیی ... بنا فی المکارم لن ینالا

کان البرمکی بکل مال ... تجود به یدا لا یفید مالا

یہہ مروان مذکور شعرا جید سے شمار کیا گیا ہی اور شعر اوسکے کیفیت نشہ بادہ کو ہیچ کر دیتی ہین — جو شخص ایک خم شراب کا مزہ چاہی اوسکے ایک شعر سی وہ لذت اٹہائی

جمیل

کنیت اوسکے ابو عمرو نام اوسکا جمیل تہا عبد اللہ کا پوتا معمر کا پڑپوتا صباح کا یہہ شاعر مشہور و معروف ہے عرب کی شاعرون مین سماۃ بثینہ کا عاشق تہا عرب کے عاشقون مین ایک یہہ ہی عاشق شمار کیا جاتا ہی اس عورت مذکورہ پر چہوٹے سن عمر مین کہ وہ نابالغ لڑکا تہا عاشق ہوا جب بالغ ہوا اور سن کبر کو پہنچا ہر چند اوسکے ہمراہ نکاح کا ارادہ کیا اور بہت سر پٹکا ہرگز اوسکا ارادہ پذیرا نہوا اوسکے محبوبہ کے وارثون نے نہ مانا لاچار ہو کر پوشیدہ اوسکے پاس آتا اور شعلہ عشق کو اوسکے اب دیدار سی بجہاتا اوس کی عشق مین شعر بہت کہا کرتا تہا اون دونون کے مکان وادی قری مین تہا — اس شاعر بے نظیر کا دیوان بہت مشہور ہی اوسمین سی کچہہ ذکر کرنے کی حاجت نہین — یہہ عاشق اور وہ اوسکے معشوقہ دونو قبیلہ بنی عذرہ سے ہین — اوسکے معشوقہ بثینہ کے کنیت ام عبد الملک ہے — جس قبیلہ کے یہہ عورت ہے اوسکا حسن اور جمال بہت مشہور ہی — اور اس قبیلہ کے مردونمین عشق بہی بہت ہی چنانچہ ایک اعرابی کے حکایت ہی کہ وہ بہی اسی قبیلہ کا تہا کسی شخص نے اوس سے بطور استفسار یہہ پوچہا کہ تم

پہلی صدی کی شاعری

لوگون کے دلونکا عجب حال دیکھنے مین آیا جہان کوئی معشوقہ طرحدار تمہارے نظر پڑی اور تم مثل نمک کے پگھل جاتی ہو جیسا پانی مین نمک گھل جاتا ہے یہہ حال تمہاری دلون کا ہے — اوس اعرابی نے جواب دیا کہ میان صاحب ہم لوگ اپنے جان اور دل کے بچانی کا کچھہ خیال نہین کیا کرتے جیسا کہ خانہ چشم ہوتے ہین اونکو اپنی آراستے اور زیبائش نہین دکھلانے دیا کرتی بلکہ اچھے صورت یا بد صورت جو سامنی آئی اوسکو وہ دیکھتا ہے اور اپنی گھر کی طرف کچھہ نظر انکو نہین ہوتے ہی یہی حال ہم لوگون کا ہی — اور ایک شخص کے یون حکایت کی گئی ہے کہ کسی نی اوسی پوچھا کہ آپ کس قبیلہ کے ہین اوس شخص نے کہا کہ مین اوس قوم کا ہون جب وہ لوگ عشق اور محبت کرتے ہین مر جاتی ہین ایک لونڈی بھی وہان حاضر تھی اوسنی اپنی آقا سی عرض کی کہ قسم خدا کی مین پہچان گئی یہہ شخص بنی عذرہ مین کا ہی اس سی معلوم ہوا کہ اس قبیلہ کے لوگون مین عشق بہت تھا اس شاعر جلیل القدر کے یہہ شعر ہین

إِذَا قُلْتُ مَا بِي يَا بُثَيْنَةَ قَاتِلِي — مِنَ الْوَجْدِ قَالَتْ ثَابِتٌ وَيَزِيدُ

وان قُلْتُ رُدِّي بعضَ عقلي أعِشْ بِهِ — بُثَيْنَةَ قَالَتْ ذَاكَ مِنْكَ بَعِيدُ

قاضی ہارون بن عبد اللہ بیان کرتے ہین کہ جمیل بن معمر — وہ میان مصر کے عبد العزیز بن مروان کی مدح مین قصاید لکھہ کر لایا اوسنے سنی اور اچھا صلہ دیا بعد فراغت عطا عبد العزیز نے جمیل سے کہا کہ کہو اب بثینہ کو چاہتی ہو یا نہین اوس کے سامنی یہہ لفظ ذکر کرتے ہی اگ عشق کے بھڑک گئی تمام حال ابتدا سے مصایب اور رنج و الم عشق کے حرف بحرف بیان کیا عبد العزیز نے اوس کے تسلی کے اور ایک مکان اوس کے رہنی کے واسطی مقرر کرکے یہہ کہا کہ تو

خاطر جمع رکھہ ہم تیری معشوقہ تجکو دلوا دینگے مگر افسوس کہ چند ایام دوستی اس امید
مین بسر کئے اور بسبب اس نوید باعث شادی مرگ کی درمیان سنہ بیاسی ہجری
کی وفات پائے امید ہی نہ برائی — زبیر بن بکار بیان کرتے ہین کہ عباس
بن سہل ساعدی سے یہہ روایت ہی وہ کہتی ہین کہ ہم ملک شام مین تہی ایکروز
ایک صحابی سے ہماری ملاقات ہوئی اوسنے مجہسی یہہ کہا کہ تمکو کچہہ خبر جمیل کی بہی
ہے وہ بیمار پڑا ہے ہم اوسکے خبر بیماری کے لینی کو گئی جب ہم اوسکے پاس
گئی وہ حالت اخیر مین تہا اوسنی میری طرف دیکہا اور کہا کہ ای ابن سہل
جس شخص نے تمام عمر شراب نہ پی ہو اور اپنی مدت العمر مین کبہی زنا اور قتل
اور چوری نہ کی ہو اور وہ گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود سوائے اللہ کی نہین اوسکے
حقین تو کیا کہتا ہی مینی کہا کہ اوس شخص نے نجات پائی اور بیشک وہ ناجی ہی
مین جانتا ہون کہ خدا اوسکو جنت بیشک دیگا یہہ کہکر — پہر مینی اوسی پوچہا
کہ ایسا شخص کون ہے اوسنی کہا کہ مین ہون مینی کہا کہ مجکو تو گمان نہین پڑتا کہ آپ
ایسی ہون کیونکہ بیس برس سے آپ بثینہ کے عاشق ہین عقل مین نہین آتا کہ آپ
نے اوسی کبہی مباشرت نہ کی ہو — اوسنی میری سامنی قسم کہائی اور کہا
کہ مجکو محمد مصطفی صلعم کے شفاعت نصیب نہ ہو جو مین جہوٹ بولتا ہون — مجکو
ہنوز روز اول ہے کبہی بہول سے بہی بثینہ کے بدن پر ہاتہہ نہین رکہا اور
چہ جائی کہ صحبت ہو — راوی کہتا ہی کہ یہہ کہتی ہے کچہہ دیر نہ ہونے پائی تہی
کہ راہی ملک بقا ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون ایسی عاشق صادق کم ہوتی ہین
کہ باوجود ایسی اشتیاق اور ملاقات خفیہ ہونے کے اور محبوبہ کے دیکہنی کے
پہر صحبت نکرنا یا بہولے سی ہی ہاتہہ نہ لگانا اور نگاہ بد سے بچا رہنا بہت مشکل

ہی — وہ عورت بہی اوس کے اوپر بجان و دل فریفتہ تہی

علاؤ الحضرمی

علاؤ الحضرمی ایک قاصد تہا جو رسول اللہ صلعم کی خدمتمین حاضر ہوا تہا پیغمبر خدا صلعم نے اوس کے طرف مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ تونے قرآن مین سی کچہہ پڑہا ہے اوسنے عرض کے کہ یارسول اللہ پڑہا ہے آپنے فرمایا پڑہ اوسنے یہہ پڑہا عَبَسَ وَ تَوَلّٰی اور اپنی طرف سے یہہ بڑہایا — اَخرَجَ مِنَ الحُبلٰی نَسَمَۃً تَسعٰی بَینَ شَرَاسِیفَ وَحَشَا — حضرت نے یہہ سنتی ہے باواز بلند فرمایا چپ رہ کیا سورہ کافی نہ تہی جو تونے یہہ اور اوسمین ملا دیا وہ چپکا ہوگیا — پہر پیغمبر خدا آپنے فرمایا کہ تو کچہہ شعر بہی کہتا ہے اوسنی کہا کہتا ہون حضرت نے ارشاد کیا کہ پڑہ اوسنے یہہ شعر پیغمبر خدا صلعم کی خدمت مین پڑہی شعر

تَحِیَّۃَ ذِی الحُسنٰی فَقَد یُرقَع النَّغَلْ — حَیِّ ذَوِی الاَضغَانِ تَسبِ قُلُوبَہُم

وَاِن جَسَوا عَنکَ الحَدِیثَ فَلَا تَسَل — وَاِن دَحَسُوا بِالکُرہِ فَاحفُ کَرِیہَۃً

وَاِنَّ الَّذِی قَالُوا وَرَاءَکَ لَم یُقَل — فَاِنَّ الَّذِی یُوذِیکَ مِنہُ سَمَاعُہٗ

پیغمبر خدا صلعم نے یہہ شعر سنکر ارشاد کیا کہ - اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکَمًا وَاِنَّ مِنَ البَیَانِ لَسِحرًا — یعنی بعضی شعر حکم ہوتے ہین اور بعضی بیان مثل جادو کے اثر رکہتی ہین یہہ شخص پیغمبر خدا کے زمانہ مین موجود تہا اوس کے وفات کی تاریخ ۱۴ سنہ ہجری

عبد المسیح

عبد المسیح بیٹا عمر کا پوتا حیان غسانی کا ہے زمانہ اوسکا قریب زمانہ ولادت پیغمبر خدا صلعم کی تہا — ابو الفداء اسمعیل اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ جب پیغمبر خدا صلعم نے بطن شریف والدہ ماجدہ اپنی سی ظہور پایا اور حضرت پیدا ہوئے تو بادشاہ

پہلی صدی کی شاعری

۱۷ کسری کا محل لرز گیا اور قاضی فارس مسمی موبذان نے خواب مین دیکہا کہ ایک
سخت قوی ہیکل اونٹ عربی گہوڑون کو کہینچی ہوئے لئی جاتا ہے اور نہر دجلہ ٹوٹ
کر تمام بلاد فارس مین پہیل گئی ہی — جب صبح ہوئی کسرے کو یہہ خواب سنایا
اوسکو بہت اضطراب اور فزع لاحق ہوا بادشاہ نے قاضی سی پوچہا کہ پہر تمکو
کیا تعبیر اسکی معلوم ہوتی ہی — موبذان نے عرض کی کہ اس کی تعبیر یہہ ہے
کہ ملک عرب مین کوئی شخص پیدا ہوا ہی اس بابت اور حقیقت حال کے دریافت
کرنے کو واسطی کسرے نی — نعمان ابن منذر کو یہہ خط لکہا — کہ کوئی شخص عالم اکبر
کا ہو جو مین اوس سی سوال کرون وہ مجکو اوسکا جواب ایسا دی کہ تسلی اور تشفی مری
خوب کر دی مری پاس جلد روانہ کر نعمان حاکم عرب نی اس عبد المسیح بن عمرو بن
حیان غسانی کو کسرے کی پاس بہیجا کسرے نی وہ کنگرون کا ہلنا اور خواب سب
بیان کیا عبد المسیح نے کہا کہ اس علم کا عالم میرا ماموں ہے جو ملک شام کے
مشرق کیطرف رہتا ہے اوسکا نام سطیح ہی — کسرے نے کہا کہ اچہا تو اوسکے
پاس جا اور جلد اوسکا جواب مجکو لا کر دی — عبد المسیح روانہ ہوا اور
سطیح کے پاس جا پہنچا جس وقت یہہ وہان گیا وہ حالت نزع مین تہا [illegible]
جا کر سلام کیا [illegible] سلام کا جواب نہ دیا [illegible] اور [illegible] عبد المسیح نے یہہ شعر کہی

اصم ام یسمع غطریف الیمن — ام فاد فازلم بہ شاو العنن
یا فاصل الخطۃ اعیت من ومن — وکاشف الکربۃ [illegible]
انا شیخ الحی من آل سنن — وامہ من آل ذئب بن حجن
ابیض فضفاض الرداء والبدن — رسول قیل العجم یسری بالرسن
لا یرہب الرعد ولا ریب الزمن — [illegible] تجوب بی الارض علنداۃ شزن

پہلی صدی کی شاعر

ترفعنی وجناوتھوی لی جن

اسس شاعر کا زمانہ بہی زمانہ آخرالزمان کا تہا مگر یہہ معلوم نہین کہ اوسنی اور بہی اشعار کہی ہین یا نہین یہی شعر اور اتنا ہی حال ہماری ہاتہہ آیا لکہا گیا

اُمیۃ بن ابی الصلت

نام ابو الصلت کا عبداللہ بن ربیعہ ہے کفار کا یہہ سردار تہا کتب انبیا یعنی انجیل مقدس اور کتاب عہد العتیق یعنے توریت اور نبیون نے کتابین سب وہ پڑہا تہا پیغمبر خدا کے مبعوث ہونے پر آگاہ تہا بروقت ظہور نبی آخرالزمان کے بسبب حسد کی انکا انکار کیا کیونکہ وہ چاہتا تہا کہ مین ہی مبعوث ہوتا تو خوب تہا یہہ اُمیۃ مکہ سے شام کو چلا گیا تہا بعد جنگ بدر کے جب وہ حجاز مین درمیان سنہ ہجری کی آیا تو کیا دیکہتا ہی کہ ایک کنوا مردون کے لاشون سے بہرا اور اٹہا ہوا پڑا ہے اوسی لوگون نے کہا کہ یہہ مقتولین جنگ بدر کی ہین جنکو پیغمبر خدا نے قتل کیا تہا اون مقتولین مین عتبہ اور شیبہ دونو بیٹے ربیعہ کے جو ماموزاد امیہ مذکور کی تہے اونکے لاشین بہی پڑی تہین امیہ نے جو اونکو مردہ پایا بسبب فرط غم اور قلق کے اپنی اونٹنی کے دونو کان کاٹ کر اوسپر کوئی پر بیٹہہ گیا اور ایک قصیدہ بہت بڑا اونکے ماتم مین تصنیف کیا اوسمین کے یہہ چند شعر ہین جو لکہتا ہون

ألا بكيت على الكرام بني الكرام اولي الممادح ... كبكاء الحمام على فروع الايك في الغصن الجوانح

تبكين حزني مستكينات يرحن مع الروائح ... امثالهن الباكيات المعولات من النوائح

ماذا ببدر فالعقنقل من مرازبة جحاجح ... شمط وشبان بهاليل مغاوير وحاوح

ان قد تغير بطن مكة فهي موحشة الاباطح

یہہ حال تاریخ ابو الفدا سے ہمنے پایا بعینہ لکہدیا سوا اسکے اور کچھ معلوم نہین

پہلی صدی کی شاعرہ

قتیلہ

یہہ ایک عورت ہی عرب کے شعرا مین سی بیٹی نضر — بن حارث — بن کلدہ — بن علقمہ — بن ہاشم — بن عبد مناف کی جب پیغمبر خدا صلعم نے اوسکے باپ مسمی نضر کو جو جنگ بدر کے قیدیون مین سی تہا قتل کیا اوسوقت اس لڑکی نے یہہ شعر کہی تہی جب پیغمبر خدا صلعم نے یہہ شعر سنی آپنی ارشاد کیا کہ اگر یہہ شعر اول مین سنتا ہرگز اوسکے باپ کو قتل نکرتا — بروقت مراجعت کے جب پیغمبر خدا صلعم جنگ بدر سے مظفر و منصور ہوکر مدینہ کو تشریف لیگئی اس گرفتار کو مقام الصفرا مین جو درمیان مدینہ اور بدر کے واقع ہی — حضرت علی ابن ابیطالب نی یا مقداد ابن الاسود نے حضرت کی سامنی حاضر کرکے قتل کیا تہا وہ شعر جو اوسکے بیٹی قتیلہ نے کہی تہے یہہ ہین

یا راکبا ان الاثیل مَظِنَّةٌ ، من صُبحِ خامسةٍ وانت موفَّقُ
بلغ به مَیتًا فان تحیّةً ، ما اِن تزال بها الرکائبُ تخفقُ
منّی الیه وعبرةً مسفوحةً ، جادت لمائحها واُخری تخنقُ
ولیسمعنّ النضرُ اِن نادیتَهُ ، ان کان یسمع میّتٌ او ینطقُ
ظلّت سیوفُ بنی ابیه تنوشه ، لله اَرحامٌ هُناك تُشقَّقُ
اَمحمّدٌ ولانت ضنءُ نجیبةٍ ، من قومها والفحل فحلٌ مُعرِقُ
ما کان ضرّكَ لو مننتَ وربّما ، منّ الفتی وهو المُغیظ المُحنَقُ
والنضرُ اقربُ من اصبتَ وسیلةً ، واحقّهم ان کان عتقٌ یُعتقُ

یہہ اشعار اس عورت کے کتاب حماسہ مین جو ابو تمام کے تالیف سی ہی باب المراثی مین مذکور ہین

پہلی صدی کی شاعر

ابو الخطاب عمر

بیٹا عبد اللہ کا پوتا ابی ربیعہ کا پڑپوتا مغیرہ کا قوم سی قریش قبیلہ مخزوم کا شاعر مشہور ہے کوئی بڑا شاعر قریش مین اوسکے برابر نہ تھا غزلیات اور نوادر اور وقعات اور لطایف و ظرایف اور مضامین عاشقانہ کے شعر بہت تصنیف کرتا اسباب مین اوسکے حکائتین مشہور ہین چونکہ مسماۃ ثریا بیٹی علے بن عبد اللہ بن الحارث پر عاشق تھا اسلئے اکثر غزلین اوسپر لکھے ہین عورت شاعرہ مسماۃ قتیلہ جو اوپر گذری اس کے وادی تھی یہہ شعر اوسکے ہین

بیتی طیفا من الاحبة زارا * بعد ما صرع الکری السمارا

طارقا فی المنام تحت دجی اللیل * ضنینا بان یزور نهارا

قلت ما بالنا خفینا وکنا * قبل ذالک الاسماع والابصارا

قال ایاکما عهدت لکن * شغل الحلی اهله ان یعارا

جس شب کو حضرت عمر ابن الخطاب کو شہادت ہوئے اوسی شب کو یہہ شاعر پیدا ہوا وہ شب چارشنبہ اور چوتھی تاریخ ماہ ذالحجہ سنہ ۲۳ ہجری کے تھی اوسنی ستر برس کی عمر پائی — ہیثم ابن عدی بیان کرتا ہی کہ سنہ ۹۳ ہجری مین اُس شاعر نے وفات پائی اور اسّی برس کی عمر پائی واللہ اعلم بالصواب اُسکے قول سی لازم آتا ہی کہ سنہ ۱۳ ہجری مین اوسنے پیدائش نہ پائی ہو

امیمہ

یہہ عورت بیٹی ہی عبد المطلب کی جو دادا پیغمبر خدا صلعم کے تھی واقدی کہتا ہے کہ جب عبد المطلب مرنے لگے اوسوقت تمام اپنے بیٹیون کو بلوا کر یہہ کہا کہ تم میری روبرو میرا نوحہ کرو کیونکہ مین حالت نزع مین ہون پیغمبر خدا بھی اوسوقت

پہلی صدی کی شاعر

قتیلہ

یہہ ایک عورت ہی عرب کے شعراء مین سی بیٹی نضر — بن حارث — بن کلدہ — بن علقمہ — بن ہاشم — بن عبد مناف کی جب پیغمبر خدا صلعم نے اوسکے باپ مسمی نضر کو جو جنگ بدر کے قیدیونمین سی تہا قتل کیا او سوقت اس لڑکی نے یہہ شعر کہی تہی جب پیغمبر خدا صلعم نی یہہ شعر سنی آپنی ارشاد کیا کہ اگر یہہ شعر اول مین سنتا ہرگز اوسکے باپ کو قتل نکرتا — بروقت مراجعت کے جب پیغمبر خدا صلعم جنگ بدر سے مظفر و منصور ہوکر مدینہ کو تشریف لیگئی اس گرفتار کو مقام الصفرا مین جو درمیان مدینہ اور بدر کے واقع ہی — حضرت علی ابن ابیطالب نی یا مقداد ابن الاسود نے حضرت کی سامنی حاضر کرکے قتل کیا تہا وہ شعر جو اوسکے بیٹی قتیلہ نے کہی تہے یہہ ہین

یَا رَاكِبًا اِنَّ الاُثَيْلَ مَظِنَّةٌ ، مِنْ صُبْحِ خَامِسَةٍ وانت مُوَفَّقٌ
بلغ به مَيْتًا فَانَّ تَحِيَّةً ، مَا اِنْ تَزَالُ بِهَا الرَّكَائِبُ تَخْفِقُ
مِنِّي اليه وعَبْرَةً مَسْفُوحَةً ، جَادَتْ لِمَائِحِهَا واُخرى تَخْنُقُ
هل يَسْمَعَنَّ النَّضْرُ اِنْ نَادَيْتُهُ ، ان كان يَسمع مَيِّتٌ او يَنْطِقُ
ظَلَّتْ سُيُوفُ بَنِي اَبِيهِ تَنُوشُهُ ، لِلّٰهِ اَرْحَامٌ هُنَاكَ تُشَقَّقُ
اَمُحَمَّدٌ وَلَانت ضِنْءُ نَجِيبَةٍ ، من قومها والفحل فحلٌ مُعْرِقُ
ما كان ضَرَّكَ لو مَنَنْتَ ورُبَّمَا ، مَنَّ الفَتَى وهو المُغِيظُ المُحْنَقُ
والنَّضْرُ اَقْرَبُ مَن اَصَبْتَ وَسِيلَةً ، واَحَقُّهُمْ اِن كان عِتْقٌ يُعْتَقُ

یہہ اشعار اس عورت کے کتاب حماسہ مین جو ابو تمام کے تالیف سی ہی باب المراثی مین مذکور ہین

پہلی صدی کی شاعر

ابوالخطاب عمر

بیٹا عبداللہ کا پوتا ابی ربیعہ کا پڑپوتا مغیرہ کا قوم سے قریش قبیلہ مخزوم کا شاعر مشہور ہے کوئی بڑا شاعر قریش مین اوسکے برابر نہ تھا غزلیات اور نوادر اور واقعات اور لطایف و ظرایف اور مضامین عاشقانہ کے شعر بہت تصنیف کرتا اسباب مین اوس کے حکایتین مشہور ہین چونکہ سماۃ ثریا بیٹی علے بن عبداللہ بن الحارث پر عاشق تھا اسلئے اکثر غزلین اوسپر لکہے ہین عورت شاعرہ سماۃ قتیلہ جو اوپر گذری اس کے دادی تھی یہہ شعر اوسکے ہین

حیِّ طیفاً من الاحبّۃ زارا	بعد ما صرع الکری السّمارا
طارقاً فی المنام تحت دجی اللّیل	ضنیناً بان یزور نہارا
قلت ما بالنا خفینا وکنّا	قبل ذالك الاسماع والابصارا
قال ایا کما عہدت لکن	شغل الحلی اہلہ ان یعارا

جس شب کو حضرت عمر ابن الخطاب کو شہادت ہوئے اوسی شب کو یہہ شاعر پیدا ہوا وہ شب چارشنبہ اور چوتھی تاریخ ماہ ذالحجہ ۲۳ ہجری کے تھی اوسنے ستر برس کے عمر پائی — ہیثم ابن عدی بیان کرتا ہی کہ ۹۳ ہجری مین اس شاعر نے وفات پائی اور اسّی برس کے پائی واللہ اعلم بالصواب اسکے قول سے لازم آتا ہی کہ ۱۳ ہجری مین اوسنے پیدائش نہ پائی ہو

امیمہ

یہہ عورت بیٹی ہی عبدالمطلب کے جو دادا پیغمبر خدا صلعم کے تھی ہدا قدی کہتا ہے کہ جب عبدالمطلب مرنے لگے اوسوقت تمام اپنے بیٹیون کو بلوا کر یہہ کہا کہ تم میری روبرو میرا نوحہ کرو کیونکہ مین حالت نزع مین ہون پیغمبر خدا بہی اوسوقت

پہلی صدی کی شاعر

اُنکی پاس بیٹہی تہی اور حضرت کی عمر اٹہہ برس کے تہی ام ایمن بیان کرتے ہین کہ پیغمبر خدا کو چونکہ عبد المطلب بہت پیار کرتے تہی بر وقت اونکی وفات کے حضرت بہی رو رہی تہی عبد المطلب نی ایکسوبیس ۱۲۰ برس کے عمر پائی — جب بموجب فرمانی عبد المطلب کے سب بیٹیان اونکے حاضر ہوئین ہر ایک نے نوحہ کیا اور اشعار اپنے اپنی پڑہی اور روئین جب امیہ مذکورہ نے یہہ شعر پڑہی تو اوسوقت عبد المطلب کے چہاتے مین جان تہی مونہہ سی بول نہ سکتا تہا مگر یہہ شعر سنتا تہا اور سر ہلا کر داد دیتا جاتا تہا وہ شعر یہہ ہین

اعینیّ جودا بدمعٍ درر   علی طیّب الخیم والمعتصر

علی ماجد الجد واری الزناد   جمیل المحیا عظیم الخطر

علی سیبة الحمد ذی المکرمات   وذی العز والمجد والمفتخر

وذی الحلم والفضل فی النائبات   کثیر المکارم جمّ الفخر

له فضل مجدٍ علی قومه   مُبینٍ یلوح کضوء القمر

اتته المنایا فلم تشوه   بصرف اللیالی وریب القدر

یہہ سنکر شعر وفات پائی اور حُجون مین مدفون ہوا

ربیعہ بن ثابت

کتاب الاغانے مین لکہاہی کہ ربیعہ بن ثابت اسکے رقّی کا لقب غاوی سے ہے یہہ شاعر ایک لونڈی مسماۃ عثّامہ پر جو کہ ایک شخص قرقیسی کے کنیزک تہی مرتا تہا جس پہلے مانس کے وہ لونڈی تہی اوسکا نام ابن مرّار ہے ایام دولت بنی ہاشم مین وہ والی مصر کا تہا اور بہت دولتمند ذی عزت تہا اوس کو جب یہہ خبر پہنچی کہ ایکی کنیزک مسماۃ عثّامہ پر حضرت ربیعہ بدل مفتون اور عاشق مجنون ہین —

اوسنی ربیعہ کو بلواکر یہہ کہا کہ اگر آپکا دل میری لونڈی پر آگیا ہے تو کیا مضایقہ ہے مینی آپکو یہہ کے آپ اوسکے مختار ہین شعلہ اشتیاق کو اوس کے آب وصال سی بجہائی — اور دن عید شب شب برات منائی — ربیعہ شاعر نے کہا کہ ہرگز یہہ خیال بہی نہ لائی گا مجکو وہ عطا نہ کیجے گا کیونکہ جس صورت مین آپنے وہ لونڈی مجکو عطا کی تو وہ میری ملک مین آئے فوراً میرا عشق جاتا رہیگا اور مجکو یہہ منظور نہین ہے کہ عشق کو کہو بیٹہون اس لذت ہجرت کیدو بیٹہون مجکو اتنا حکم دیجئے کہ چوری چھپی اوس سے ملتا رہون دلکی حسرت اور شعلہ عشق کو بہڑاتا رہون یہہ شعر اوسنی اوسی لونڈی کی صفت مین کہی ہین

اعتادَ قلبی من حبیبك عِیدُہ ؎ شوق عراك فانت عند تذ ودُہ

والشوق قد غلب الفواد فقادہ ؎ والشوق یغلب ذالھوی فیقودہ

فی دار مرّادٍ غزالُ کنیسۃٍ ؎ عطَلَ علیہ خُزورہ وبرودہ

رِیْمٌ اغرّ کانہ من حُسْنہٖ ؎ صنمٌ لحج وبیعۃٍ معبودہ

عیناہ عیناجوذرٍ بصریمہ ؎ ولہ من الظبی المربّب جیدُہ

ماضرّ عثمہ ان تلمّ بعاشقٍ ؎ دنِفِ الفؤاد متیّمٍ فتعودہ

وتلذّہ من ریقھا ولربّما ؎ نفع السقیمَ من السقام لدُودُہ

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اسمین یزید ابن مہلب کے کسی بیٹی کے بہی مدح اوسنے کی ہی یہہ شاعر شعراء جاہلیت سی ہے

مرحب

واضح ہو کہ یہہ شخص یعنی مرحب قلعہ خیبر کا حاکم تہا جب درمیان سن سات ہجری کے پیغمبر خدا صلعم اس قلعہ کے فتح کرنی کو تشریف لیگئے حضرت نی دس روز تک

۴۴ اوس قلعہ کا محاصرہ کیا فتح نہوا ہرچند کہ اور اصحاب کو علم دیکر فرمائے تہی مگر
سب ناکام پہر آتے تہی جب حضرت علی رضی اللہ کو کہ بیماری چشم کے تہی حضرت نے
بلا کر علم سپرد کیا اور اپنا لعاب دہن اونکی انکہ پر لگا کر حکم دیا کہ ای علی خیبر
فتح کر حضرت علی رضی اللہ نے خندق اوس کے آنٹ کر دروازہ خیبر کا توڑا اوس وقت
یہہ مرحب اونکی مقابلہ کو میدان رزم مین آیا اوس کے سر پر ایک لوہی کے
خود تہی وہ یہہ شعر کہتا ہوا حضرت علی رضی اللہ کی سامنی آیا

قد علمت خیبر انی مرحب شاکی السلاح بطل مجرب

حضرت علی رضی اللہ نے یہہ شعر اوس کے مقابلہ مین فرمایا

انا الذی سمتنی امی حیدرہ اکیلکم بالسیف کیل السندرہ

اور ایک ہاتہہ تلوار ذوالفقار کا ایسا اوس کے سر پر پڑا کہ مع خود اوس سر
مرحب کے دو پہانکین مثل خربوزہ کے ہوگئین فوراً زمین پر گر کر ہی مر گیا یہہ
واقعہ مرحب کا درمیان سنہ ہجری کے ہوا ابو اسحاق نے اس کے خلاف
ذکر کیا ہے مگر ہمنی جو بیان کیا یہہ بہت صحیح ہے حضرت علی رضی اللہ نے اوس قلعہ کو فتح کیا

عباس بن مرداس السلمی

عباس نام ابو الہیثم کنیت تہیا مرداس کا یہہ شاعر اصحاب رسول اللہ مین سے
ہی لیکن وہ اون لوگون مین شمار کیا جاتا ہی جنکو مال طمع بہت ہاہی اور رسول اللہ
اونکو بعد آنی مال غنیمت کے بسبب اونکی دلکی خوش کرنی اور تالیف قلوب کے
لئی دیا کرتی تہی — کچہہ ہی قبل فتح مکہ کے وہ مسلمان ہوا مگر اچہا مسلمان تہا
— وہ لوگ جو طبقہ جاہلیت مین شمار کئی گئی ہین اور وہ بسبب ناواقفی دین
اسلام کے شراب نوشی کیا کرتی تہی یہہ ہی اونمین سے تہا چنانچہ اوسپر بہی

پہلی صدی کی شاعر

خمر کے ممانعت کی گئی تھی بروقت حرام ہونی شراب زینتی کے اوس ہی اوسکی بیٹی سمی ۲۰۹
کنانہ نے بہت حدیثیں روایت کی ہیں — اوس کے شاعر مشہور اور چالاک ہونے
میں کوئی شک نہیں جنگ حنین میں ہمراہ غلاموں کے گھوڑوں پر سوار ہو کر اوسنی بھی
لڑائی کے اور وقت تقسیم مال غنیمت کے رسول اللہ نے — ابوسفیان اور اوسکی
دو بیٹوں — اور یزید — اور معاویہ کو — اور سہیل بن عمرو اور عکرمہ بن ابی
جہل — اور حارث بن ہشام یعنی ابوجہل کے بھائی کو اور صفوان بن امیہ کو
(یہہ لوگ قریش تھے) سو سو اونٹ فی آدمی دئیے — اور اقرع بن حابس
تمیمی — اور — عیینہ بن حصین بن حذیفہ بن بدر الفزاری نے — اور مالک بن
عوف سردار قبیلہ ہوازن وغیرہ کو چالیس چالیس مرحمت کئے — اور عباس
بن مرداس سلمی شاعر مشہور کو چند اونٹ دئیے وہ خوش نہوا اسلئے اوسنے
یہہ شعر تصنیف کئے اور سامنے رسول اللہ کے پڑھے

فاصبح نہبی ونہب العبید ؛ بین عیینة والاقرع
وما کان حصن ولا حابس ؛ یفوقان مرداس فی المجمع
وما کنت دون امرأ منہما ؛ ومن تضع الیوم لا یرفع

کہتے ہیں کہ پیغمبر خدا نے ارشاد کیا کہ اسکو اور دو تاکہ اسکی زبان بند
ہو یہہ حال سنہ ہجری میں گزرا حال وفات شاعر مذکور کا معلوم نہیں ہوا

حاتم طائی

پوشیدہ نہ ہی کہ یہہ وہ حاتم طائی ہے جسکے سخاوت اور شجاعت اور کرم
اور عدل کی شہرت تمام دنیا میں مشہور ہے اگلے تذکرہ نگار اسکی تعریف میں بہت کچھ
کرتی ہیں — اسکا باپ جو حاتم ہانی پیچھے لیو ... بہت سخی اور کریم تھا — اور

پہلی صدی کی شاعر

۴۶ کنیت ابو سفانہ ہی سماۃ سفانہ اوسکے بیٹی تہی جوکہ پیغمبر خدا ص کے پاس حاضر ہوکر اپنا حال بیان کرگئی تہی حاتم بیٹا عبد اللہ کا پوتا سعد کا پڑوتا حشرج کا اولاد طی بن اود سے ہی وہ بڑی شعرا، مجیدین کاملین سی درمیان طبقہ جاہلیت کے گذرا درمیان سنہ ہجری کے فوت ہوا اوسکے یہہ شعر ہین

وما انا بالساعی بفضل زمامها ، لتشرب ماء الحوض قبل الرکائب

وما انا بالطاوی حقیبة رحلها ، لابعثها خفا واترک صاحبی

اذا کنت ربا للقلوص فلا تدع ، رفیقک یمشی خلفها غیر راکب

انخها فاردفه فان حملتکما ، فذاک وان کان العقاب فعاقب

یہہ اشعار حاتم طائی مذکور کے ابو تمام نے اپنی کتاب حماسہ مین مندرج کئی ہین ہمنی بہی وہین سے لکہی ہین

عتبہ

عتبہ بیٹا ابو لہب کا ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی محمد ص کے روح کو قبض کیا اور حضرت ابوبکر رض خلیفہ اونکی ہوئی اور حضرت عمر رض نے بیعت پہلی پہل اونکی کے بمجرد اس بیعت کی بچکی عشرہ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری مین سب صحابہ نی بیعت اونکی کرنے — مگر بنی ہاشم مین سی کسینی نہ کی اور — حضرت زبیر اور اس عتبہ بن ابی لہب — اور خالد بن سعید بن العاص — اور مقداد بن عمر — اور سلمان فارسی — اور ابی ذر — اور عمار بن یاسر — اور براء بن عازب — اور اُبی بن کعب ان لوگون نے اونکی بیعت نہ کی بلکہ یہہ سب حضرت علی رضی اللہ کی طرف مایل ہوگئی اہو اسطی عتبہ مذکور نے اسوقت یہہ شعر کہے

ما کنت احسب ان الامر منصرف ، عن هاشم ثم منهم عن ابی حسن

پہلی صدی کی شاعر

عن اول الناس ایمانا وسابقه ،، وَاَعلَمِ الناس بالقرآن وَالسُّنَنِ
وآخر الناس عَهدًا بالنبی ومَن ،، جبریل عَوْنٌ لہ فی الغُسلِ والکَفَنِ

مُسَیلَمَۃُ الکَذّاب

اسس شخص نے ایام نبی آخر الزمان مین دعوہ نبوت کا کیا اور بنی کلب کے لوگ اوسکی بہت تابع ہوگئے تہی ابتدا ر حال اوسکے یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلعم کی پاس بنی حنیفہ کی طرف سی وہ ایلچی ہوکر آیا تہا یہان اگر اوسنے یہہ دعوہ کیا کہ محمد صلعم اور مین دونو نبی ہین ہماری اور اونکے درمیان نبوت مین مشارکت ہے اور ظاہر مین مسلمان ہوکر حضرت کے پاس ہا کیا جب اوسنی دیکہا کہ میری کسیطرحسی دال نہین گلتی اوسوقت مرتد ہوگیا اور یہہ دعوہ کیا کہ مین بہی ایک نبی مستقل ہون چونکہ وہ شخص فصیح اور شاعر تہا اسلئی اوسنے ایک قران بہی اپنا علیحدہ جمع کیا اور اپنی متبعین سی کہا کہ یہہ ہم پر معرفت فرشتہ کی نازل ہوا کرتا ہی — بعد ازان درمیان ایام ابوبکر رض کے ایک عورت مسماۃ سجاح بنت حارث نی بہی یہہ دعوہ نبوت کا کیا یہہ عورت قبیلہ بنی تمیم کے تہی اوسکے بہی بہت لوگ تابع ہوگئے چنانچہ قبیلہ بنی تمیم کے گروہ اور قبیلہ تغلب کے آدمی اور قبیلہ بنی ربیعہ کے خلق اوسکی مرید ہوگئی اوس عورت نی جو مسیلمۃ الکذاب کے دہوم دہام سنے بصد اشتیاق اوس کی پاس مع اپنے بہیر بہاڑ — یعنی بجمعیت مردمان اُمت اپنی کے حاضر ہوئے مسیلمۃ الکذاب نے اوس عورت سے کہا کہ اپنی متبعین کو میری سامنی نہ لاؤ اگر ملاقات مجہسی منظور ہے تو تن تنہا بذات خود میری خیمہ مین تشریف لاؤ چنانچہ اوس عورت نے سب اپنی تابعین کو حکم دیا کہ اسس خیمہ مین ایک سے نہ — اور نبیہ کے ملاقات ہوتی ہی تم سب دور دور رہو خدا جانے کیا کلامات الہامیہ صادر ہون مسیلمۃ الکذب

ہی کہ اسی عورت نبیہ سی اسطرح پر جماع کرکہ کوئی پیچ کسی طرح سے لذت
حرمہ بنا جاتی تہین اور وہ اسی طرح دونون نے چینا اوٹہاتی بعد ازان اپنی قوم کے
طرف یہہ عورت گئی اور یہی دعوہ ہوا وس سال تک کہ جس سال مین حضرت معاویہ
کے بیعت ہوئی علانیہ کرتی رہی کیونکہ اس سال مین وہ مسلمان ہوگئے اور اس دعوے
سے باز آئی اور بہت پچتائی اور بصرہ مین جاکر رہی وہین فوت ہوئے — اور یہ
ایام خلافت حضرت ابوبکر رض یعنی خلیفہ اول کے وقتین مسیلمۃ الکذاب مارا
گیا اوسکے مرنے کا یہہ حال ہے کہ حضرت ابوبکر رض نے ایک لشکر اوس کی مقابلہ
کے واسطے آراستہ کرکے بہیجا تہا چنانچہ وہ مشرکین کو ہمراہ لیکر مقابلہ پر آیا اور
بہاری لڑائی ہوئی مسلمانون کے لشکر کا سپہ سالار خالد بن ولید تہا آخرکار
مسلمانون کو فتح ہوئے مشرکین بہاگ گئے اور مسیلمۃ الکذاب مارا گیا مسمی وحشی
نے مسیلمہ مذکور کو اوسی حربہ سے مارا تہا جس سے حضرت حمزہ پیغمبر خدا صلعم کی چچا شہید
ہوئی تہی یہہ مدعی نبوت زمین یمامہ مین رہتا تہا اس لڑائی مین مسلمان بہی بہت
مارے گئے چنانچہ اون لوگونسے جو حافظ قران مہاجرین اور انصار مین سے بہی
بہت کام آئے اوسوقت حضرت ابوبکر رض نے کہجورون کے پتون اور لوگون کے
مونہہ سے سنکر اور چمڑون کے ٹکڑون پر سے نقل کرکے قران شریف کو علیحدہ جمع کیا
تاکہ جاتا نرہے اور اوسکی ایک نقل کرکے حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ نبی صلعم
کے گہر مین رکہوا دیا تاکہ قران شریف مین زیادتی اور کمی نہونے پاوے

ابو نمیر السعدی

یہہ شاعر درمیان زمانہ خلافت حضرت ابوبکر رض کے موجود تہا — خلیفہ اول
کے وقتین بنی یربوع کے لوگون نے زکات دینی چہوڑ دی تہی اس قبیلہ کا

۳۰ سردار مالک بن نویرہ تہا — مالک مذکور کو گہوڑی کے سواری خوب آتی تہی
اور شاعر بہی تہا ایام حیات پیغمبر خدا کے مین مشرف باسلام ہوا حضرت نی اوسکو فرمایا
کہ تم اپنی قوم سے زکات کا روپیہ تحصیل کرکے بیت المال مین داخل کردیا کرو جب
حضرت ابوبکر رض خلیفہ ہوئی اوسنی مذکوات دینے چہوڑدی اسلئی حضرت ابوبکر
صدیق نے خالد بن الولید کو مالک مذکور کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ تم زکوات
کیون نہین دیتے — مالک مذکور نے جواب دیا کہ حضرت سلامت ہم نماز تو پڑہ لیا
کرینگے مگر زکات نہ دی جائیگی — خالد نے کہا کہ نماز اور زکوات دونو متقابل
ہوتے ہین یہہ نہین ہوسکتا کہ نماز پڑہو اور زکات نہ دو مالک نے بطور طنز خلیفہ
کے طرف اشارہ کرکے کہا کہ تمہاری صاحب نے ہمکو یہی حکم دیا ہی — خالد
کو غصہ آیا اور کہا کہ وہ میرا صاحب ہے کیا تمہارا صاحب نہین قسم خدا کی سر
اوڑا دونگا — غرضیکہ اون دونون کے باب زکوات مین گفتگو بڑہ گی اسی
اثنار مین مالک کے جورو جو بہت خوبصورت اور شکیلہ پری پیکر تہی خالد کے نظر چڑہ
گئی اسلئی وہ اور بہی اوسکے قتل کی درپی ہوا ہرچند مالک یہہ کہتا رہا کہ تو مجکو خلیفہ
اول کے پاس بہیجدے جو وہ کہینگے اوسپر عمل کرونگا اوسنی ہرگز نمانا فوراً سر اوسکا
کاٹ ڈالا اوسوقت مالک نے اپنی جورو کے طرف دیکہکر یہہ کہا کہ اسکے
جمال اور خوبصورتی نی مجکو قتل کروایا حقیقت مین اسنی ہی مجکو قتل کیا ہی خالد نے
کہا کہ تجکو خدا نے بسبب اسلام سے پہرجانی کے قتل کروایا مالک نے کہا کہ مین مسلمان
ہون مرتد نہین ہوا ہون خالد نے فوراً اوسکا سر تن سی جدا کرکے چولہی مین جلایا
کیونکہ اوسکے سر پر بال بہت تہی اور اوسکے جورو کو اسیوقت پکڑکر اپنا دل ٹہنڈا
کیا — بعض کہتی ہین کہ ابن عمر — اور ابی قتادہ کو بہلاکر اوسنی اپنا نکاح کرنا

پہلی صدی کی شاعر

چاہا تہا اونہون نے مانا ابن عمر نے کہا کہ مین حضرت ابوبکر رض کو لکہہ کر اسحال کی اطلاع
کرتا ہون اوسنے ہرگز نمانا اوس عورت سی نکاح کر لیا یہہ حال دیکہہ کر اس شاعر ابو نمیر
سعدی نے یہہ شعر کہی ہین

الا قل لحیّ اوطئوا بالسنابك ؞ تطاول هذا اللیل من بعد مالك
قضی خالد بغیا علیه بعرسه ؞ وکان له فیها هوی قبل ذلك
فامضی هواه خالد غیر عاطف ؞ عنان الهوی عنها ولا متمالك
فاصبح ذا اهل واصبح مالك ؞ الی غیر اهل هالکا فی الهوالك

جب اس ماجری کی خبر حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض کو پہنچی حضرت عمر
نے ابوبکر رض سے کہا کہ خالد نے زنا کیا اوسکو تم سنگسار کرو ابوبکر رض نی جواب دیا
کہ مین اوس کو سنگسار نہین کرنیکا کیونکہ اسنے تاویل اور اجتہاد کیا اوسمین اوسکو خطا
ہوئی اور مجتہد خطا کیا ہی کرتا ہے — حضرت عمر رض نے کہا اوسنی ایک مسلمان کو
قتل کیا اوس کی قصاص مین آپ اوسکو قتل کیجئے — حضرت ابوبکر رض نی کہا کہ
مجکو قتل بہی کرنا منظور نہین کیونکہ مجتہد مخطی بہی ہوتا ہے — پہر کہا کہ اچہا معزول ہی کرو
— اسکا جواب اونہوں نی یہہ دیا کہ معزول اسواسطے نہین کرتا کہ جس تلوار کو خدا نی
کہنچا ہو مین اوسکو میان مین بند نہین کرسکتا یہہ قصہ صرف واسطی تبیین معنی شعر کے
بیان کیا گیا ورنہ کتب تواریخ مین مذکور ہی کچہہ حاجت نہ تہی

متمم بن نویرہ

یہہ شاعر اوس مالک مذکور [illegible]ل کا جس کا ذکر اوپر گذرا بہائی تہا اوسکو جب
یہہ خبر پہنچی کہ میری بہائی مالک کو خالد نے قتل کر ڈالا ہے اوس کے نوحہ مین اوسنی
بہت شعر کہے ازانجملہ یہہ چند شعر اوس کے قصیدہ عینیہ مین سے جو بنام متمم العینیہ مشہور ہے

لکھتا ہون وہ یہہ ہین

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيمَةَ حِقْبَةً ،، مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا
وَعِشْنَا بِخَيْرٍ فِي الْحَيَوةِ وَقَبْلَنَا ،، أَصَابَ الْمَنَايَا رَهْطَ كِسْرَى وَتُبَّعَا
فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَالِكًا ،، بِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعَا

یہہ واقعہ اِس مالک پر درمیان ۱۱ھ ہجری کے گذرا — ابو الفدا اسمعیل نے اپنی تاریخ مین یہہ حال معہ ان اشعار مذکورہ بالا کی مندرج کیا ہی ہمنی بہی اوسی سی لکھا

جَبَلَہ بِن اَلاَیہَم

یہہ شاعر درمیان ۱۶ھ ہجری کے ایام خلافت حضرت عمر رض کے مین اونکی پاس ملاقات کو آیا مسلمانون نے اوسکی بہت تواضع و تکریم کی اور عجب شان شوکت سی وہ آیا تہا مورخ کہتی ہین کہ بہت اچہا لباس پہنی ہوئے تہا اور آگی آگی اوسکے کوتل گہوڑی چلی جاتی تہے ہمراہی اوسکے جامہ دیبا پہنی ہوئے اوسکے ساتہہ تہی غرضیکہ وہ حضرت عمر رض کے پاس آکر ٹہیرا اوسی سالین خلیفہ دویم جب بارادہ ادائی مناسک حج تشریف لیگئی وہ بہی اونکی ساتہہ گیا — اتفاق سی ایک شخص جو قبیلہ فزارہ کا تہا اوسکا پانو اوسکے کپڑی پر اثنائی طواف مین جاپڑا — جبلہ مذکور نی ایک مکا اسکی ایسا مارا کہ اوسکے ناک بیٹہہ گئے — وہ شخص حضرت عمر رض کے پاس مستغیث ہوکر حاضر ہوا حضرت عمر رض نے جبلہ مذکور کو فوراً بلاکر اپنی سامنی حاضر کردیا اور حکم دیا کہ اپنی جان کی بچانے واسطی فدیہ دی نہین ابہی حکم کرتا ہون وہ تیری ہی ناک پر ایسا ہی مکا ماری گا — جبلہ نے کہا کہ یہہ کیونکر ہوسکتا ہی مین بادشاہ ہون وہ بزاری آدمی ہے حضرت عمر رض نے کہا کہ اسلام نی بادشاہ اور بزاری مین برابری کردی ہے حد دونون پر واجب ہوتی ہی کچہہ بزاری آدمی

آدمی اور بادشاہ مین فرق اور رتبہ احکام خدا کے تعمیل مین نہین ہے — جبلہ نے کو سنکر کہا کہ مین یہہ جانتا تہا کہ اگر مسلمان ہو جاؤن گا تو بڑی عزت اور قدر میری ہو جاویگے حالت جاہلیت سے سوا اب دیکہا کہ کچہہ نہین — حضرت عمر رض نے فرمایا کہ یہہ نخیر ہے حکومت کے بود ماغ سی دور کیجئے — جبلہ نے کہا کہ اب مین نصارای ہو جاتا ہون مسلمانے مین کچہہ عزت نہ پائی — حضرت عمر رض نے فرمایا کہ اگر نصارای ہو جائیگا تو تیرا سر اوڑا دونگا پہر جانسی ہی ہاتہہ دہو بیٹہی گا — اوسوقت جبلہ نی یہہ کہا کہ آج رات آپ مہلت دین رات کو جو ہوگا سو دکہلا دونگا چنانچہ جب رات ہوئی جبلہ اپنی نوکر چاکر لیکر ملک شام کیطرف بہاگ گیا — بعد ازان قسطنطنیہ مین اپنی ہمراہ پانسو آدمی لیکر جا داخل ہوا اور معہ اپنے ہمراہیون کے نصارای ہو گیا — ہرقل بادشاہ قسطنطنیہ نے اوسکے بڑی عزت و توقیر کے مگر نصارای ہو کر وہ بہت پچہتایا اور یہہ شعر ندامت اوٹہاکر تصنیف کئی

تنصرت الاشراف من عار لطمة ٭ وما کان فیہا لو صبرت لہا ضرر

تکنفنی فیہا لجاج ونخوۃ ٭ وبعت لہا العین الصحیحۃ بالعور

فیالیت امی لم تلدنی ولیتنی ٭ رجعت الی القول الذی قالہ عمر

قاصد خلیفہ دویم کا جب ہرقل کے پاس گیا تو اوسنے دیکہا کہ جبلہ کی بڑی عزت اور توقیر ہو رہے ہی اور اوسکے پاس بہت نعمت اور دولت ہو گئی ہے چنانچہ جبلہ نی پانسو دینار اوس قاصد کے معرفت حسّان بن ثابت انصاری شاعر معروف کی واسطے جسکا ذکر آگے اویگا روانہ کئے اور حسان نی اوسکے شکریہ مین بہی شعر کہی ہین اونکا لکہنا کچہہ ضرور نہین تاریخ ابو الفدا مین لکہا ہے کہ یہہ جبلہ پچہلا بادشاہ ملوک غسان مین کا ہے

المعافر

یہہ ایک بادشاہ ملک یمن کا نوآن بچہ اولاد حضرت نوح صوسی تہا طبقہ جاہلیت مین
گذرا ہے نام اوسکا نعمان تہا نسب نامہ اوسکا یہہ ہے نعمان بن یعفر بن السکسک
بن وائل بن حمیر اسکی ہمراہ جب بہت آدمی رعایا کے ہوگئی اوسنی — عامر بن باران
کو ملک یمن سے نکالکر سلطنت چہین لی تہی بنی آٹہت برس اول گذرا ہی اسکو افر
بہی کہتی تہی یہہ لقب بسبب اوسکے اس شعر کے جو اوسکے تصنیف سی ہی رکہا گیا تہا

اذا انت عازت الامور بقدرة ٭ بلغت معالی الاقدمین المقاول

جذیمہ

جذیمہ ابن مالک بن فہم بڑی رتبہ کا ذیشان بادشاہ شہر حیرہ کا تہا چونکہ اوسکی
جسم مین بیماری برص کی تہی اسواسطے اوسکو جذیمہ الابرش بہی کہتی تہی اس بادشاہ
کی ایک بہن مسماۃ رقاش تہی وہ عورت ایک شخص مسمی عدی بن نصر بن ربیعہ کو
جو قبیلہ آیاد کا تہا اور اس بادشاہ کے پاس خدمت ساقی گری سکے اوسکو مفوض
تہی چاہتی تہی — وہ بہی بجان و دل اوس پری پیکر کا مفتون و شیدا تہا لیکن
کوئی وقت فرصت کا اپنی محبوبہ سکے ملنی اور آتش ہجرت بجہانی کا مکان نہ پاتا تہا
کیونکہ وہ بادشاہ کے بہن یہہ اوسکے گہر کا ساقی وصال جانان میسر ہونا مشکل
تہا — اوس حور نژاد نے اس نیم جان سے کہا کہ ایک صورت ہماری تمہاری
صحبت کے نکل سکتی ہے جسوقت بادشاہ نشہ شراب مین بیہوش اور مست ہو
اوسوقت تو اجازت بادشاہ سے اس امر کی چاہنا فوراً کہہ دیگا چنانچہ ایسا
ہوا کہ جذیمہ مذکور شراب پیکر مست ہوگیا اور اوسنے بہی اپنی معشوقہ سی ملنی
کی واسطے بادشاہ کو بہت شراب پلاکر بیہوش کرکے بادشاہ سی عرض کی کہ

کی کہ اگر حضور حکم دین تو حضور کی بہن سے صحبت کرکے گلہری اوڑاون بادشاہ بیہوش نے کہا کہ بہت بہتر وہ تو اوسطرف سے پیجامہ کہولے مشتاق بیٹھی تھی اور یہہ اوسپر شیدا و مفتون مدت سی تہا صحبت ہوتے ہی اوس عورت کو حمل رہ گیا جب صبح ہوئے اور وہ رازطشت از بام افتادہ ہوگیا بادشاہ بہت خفا ہوا — عدی اپنی جان بچا کر اوس شہر سے بہاگ گیا — مگر بعضے یہہ بہی بیان کرتی ہین کہ جذیمہ نی اوسکو گرفتار کرواکے مرواڈالا الغیب عند اللہ الغرض بادشاہ نے بہن پر محبت سے مخاطب ہوکر یہہ دو شعر کہی

خبّريني رقاش لا تكذبيني ⁘ ابحرٍ زنيت ام بهجين

ترجمہ — بتلا ای رقاش جہوٹ مجہسی نہ کہنا کسی شریف سی زنا کروایا یا پاجے سے

ام بعبدٍ فانت اهلٌ لعبدٍ ⁘ ام بدونٍ فانت اهلٌ لدون

ترجمہ — اگر کسی غلام سی کروایا ہے تو لائق غلام کی ہی اور اگر کسی رزالہ سی کروایا ہے تو لائق اوسکے ہے۔ رقاش نے جواب مین ان شعرون کے کہا کہ مینی ایسی شخص سے زنا کروایا ہے جو عرب کی اشرافون مین سے ہی جذیمہ چپ ہورہا — بعد انقضای ایام حمل کے رقاس مذکورہ ایک لڑکا ولد الزنا پیدا ہوا — جذیمہ مذکور نے اوس لڑکے کو بڑی چاو اور ناز و نعم کے ساتہہ پرورش کیا کیونکہ اوسکے کوئی بیٹا نہ تہا — اور اوسکو ولد متبنی یعنی بیٹا مقرر کیا — ایکدفعہ ایسا ہوا کہ وہ لڑکا نازپروردہ کہین گم ہوگیا عرب کے لوگون نے یہہ تصور کیا کہ کوئی جن اوسکو اٹہا لیگیا ہے — ناگاہ — مالک — او عقیل یہہ دو شخص اوسکو کہین سے ڈہونڈ لائی جذیمہ کو اوسکی پانے سے اسطرحکا سرور ہوا کہ قریب تہا شادی مرگ ہوجاوے خوش ہوکر اوس لڑکے کے لانے والون کو کہا کہ جو تم انعام مانگو فوراً دیا جائیگا کہو اسکے انعام مین کیا دون اون دونونے

عرض کی کہ ہم کچھہ نہین مانگتے ہماری یہہ تمنا ہے کہ حضور کی مصاحبت مین جب تک زندہ
ہین رہین جذیمہ نے منظور کیا اسیوقت سی وہ ضرب المثل عرب مین سلیتے
کندمانی جذیمۃ مشہور ہوگئی ہی اس جذیمہ کے ایام حکومت مین ایک شخص قوم
عمالقہ مین کا جسکو عمرو بن الظرب بن حسان العلیقی کہتے ہین تمام فرات کی بلاد عالیہ اور
مشارق شام پر اور جزیرہ پر مسلط ہوگیا تہا اوس سے جذیمہ لڑا اور فتحیاب ہوا
اس لڑائی مین وہ عمرو یعنی جذیمہ کا دشمن مقتول ہوا — اوس عمرو مذکور کے ایک
بیٹی جسکو زبّا کہتی تہی نام اوسکا نایلہ ہے لیکن بنام اول وہ مشہور تہی چونکہ اوس کے
کوئی بیٹا وارث سلطنت نہ تہا اسلئی یہہ لڑکی سلطنت کرنی لگے — اوسی لڑکی نے
دو شہر آمنی سامنی فرات کے یعنی گویا ایک جواب دوسرے کا بسائی تہی اور جذیمہ
کو بہی فریب سی قتل کرکے اپنی باپ کی خون کا عوض لیکر دل ٹہنڈا کیا وہ فریب یہہ
تہا کہ اوس سی کہلا بہیجا کہ اگر آپ کا ارادہ مجسی نکاح کرنی کا ہو تو آپ میری پاس
آئی چنانچہ وہ اس فریب مین آکر اوسکے پاس چلا گیا جب اوس کے گہر مین داخل ہوا
پرزی پرزی کروا ڈالا یہہ بادشاہ بنی ۵ کے زمانہ سی بہت پہلی طبقہ جاہلیت مین تہا
اس کا حال چونکہ قابل یادداشت کے اور گویا توضیح ایک ضرب المثل کے تہا اسلئی
مختصر لکہا گیا

زبّا

یہہ بادشاہ زادی بیٹی اوس عمرو مقتول جذیمہ کے — اور قاتلہ جذیمہ مذکورہ کے
ہی اب ہم اسکا حال ہے لکہتی ہین واضح ہو کہ بعد وفات پانی جذیمہ کے عمرو بن عدی
بن نصر بن ربیعہ یعنی وہی لڑکا ولد الزنا جسکا ذکر اوپر آیا ملک حیرت کے تخت
پر وارث سلطنت ہوکر بجای جذیمہ کے بسبب نہونے اوس کے بیٹے کے سوار

اسس ولد بنتی کے بیٹہا اوسکے دلین اول روز سی یہہ تہا کہ کوئی تدبیر یا منصوبہ ایسا بنا
پڑی جو ذبا کو جسنی میری ماموں جذیمہ کو مارا ہے قتل کرون ـ اوسی خیال سے اوسنے یہہ رہنمونی
کی کہ ایک غلام مسمی قصیر سی ملکر ناک اوسکے کٹوا کر کوڑی لگوا کر شہر بدر کر دیا ـ
وہ قصیر بحالت حقیر دربار ملکہ ذبا مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری ولی نعمت نی یہہ
سلوک میری ساتہہ باوجود بری ہونے ہر ایک جرم کے بسبب ناقدردانی اور بد
خلقی کے میرا کرکے جلاوطن کر دیا ہے ـ ملکہ ذبا کو اوس کی حال پر اختلال پر رحم
آیا فرمایا کہ تو ہماری ملک مین چین سے رہا کر اور اسس سرکار دولتمدار کے کارخانہ
تجارت مین سوداگری کیا کر اوسکے تو یہہ مراد ہی تہی بجان و دل قبول کیا ـ سوداگر
کرتا ادہر سی مال بہر کر لیجاتا اودہر سے اپنی آقا سی روپیہ لاد کر لاتا اسس سرکار مین
لی آنا شروع کیا بعد چند ایام کے جب ذبا کو کسیطرح کا دغدغہ اور شک وشبہ اوسکے
طرف سی نرہا اوسوقت اوس مکار نے یہہ نمک حرامی کی کہ ایک ہزار اونٹ
سیاہ آقا قدیم کے صندوقون بہلا کر جنکی قفل اندر کے جانب لگے ہوئی تہی لادا
جب وہ دربار ذبا مین لیکر حاضر ہوا ذبا کہڑی ہوئے دیکھہ رہی تہی ابہی وہ اونٹ
نہ بٹہلا نے پایا تہا کہ ذبا نی یہہ شعر فی البدیہہ پڑہی

مالجمال مشیہا وئیدا ٭ اجندلا یحملن ام حدیدا
ام صرفانا باردا شدیدا ٭ ام الرجال جثما قعودا

جب وہ صندوق داخل قلعہ شاہی ہوئے فوراً بطور لیغار اونمین سے آدمی
نکلکر بزور شمشیر رعایا کو قتل کرکے سلطنت کے مالک ہو گئی اسطرح جسمی قصیر حرامزادہ
نی اپنی جذیمہ کے خون کا عوض لیا یہہ حال تاریخ ابوالفدا اسمعیل سی ہمارے قصہ میں
ہوا لکہا گیا یہہ شاعرہ غیر خدا کے زمانہ سی بہت اول ہے

زہیر ابن جناب

واضح ہو کہ بادشاہان عرب سے ایک بادشاہ زہیر بن جناب بن ہبل بن عبد اللہ
بن کنانہ ابن بکر ابن عون بن عذرہ الکلبی بہی ہے اس زہیر مذکور کو بسبب صحت رای
اور فطانت عقل کے کاہن ہیے کہا کرتی تہی اوسکے عمر بہی بہت بڑی ہوئے تہی اور
لڑائیاں بہی اوسنی بہت کی ہین اس کے ایام حکومت مین ایسی واردات ہوئے کہ وہ قابل
بیان ہے وہ یہہ ہی کہ ایک شخص مسمی میمون نقیب اوسکے گہر کا تہا اوستے قضاعہ کے
گروہ کی سب آدمی متفق ہوگئے تہی اونین اور غطفان مین خوب لڑائی ہوئی سبب اوسکا
یہہ تہا کہ بنے نقیض بن ریث ابن غطفان نے ایک دیوار مثل حرم مکہ کی بنا کر اوسکے
خادم مرہ ابن عون کی اولاد مین سی چند ادمی مقرر کئے جب خبر زہیر کو پہونچی اوسنے
کہا کہ قسم ہی خدا کی ایک آدمی کو بہی غطفان مین سی زندہ نہ چہوڑونگا کیونکہ یہہ بات
جو اونہونے کی مبادا ہمیشہ کو اگر جاری ہوگئے تو بہت بڑی قباحت عاید ہوگی چنانچہ
اونین اور زہیر مین خوب لڑائی ہوئین مگر فتح کا نقارہ زہیر کی نام بجا پہر زہیر نے
وہ دیوار ڈہا کر سب مال اونکا لوٹ لیا اور کسی عورت کو اونین سے ہاتہہ نہ
لگایا اسباب مین زہیر مذکور نے اپنی فخریہ مین شعر کہی ہین ازانجملہ ایک یہہ بہی شعر ہی

ولولا الفضل منا ما رجعتم ٭ الی عذراء شیمتها الحیاء

بعد ازان زہیر مذکور نے ابرہہ الاشرم حبشی صاحب فیل سی ملاقات کی اوسنی
اوسکا بہت اعزاز واکرام کیا اور سب عرب پر اوسکو فضیلت دیکر قبیلہ بکر اور
تغلب کا اوسکو امیر مقرر کیا چنانچہ زہیر اون پر حکومت کرنے لگا لیکن ایک دفعہ
وہی لوگ اسی بغی ہوگئے تہی مگر پہر بار کوٹ کر اوسنے درست کر لئی — اور ایک
دفعہ یہہ شخص بنی القین سے لڑا تہا اون لوگون سے اتنی لڑائیان اوسنی کی

ہین کہ شرح اونکے بہت طویل ہے حاصل یہہ ہی کہ زہیر کو ان سب لڑائیون مین فتح ہوئے
لیکن افسوس یہہ ہی کہ بڑائی مین یہہ بادشاہ شارب الخمر ہوگیا تہا مرتی دم تک شراب
پیتا رہا — ابن الاثیر کہتا ہی کہ شراب خوار ایسا کہ تمام عمر تا وقت مرگ شراب پیتا رہے
ایسی دو شخص گذری ہین ایک عمر بن کلثوم التغلبی — دوسرا ابو عامر ملاعب الاسنۃ
العامری — ابرہۃ الاشرم بادشاہ حبشہ نے درمیان نصف ماہ محرم ۴۲ سنہ نوشیروانی
کی کعبہ کی ڈہانے کا قصد کیا تہا اور اسی سال مین ولادت رسول اللہ صلعم کے یعنی بارہوین
تاریخ ربیع الاول ۸۸۱ سنہ سکندری مین ہوئے — اور ابتدا بخت نصر کو ۱۳۱۶ برس ہوئی
اوس سال مین یہہ شاعر مشہور یہی موجود تہا

متلمس

نام اس شاعر کا جریر بیٹا عبد المسیح بن عبد اللہ زید بن دوفن بن حرب بن وہب بن
علی ابن اخنس بن ضبیعۃ الاصم بن نزار بن معد ابن عدنان ہے متلمس اسکا لقب
بسبب اس شعر کے کہنی کے ہوگیا ہی یہہ شعر اوس کے قصیدہ مین کا ایک ہی

فهذا اوان العرض حتى ذبابه ، زنابيره والازرق المتلمس

عمرو ابن ہند لخمی بادشاہ حیرۃ کی اوسنی اور طرفہ بن عبد البکری شاعر نے ہجو کی تہی
یہہ شاعر بہانجا متلمس مذکور کا تہا — جب اوس ہجو کرنے کی خبر عمرو مذکور کو پہنچی وہ
چپ ہو رہا کچھہ ذکر نکیا — بعد تہوڑی عرصہ کے پہر اون دونون نے اوس کی مدح
کی اوسنی ہر ایک کے واسطے ایک پروانہ اپنی ایک عامل کے نام پر لکھہ کر دونون
کو دیدیا اور کہا کہ تم فلانی حاکم کے پاس جاؤ وہ تمکو عطاء جزیل اور اچہا صلہ مدح کا
دیگا اور بادشاہ نے پروانون مین یہہ لکہا تہا کہ جب یہہ دونو تیری پاس پہنچے
فوراً انکا سر کاٹ ڈالنا جب وہ دونو پروانے لیکر حیرۃ مین پہنچے متلمس نے طرفہ

پہلی صدی کی شاعر

سی کہا کہ بہائی ہمنی اس بادشاہ کی ہجو بہی کی تہی ایسا نہ ہو اسنی ہمسی کچہہ بدی کی ہو کیونکہ
اگر وہ انعام دیتا تو اپنی پاس سے دیدیتا اس عامل کے نام پروانہ کیون لکہتا آو ہم کسیکو
دکہلاوین کہ ان رقعون مین کیا لکہا ہے اگر کچہہ بہتر آئی لکہے ہوگی جب تو شہر مین کہین گی
اور اگر کچہہ بدی ہوسے تو بہاگ جائینگی طرفہ نے کہا کہ بادشاہ کا فرمان مین نہین کہولنی
کا متلمس نے کہا کہ مین تو کہولتا ہون اپنی جان بچانے ضرور ہے خدا جانے اسمین کیا لکہا ہے
ناگاہ اوسوقت ایک لڑکا حیرۃ مین سی نکلتا تہا متلمس نے اوس لڑکی سی کہا کہ ای لڑکی
تو پڑہنا جانتا ہی اوسنی کہا ہان جانتا ہون اوسنی اوسکو بلاکر وہ نامہ بادشاہ کا دیا
کہا پڑہ اسمین کیا لکہا ہے اوسنی دیکہتے ہی نامہ کہا کہ متلمس کے مان نوتی ہوگئی کیونکہ
اسمین یہہ لکہا ہی کہ متلمس کو مار ڈالنا — اوسنے فوراً طرفہ سے بہی کہا کہ تو بہی اپنا
نامہ کہول اوسنے کہا کہ اپنی نامہ کو جیسا تو نے کہول لیا مین تو بادشاہ کا نامہ نہین کہولنے
کا کیونکہ یہہ کیا ضرور ہے جو تیری حقمین لکہا وہ ہی میرے بہی حقمین ہو متلمس کے کہنی کو جب
اوسنے نہ مانا متلمس نے پہاڑ کر اپنا نامہ نہر مین ڈال کر ملک شام کیطرف بہاگ گیا —
اور طرفہ شاعر بیوقوف وہ نامہ اپنی موت کا لیکر شہر حیرت مین گیا اوس عامل
نے دیکہتے ہے اوس نامہ کے فوراً اوسکو قتل کر ڈالا یہہ قصہ اسکا مشہور ہے اسیواسطے
ایک ضرب المثل اوس نامہ کی متلمس کے ہوگئی ہین عربی مین بہت جای پر صحیفۃ المتلمس
آتا ہے یہہ اوسجاے بولتے ہین جو کوئے نامہ پڑہ لیی اوسمین اوس کی مار ڈالنے
کا حال ہو یہہ طرفہ وہ ہی ہے جسکا حال اور چند شعر اول لکہہ چکا ہون متلمس
نے شام مین جاکر بہت شعر اسباب مین کہی ہین از انجملہ ایک یہہ شعر بہی ہے

جزانی ابو الخیر علی ذات بیننا ، جزاء سنمار وما کان ذا ذنب

طبقہ جاہلیت مین یہہ شاعر گذرا ہے

پہلی صدی کی شاعر

عبد الرحمن کندی

درمیان سنہ ۳۴ھ ہوے کی جب سعید حضرت عثمان رض کے خدمت مین آئی اور انہونے سب حال اہل کوفہ کا بیان کیا اور یہہ کہا کہ اہل کوفہ چاہتی ہین کہ ابو موسے اشعری کو ہمارا حاکم مقرر کرو — حضرت عثمان رض نے ابو موسی کو کوفہ پر روانہ کیا — اونہوں نے وہان جاکر خطبہ پڑہا اور سب لوگون کو کہا کہ عثمان ابن عفان رض کے اطاعت اور بیعت بدل و جان کرو سب نے منظور کیا مگر چند صحابہ نے ایک دوسرے کو واسطے قتل عثمان رض کے برانگیختہ کرکے یہہ لکہا ہماری پاس چلے آو جہاد یہان ہے اسکا باعث ایک یہہ بہی تہا کہ حضرت عثمان رض نے حکم بن العاص کو جسکو رسول اللہ نے جلاوطن کردیا تہا اور وہ حضرت ابوبکر رض — اور حضرت عمر رض کے وقتمین بہی نکالا ہوا رہا انہوں نے اپنی ایام خلافت مین بلاکر اوس کے بیٹے مروان بن الحکم کو پانچوان حصہ افریقیہ کے غنایم کا جس کے پانچ ہزار دینار ہوتی ہین دیا اسباب مین اس عبد الرحمن کندی نے یہہ شعر کہی ہین

سَأَحْلِفُ بِاللهِ جَهْدَ الْيَمِيْن ، مَا تَرَكَ اللهُ أَمْرًا سُدًى

وَلٰكِنْ خُلِقْتَ لَنَا فِتْنَةً ، لِكَيْ نُبْتَلَى بِكَ أَوْ تُبْتَلَى

فَإِنَّ الْأَمِيْنَيْنِ قَدْ بَيَّنَا ، مَنَارَ الطَّرِيْقِ عَلَيْهِ الْهُدَى

فَمَا أَخَذَا دِرْهَمًا غِيْلَةً ، وَمَا جَعَلَا دِرْهَمًا فِي الْهَوَى

دَعَوْتَ اللَّعِيْنَ فَأَدْنَيْتَهُ ، خِلَافًا لِسُنَّةِ مَنْ قَدْ مَضَى

وَأَعْطَيْتَ مَرْوَانَ خُمْسَ الْعِبَادِ ظُلْمًا لَهُمْ وَحَمَيْتَ الْحِمَى

عمر بن جرموز المجاشعی

یہہ ایک بدوی عرب کا مشہور ہے جسنی حضرت زبیر رض کا سر کاٹا تہا حال یہہ ہے کہ حضرت زبیر رض نے جنگ جمل سی جب مراجعت کرکے مدینہ کو چلنی کا ارادہ کیا تب ایک چشمہ

بنی تمیم پر پہنچے وہان احنف بن قیس بیٹھا ہوا تہا کیونکہ وہ لڑائی کا ارادہ نہ رکہتا تہا
اسلئی ایک جانب ہو بیٹھا تہا کسی نے اوسکو کہا کہ حضرت زبیر رض اوٹہی آتے ہین اونے
کہا کہ دو لشکرون کو لڑائی کے لئی آراستہ کرکے اپنی جان بچاکر چلی آئی ہین اوس مقام پر
عمرو بن جرموز مجاشعی شاعر مذکور بہی بیٹھا ہوا تہا وہ یہہ بات سنکر وہانسی اٹہہ کر حضرت
زبیر کے پیچھی پیچھی ہو لیا حضرت زبیر رض اپنی عادت پر بیخبر چلے جاتی تہی وہ جاکر وادی
سباع مین سو رہے اوسنی حضرت زبیر کا سر حالت نیند مین کاٹ ڈالا وہ سر لیکر حضرت
علی رض کے خدمت مین حاضر ہوا حضرت علی رض نے وہ سر دیکہکر یہہ ارشاد کیا کہ مینی
رسول اللہ سے یہہ سنا ہے آپ فرماتے تہے کہ قاتل زبیر رض جہنمی ہوگا عمرو بن جرموز نے
یہہ جواب سنکر خفا ہوکر لفظ لعنت کا اپنی مونہہ سی نکالکر یہہ شعر بنائی

أَتَيْتُ عَلِيًّا بِرَأْسِ الزُّبَيْرِ أَحْسِبُهَا زُلْفَه
فَبُشِّرْ بِالنَّارِ قَبْلَ الْعِيَانِ ، فَبِئْسَ الْبِشَارَةُ وَالتُّحْفَه
وَسِيَّانِ عِنْدِي قَتْلُ الزُّبَيْرِ ، وَضَرْطَةُ عَيْرٍ بِذِي الْجُحْفَه

یہہ پہرتا ہوا انعام سی مایوس گیا کیونکہ وہ باارادہ انعام پانی کے حضرت زبیر کا سر کاٹ
کر لایا تہا اور حال اس شاعر کا ہمکو نہین معلوم ہوا

ابن الاطنابہ

اس کا نام ہمکو مثل اوسکے حال کی نہین معلوم ہوا بجز اس کیت کی مگر اتنا دریافت ہوا
کہ بترہ کی قبیلہ سی وہ تہا شعراء جاہلیت سی یہہ گذرا ہے یہہ اشعار اوسکے ہین

أَبَتْ لِي هِمَّتِي وَحَيَاءُ نَفْسِي ، وَإِقْدَامِي عَلَى الْبَطَلِ الْمُشِيحِ
وَإِعْطَائِي عَلَى الْمَكْرُوهِ مَالِي ، وَأَخْذِي الْحَمْدَ بِالثَّمَنِ الرَّبِيحِ
وَقَوْلِي كُلَّمَا جَشَأَتْ وَجَاشَتْ ، رُوَيْدَكِ تُحْمَدِي أَوْ تَسْتَرِيحِي

عایشہ

یہہ ایک عورت شاعرہ ہی نام اوسکا عایشہ بنتی عبداللہ بن المدان کے سنہ ہجری کا ذکر ہی کہ جب درمیان حضرت علی رض اور معاویہ کے عداوت قلبی بہت ہوگئی (اون ایام مین حضرت علی رض عراق مین تہے اور معاویہ رض شام مین تہا) اوسکا ثمرہ یہہ ظاہر ہوا کہ حضرت علی رض نماز پڑہ کر معاویہ — اور عمرو بن العاص — اور ضحاک — اور ولید بن عقبہ — اور ابو الاعور سلمی کے حق مین بددعا کرتے — اور معاویہ نماز پڑہ کر حضرت علی — اور امام حسن اور امام حسین — اور عبداللہ بن جعفر پر بددعا کیا کرتا تہا آخرش یہہ ہوا کہ معاویہ نے بسر بن ارطاۃ کو لشکر دیکر حجاز مین بہیجا چنانچہ بسر مذکور مدینہ مین آیا وہان ابو ایوب انصاری حضرت علی رض کے طرف سی عامل تہے وہ ڈر کر اپنی جان بچا کر حضرت علی کے پاس چلے گئی — اور بسر مذکور نے مدینہ مین گہس کر تلوار کشی کرکے لوگون کو قتل کرنا شروع کیا اور یہہ حکم دیا کہ جو کوئی بیعت معاویہ کی کرے چہوڑ دو نہین تو فوراً سر اوسکا اوڑا دو — بعد ازان بسر مذکور یمن مین گیا وہان جاکر ہزارہا آدمی قتل کرکے معاویہ کے بیعت کروائے یمن مین حضرت علی رض کے طرف سے عامل عبداللہ بن عباس تہے وہ بہی جان بچا کر حضرت علی رض کے پاس بہاگ آئے بسر مذکور نے حضرت عبداللہ مذکور کے دو بچے صغیر وہان پکڑلئی تہی اون معصومون کو خنجر سے ذبح کیا اون لڑکون کے والدہ یعنی اس عورت عایشہ مذکورہ کو اونکی ذبح ہونے سی بہت قلق لاحق ہوا اوسنی اون لڑکون کے نوحہ مین یہہ شعر کہی ہین جنکی پڑہ لینی سی دلکو قلق و اضطراب لاحق ہوتا ہے اور سننی کے تاب نہین

ھا من احس بنیی اللذین ھما ،، کالدرتین تشظی عنہما الصدف

پہلی صدی کی شاعر

۳۴ هما من احس بیبنی الذین هما ؛ قلبی وسمعی فقلبی الیوم مختطف
من دل والهة حیری مدلهة ؛ علی صبیین ذلا اذ غدا السلف
خبرت بسرا وما صدقت مازعموا ؛ من افکهم ومن القول الذی اقترفوا

یہہ حال معہ اشعار تاریخ مسعودی سی لکہا گیا

عمران

عمران بن حطّان لعنۃ اللہ علیہ درمیان خلافت حضرت علی رض کے موجود تہا جب درمیان سنۃ ہجری کی عبدالرحمن بن ملجم نے حضرت علی رض کو شہید کیا اور وہ مقید ہوا بعد ازان جب حضرت علی رض کے روح آسمان کو پرواز کرگئی اوسوقت عبداللہ بن جعفر نے — بن ملجم مذکور کو نکالکر پہلی اوس کے ہاتہہ کاٹی — پہر ایک سلائی لوہی کے گرم کرکی اوسکے انکہونمین پہیری — پہر زبان کاٹی بعد ازان تمام جثہ اوسکا جلا دیا اوس کا مرثیہ اسی عمران ابن خطان خارجی نے بڑی دہوم دہام سی لکہا ہے یہہ چند شعر اوس اوس مرثیہ مین کے ہین

لله در المرادی الذی فتکت ؛ کفاه مهجة شر الخلق انسانا
یا ضربة من ولی ما اراد بها ؛ الا لیبلغ من ذی العرش رضوانا
انی لاذکره یوما فاحسبه ؛ اوفی الخلیقة عند الله میزانا

عبدالرحمن بن الحکم

یہہ عبدالرحمن بیٹا حکم بہائی مروان کا جب معاویہ نے زیاد کو اپنی نسب مین درمیان سنۃ ہجری کے ملا لیا عبدالرحمن مذکور پر یہہ بات بہت گران گذری — حقیقت حال مختصر یہہ ہے کہ معاویہ نے زیاد مذکور کو بلاکر اوس کی گواہ اسبات کی طلب کئی کہ وہ ابوسفیان کی نطفہ سے ہی یا نہین اوس گواہی مین — ایک شخص سے

پہلی صدی کی شاعر

ابومریم شراب فروش ہے گواہی دینی آیا تہا اوسنی یہہ اظہار دیا کہ ابوسفیان ۴۵
میرے پاس مقام طایف مین آیا اور بعد شراب نوشی کے جب اوسکو بہت نشہ
غالب ہوا اوسنی کہا کہ کسی رنڈی کو بلاؤ مینی ایک لونڈی مسماۃ سمیہ کو لا حاضر
کیا صبح کو مینی ابوسفیان کے منی اوسکے چوتڑون پرسے ٹپکی ہوئی دیکہی تہی —
زیاد نے کہا کہ آپ گواہی دینی آئی ہین یا مجکو گالیان دینی الغرض بعد اس گواہی
کے ثابت ہوا کہ یہہ ولد الزنا یعنی زیاد ابوسفیان کے تخم سے ہی اور سمیہ کے پیٹ
سی معاویہ نے اوسکو اپنے نسب مین فوراً ملالیا چونکہ یہہ فیصلہ خلاف قول رسول
الله صلعم کے صریح ہوا کیونکہ آپ نے فرمایا ہی کہ بچہ ولد الزنا عورت زانیہ کا ہوتا ہے
اور زانی کو نہین پہنچتا مگر حضرت معاویہ نے اسکی خلاف عمل کیا یہہ سب پر گران
گذرا اور تمام بنی امیہ کے لوگ اوسکے دشمن ہوگئی چنانچہ اوسکے چچا عبدالرحمن
بن الحکم نے یہہ شعر اسی واسطے کہی

اَلَا اَبْلِغْ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَخْرٍ ،، لَقَدْ ضَاقَتْ بِمَا تَاتِي الْيَدَانِ
اَتَغْضَبُ اَنْ يُقَالَ اَبُوكَ عَفٌّ ،، وَتَرْضٰى اَنْ يُقَالَ اَبُوكَ زَانِي
وَاَشْهَدُ اَنَّ رَحْمَكَ مِنْ زِيَادٍ ،، كَرَحْمِ الْفِيلِ مِنْ وَلَدِ الْاَتَانِ

بعد ازان زیاد مذکور کو بصرہ پر عامل مقرر کیا اور خراسان اور سجستان
اور ہند اور بحرین اور عمان یہہ سب اوسکے زیر حکم حضرت معاویہ نے کردئی
اور حال اس شاعر مذکور سوا اوسکے ان شعرون کے ہماری تئین نہین معلوم ہوا

معاویہ

یہہ معاویہ بیٹا ہے ابوسفیان کا اور باپ یزید علیہ اللعنت کا درمیان ماہ رجب
سنہ ۶۰ ہجری کے معاویہ بن ابی سفیان نے وفات پائی اوسنی انیس ۱۹ برس

پہلی صدی کی شاعر

۴۶ تین مہینے ستائیس روز خلافت کے یہہ مدت ہمنی اوس روز سے حساب کی ہے جس دن
کہ خلافت مستقل اونکی ہو گئی اور حضرت امام حسن علیہ السلام نے بہی اوسکی بیعت
کرلی تہی — عمر معاویہ رض مذکور کی پچہتر برس کی ہوئی بعضی ستتر برس بیان کرتی ہین بعضے
اور کچھہ کہتے ہین جب معاویہ نی اون لوگون سے جو اوسکی بیمارپرسی کی لئی آئی تہی
کوڑسی لگوائی یہہ شعر پڑہی

وتجلدي للشامتين أريهم ،، أني لريب الدهر لا أتضعضع
وإذا المنية أنشبت أظفارها ،، ألفيت كل تميمة لا تنفع

ظاہر ہین یہہ شعر معاویہ کے نہین معلوم ہوتے کیونکہ ہمنی ایک اور شاعر کیطرف جسکا
نام بہول گیا ہون یہہ شعر منسوب پائی ہین اور شاید معاویہ ہی کے ہون الغیب عند اللہ
— اور کتاب مختار الاخبار والاثار مین یہہ شعر معاویہ کیطرف منسوب کئی ہین

أخو الحرب إن عضت به الحرب عضها ،، وإن شمرت يوما به الحرب شمرا
كليث هزبر كان يحمي ذماره ،، رمته المنايا قصدها فتقطرا

میسون

یہہ عورت بہت خوبصورت شکیلہ تہی معاویہ رض کی زوجہ اور یزید کے والدہ
تہی بادیہ بنی کلب مین رہا کرتی تہی وہ بنی بجدل کی ہے وہ اپنی میہکی مین اسواسطے
رہا کرتی تہی کہ معاویہ ابن ابی سفیان یعنی اوسکی خاوند نی ایکروز دیکہا وہ یہہ شعر
پڑہ رہی تہی یہہ شعر اسی عورت کے ہین

للبس عباءة وتقر عيني ،، أحب إلي من لبس الشفوف
وبيت تخفق الأرواح فيه ،، أحب إلي من قصر منيف
وبكر يتبع الأظعان صعب ،، أحب إلي من بغل زفوف

وکلب ینبح الاضیاف دونی ؛ احب الی من ھر الدفوف
وخرق من بنی عمی فقیر ؛ احب الی من علج علیف

یہہ شعر سنکر معاویہ رض نے کہا کہ اے بنت بجدل تجکو میرے پاس رہنا ناگوار گذرتا ہے تو جا اپنے میکے مین رہ چنانچہ وہ یزید کو بہی اپنے ہمراہ لیگئی اوسنے وہین پرورش پائے

یزید ابن معاویہ

یزید لعین مذکور حوارین مین جو مضافات حمص سے ہے چودہوین تاریخ ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری مین اہتیس ۳۸ برس کا ہوکر مرا اوسنے تین برس چہہ مہینے بادشاہت کی یزید کا رنگ گندم گون تہا اور بال کہونگریالی انکہین بڑی بڑی موںہہ پر چیچک کے داغ ڈاڑہی اچہی مگر ہلکے اور لمبی تہے عبدالله ابن حنظلہ کہتا ہے کہ یزید شراب پیتا اور زنا بہی کرتا ہے اور جس کے مان کو رانڈ پاتا اوسکے بیٹے سے اوسکا نکاح کروا دیا کرتا تہا بلکہ باپ کا بیٹے سے بہی نکاح کر دیتا یہہ ایسی باتین کرتا تہا کہ لوگ یہہ کہتے تہے کہ اب اسمان گریگا اور یزید مریگا کیونکہ یہہ باتین زبردستی کرواتا تہا جب وہ مرا اوسنے چند لڑکے اور لڑکیان چہوڑین اوسکے مان کا نام میسون بنت بجدل کلبیہ ہے جس کا حال اوپر گذرا یزید نے اس عورت کے پاس اوسکے میکے مین پرورش پائی اور فصاحت اور شعر بنانا وہین سیکہا

شریف

اس شاعر کا ہمکو حال معلوم نہین ہوا مگر اتنا جانتی ہین کہ یہہ سفاح خلیفہ اول بنی عباسیہ کی وقت مین تہا کیونکہ جب سلیمان بن ہشام پکڑی گئے سفاح مذکور نے اونکو امن دیدی تہی اس شاعر نے حاضر ہوکر یہہ شعر پڑہے

لا یغرنك ماتری من رجال ؛ ان تحت الضلوع داء دویا
فضع السیف وارفع السوط ؛ حتی لا تری علی ظهرها امویا

یہہ شعر سنکر سفاح نے سلیمان کو معہ اور لوگون کے جو بنی امیہ سے تہی قتل کیا

حسان

اس حسان ابن ثابت کی کنیت ابو الولید ہی وہ بہی ایک انصاری انصار مین سے قبیلہ خزرج کا شاعر ہے یہہ شاعر بنام شاعر رسول اللہ مشہور ہی کیونکہ وہ رسول مقبول کی مدح بہت کیا کرتا تہا — ابو عبیدہ کہتا ہی کہ سب عرب کا اس بات پر اجماع ہی کہ اہل مدر مین بڑا شاعر حسان بن ثابت گذرا ہی اور وہ بہت ثقہ بہی تہا اوسی عمر — اور — ابو ہریرہ — اور عائشہ رض نے روایت کی ہی قبل سنہ ۴۰ کی درمیان خلافت حضرت علی رض کے ایکسو بیس برس کا ہوکر فوت ہوا ساٹہہ برس جاہلیت مین گذارے اور ساٹہہ برس مسلانی مین بسر کئے اس شاعر کا ایک دیوان بہی مرتب کیا گیا ہے اوسمین اکثر مدح پیغمبر خدا ص کی ہین کسی جانی اپنی واردات اور واقعات یا کسی اور کے حال کو بہی شاذ و نادر لکہا ہے یہہ شعر اوسکے اوس دیوان سے جو بالفعل میری اوستاد مولوی ملوک العلی صاحب کے کتب خانہ مین موجود ہے دیکہہ کر لکہی ہین — رسول اللہ کے مدح کرتا ہے

وشق له من اسمه کی یجله ؛ فذو العرش محمود وهذا محمد

پہلی صدی کی شاعر

نبیٌّ اتانا بعدَ یاسٍ وفترۃٍ ٭ من الرُسلِ والاوثان فی الارض تُعبَدُ

فامسیٰ سراجاً مستنیراً وھادیاً ٭ یلوحُ کمالاحَ الصَقیلُ المُھنَّدُ

چونکہ وہ دیوان بہت ملتا ہی اکثر ملکون مین بیشک موجود ہوگا اسلئی اور شعر لکھنے کچھ ضرور نہین

الزبیر ابن العوام

کنیت اونکے ابو عبد اللہ قوم سے قریش والدہ اونکی صفیہ بنت عبد المطلب چچی پیغمبر خدا کی سولہ برس کے عمر مین مسلمان ہوئے ہر چند کہ اونکی چچا نی دہوئین کا عذاب اونکو اسلئے دیا کہ اسلام کو چھوڑکر مرتد ہو جائے ہرگز نہ مانا انہوں نے تمام لڑائیان رسول اللہ صلعم کے ہمراہ دیکھین یہہ شخص اول راہ خدا پر تلوار کہینچنے والون مین شمار کئی گئی ہین جنگ اُحد مین بہی ہمراہ پیغمبر خدا صلعم کے وہ مضبوط تہی یہہ صاحب ایک صحابی عشرہ مبشرہ بالجنۃ سی ہین یعنی جن لوگون کے واسطی قطعی جنتی ہونے کا حکم رسول اللہ نے دیا تہا یہہ بہی اونہین ایک ہین ــ حلیہ اونکا یہہ ہے کہ رنگ اونکا سفید قد کے لنبی تپلی گوشت بدن مین کم اور بال اونکے بدن پر بہت تہی اور دونو رخساری سوکہے ہوئے اونکو عمرو بن جرموز مجاشعی نے درمیان مقام سفوان کے جو زمین بصرہ مین ہے درمیان ۳۶ کے شہید کیا جیسا کہ عمرو مذکور کے حال مین بیان ہوا اونکے چونسٹہ برس کے عمر تہی وادی سباع مین مدفون ہوئے بعد ازان بصرہ مین اونکا لاشہ آکر گڑا قبر اونکی اوسی سے مشہور ہے جنگ جمل مین جب جانبین کا لشکر آراستہ ہوا حضرت علی رض پیغمبر خدا کی خچر پر سوار ہوکے لشکر سی باہر آئی اور آپ نے باواز بلند پکار کر فرمایا کہ یا زبیر اُخرُج الیَّ (یعنی امی زبیر میری پاس آؤ) جب حضرت زبیر رض

۵۰ حضرت علی رض کے پاس گئے آپ نی فرمایا کہ تم مجہسے لڑنی کیون آئے ہو حضرت زبیر نی فرمایا کہ حضرت عثمان رض کے خون کا عوض چاہتا ہون حضرت علی رض نے فرمایا کہ مینی تو قتل نہین کیا جو تو مجہسی لڑنے آیا اوسکو الله تعالے نی قتل کیا خدا نے اسنے ہی عمر لکہی تہی مجکو تو خود اونکے قاتلین کے تلاش ہی — پہر فرمایا کہ یا زبیر تمکو وہ بہی یاد ہے کہ مین رسول الله صلعم سے درمیان قوم بنی بیاضہ کی ملا اور وہ اپنی گدہے پر سوار تہی مجکو دیکہہ کر رسول الله ہنسی اور مین بہی اونکو دیکہہ کر ہنسا تہا تو تنے اوسوقت کہا تہا کہ یا رسول الله انین کونسے بات عیب کے ہے جسپر آپ ہنسی حضرت نے ارشاد کیا کہ ای زبیر اسمین کوئی عیب نہین ہی تو اسے محبت کرتا اوسوقت تمنی کہا کہ یا حضرت مین تو علی رض سی محبت کرتا ہون پیغمبر خدا نے فرمایا کہ نہین ای زبیر تو اسّی لڑنے جائیگا اوسوقت تمنی استغفر الله پڑہا ہے — یہہ سنکر حضرت زبیر نے جواب دیا کہ مین یہہ بات بہول گیا تہا اگر مجکو یاد ہوتے تو بیشک مین آپ پر چڑہ کر نہ آتا اب کیونکر جاؤن دونو طرف سی لشکرونکا مقابلہ ہوگیا اگر اب چلا جاؤن تو بڑی ندامت کی بات ہے کیونکہ یہہ عار کبہی نہ دہوئے جائینگے حضرت علی رض نے فرمایا کہ ای زبیر اب تک تو عار ہی ہے مگر بعد عرصہ کے عار اور نار دونو جمع ہو جائینگے اسّی بہتر یہی ہے کہ عار اختیار کر نار سے بچ (نار آگ کو کہتی ہین) مراد اوسّی آتش جہنم — یہہ سنکر حضرت زبیر چل گئے اور یہہ شعر اونہونے بنا کر پڑہا ہے

اَختَرتُ عاراً علی نارٍ مؤجّجةٍ ،، اَنّیٰ یقوم لها خلقٌ من الطّین

نادی علیٌّ بامرٍ لستُ اَجهلهُ ،، عارٌ لعمرك فی الدنیا وفی الدین

فقلتُ حسبك من عذلٍ اباحسنٍ ،، فبعض هذا الذی قد قلت یکفینی

یہہ شعر کہتی ہوئے چلی آئی راہ مین قتل ہونے کا حال عمر بن جرموز کے حال مین کہہ چکا ہون ۵۱

عاتکہ

بیٹی زید بن عمرو بن نفیل کے بہن سعید بن زید کے جورو حضرت زبیر رض کے جب حضرت زبیر رض شہید ہوئے اوسوقت اس عورت نے جو اونکی بیوی تہی یہہ اشعار اونکے مرثیہ مین بنا کر پڑہے ہے

غدر ابن جرموز بفارس بهمه ؛ یوم اللقاء وکان غیر معرد

یا عمرو لو نبهته لوجدته ؛ لا طائشا رعش الجنان ولا الید

یہہ کئی شعر ہین دو ہی اسیجائی کافی ہین

علی ابن ابیطالب کرمہ

امیر المومنین علے ابن ابیطالب کنیت اونکے ابوالحسن — اور — ابوتراب قوم سے قریش — سب سی اول مسلمان ہوئی مگر جب مسلمان ہوئے تہی اوس سن مین اختلاف ہے کہ جب اونکی کیا عمر تہی بعضی پندرہ برس کے — بعضی دس برس کے عمر بیان کرتے ہین — تمام جہاد جو نبے صلعم کی سب مین حاضر رہے مگر غزوہ تبوک مین بسبب بیماری اہلخانہ کے نہ حاضر ہوئی تہے — حلیہ حضرت علی رض کا یہہ ہے — نہایت گندم گون رنگ انکہین بڑی بڑی قد میانہ پیٹ بڑا — بال سر پر بہت ڈارہی چوڑی — سر کے شروع یعنی مقدم دماغ پر بال نہ تہی — سفید سر اور ڈارہی — جس روز کہ حضرت عثمان رض شہید ہوئے وہ جمعہ کا دن اٹھارویں تاریخ ذالحجہ ۳۵ ہجری کے تہی اوسی روز خلیفہ ہوئے — حضرت علی رض کو عبد الرحمن بن ملجم مرادی نے دریمان کوفہ کے جمعہ کے صبح کو سترہوین تاریخ ماہ رمضان سنہ ۴۰ ہجری مین شہید کیا زخمی

ہوئی ستنے تین روز بعد وفات پائی اونکو حضرت امام حسن اور حسین — اور عبداللہ بن جعفر نے غسل دیا اور حضرت امام حسن ع نے نماز جنازہ کے پڑھوائے صبح کو دفن ہوئے — عمر اونکی ترسٹھ ۶۳ یا پینسٹھ ۶۵ — یا ستر — یا اٹھاون ۵۸ برس کے علی حسب الاختلاف تھی بسبب اس کے کہ اکثر کتب اہل اسلام اونکی فضائل لاتعد ولاتحصی سی پر و لبریز ہین صرف حال مختصر جو اور کتابون مین کم ملتا ہے ہینی لکھہ دیا ہے — اونکی اشعار کا ایک دیوان ہے مینی سبہ دیکھا ہی پہر بہی اوستاد مولوی مملوک العلی مدرس اول مدرسہ دہلی کے پاس موجود ہی حضرت علی رض کے اشعار بہت اچہی فصیح اور بلیغ ہین — جب حضرت فاطمہ زہرا رض یعنی اونکے زوجہ کی انتقال پایا حضرت علی رض نے یہہ اشعار اونکی مرثیہ مین فرمائے

لِکُلِّ اجتماعٍ من خلیلین فُرْقَۃٌ ؛؛ وکُلُّ الذی دون الفراق قلیلُ

وانّ افتقادی فاطمًا بعد احمدٍ ؛؛ دلیلٌ علی ان لا یدوم خلیلُ

اور یہہ اشعار حضرت خدیجہ زوجہ نبی ص اور حضرت ابوطالب کے مرثیہ مین فرمائی ہین

اَعینیّ جودًا بارک اللہ فیکما ؛؛ علی ھالکین ما ترٰی لھما مثلا

علی سیّد البطحاء وابن رئیسھا ؛؛ وسیّدۃ النسوان اول من صلّٰی

مُصابھما اَدجیٰ الی الجوّ والھوٰی ؛؛ فبِتُّ اُقاسی منھما الھمّ والثکلی

مُھذّبۃ قد طیّب اللہ خیمھا ؛؛ مُبارکۃ واللہ ساق لھا الفضلا

لقد نصرا فی اللہ دین محمّدٍ ؛؛ علی من بغی فی الدین قد رعیا إلّا

ام مسلم

یہہ ایک عورت ہی اس کا نام مجکو معلوم نہین ہوا اوسکی طرف دو شعر منسوب مینی پائے حال اون شعرو نکا یہہ ہے کہ درمیان جنگ جمل کے وہ حاضر تہی جب

جانبین کا لشکر آراستہ ہوکر مقابلہ ہوا اوسوقت حضرت علی رضؓ نے ایک شخص کو جو اوکے اصحاب مین تہا اور جنکا نام مسلم ہی قران شریف اوسکو دیکر یہہ فرماکر روانہ کیا کہ قران شریف مردمان جانب مخالف کو دکہلاؤ اور تم اپنی ذمہ سے یہہ کہکر بری ہوآو کہ ہماری تمہاری درمیان یہہ قران ہے اسکے اطاعت تم کرو ہمارا کہانہ سنو جو قران مین ہے اوسکے بموجب عمل کرو چنانچہ وہ مسلم گیا اور منادی قران شریف کی کرنے لگا اوسکو ایک تیر کسی نے ایسا مارا کہ دوسار ہوگیا اوسکو حضرت علی رضؓ کے اوٹہا کر لاسئے اوسوقت مسلم کی والدہ یعنی شاعرہ مذکورہ نے یہہ دو شعر کہی

یَارَبِّ اِنَّ مُسْلِمًا اَتَاهُمْ — یَتْلُو کِتَابَ اللهِ لَا یَخْشَاهُمْ
فَخَضَبُوا مِنْ دَمِهٖ لِحَاهُمْ — وَاُمُّهٗ قَائِمَةٌ تَرَاهُمْ

عمار بن یاسر

عمار بن یاسر مولی بنی مخزوم کے اور حلیف اونکے تہی حقیقت حال یہہ ہے کہ یاسر مذکور یعنی والد عمار اپنی دو بہائیون کے ہمراہ ایک کا نام حارث — دوسریکا مالک تہا — جو تہی بہائی کو جو کہو یا گیا تہا مکہ مین ڈہونڈنے آئی تہی — حارث اور مالک تو یمن کو چلے گئے — یاسر مکہ ہی مین رہگئی اوسنے ابو حذیفہ سے راہ محبت سے یہہ حلف کے کہ تمہاری پاس رہا کرونگا اسلئی اوسکی حذیفہ نے جو اوسکے لونڈی کی بیٹی تہی نکاح اونکا کردیا — اسکی پیٹ سے عمار پیدا ہوئی یہہ عمار ہی اون لوگون مین سے ہی جو درمیان مکہ کی عذاب دئی جاتے تہی اسواسطے کہ اسلام سی پہر جائین رسول اللہ حضرت عمار کے اوپر ہاتہہ پہیرتے اور یہہ فرماتی کہ ای آگ ہوجا تو ٹہنڈی اور سلامتی عمار پر جیسی کہ تہی حضرت ابراہیم پر — وہ اول مہاجرین مین سے ہی جنگ بدر مین حاضر ہوا سب واقعات

جنگ دیکھی اور بہت مصیبت اوسنے اوٹھائی — رسول اللہ نے اوسکا نام طیب مطیب رکھا تھا صفین مین ہمراہ حضرت علے رض کے ہوکر خوب لڑا جب بہت زخمی اور گھایل ہوگیا اوسوقت گر پڑا کیونکہ ترانویں برس کے اوسکی عمر تھی گرتی ہی پانی مانگا ایک شخصنے کوزہ دودہ کا بھرا ہوا اوسکو دیا دودہ پیا اور یہہ کہا کہ اب مین بیشک مرونگا کیونکہ رسول اللہ صلعم نے یہہ فرمایا تھا کہ ای عمار آخر وقت رزق تیرا اینا ہین جب تو دنیا سی اوٹھایا جاویگا دودہ ہی تجکو یعنی دودہ پلاوینگے درمیان ۳۷ھ ہجری کے شہید ہوا وہ شام کی وقت مقتول ہوا تھا قبر اوسکی درمیان صفین کے ہی اوسکے جنازہ کے نماز حضرت علی رض نے پڑہوائی اور غسل نہین دیا اونہین کپڑون مین جو پہنی ہوئی تہا بلا غسل دفن کیا یہہ اشعار اوسکے طرف منسوب ہین مورخ بیان کرتے ہین کہ حضرت عایشہ صدیقہ رض جب طالب خون حضرت عثمان رض کی ہوکر حضرت علی رض سے مقابلہ کو گئے تہین اوسوقت عمار بن یاسر نے یہہ شعر حضرت عایشہ کو مخاطب کرکے بناکر سنائی اور پڑہی وہ یہہ ہین

فمنكِ البكاء ومنكِ العويل ؞ ومنكِ الرياح ومنكِ المطر

وانتِ امرتِ بقتل الامام ؞ وقاتلہ عندنا من امر

یہہ شعر جب سنے عمار بن یاسر پر تیر برسانی شروع کئے اسلئی اونہوں اپنا گھوڑا وہان سے دوڑا کر حضرت علی رض کے پاس چلدنے آپہنچی یہہ بیان تاریخ مسعودی مین ہے مگر مجکو یہہ خوب یاد ہی کہ ابن قتیبہ نی یہہ شعر عبید کے طرف منسوب کئی ہین اور وہ شعر بھی اوسنی اسطور پر لکھی ہین

منكِ البداءة ومنكِ الغِيَر ؞ ومنكِ الرياح ومنكِ المطر

وانتِ امرتِ بقتل الامام ؞ وقلتِ لنا انہ قد فجر

فبنا اطعناك فی قتله ؛ و قاتله عندنا من امر

امراة من عبد القیس

مسعودی کہتا ہے کہ ایک عورت عبد القیس کے قبیلہ کی جسکا نام معلوم نہین درمیان جنگ جمل کے مردون کو دیکھتی ہوئے پہر رہی تہی ناگاہ اوسکے دو بیٹی اور خاوند جب مری ہوئی اوسکو دکہلائی دئی یہہ شعر اوسنی بنائی اور سب کو رو کر سنائی

شهدت الحروب فشیبتنی ؛ ولم ار یوما کیوم الجمل
اضر علی مومن فتنة ؛ واقتله لشجاع بطل
فلیت الظعینة فی بیتها ؛ ولیتك عسكر لم یرتحل

حابس

یہہ حابس بیٹا سعد طائی کا علم بردار معاویہ کا ہی جو جنگ صفین مین حضرت علی رض سی لڑنے آیا تہا معاویہ اور علی کے درمیان جب صلح ہوئی حابس مذکور نی یہہ شعر کہا

اما دون المنایا غیر سبع ؛ بقین من المحرم او ثمان

اشعث

یہہ اشعث بیٹا قیس کا پوتا معدی کرب کا کنیت اوسکے ابو محمد کندی ہی کندیونکے طرف سی پیغمبر خدا کے پاس ایلچی ہوکر آیا تہا واقع مین اونکا سردار تہا درمیان سنہ ہجری کے وہ طبقہ جاہلیت مین کندیونکا سردار تہا سب لوگ اوسکے اطاعت اور فرمانبرداری کرتے تہی وہ بہی صورت کا وجیہ سردارون کی سے شکل رکہتا تہا اول مسلمان ہوا — پہیر مرتد ہو گیا جب پیغمبر خدا نے وفات پائی اور حضرت ابوبکر صدیق رض خلیفہ ہوئے پہر مسلمان ہوگیا اور کوفہ مین جاکر رہا سنہ ہجری مین فوت ہوا وہ شعر بہی کہتا تہا اوس کی جنازہ کے نماز امام حسن علیہ السلام نی

۵۶ پہری — جب معاویہ نے دریا رفرات پر اپنی آدمیونکے پہرے لگادی کہ حضرت علی رض کو دریا رفرات کا پانی نہ لینی دو اور کوئی اونکے ساتھہ نہ پہنچی پاوی اشعث مذکور حضرت علی رض کے سامنی آیا آپ نی فرمایا کہ ای اشعث چار ہزار سوار اپنی ساتھہ لیکر دریا رفرات پر جاؤ اور پانی لوگون کے واسطی لاؤ اگر اہل شام نہ لینے دین وہین مرنا اور مارنا چنانچہ وہ رخصت ہوا چار ہزار سوار لیکر چلا اور یہہ شعر اپنا پڑہتا جاتا تہا

لاوردن خیل الفراتا ٭ شعث النواصی یقال ماتا

نابغہ ذبیانی

یہہ ایک شاعر شعراء جاہلیت سے ہی مجکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ عمرو بن جذیمہ بادشاہ حیرت کی وقتمین موجود تہا جسکا حال اوپر ذکر کیا یعنی وہ لڑکا جو رقاش سی ولدالزنا پیدا ہوا اور تخت پر بعد جذیمہ کے بیٹہا اس شعر سی بہی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی جو اوسنی کہا ہے

علیّ لعمرو نعمة بعد نعمة ٭ لوالده لیست بذات عقارب

عبد اللہ

یہہ عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رض قوم سے قریش اپنی باپ کی ہمراہ مکہ مین مسلمان ہوا اون ایام مین وہ صغیر سن تہا — جنگ بدر کی لڑائی اوسنی نہین دیکہی پہلی لڑائی جو اسکے مشاہدہ مین آئی وہ خندق کی لڑائی تہی — بعض یہہ کہتی ہین کہ جنگ بدر کی وقت یہہ چونکہ صغیر سن تہی اسواسطی نہین حاضر ہوئی اور جنگ احد مین پیغمبر خدا نے اپ انکو اجازت دیدی تہی اسلئی نہین گئی — بعضی یہہ کہتی ہین کہ گئی تہی مگر چونکہ عمر اونکی چودہ برس کی تہی اسواسطی اونکو رسول اللہ نے لوٹا دیا تہا بعد جنگ خندق کے سب مشاہدہ اونہون نی کیا وہ نیک بخت پارسا اور عالم وزاہد تہا بہت احتیاط والا برس کی فراغ مین رہا کرتے تہی — اسکی قول سے موید قول جابر بن

عبد اللہ کا ہی وہ کہتا ہی کہ کوئی ایسا شخص نہین جسکے طرف دنیا مایل ہوسنے اور وہ
اوسکیطرف نہ رجوع ہوا ہو سوا ای حضرت عمر و اور اونکی بیٹی عبد اللہ کے ۔ اور
میمونہ بن مہران یہہ کہتا ہی کہ کوئی پارسا اور پرہیزگار زیادہ ابن عمر رض سی مینی
نہین دیکہا ۔ اور بڑا عالم ابن عباس سی زیادہ کوئی دیکہنی مین نہین آیا ۔
اور نافع یہہ بیان کرتا ہی کہ جب ابن عمر نے وفات پائی ایکہزار آدمی سی زیادہ اوسنے
آزاد کئی تہی ۔ قبل وحی کے نازل ہونے کی ایک برس اول اونکے پیدائش ہوئے
اور ۷۳ھ ہجری مین بعد قتل ہونے ابن الزبیر کے تین ۳ مہینی بعد یا بموجب قول بعض
کی چھہ ۶ مہینی بعد وفات پائی بر وقت وفات کے یہہ وصیت کی تہی کہ درمیان حل
کی مجکو دفن کرنا مگر بسبب زور شور حجاج کے وہان کسیکا مقدور گاڑنی کا نہوا اسلئے
ذی طوی یعنی درمیان مقبرہ مہاجرین کی دفن کئی گئی عمر اونکے چوراسی ۸۴ برس کے
یا چھیاسی ۸۶ کے حسب اختلاف ہوئے اوسی بہت لوگون نے روایت کی ہے جنگ
صفین مین معاویہ کی طرف تہی چار ہزار سوار لیکر جب وہ حضرت علی کی مقابلہ
پر آئی یہہ شعر کہہ کر سنائی ؎

انا عبد اللہ سمانی عمر | خیر قریش مضر و من غبر
حی لنے اللہ و الشیخ الاغر | فلا ابطأت فی نصر عثمان مضر
والربعیون فلا اسقطوا المطر

حضرت علی رض نے پکار کر کہا کہ ای ابن عمر تو مجسی لڑنے کیون آیا اوسنی جواب
مین کہا کہ حضرت عثمان رض کی خونکا قصاص چاہتا ہون علی رض نے کہا کہ
اگر تیرا باپ زندہ ہوتا تو قسم ہی خدا کی وہ ہرگز مجسی مقابلہ نہ کرتا ۔ خیر اگر
تجکو خون عثمان کے خواہش ہے تو مین بہی ہرمزان کا قصاص تجسی چاہتا ہون

(ہزاران کو اوسنی مار ڈالا تہا اور اسی سبب سی وہ معاویہ سی جا ملا تہا) یہہ کہکر حضرت علی رضنی اشتر کو اوس کے مقابلہ کو بہیجا اوسوقت مقابلہ کرنا مناسب نہ جانکر عبد الله مذکور نے انکار کیا اور نہ لڑا

ابو عزة الجمحی

یہہ شخص سخت کافر تہا پیغمبر خدا صنی اوسکو درمیان جنگ احد کے قتل کیا نام اس کا عمر بن عبد الله ہے حال یہہ ہی کہ یہہ شاعر ایسی شعر کہا کرتا تہا کہ کافر مسلمانون سی لڑنی کو طیار ہو جاتی ہتے چنانچہ وہ اپنی شعرونمین لوگون کو جنگ کی حرص اور ترغیب دلوایا کرتا تہا پیغمبر خدا صنی بروز جنگ بدر اوسکو امن دیدی تہی مگر پہر وہ باز نہ آیا چنانچہ مکہ مین جا کر کہنی لگا کہ مینی محمد کو مسخرا اور تابع اپنا کرلیا جب جنگ احد مین وہ اپنے شعر پڑہکر لوگون کو مسلمانونسی لڑنی کے لئی برانگیختہ کرنے آیا حضرت نی اوسکو پکڑکر مروا ڈالا

حجاج بن عزیتہ الانصاری

یہہ شخص ہمراہ حضرت علی رض کے جنگ صفین مین تہا جب عمار بن یاسر مقتول ہوئی حجاج مذکور نی یہہ شعر اوسی میدان صفین مین بناکر پڑہی

قال النبی له تقتلک شرذمة   سیطت لحومهم بالبغی فجار م

پہلی صدی کی شاعر

فالیوم یعلم اهل الشام انهم   اصحاب تلك وفیها العاهد والنا وه

ہر چند کہ اسکے حال کی ہمنی بہت تلاش کی مگر شاعر مذکور کا حال کہین نہ پایا بجز اوسکی ان شعرون کے

مرقال

اوسکو اعور لاتکن بہی کہتی ہین یہہ شاعر بہی جنگ صفین مین مارا گیا وہ یہہ شعر اوس میدان مین پڑہتا جاتا تہا اور بہت چالاکی سی لڑتا تہا اوسکو ہاشم بن عتبہ نی قتل کیا وہ بہی معاویہ علی رض سی تہا اوسکی یہہ شعر مین جو وہ اوسوقت پڑہتا تہا

قد اکثر القول وما اقلا   اعور یبغی اهله محلا

قد عالج الحیوة حتی ملا   لابد ان یفل او یفلا

اشلهم بذی الکعوب شلا

جب مرقال درمیان ۳۷ ہجری کے صفر کی مہنی دار فانی سی سفر کر گیا حضرت علی رض نی اوسکا لاشہ دیکہہ کر بہت رحم کیا اوسکے واسطے دعا کی اور ایک شعر بہی کہا ہے وہ یہہ ہی

اشتر نخعی

جنگ صفین مین جب حضرت علی رض نے پانسو آدمی اپنی ہاتہہ سے قتل کئی اور لڑائی موقوف ہوگئی اور غبار جنگ کا برہم ہوگیا اور لیلۃ الہریر کے جنگ ہو چکے اوس وقت مسلمانون کے ایسی حالت اضطرار تہی کہ نماز کا وقت بہی کسیکو یاد نہ تہا کہ یہہ کونسا وقت ہی اوسوقت اشتر نخعی مذکور نی یہہ شعر پڑہہ کر گائی

نحن قتلنا حوشبا الماغلا قدا علما   وذا الکلاع قبله ومعبدا اذ قدما

۲۰ ان تقتلوا منا ابا الیقظان شیخاً مسلماً   فقد قتلنا منکم سبعین ولساً مجرما

اضحوا بصفین وقد لاقوا نکالاً مؤلما

بنت الحجر

بن عدی کندی مصری پیدا الیش اوسکے مصر کے گروہ عورت کوفہ مین جارہی تہی
بعد ازان عدی مذکور یعنی اوسکا باپ جب جزیرہ مین جابسا وہ بہی وہان جارہی
اوسیجائی مری اوس سی بہی روایت کی ہی چنانچہ قیس ابن ابی حاتم اور عمیرہ اوسسے
روایت کرتی ہین اس شاعرہ کا باپ یعنی عدی مذکور نہایت محبت حضرت علی رض
سی کرتا تہا چنانچہ یہی سبب اوسکے دشمنی کا درمیان معاویہ اور اوس عدی
کی تہا جب زیاد نی ہمراہ نو آدمیونکے جو اوسکے یار تہی اوسکو پکڑکر معاویہ کے
پاس بہیدیا تو ابہی کوفہ سے چندمیل گیا تہا کہ اس لڑکی نے یہہ شعر بنا کر پڑہے

ترفع ایها القمر المنیر :   لعلک ان تری حجرا یسیر
یسیر الی معاویة ابن حرب :   لیقتله کذا زعم الامیر
ویصلبه علی بابی دمشق :   وتاکل من محاسنه النسور
تجبرت الجبابر بعد حجر :   وطاب لها الخورنق والسدیر
الا یا حجر حجر بنی عدی :   تلقتك السلامة والسرور
اخاف علیک ما اردی عدیا :   وشیخاً فی دمشق له زئیر
الا یا لیت حجرا مات موتا :   ولم ینحر کما نُحر البعیر
فان یهلك فکل عمید قوم :   الی هُلكٍ من الدنیا یصیر

جب دمشق کے پاس پہنچا معاویہ نے ایک شخص کانے کو اونکی پاس بہیجا حجر نے
کہا کہ شگون سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ نصف ہماری ساتہہ کے ماری جائین

اور نصف بچ رہین کیونکہ کانا آدمی سامنی سے آیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اوس یک چشم
نی اوسی آکر کہا کہ ای گمراہ اور کافر تو علی رض سی محبت رکہتا ہی تم سب علی رض
پر لعنت کہو اور اوسی پہر جاؤ نہین تو فوراً مار ڈالونگا پانچ شخص پہر گئی اونہونی
فوراً حضرت علی رض پر لعنت کرکے توبہ کی اور معاویہ کی ہمراہ ہوگئی اور عدی
مذکور معہ پانچ آدمیون کے مستقل رہا کہتی ہین کہ جب عدی کے ساتہہ چار شخص قتل
ہوچکے اور نوبت عدی کی قتل کی آئی اوسنی کہا کہ مجکو اگر مہلت دو تو مین دو رکعت
نماز کی پہڑلون چنانچہ منظور ہوا اوسنی بہت طول کے ساتہہ اور بہڑی دیر مین وہ
دو رکعت پہڑین اوسی پوچہا گیا کہ تو مرنی سے ڈر گیا اسلئی تونی اپنی زندگی
کا دم دم واپسین سمجہہ کر یہہ خیال کرکے کہ جتنی دیر دنیا مین زندگی سی کٹ سکے کاٹئے
اسلئی تونے نماز مین دیر کی اور بہت بڑی دیر مین دو رکعت نماز کی پہڑین اوسنی
کہا کہ نہین جب کبہی مین نے وضو کی ہی تحیۃ الوضو کے دو رکعت پہڑی ہین اور کوئی
نماز جلد آج کے روز سی پہلی نہین پہڑی ہے کیونکہ محبت علی رض مین آج سر اوڑتا ہے
اس خوشی مین مینے بہت جلد پہڑی ہین اسکا ئی خیال کرنا چاہئے اوس کے
عبادت اور پارسائی اور محبت اہل بیت کا آخر کار اوسکو اوندہا ڈالکے
مثل بکری کے گلا ذبح کیا تاکہ رنج و الم سی جان نکلے اپنی محبت کا ثمرہ پاوی
یہہ عدی سنہ ہجری مین مقتول ہوا - اوس کے بیٹی شاعرہ مذکورہ نی بہت
الم و اندوہ کیا وہ پہلی ہی جانتی تہی کہ وہ مارا جاوی گا اوس کے مرنی کا مرثیہ
بہی اوسنی لکہا ہی بنت الحجر مذکورہ بہت نیک بخت عورت تہی

عبد اللہ

بن الزبیر الاسدی القرشی کنیت اونکے ابو بکر - بعضی ابو خبیب بہی کہتی ہین

۶۴ — والدہ اوسکی اسماء بنت ابی بکر صدیق رض — اور باپ اونکی زبیر رض
— اور دادی اونکے بیوی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی جوکہ رسول اللہ کے چچی پھپہ یعنی پھپا ہیٹین
یہہ عورت مسلمان تہی اوسنے بہی ہجرت کی تہی اور چچی اونکی خدیجہ بنت خویلد ام المو
یعنی پیغمبر خدا کی بیوی — اور خالہ اونکے عایشہ ام المومنین یہہ اول بچہ ہے جو
مہاجرین مین بعد ہجرت کی پیدا ہوا اوسکے پیدا ہونی سے مسلمان بہت خوش
ہوئی تہی کیونکہ یہودیون نے یہہ اوڑا رکہا تہا کہ مہاجرین پر ہمنی سحر کر دیا ہے
اب انکی نسل نہ بہڑنی پاویگی اونکو اللہ تعالے نی جہوٹا کرنیکے واسطی عبد اللہ
بن الزبیر کو پیدا کیا رسول اللہ نے پہلی ہے پہل اوس لڑکی کو گود مین لیکر کہجور
چہبا کر اپنی جہوٹی اوس بچہ کی مونہہ مین دی اول ہی اول اوسکے پیٹ مین وہ
کہجور چہی ہوئے جہوٹے پیغمبر خدا کی گئی — رسول اللہ نے نام اوس کا عبد اللہ
اور کنیت ابوبکر اونکے نانا کی رکہی یہہ بیان عبد اللہ نی کیا ہے بعد ہجرت کی بیس مہینی
بعد یا بموجب قول بعضے کی سن اول مین پیدا ہوئے یہہ شخص بہت روزہ دار
اور بڑا نمازی اور پرہیزگار تہا — مان باپ بہن بہائی سی نہایت محبت رکہتا
تہا اور بڑا ہی شجاع آدمی تہا کہتی ہین کہ اوسکے عبادت تین قسم تہی ایک رات
نماز پڑہتے ساری رات کہڑی رہتی صبح تک — دوسری رات کو رکوع مین
صبح تک گذارتے — تیسری رات سجدہ مین صبح تک پڑی رہتی اسطرح
اونہونے اپنی زمانہ کے تقسیم کر رکہے تہی — اور اونہون ہی نے ہمراہ
عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کے افریقیہ کے مہم پر بیس ہزار آدمی کی ہمراہ
جاکر ایک لاکہہ کفار سے جہاد کرکے افریقیہ کے بادشاہ کو قتل کرکے فتح پائی
— اور جب یزید ابن معاویہ درمیان نصف ماہ ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری

پہلی صدی ...

کی فوت ہوا اسی عبد اللہ ابن الزبیر کے بیعت خلافت کی گئی چنانچہ اہل حجاز — اور یمن اور عراق — اور خراسان کے باشندون نے اوسکی اطاعت منظور کی یہانتک کہ حجاج ابن یوسف نے درمیان مکہ کے اول شب ذی الحجہ ۷۲ھ مین اونکا محاصرہ کیا آخر کار مشکل کے روز ساتوین جمادالاول کو ۷۳ھ ہجری مین اونکو قتل کیا عبد اللہ ابن الزبیر مذکور کے اشعار بہت نقل کئے گئے ہین ازانجملہ یہہ تین شعر اونہون نے اوسوقت کہی تہی جب عمرو بن العاص بن وائل بن سہم ۴۳ھ ہجری مین درمیان مصر کی نوّے برس کا ہوکر مرا

الا تلک ان الدہر اخنت صروفہ	علی عمرو السہمی تجبی لہ مصر
فلم یغن عنہ حزمہ واحتیالہ	ولا جمعہ لما اتی لہ الدہر
تعاسی مقیما بالعراء وضللت	مکایدہ عنہ واموالہ الدثر

بنت عقیل

یہہ عورت بنی عقیل کے ہے حال اوسکا پردہ اختفا مین رہا جب حضرت امام حسین درمیان کربلا کے شہید ہوئے ابن زیاد نے اونکا سر یزید کی پاس بہیجا اور عورتین اور بچے گرفتار اہلبیت کی جو حیران و پریشان قتل سادات سے وہان کہڑی تہی جب وہ سر آیا اون عورتون مین سے اس عورت نے نکلکر یہہ شعر بناکر پڑہی

ماذا تقولون ان قال النبی لکم	ماذا فعلتم وانتم آخر الامم
بعترتی وباہلی بعد مفتقدی	نصف اساری ونصف ضرجوا بدم
ما کان ہذا جزائی ان نصحت لکم	ان تخلفونی بشر فی ذوی رحمی

سنان ابن انس النخعی

یہہ شخص قاتل امام حسین علیہ السلام کا ہے جبکہ اوسنے امام حسین علیہ السلام

کا سر کاٹ کر ابن زیاد کی پاس لا حاضر کیا طالب انعام ہوکر اوسنے یہہ شعر پڑھے

املأ رکابی فضۃ و ذھبا ؛ قد قتلت الملک المحجبا
و من صلی القبلتین فی الصبا قتلت خیر الناس اما و ابا
و خیرھم اذ ینسبون نسبا فی ارض بجنۃ و حرما و بنی با

جب ابن زیاد نی یہہ شعر سنی اوسکو کہا کہ حرامزادہ اگر تو امام حسین علیہ السلام کو شریف اور بادشاہ بڑی نسب والا جانتا تہا جیسا کہ تو اپنی اشعار مین بیان کرتا تو تو نی کسو اسطے انکو شہید کیا اگر تو یہہ اشعار نہ کہتا تو تجکو بیشک انعام ملتا آب کچہہ نہ پاویگا بلکہ جان بہی بچانی تجکو مشکل ہوگی یہہ کہکر ایک خادم کو حکم کیا کہ اسکا بہی سر کاٹ ڈال فوراً وہ بہی مارا گیا بعضی یہہ بیان کرتے ہین کہ اوسکے ہمراہ تیئیس ۲۳ مرد اوسکے رشتہ دار تہی اونکو بہی ابن زیاد نے اوسکے ہمراہ مروا ڈالا

حسین ابن علی

حسین ابن علی بن ابیطالب رض کنیت اونکی ابو عبد اللہ نواسی جناب رسول اللہ کی سردار جوانان اہل جنت کی پانچوین تاریخ شعبان ؁ ہجری مین حضرت فاطمہ رض سے پیدا ہوئی کہتی ہین کہ حضرت فاطمہ رض جب امام حسن ؑ کو جن چکین اوس سی پچاس دن بعد حضرت امام حسین پیٹ مین پڑی — اور جمعہ کی روز بروز عاشورا ؁ ہجرے مین درمیان کربلا کے جو کہ ایک زمین عراق مین درمیان کوفہ اور حلہ کے ہی مقتول ہوئے اونکو سنان ابن انس نخعی نی قتل کیا — بعضی یہہ بیان کرتے ہین کہ شمر بن ذی الجوشن نی اونکو شہید کیا تہا بہرکیف جب حضرت امام حسین رض کا دشمنون سے مقابلہ ہوا اپکے ہاتہہ مین تلوار تہی اور یہہ رجز موہنہ سے فرماتے تہی

پہلی صدی کی شاعر

انا ابن علی الخیر من ال ہاشم   کفانی بہذا مفخرا حین افخر   ۴۵

وجدی رسول اللہ اکرم من مشی   ونحن سراج اللہ فی الناس یزہر

وفاطمۃ امی سلالۃ احمد   وعمی یدعی ذوالجناحین جعفر

وفینا کتاب اللہ انزل صادقا   وفینا الہدی والوحی بالخیر یذکر

ترجمہ منظوم

علی ہے افضل اولاد ہاشم   پسر اوسکا ہون یعنی جان ہی عالم

کفایت فخر یہہ کرتا ہے مجکو   کہ جد میرا ہے افضل سب سے یارو

چراغ حق ہین خلق اللہ مین ہم   ہمارا جعفر طیار ہے عم

مری ما فاطمہ ہے جان احمد   سرا پا اوسمین ظاہر شان احمد

سنو قران ہوا ہی ہم مین نازل   ہدایت وحی سب ہی ہم مین حاصل

اور حال حضرت امام حسین کا کتب اہل اسلام کیا شیعہ اور کیا سنیہ سب مین اونکے فضایل اور بیانات سے اسقدر بھری ہوئی ہین بسبب طوالت کے درگذر کیجاتی ہے — واضح ہو کہ طبیعت انصاف پسند کو بیشک واضح ہو جاوےگا اس کتاب مین بعض مشہور اور شہرہ افاق آدمیونکا حال بطور تذکرہ جو ضرور جانا تہی وہ لکہا ہے کیونکہ اونکا حال ہر جائی سے آدمی نکال سکتا ہی الا حسب ضرورت تہوڑا سا مگر وہ بہی خلاصہ ساری حال کا لکہہ دیا ہے اور جنکو شہرت حاصل نہین ہوئی ہے اوسکے حال کے تلاش مین بندہ نے بہت سعی کرکے بالاستیعاب لکہا ہے تاکہ یہہ کتاب فایدہ بخش طیار ہو

مروان ابن الحکم

یہہ چوتہا خلیفہ خلفاء بنی امیہ مین کا ہی خبرین اسکے بہت ہین کتب تواریخ

۹۹ مین موجود ہین خلاصہ اونکا یہہ ہے کہ مروان ابن الحکم جب مدعی خلافت ہوا سب
بنی امیہ اوس کے تابع ہوگئے اور ملک شام مین دو تفریق لوگون کے اوسوقت
مین ہوگئے تہی — ایک فرقہ یانیہ کہلاتا تہا یہہ فرقہ مروان کے تابعداری مین
بدل وجان مضبوط تہا — ایک فرقہ قیسیہ تہا اونکا سردار ضحاک بن قیس
تہا وہ عبد اللہ ابن زبیر کے تابع تہی جسکا حال اوپر بیان ہوا — حاصل یہہ ہے
کہ جب مروان دمشق مین داخل ہوا معاویہ کے گہر مین اترا روبہار شہر واسطے
ملاقات کی آئی اوسنے اوس ہنگامہ مین اوسیوقت خالد بن یزید بن معاویہ کے
والدہ سی بسبب ایک مصلحت کے جو تاریخ دان جانتی ہین اور خوف خالد کے
نکاح اپنا کیا — اوسی عورت سنے مروان کا گلا گہوٹ کر مار ڈالا تہا اوسکا
حال یہہ ہے کہ وہ حسب عادت اوس کے پلنگ پر سونے گیا وہ اوس سے نہایت
رنجیدہ تہی تیسرے تاریخ رمضان شریف ۶۵ ہجری کو عین حالت مباشرت
مین اوس عورت نے مروان مذکور کا گلا گہوٹ ڈالا فوراً دم نکل گیا جب
وہ مرچکا جان تن مین نرہی اوسوقت غل مچاکر رونے لگی کہ خلیفہ فوت ہوئے
مروان کے عمر تریسٹھہ ۶۳ برس کے ہوئی نومہینے اٹہہ روز اوسنے یزید کی
تخت پر چین اوڑا ائے — وہ شاعر بہی تہا چنانچہ جب ضحاک ابن قیس فرقہ
قیسیہ کا سردار معہ اکثر مسلمانون کے مارا گیا مروان مذکور نے یہہ شعر کہے

لما رایت الناس صار واحزبا ؛ والمال لا یوخذ الا غصبا
دعوت غسان لهم فاکلبا والسکسکین رجالا غلبا
والقینی تمشی فی الحدید تنکبا وبالاعوجیات یثبن وثبا

یقحمن مروان و دیبا صدلبا

اسی مروان نے حضرت طلحہ رض کو یوم جمل مین شہید کیا تہا

عبد الله ابن احمر

یہہ ایک شیعہ ہے شیعان علی رض سے جب اوسنی حضرت امام حسین رض کے شہید ہونے کی خبر سنی سب کو فیون کو جان دینی پر برانگیختہ کیا اوسکے اشعار اس باب مین بہت ہین ایک قصیدہ بڑا اوسنے کہا ہی یہہ دو شعر بہی اوسیکے ہین

صحوت وقد یصحوا الصباء الغی انیا
وقلت لاصحابی اجیبوا المنادیا
وقولوا له اذ قام یدعوا الی الہدی
وقبل الدعا لبیک لبیک داعیا

ان لوگون کو حضرت امام حسین اپنی ہمراہ بلاتی تہی اوسوقت ساتہہ نہ گئے بعد شہید ہونی کے قاتل امام حسین کی تلاش مین گئی لڑی مری مگر وہ بات حاصل نہ ہوئی جو ہمراہ ہوتے

عبد الملک بن مروان

یہہ خلیفہ بعد وفات مروان کے تخت ارا سلطنت ہوا تیرہ برس تین مہینی تیئس روز خلافت کرکے ماہ شوال ۸۶ھ مین دار آخرت کو کوچ کرگیا — بعد قتل ہونے عبد الله ابن الزبیر کے اوسکی بیعت کی تجدید ہوئی تہی — کہتی ہین کہ عبد الملک کے موہنہ مین سے بہت بدبو آیا کرتی تہی اسیواسطی اسکو ابو الذبان بہی کہتی ہین اور چونکہ وہ بخیل بہی پرلے سرے کا تہا اسواسطے اسکو رشح الحجر بہی کہتی ہین مگر ہوشیار وچست وچالاک عاقل اور فقیہہ ودیندار تہا جب خلافت اوسکو ملے دین داری بہول کر دنیا داری مین مبتلا ہو گیا اور وہ شاعر بہی

فصیح تہا — حجاج ابن یوسف ثقفی کو اوسنے مکہ پر عامل اپنا مقرر کرکے بہیجا تہا جسنی ہزارون کا بہیجا نکالدیا — جب حجاج مذکورنے بہت لوگون کو مارا ڈالا اور مال کی صرف خرچ کردیا عبد الملک مذکور کو خبر ہوئے اوسنی یہہ نامہ مع ان اشعار کے جو اوسکے نیچے لکہے ہوئی ہین بنام حجاج بن یوسف کی لکہا — اما بعد امیر المومنین کو مخبرون سنے یہہ خبردی تو خونریزی بہت کرتا ہی اور مال کی صرف لٹاتا ہی مجکو اندونون امرون مین سے کسی ایک کی سبب برداشت نہین مینی تجکو بجز اس کے کہ خونے کو قصاص مین قتل کرے درمیان خون عمد کے اور مال لوگون سے جنکی ہون اونکو دی اور خرچ موقع سر اپنی رای سی کری کب زیادہ سے کرنیکا حکم دیا ہے کیونکہ بادشاہ واقع مین خدا کی طرف سی خلق اللہ کے لئے امین ہوتا ہے اوسکے نزدیک جیسا کہ مستحق کو اوسکا حق نہ دینا برا ہے ایسا ہی بیموقع بہی خرچ کرنا روا نہین — جب تو کسی قوم پر فتح پاوی قیدی اور اپنی مطیع ہونے والی کو قتل نکر — اس نثر کے بعد یہہ شعر اپنی تصنیف کی تو کر لکہے

اذا انت لم تترك امورا كرهتها	وتطلب رضائي بالذي انت طالبه
وتخشى الذي يخشاه مثلك هاربا	الى الله منه ضيع الدر حالبه
وان تر مني غفلة امويه	فهذا وهذا كل ذا انا صاحبه
فلا تعدني والحوادث جمة	فانك مجزي بما انت كاسبه
فلا تعد ما ياتيك مني وان تعد	يقوم بها يوما عليك نوادبه
فان تر مني غفلة قرشية	فيا ربما قد غص بالماء شاربه

مسعودی بیان کرتا ہے کہ یہہ شعر بہی اپنی شعرون عبد الملک کی سے انتخاب کئی ہین جب حجاج مذکورنے وہ نامہ مع ان اشعار کے پڑہا اوسکا جواب اوسنے

لکہا وہ جواب حجاج کے بیان مین ذکر کرتا ہون انشاء اللہ تعالی

حجاج ابن یوسف

حجاج بیٹا یوسف ثقفی کا حاکم عراق عرب اور عراق عجم اور خراسان کا درمیان ۹۵ہجری کے پیٹ مین کیڑی پڑکر شہر واسط مین مرا اوسکی عمر چونٹ برس کے ہوئے بیس برس تک عراق کے حکومت کی حلیہ اوسکا یہہ ہے انگہین اوس کے چھوٹی چھوٹی تہین اور نرم آواز باریک دہن تہا شعر فصاحت سے کہتا تہا قاتل وخون ریز وظالم بی رحم مثل قصائی کے تہا خلق اللہ کے درمیان اوسکو بہیڑئی سی تشبیہ اور خلق کو بکریون سے تمثیل دینی چاہئے — ایک لاکہہ بیس ہزار آدمی نیک وپارسا وغیرہ اوسنے اپنی ہاتہہ سی قتل کئے خونریز چونکہ بہت تہا اسلیئے خونریزون سے خوش ہوتا تہا جو عامل اوسکی طرف سی کم خون کرتا موقوف ہوتا — ابن قتیبہ اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ حجاج مذکور آدمیون کو بدون ثبوت جرم کے بہی قتل کرڈالا کرتا تہا — اسیلئے فقہاء نے اوسپر کفر کا فتوی دیا ہے — اس شخص کو عبدالملک ابن مروان نے عراقین اور حجاز پر اپنے طرف سی متولی کرکے حضرت عبداللہ ابن زبیر سے لڑنے کی واسطے لشکر ہمراہ کرکے روانہ کیا تہا جب حجاج مذکور درمیان ماہ جماد الاول ۷۲ہجری کی مکہ پر چڑہ کر آیا طایف مین اوترا — اور ابن الزبیر سے لڑائی ہوئی اونہے شکست کہا کر مکہ مین اپنے تئین محصور کیا حجاج نے کعبہ پر توپین لگا کر گولی مارنی شروع کئے بہر کیف یہہ سال تمام ہوچکا اور وہ محاصرہ کئی رافع نہوئے جب ۷۳ہجری شروع ہوا ابن الزبیر نے محصور رہنا مناسب نہ جانکر اپنی والدہ اسماء بنت ابی بکر سے صلاح لی اوسکے والدہ نی کہا کہ بیٹا جوانمرد ہو کر نا

۶۰ اور لڑنا بہر صورت بہتر ہے چنانچہ اونہوں نے لڑائی کی اس لڑائی مین درمیان ۷۳ھ
ہجری کی ابن الزبیر رضہ مقتول ہوئے — حجاج نے درمیان ۷۴ھ ہجری کے کعبۃ اللہ
کو ڈہا کر حجر الاسود اوس کے بنا مین سے لگا کر نئی سرے سی اوسی ہیئت پر کہ جسطرح
رسول اللہ صلعم کے سامنی تہا طیار کیا — اسی حجاج نے شہر واسط بسایا ہے
— اور سعید بن جبیر رضہ کو جو کہ بڑی زاہد اور عابد اور عالم بی بدل جنکی حقمین
امام مالک رح نی یہہ فرمایا ہے کہ تمام روئی زمین پر دنیا مین کوئی عالم مثل سعید
ابن جبیر رضہ کے نہ تہا اسی حجاج ظالم نے قتل کیا — کہتی ہین کہ سعید بن جبیر رضہ
جب پکڑی گئے اور حجاج کے سامنی آئے اوسنے پوچہا کہ تیرا نام کیا ہی —
سعید مذکور نے فرمایا کہ مجکو سعید کہتی ہین حجاج نے کہا کہ نہین تو بدبخت ہے
سعید نہین ہے (سعید کے معنی نیک بخت کی ہین) اونہوں نے یہہ سنکر جواب دیا
کہ میرا نام میرا باپ تجہسی زیادہ جانتا ہے تجکو میری نام سے کیا علم ہے حجاج نے
کہا کہ تو بہی اور تیرا باپ بہی دونو بدبخت ہین — اونہوں نے کہا کہ غیب کا علم
خدا کو ہے — اوسنی کہا کہ اب دیکہہ تجکو دنیا ہی جلتی آگ مین بہیج دیتا ہون
— سعید نے کہا کہ اگر یہہ بات مین جانتا کہ اب کے اختیار مین ہی تو خدا کو
خدا کا ہین کو مانتا آپ ہی کو خدا جانتا — پہر حجاج نے کہا بتلا کس موت سی
تجکو مارون — سعید نے کہا کہ جسطرح تیرا جی چاہئے اوس طرح قتل کر
کیونکہ آج کے روز جسطرح تو مجکو قتل کریگا اوسی طرح آخرت مین مین بہی
تجکو قتل کرونگا عوض معاوضہ گلہ ندارد — یہہ سنتے ہی پہنک گیا حکم دیا
کہ باہر لیجا کر اوسکو قتل کرو — جب سعید مذکور وہانسی چلے تو اونکو
ہنسی آئی فورا ہنس پڑے حجاج نے کہا اس کو یہان لاؤ پوچہا کہ

تو کیون ہنسا اونہوں نے کہا کہ مجکو اسبات پر ہنسی آئی کہ آپ تو خدا پر بہی جرات کرتے ۸۱
ہین — حکم دیا کہ اوسکا گلا بکری کے طرح ذبح کرو — جب حضرت سعید کو
اوندہا ڈالکر گلا کاٹنے لگے اونہوں نے کلمہ شہادت اسطور پر پڑہا اشہد ان لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ وان الحجاج غیر مومن ترجمہ — گواہی
دیتا ہون مین کہ کوئی معبود لایق پرستش کے نہین سوا ایک خدا کی جسکا کوئی
شریک نہین اور محمد اوسکا بندہ اور رسول اوسی کا ہے اور حجاج کافر
ہی — پہر حضرت سعید نے یہہ دعا پکار کر کہے کہ ای بار خدا میری قتل کے
بعد حجاج کو کسی مومن مسلمان کے گلی کاٹنی کا مقدور نہ دینا — یہہ کہتی ہی تہی
کہ سر تن سی جدا کیا گیا — کہتی ہین کہ سعید کے مرنی کی بعد حجاج مذکور کے
پیٹ مین کیڑی پڑ گئے پندرہ دن کی بعد اسی بیماری سے وہ بہی ہلاک ہو گیا
— بعضی یہہ بہی بیان کرتے ہین کہ حجاج یہہ کہا کرتا تہا کہ جس روز سی سعید کو
مین نے قتل کیا ہے رات کو ایک شخص اوسی رات سے میرا گلا گہونٹا کرتا
اوسکے بعینہ صورت سعید کے ہی پہر تقدیر پندرہ دن کے بعد مرا وہ دعا ایسی
مستجاب ہوئے کہ پہر کسی مسلمان کو بہی ان پندرہ دنون قتل نہ کرنی پایا —
اب ہم اوس خط کا بیان لکہتی ہین جو حجاج کے پاس عبد الملک نے لکہہ کر
بہیجا تہا اوس کا جواب جو حجاج نے لکہا وہ یہہ ہے — اما بعد فرمان شاہی
امیر المومنین کا مشتمل اسی مضمون پر کہ مین خونریزی کرتا ہون اور مال بیجے
صرف خرچ کرتا ہون پہنچا عرض یہہ ہے کہ مجکو اپنے جان کے قسم تا ہنوز اہل
معصیت جس سزا کے لایق ہین ابتک وہ انکو مطلق نہین ہوئے اور اہل
اطاعت کا جتنا حق ہے وہ ادا نہین ہوا — اگر اہل معصیت اور منفیہ منفاد

لوگون سے قتل کرنے کو خونریزی اور مطیع و فرمانبردار و منکے دنیی کو خرچ کی کمی
اور اصراف کہتی ہین تو امیرالمومنین مجکو معاف فرما دی کیونکہ گذشتہ را صلوات
آیندہ کو میری ئی کوئی حد یا قانون متعین ہو جاوی اوس کی موافق عمل کیا کرون
اور یہہ شعر اوس کے یحیی حجاج نے اپنی تصنیف سی لکہے

اذا انا لم اتبع رضاك واتقی ،، اذاك فيومی لاتزول کواکبه
و ما الامر ابعد الخلیفة جنة ،، تقیه من الامر الذی هو کاسبه
اسالم من سالمت من ذی هوادة ،، ومن لم تسالمه فانی محاربه
اذا ارب الحجاج منك خطیئة ،، فقامت علیه فی الصباح نوادبه
اذا انا لم ادن الشفیق لنصحه ،، واقصی الذی تسری الی عقاربه
فمن ذا الذی یرجو نوالی ویتقی ،، مصاولتی والدهر جم نوائبه
فعف بی علی حد الرضی لا اجوزه ،، من الدهر حتی یرجع الدر حالبه
والا فدعنی والامور فاننی ،، شفیق رفیق احکمتنی تجاربه

مسعودی کہتا ہی کہ یہہ شعر حجاج ابن یوسف کے اور شعرون سی بہتر ہمنی منتخب
کئے ہین

ولید بن عبد الملک

ولید ابن عبد الملک چہٹا خلیفہ خلفای بنی امیہ مین کا ہی بعد وفات عبد الملک
کی درمیان دمشق کے اوس کے بیعت خلافت ہوئی کہتی ہین کہ یہہ وہ مہینا جمادا لاخر
۹۶ ہجری کا تہا اوسنی نو برس اٹہہ مہینی دو روز بادشاہت کی تینتالیس
برس کا ہو کر فوت ہوا کنیت اوس کے ابو العباس تہی — ولید مذکور بہت
سرکش و جابر و ظالم و مہاپاپی تہا اوس کے چودہ بیٹی تہی اونمین سی —

یزید — اور عمر — اور بشر عالم — اور عباس تہا جنازہ اوسکا باب الاصغر سے
کی سامنے جو کہ ایک دروازہ چھوٹا دمشق کا ہے مدفون ہوا اوسکے چچازاد
عمرو بن عبد العزیز نے نماز اوسکے جنازہ کے پڑہی تہی — مورخ لکہتے ہین
کہ تمام عمر ولید کے ناک بہتی رہی رطوبت ہر وقت ناک سی ٹپکا کرتی تہی — اسی
نے جامع مسجد دمشق کے بنائی ہے — اوسکے برابر پہلو مین مسمی کنیسہ ماریحنا یعنی
گرجا گہر نصارای کا تہا وہ گرجا نصاریٰ کی پاس اسواسطے تہا کہ دمشق اوس کے
وقت مین نصف اوسکے عمل مین اور نصف نصارای کے عمل مین تہی — اسواسطے
مسجد مین اذان ہوتے گرجا مین سنکہ بجایا جاتا — اس قصہ سے کیا کار ہی
مورخون نے بالاستیعاب لکہا ہی ہم جس امر کے درپی ہین وہ لکہین پوشیدہ
نہ رہی کہ ولید فصیح نہ تہا بلکہ الفاظ بہی غلط بولا کرتا تہا چنانچہ نقل ہے کہ ایکروز
ایک اعرابی فریادی اوسکے پاس آیا اوسنے اپنی داماد کے نالش کی
تہی — ولید نے اوسکو دیکہتی ہی کہا کہ ماشانَکَ اس کے معنی ہین کہ کیا مصیبت
آئی تجہپر مراد ولید کے یہہ تہی کہ کیا حال ہے تیرا مگر چونکہ نون پر زبر کہا اسلیے
معنی وہ ہو گئے اگر ماشانَکَ بضم نون کہتا صحیح ہوتا اوسوقت سلیمان ابن
عبد الملک بہائی ولید کا بہی حاضر تہا — اعرابی نے جواب دیا کہ میرے
دشمنون کے اوپر مصیبت ائی سلیمان مذکور نے کہا کہ امیر المومنین یہہ
فرماتے ہین کہ ماشانُکَ بضمہ نون — اعرابی نے کہا کہ ظَلَمَ عَلَيَّ خَتَنِي
یعنی میری داماد نے مجہپر ظلم کیا ہی ولید نے کہا مَنْ خَتَنَكَ یعنی تیرا
ختنہ کسنی کیا ہی — اعرابی بولا حجام نے — سلیمان نے کہا کہ امیر المومنین
یہہ فرماتی ہین مَنْ خَتَنُكَ یعنی تیرا داماد کون ہے اس نقل سی صاف

پہلی صدی کی شاعر

”ثابت ہوا کہ ولید غلط بہی بہت بولا کرتا تہا پہر فصاحت و بلاغت کا کیا ٹہکانا —
تاریخ مین لکہا ہی کہ ولید کا باپ عبد الملک بہت فصیح شاعر تہا لیکن وہ بہی بسبب
لکنت اس اپنی بیٹے کی غیر فصیح مشہور ہوگیا تہا — ہر چند کہ اوسنی اسباب مین
بہت سعی کے کہ اس لڑکی کو صحیح بولنا آوی معلم اتالیق ادیب سب بٹہلائی مگر اوسکو
کچھہ فایدہ نہ ہوا معلم کے تعلیم سے اور بہی زیادہ خراب ہوگیا — بہر کیف یہہ شعر
اوسکے ہین حال ان ابیات کا یہہ ہے کہ جب اوسکو یہہ خبر پہنچی کہ میرا بہائی سلیمان
میری مرنے کی تمنا رکہتا ہی تا کہ خلافت اوسکے ہاتہہ آوی اسلئی اوسنی ایک
عتاب نامہ اور یہہ اشعار اپنی تصنیف کئی ہوئی لکہی

تمنی رجال ان اموت وان امت ،، فتلك سبيل لست منها باوحد
لعل الذی یرجو فنائی ویدعی ،، به قبل موتی ان یکون هو الردی
فما موت من قد مات قبلی بضائری ،، ولا عیش من قد عاش بعدی مخلدی
فقل للذی یرجو خلاف الذی مضی ،، تزود لاخری غیرها فکان قد ی
منیته تجری لوقت وحتفه ،، سیلحقه یوما علی غیر موعد

یزید ابن عبد الملک

یزید بیٹا عبد الملک کا پوتا مروان کا پڑپوتا حکم کا — جس روز عمر و بن عبد العزیز
نی وفات پائی اوسی روز وہ خلیفہ ہوا وہ پانچوین تاریخ رجب کے دن جمعہ کا
سنہ ہجری کا تہا اوسکے کنیت ابو خالد ہی ماں اوسکی مسماۃ عاتکہ بیٹی یزید
بن ابی سفیان کی تہی — یزید مذکور ازبد مین جو بلقار کے زمین مضافات
دمشق کے ہین بروز جمعہ پانچوین شعبان سنہ ہجری مین سن ۳۳ تیس برسکا ہوکے
مرا اوسنی چار برس ایک مہینہ دورو زبادشاہت کی یہہ شخص ایک لونڈی مسماۃ

پہلی صدی کی شاعر

سلامۃ القس کو بہت چاہتا تہا اور یہہ لونڈی سہیل بن عبد الرحمن بن عوف ۵۔
زہری کی تہی اوسی یزید نے تین ہزار دینار کو یہہ لونڈی خرید کی اور محبت مین
اوسکے ایسا غلطان و پیچان ہوا کہ سب کچہہ بہول گیا — اور ایک عورت مسمی
حبابہ کو بہی بہت پیار کرتا تہا بلکہ حبابہ کے مرنی سی اوسکو بہت رنج لاحق ہوا
اوسی غم مین سترویں روز یزید مذکور نے بسبب فرط عشق کے وفات پائی
یہہ دو شعر اوسکے ہین ہشام کو لکہتا ہے

وانی علی اشیاء منك تریبنی ؛ قدیما لذو صفح علی ذاك مجمل
ستقطع فی الدنیا اذا ما قطعتنی ؛ یمینك فانظر ای کف تبدل

تنبیہ

واضح ہو کہ اس مقام تک ہم حال اون خلفاء بنی امیہ کا جو شاعر تہی لکہہ چکی ہین
دلمین خیال آیا کہ ہیثم بن عدی سی ایک روایت مورخون نے بہت دلچسپ قابل
یاد داشت لکہی ہی ہم بہی اوسکو اسجاہی درج تذکرہ کرتی ہین — پوشیدہ نرہی
کہ کتاب المختار فی الاخبار والآثار مین جو کہ ڈاکٹر اسپرنگر صاحب بہادر پرنسپل
مدرسہ دہلی نے کتاب مسعودی اور اغانی سی منتخب کر کے عربی زبان مین چہپوایا
اوس کتاب مین یہہ لکہا ہے — کہ ہیثم بن عدی طائی نے عمرو بن ہانی سے
زبانی یہہ بیان کیا کہ اوسنی مجہسی یہہ کہا جب ابو العباس سفاح اول خلیفہ
عباسیہ کا زمانہ ہوا اور حکم ہوا کہ بنی امیہ کے سب قبرین اکہاڑ کر پہینک دو
چنانچہ اس امر کے تعمیل کے لئی عبد اللہ ابن علی رض مامور تہی مین بہی اونکے
ہمراہ تہا پہلی ہشام کے قبر پر گئی اوسکے قبر جب کہودی وہ صحیح وسالم نکلا
اوس کی بدن مین سی کچہہ نہ گرا تہا بجز ناک کے عبد اللہ ابن علی مذکور نی اوسکو

قبرمین سی نکالکر اوسکے جسم پر اسّی کوڑی لگاکر حکم دیا کہ اب اوسکو جلا دو چنانچہ
وہ لاشہ جلادیا گیا — پہر ہمنی دابق کی زمین مین جاکر سلیمان کی قبر کہودے
اوس قبر مین بجز ریڑہ کے ہڈی اور کہوپری اور پسلیون کے کچہہ نہ پایا اون
ہڈیون کو ہمنی جلایا — یہی حال تمام بنی امیہ کا جسکے قبر پائی کیا اون لوگون
کے قبرین قنسرین مین بہت تہین — پہر ہم دمشق مین گئے وہان جاکر ولید بن
عبدالملک کے قبر کہودی اوسمین کچہہ نہ ملا — پہر عبدالملک کی قبر اوکہاڑنے
اوس مین اوپر کے سر کے کہوپری تہی اور کچہہ نہ تہا — پہر ہمنی یزید بن معاویہ
کے قبر کہودی اوس مین سوای ایک ہڈی کے اور کچہہ ہاتہہ نہ آیا مگر ایک
سیاہ لکیر جیسا کہ راکہہ کے ڈہیری کوئی لگادیتا ہی اسطرح کا نشان راکہہ
کا اوسکے لحد مین پڑا ہوا تہا پہر ہمنی جسکے قبر پائی اسیطرح سے اوسکو
کہودتی جلاتے ہوئی پہر اگئی — یہہ ہمنی دو سیلے اتمام حالات بنی امیہ کے
بیان کردیا تاکہ بعد مرنے کی اون پر جو بیان گذرا وہ بہی بیان ہوجاوے
کیونکہ خدا کی دربار کا حال کسیکو بہی معلوم نہین کہ وہان کیا گذرا مگر ظاہر ہے حال
حیات اور ممات کا لکہنی سے تذکرہ اونکا پورا ہوگیا

عمرو بن ابی ربیعہ

یہہ ایک مشہور شاعر ہی کنیت اوسکے ابو حفص نام عمرو بیٹا عبداللہ کا پوتا ابی
ربیعہ کا قریش کے اشرافون مین سے خوبصورت جوان تہا اوسکو
ہمراہ عمرو بن العاص کے قریش نی طرف نجاشی کے بہیجا تہا — اور
رسول اللہ نے ایک شہر مسمی جند کا اوسکو حاکم کردیا تہا یہہ شہر یمن مین واقع
ہی عمرو بن خطاب رض کے قتل ہونے تک اوسپر حکومت کرتا رہا —

دوسری صدی کی شاعر

پہر حضرت عثمان رض نے اوسکو متوسلے کیا جب حضرت عثمان رض گہر مین محصور ہوئے اور " "
لوگون نے اون پر ہنگامہ کیا وہ مدد دینے کے واسطے آیا تہا مگر قریب ہمکے کے جب
پہنچا اونٹ کے کجاوہ سے گرکر مرگیا اس عمر مذکور کا یہہ ایک شعر ہی وہ کہا کرتا تہا

یہہ ثریا ایک عورت بیٹی عبد اللہ ابن حارث کے قرشیہ امویہ تہی — اور سہیل
نام بیٹی عبد الرحمن بن عوف زہری کا ہی یہہ امام نووی کے کتاب سی لکہا گیا

حصہ دوسرا

اس حصہ مین دوسری صدی کی شعرا کا حال
معہ اونکی اشعار کی مندرج کیا گیا ہے

ابونواس

کنیت اوسکے ابو علے الحسن ابن ہانی بن عبد الاول مشہور و معروف بنام ابونواس
الحکمی یہہ شخص بڑا شاعر مشہور گذرا ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ دادا اس شاعر کا
جراح ابن عبد اللہ حکمی والی خراسان کا غلام تہا اسیواسطے اوسی کے طرف وہ
منسوب ہوکر حکمی کہا یا گیا — اور محمد بن داود ابن جراح اپنی کتاب مسمی ورقہ
مین یہہ لکہتا ہی کہ ابونواس درمیان بصرہ کے پیدا ہوا وہین بڑا ہوا پہر کوفہ
مین آیا — اور ایک شخص یہہ بیان کرتا ہے کہ وہ اہواز مین پیدا ہوا تہا اوسکو
وہان سے لی گئی تہی جب دو برس کے عمر تہی مان اوسکی اہواز کی رہنی والے
مسماۃ جلبان ہی باپ اوسکا مروان ابن محمد آخر بادشاہ ملوک بنی امیہ کا جو بنی
سفاح کیطرف سی عبد اللہ ابن علے لڑا تہا اوسکے لشکر مین نوکر تہا وہ باشندگا
دمشق سی ہے اہواز مین گہوڑے خریدنے آیا تہا مسماۃ جلبان سی نکاح کرکے

وہین رہنی لگا اوس عورت سی کئی بچی جنوائی از انجملہ ابونواس مذکور اور ابو معاذ ہے — لڑکپن مین ابونواس کو اوس کے والدہ نے کسی عطار کی دکان پر اوسکو بٹھلا دیا تھا ابو اسامہ والیہ ابن الحباب نے اسکو دیکھہ کر کہا کہ اس لڑکی مین اوصاف اور علامات اچھی پائی جاتی ہین تو شعر کہا کران او ضایع کو ضایع نکر ابونواس نے پوچھا کہ تم کون ہو اوسنی کہا ابو اسامہ مجکو کہتی ہین اوسنی کہا کہ ان مین سبہے قسم خدا کے کو وہ فقط اپکے ملاقات کی واسطی جانا چاہتا تھا تاکہ ایسی شعر کہنا سیکہون اور آپکے شعر سنکر استفادہ کامل پاؤن یہہ کہکر ابونواس اوس کے ہمراہ ہو لیا بغداد مین آیا اول سے اول ابونواس نے حالت بچپن مین یہہ شعر کہی تہی

حَامِلُ الهوىٰ تعبُ ،، يَستخِفُّه الطربُ
اِن بَكىٰ يحقُّ له ،، ليس ما به لعبُ
تضحكين لاهيةً ،، والمحبُّ ينتحبُ
تعجبين من سُقمي ،، صحّتي هو العجبُ

یہہ شعر ابونواس کے بہت مشہور ہین بعد ازان علم ادب اور شعر مین وہ رتبہ پایا کہ نہایت درجہ اور غایب رتبہ کو پہنچ گیا — لوگون نے ابونواس سی یہہ روایت کی ہے کہ وہ یہہ کہتا تھا کہ جس شخص نے ساٹہہ دیوان لوگون کے پہڑ ہی پڑہائی ہون اوس کے حقمین تم لوگ کیا ظن کرتے ہو اس سی ثابت ہوتا ہی کہ ابونواس نے بہت کچہہ درباب اشعار کے دیکہا تہا — عبد اللہ ابن معتز اپنی کتاب طبقات مین لکہتا ہی کہ ابونواس اہواز مین قریب ایک پہاڑ کے جو معروف بنام ہرا ہنان ہے درمیان سن ایکسو انتالیس ۱۳۹ھ ہجری کے پیدا ہوا اور بغداد مین درمیان ۱۹۵ھ ہجری کی پچپن برس کا ہو کر فوت ہوا قبرستان

دوسری صدی کی شاعر

شونیزی مین بیچ یہودیون کے ٹیلہ کے مدفون ہوا — کہتی ہین کہ جب ابو نواس نے جانا کہ اب بیشک مرتا ہون یہہ شعر بنا کر پڑہی

دبّ فی السقام سفلاً و علواً ،، وارانی اموت عضواً فعضوا
لیس من ساعۃ مضت بی الا ،، نقصتنی بمرّها لی جزوا
لهف نفسی علی لیال نقصت ،، وسنین مضین لعباً ولهوا
قد اسأنا کلّ الاساءۃ جهراً ،، ومن اللہ نطلب الآن عفوا

ان شعرون کو کہہ کر ایکساعت کی بعد فوت ہوا ہے ابو مزروق — ابو عفان سی روایت کرتا ہی کہ ابو نواس بڑا ادیب اور اچہا جاننی والا شعر فصیح کا اور خبر نیک اور نادر اور مثلین مشہورہ سب جانتا تہا اسمعیل ابن نوبخت کہتا ہی کہ مینی مثل ابو نواس کے بڑا عالم اور حافظہ والا کوئی نہین دیکہا بعد اوسکے مرنی کے ہمنی اوسکے گہر کی تلاشی سے ایک صندوق بہرا ہوا جزون کا پایا اون جزون مین اشعار نادر اور چیستان نفیس اور اچہی اچہی ابیات تہین وہ شخص یاد بہت رکہتا تہا لیکن بہت کہتا تہا اسی واسطی اوس کی شعر متفاوت ہین بعضون مین وہ جودت اور حسن و قوۃ ہی کہ ثریا من بہی وہ نہین پائی جاتے باوجود کثرت علم اور ادب کے ہتہو لیا ظریف ہنسوڑ چالاک جوان تہا اپنی اشعار مین حلاوت ظرافت کے جمع کی ہے بسبب شیرین گفتار اور ظرافت اور کثرت نوادر کی لوگون کو تابعدار و مسخر کرتا تہا اور سخی بہی ایسا تہا کہ جو آتا کہلا پلا دیتا دلا دیتا تہا مال جوڑنا اوسکو نہین آتا تہا عدنان پر قحطان کو شرف دیتا تہا اوسکے اشعار اونکے مدح اور اونکی دشمنونکے ہجو مین بہی ہین — یوسف دایہ سے نقل کرتا ہے وہ کہتا ہی کہ مین اور ابو نواس دو نو یار تہی رمضان

شریف مین اکثر بیمار ایہہ معمول ہوتا کہ روزہ کہولکر ہر رات کو پہرا کرتی تہی ایکروز ہمنی روزہ کہولکر جوگشت لگایا سیلوے کی مسجد مین پہنچی او سکا بیٹا نمازیون کو تراویح پڑہارہا تہا وہ لڑکا خوبصورت اور خوش خلق اور خوش آواز تہا وہان ابونواس بیٹہ گیا مجہسے کہنی لگا کہ جب تک یہہ لڑکا تراویح پڑہائی اور قران نہ سنائی ہم ہے یہین بیٹہی رہینگے وہ رات ختم قران کے تہی جب اوس لڑکے نی آرأیت الذی یکذب بالدین پڑہنے شروع کی ابونواس نی یہہ شعر کہے ؎

وقرٰی معلنا لتصدع قلبی ،، والھوٰی یصدع الفؤاد الکلیما
ارأیت الذی یکذب بالدین ،، فذاك الذی یدع الیتیما

یہہ شعر فی البدیہہ کہنی سے بہت لوگون نے تعجب کیا — دابہ کہتا ہی کہ ایک روز ابونواس — اور مسلم ابن الولید — اور خلیع اور ایک جماعت شعرا کے جمع ہوئے اوس مجلس مشاعرہ مین اون شعرا نے کہا کہ ہر ایک شخص اپنی جودت طبع آج اسطرح پر دکہلاوے کہ ایک ایک شعر ایسا بناوی جس مین ایک ایک آیتہ قران شریف کے ہو سب نے فکر کیا ابونواس نے سب سے اول یہہ شعر کہے

وفتیۃ فی مجلس وجوھھم ،، ریحانھم قد آمنوا التقتیلا
دانیۃ علیھم ظلالھا ،، وذللت قطوفھا تذلیلا

سب سنکر چپ ہورہے پہر کسی نے شعر نہ کہا — ابونواس کے خصلت مین لکہا ہے کہ وہ عالم اور فقیہ عارف احکام الہی کا تہا فتوے بہی دیتا علم حدیث خوب جانتا تہا ناسخ ومنسوخ محکم متشابہہ خوب پہچانتا تہا بصرہ مین علم وادب سیکہا اون ایام مین یہہ شہر منبع علم اور فقہ کا تہا علم ادب وغیرہ جو اس شہر مین تہا اور کسی شہر مین ایسا چرچا نہ تہا — ابونواس کا یار کہتا ہے کہ مجہسی ابونواس

دوسری صدی کی شاعر

یہہ کہتا تہا کہ سات سوار جوزہ عزیزۃ الناس یعنی جو لوگون کے نزدیک بہت عزیز ہین سو اشہور کے مجکو حفظ ہین سوا اوس کے نوادر - اور ظرافت امیز لطیفی اور ٹہونیان اوسکو بہت یاد تہین شعر کہتی مین اوسنی یہہ رتبہ پایا کہ سب اپنی اقران کو دو لونسی پہلایا اور اپنی زمانہ کے باشندون سے بڑہ گیا وزرا اور شرفا کی مجلسونین بیٹہا ظرافتین اونسی سیکہا یہانتک کہ خود ضرب المثل آدمیون مین ہوگیا اور عام وخاص سب اسنی محبت کرنے لگی اور وہ بادشاہون کی صحبت سی بہاگنی لگا چنانچہ اسباب کی اوسکو ملامت بہی ہوتی تہی یہہ شعر ابو نواس کے بہت اچہی ہین

زمان الریاض زمان انیق	وعیش الخلاعۃ عیش رفیق
وقد جمع انوقت حالیهما	فمن ذا انفیق ومن یستفیق
اما تذکر الفضل من یومنا	وینهی بما نعرفہ الرحیق
لها رند نذ بکاس الطلا	علی نرجس وشفدق شقیق
مداهن یجملن ظل الندی	فها تیك تبروها نی عقیق
یقابل وجهك وجه زهـا	ویلقی مسکك مسك نتیق
اذا قابل الزهر زهر الوجوہ	فکیف الخلاص واین الطریق

ابودلامہ

نام اوسکا زند بن الجون ساتہہ نون کے یا زید ساتہہ یار تحتانی کے بعضی کہتی ہین مگر زید غلط ہے لفظ زند نون سے نام اوسکا ہی کیونکہ عبد اللہ ابن معتز اور تمام علمانی زند بالنون روایت کی ہے — ابودلامہ شاعر سخیق وظریف و کثیر النوادر اور پسندیدہ آدمی تہا اور زندیہہ گو بہی تہا مشاعرہ مین حاضر ہوکر ہر ایک فن مین اپنی چالاکی دکہلاتا مگر شراب اور گلشن کے مدح مین یہہ شاعر

لگاتا تھا کو سنے او سی لگا نہ کہا تا تھا — خلفاء کی مدح بہت کیا کرتا تھا — ابو مالک عبداللہ بن محمد اپنی باپ سے روایت کرتا ہی کہ ابو العباس سفاح یعنی خلیفہ اول بنی عباس کا جب فوت ہوا لوگ بیٹھی ہوئے اوسکا ماتم کر رہی تہی کہ ابو دلامہ بہی وہان آیا بیٹھتے ہی یہہ شعر کہہ کر اور زیادہ لوگون کو رولایا وہ شعر یہہ ہین

امسیت بالانبار یا ابن محمد — لا تستطیع الی البلاد حویلا

ویلی علیک وویل اهلی کلهم — ویل یکون الی الممات طویلا

مات الندی اذ مت یا ابن محمد — فجعلته لک فی التراب عدیلا

انی سالت الناس بعدک کلهم — فوجدت اسمح من رایت بخیلا

الشقوتی اخرت بعدک للذی — یدع العزیز من الرجال ذلیلا

یہہ شعر منصور یعنی خلیفہ دویم بنی عباسیہ کا جو بعد سفاح مذکور کے ہوا سنکر بہت خفا ہوا اور کہا کہ اگر پہر تجکو یہہ شعر مینی پڑہتے ہوئی پایا تو تیری زبان کٹوا ڈالونگا ابو دلامہ بولا کہ حضرت سلامت ابو العباس میری بہت عزت اور اکرام میرا کرتا تہا کسطرح مین اوسکے حق مین یہہ شعر نہ کہون منصور نے کہا کہ اب معاف کیا پہر نہ کہیو — محمد بن خالد بصری کہتا ہی کہ موسی ابن داؤد کا ارادہ ہوا کہ حج کیجئی ابو دلامہ کو بلا کر کہا کہ تو بہی اپنا سامان حج طیار کر کے میری ہمراہ چل اور اوسکو دس ہزار درہم دئی اور کہا کہ اگر تیری سر پر کچھ قرض ہو تو وہ ادا کر دی اور اپنی عیال کے واسطے بقدر کفایت دیکر میرے ہمراہ حج کو چل — اوسکے غرض یہہ تہی کہ یہہ شخص مقربین ملوک سی ہے اگر ہمراہ میری ہوگا تو اوسکے نوادر اور اشعار ظریفہ سی راہ خوب کیفیت سی کٹی گے اوسنی مال مذکور لیکر راہ لے اور اقرار کر گیا کہ بیشک چلونگا —

جب موسی مذکورکے جانے کا وقت آیا اوسکو طلب کیا کہین پتا نہ لگا موسی نے آدمی اوس کے تلاش کے واسطے مقرر کئے اور حکم دیا کہ جہان پاؤ لیکر آؤ لوگون نے خبر دی کہ حضرت سلامت وہ کوفہ مین شراب فروشون کے دکانون مین پہرتا ہی موسی کو چونکہ یہہ خوف تہا کہ حج ہاتہہ سے نہ جاتا رہی کہا کہ اوس ملعون کو جانے دو حج کے تیاری کرو چنانچہ موسی روانہ ہوا جب قادسیہ مین پہنچا دیکہا کہ ابودلامہ سامنی سی چلا آتا ہے وہ ایک گانونسی نکل کر حیرہ مین جایا چاہتا تہا موسی نے دیکہتے ہی کہا کہ اس فاسق اور خدا کے دشمن کو میرے پاس پکڑ کر لاؤ فوراً پکڑا آیا اوسکو مقید کرکے کسی کجاوہ مین ڈالکر کوچ کیا ابودلامہ نے یہہ حال دیکہہ کر یہہ شعر کہے

یا ایها الناس قولوا اجمعین معا	صلی الالہ علی موسی بن داود
اما ابوك فعینی الجود تعرفه	وانت اشبه خلق الله بالجود
والله ما بی من خیر فتطلبنی	فی المسلمین وما دینی بمحمود
انی اعوذ بداؤد وتربته	من ان احج بکرہ یا ابن داؤد

موسی نے یہہ شعر سنکر حکم دیا کہ اس گمراہ کو کجاوہ پرسے نیچے ڈالدو جہان اوسکا جی چاہی چلا جائے چنانچہ اوسکو چہوڑ دیا وہ سواد کوفہ مین شراب پتیا اور فسق فجور کرتا رہا جب تک وہ روپیہ موسی کا دیا ہوا اوس کے پاس رہا سب خرچ کرکے وہان سی آیا ــــ راوی کہتا ہے کہ ابوالعباس سفاح ابودلامہ کو بہت چاہتا تہا وہ بسبب اوس کے حسن ادب اور تبحر علم اور ظرافت کی دم بہر اوسکو جدا نکرتا رات دن اپنی پاس رکہتا تہا ــــ ابودلامہ کا یہہ حال تہا کہ اوسی تنفر اور بہاگتا رہتا اوسکو شراب فروشی اور بدمعاش

لوگون اور مسخرون کے صحبت اچھی معلوم ہوتے تھی چنانچہ ایکروز ابو العباس نے ابو دلامہ سے کہا کہ تو بادشاہون سی اور امرا اور وزرا اور نیک بخت آدمیون کی صحبت مین کم بیٹہتا ہی — رنڈی — بہاڑی — مسخرے — شرابی تجکو بہت بہاتے ہین — اوسنے جواب مین کہا کہ ای امیر المومنین سعادت اور بہترائی اور نیک بختی اور عزت اور شرف اور فضل بیشک تم لوگون کے صحبت سی اور تمہاری دربار مین حاضر رہنی سی آدمی کو حاصل ہوتی ہین مگر ساتہہ ہی اس کے یہہ بہی ہے کہ لجانا — اور شرمانا اور تکلف اور سمٹ کر بادب بیٹہنا ہی تمہارے خدمتمین ضرور ہے کیونکہ بے تکلفی اور انبساط یہان ایسا نہین ہوتا جیسا کہ یارون کی صحبت مین بیباکی ہوتی ہے یہہ امر موجب ملالت خاطر کا ہی مجکو گوارا نہین — ابو العباس نے کہا کہ مینی تجکو آج تک کبہی ملول نہین کیا اور جو تونے بیان کیا یہہ غلط ہے کیونکہ مجہسی تو بے تکلف رہتا ہی یہہ سبب نہین ہے بلکہ بات یہہ ہے کہ تجکو امردون اور خوبصورت لڑکون اور شرابیون اور رنڈیون کی صحبت بہت بہاتی ہے یہہ کہکر حکم دیا کہ ابو دلامہ جانی نہ پاوے اوسپر پہرا متعین ہوا اور حکم دیا کہ ہمارے ساتہہ پانچون وقت کے نماز پڑہا کرے یہہ ابو دلامہ پر گران گذرا کیونکہ وہ فاسق آدمی تہا نماز کا اوسکو حکم دینا بہت ہی برا معلوم ہوا اوسنی یہہ شعر بنائے

الم تعلمی ان الخلیفة لزنی — بمسجده والقصر مالی وللقصر

اصلی به الاولی مع العصر دائبا — فویلی من الاولی وویلی من العصر

ویحبسنی عن مجلس استلذه — اعلل فیه بالسماع وبالخمر

ووالله ما بی نیة فی صلاته — ولا البر والاحسان والخیر من امری

لو ان ذنوب العالمین علی ظہری   وما ضرۃ واللہ یصلح امرہ

جب ابو العباس سفاح سنے یہہ شعر سنے فرمایا کہ یہہ شخص کبھی صالح نہ ہوگا بدبخت کو چھوڑ دو تاکہ اپنی یاروں مین جائی — ابو دلامہ نے کلمۃ السیارہ نام ایک قصیدہ وہوم دہام کا ابومسلم کے باب مین جسنی خلفای بنی عباسیہ کے سلطنت کی بنیاد ڈالی تہی لکہا ہے اوسمین بسبب ایک خبر کی جو اوسکو معلوم ہوگئی تہے اوس کے مقتول ہونیکے طرف بہی اشارہ کیا تہا جب وہ مارا گیا اور منصور خلیفہ دویم کے سامنی ابومسلم کا سر کاٹ کر طشت مین رکہکر لایا گیا ابو دلامہ نے یہہ شعر اوس وقت بنا کر پڑہے

ابا مسلم ما غیر اللہ نعمۃ   علی عبدہ حتی یغیرہا العبد

ابا مجرم خوفتنی القتل فانتحی   علیک بما خوفتنی الاسد الورد

افی دولۃ المنصور حاولت غدرۃ   الا ان اہل الوزر اباؤک الکرد

ابن خلکان اپنی تاریخ وفیات الاعیان مین لکہتا ہی کہ ابو دلامہ مذکور درمیان سنہ ۱۶۱ ہجری کی فوت ہوا بعضی کہتی ہین کہ رشید کے زمانہ تک یعنی سنہ ۱۹۰ ہجری تک زندہ رہا واللہ اعلم بالصواب

سلیمان ابن نجاح

بیٹا عبداللہ ابو الربیع کا یہہ شاعر ادیب اور لبیب تہا شہر عوص مین درمیان سنہ ۹۶ ہجری کی پیدا ہوا دمشق مین درمیان سنہ ۱۲۹ ہجری کے فوت ہوا اوسکا ذہن اچہا تہا یہہ شعر اوس کے ہین

اراک منقبضا عنی بلا سبب   وکنت بالامس یا مولای منبسطا

وما تعمدت ذنبا استحق بہ   ہذی الصدود ولعل الذنب کان خطا

۸۶ فان یکن غلطة منی علی غیرها   قل لی لعلی ان استدرک الغلطا

ابو معاذ

ابو معاذ بشار بن برد بن یرجوخ العقیلی انکہون سی اندہا شاعر مشہور — ابو الفرج اصفہانی نے کتاب الاغانی مین چہبیس شخص اوس کے نسب کے نسب نامہ مین بیان کئے ہین مینی بسبب خوف طوالت بیفائدہ کی اونکو چہوڑ دیا اور اوسکی حالین بہت فصلین بیان کی ہین مین مختصر حال اوسکا جو ضروری ہے وہ لکہتا ہون وہ بصرہ کا رہنوالا بصری ہے بغداد مین آرہا تہا اوسکا لقب مرعث ہے اصل اوسکے طخارستان سے ہی مہلب ابن ابی صفرہ جن لوگون کو پکڑ لایا تہا اونہین کا یہہ ہے ایک ہی بعضی یہہ کہتی ہین کہ حالت غلامی مین بشار مذکور پیدا ہوا ایک عورت عقیلیہ نے اوسکو ازاد کر دیا تہا جسکا غلام تہا اسلئے اوس عورت کے طرف منسوب ہوکر عقیلی ہوگیا مگر وہ مادرزاد اندہا تہا ڈہیل اوس کے آنکہ کے بڑی بڑی تہی اوپر ڈہیلون کے سرخ گوشت مڑا ہوا تہا جیسا کہ اندہون کی آنکہون پر ہوتا ہے بدن کا موٹا ڈیل ڈول کا بہاری مونہ لنبا چوڑا تہا یہہ شاعر اول مرتبے کے شعرا جید مین شمار کیا گیا ہے اوسکے یہہ شعر در باب مشورہ کے ہین یہہ شعر اچہے ہین

اذا بلغ الرای المشورة فاستعن   بحزم نصیح او نصاحة حازم

ولا تجعل الشوری علیک غضاضة   فریش الخوافی تابع للقوادم

وما خیر کف امسک الغل اختها   وما خیر سیف لم یؤید بقائم

یہہ شعر اوس کا بہت مشہور ہی

هل تعلمین وراء الحب منزلة   تدنی الیک فان الحب اقصانی

متاخرین نے یہہ شعر اوسکا بہت پسند کیا ہے

انا واللہ اشتہی سحر عینیک واخشی مصارع العشاق

یہہ بہی اوس کی دو شعر مشہور ہین

یا قوم اذنی لبعض الحی عاشقہ والاذن تعشق قبل العین احیانا

قالوا بمن لاتری تہذی فقلت لہم الاذن کالعین توفی القلب ما کانا

بشار کی شعر بہت مشہور ہین ہم بخوف طوالت اتنی ہی شعرون پر اقتصار کرتی ہین امیر المومنین مہدی ابن منصور خلیفہ تیسرے بنی عباسیہ کی مدح کیا کرتا تہا ایک دفعہ اوسپر کفر کے تہمت لگائی سگئے تہی اوس کے کوڑی لگائی گئی جب ستر لگ چکی مرگیا یہہ واقعہ بشار مذکور کا درمیان بطیحہ کے قریب بصرہ سکے ہوا تہا کسی رشتہ دار نے اوسکو بصرہ مین لاکر دفن کیا یہہ وفات درمیان ۱۶۷ہجری سکے یا ۱۶۸ جب اختلاف پائی عمر اوس کی نوی برس سی زیادہ ہوئی کہتی ہین کہ وہ اگ کو مٹی پر فضیلت دیتا تہا اور شیطان کی جو آدم کو سجدہ نہ کیا یہہ امر بہتر جانتا تہا چنانچہ فضیلت دینی اگ کی مٹی پر اوس کی اس شعر سی ثابت ہوئی ہے

الارض مظلمہ والنار مشرقۃ والنار معبودۃ مذ کانت النار

اسیواسطے اوسپر فتوی کفر کا دیاگیا اور وہ مارا گیا یہہ حال ابن خلکان سے لکہا ہی

جریر

ابو حزرۃ جریر بن عطیۃ بن خطفی نام اوس کا حذیفہ اور خطفی لقب ہی اوسکا سودہ بیٹا بدر بن سلمہ بن عوف ابن کلیب بن یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم بن مر تمیمی ہے یہہ شاعر مشہور اہل اسلام کے شاعرون مین سے

۸۸ فرزدق شاعر اور اس جریر مذکور کے درمیان جھگڑا اور چھیڑچھاڑ رہا کرتی تھی یہہ شاعر نزدیک اکثر اہل علم کے فرزدق سی اچھا شاعر ہے — اسبات پر علماء کا اجماع ہے کہ شعراء اسلام مین مثل تین شخصون کے کوئی شاعر نہین گذرا — ایک جریر — دوسرا — فرزدق — تیسرا اخطل اور اس بات پر بہی اجماع ہے کہ شعر کے چار قسم ہوتی ہین — قسم اول فخریہ یعنی جن اشعار مین اپنا یا دوسرےکا فخر بیان کرین — قسم دویم مدح یعنی جن اشعار مین کسیکے تعریف اور مدح بیان کیجائی — قسم سویم ہجو — یعنی جن اشعار مین کسیکی مذمت بیان ہو — قسم چہارم نسیب یعنے غزل کہنی اور عورتونکا حال نقل عشوہ و انداز و ادا و حرکات معشوقانہ کی بیان کرنا — ان چارون قسمون مین جریر کو سب شعراء پر فوقیت حاصل تہی اب ہم ہر ایک شعر ہر ایک قسم چار قسمون مفصلہ ذیل سی بطور نمونہ شاعر مذکور کا لکھتے ہین اول قسم یعنے فخر مین یہہ شعر جریر کا ہے

اذا غضبت علیک بنو تمیم حسبت الناس کلهم غضابا

قسم دویم مدح مین یہہ ایک شعر اوسکا کافی ہے

الستم خیر من رکب المطایا واندی العالمین بطون راح

ہجو مین یہہ قول

فغض الطرف انک من نمیر فلا کعبا بلغت ولا کلابا

نسیب یعنی قسم چہارم مین یہہ دو شعر

ان العیون التی فی طرفها مرض قتلننا ثم لم یحیین قتلانا

یصرعن ذا اللب حتی لا حراک به وهن اضعف خلق الله ارکانا

ابو عبیدہ بیان کرتا ہی کہ جریر مذکور کے ماں نے جب وہ اوس کے پیٹ مین تہا

ایک خواب دیکھا وہ خواب یہہ تہا کہ ایک بچہ کالا باون کا جنا وہ پیٹ سی نکلتی ہی کودنے
لگا اور لپک کے ایک شخص کا ٹینٹوا اوسنی دبا کر مار ڈالا اسطرح سے اوسنی بہت
لوگون کو مارا وہ عورت یہہ خواب دیکہہ کر ڈر کر اوٹہہ بیٹہی صبح کو بیان کیا اوس کے
تعبیر معبرون نے یہہ دی کہ تو ایک بچہ جنیگی وہ شاعر ہوگا مگر شریر سخت مزاج
ناک چڑہا مصیبت زدہ جب وہ عورت اوسکو جنی اوسنی بنام اوسی حمل کے جو خواب
مین دیکہا تہا اوسکا نام جریر رکہا (جریر لغت مین حمل کو کہتی ہین) ابو الفرج
اصبہانے کتاب اغانی مین جریر کے بیان مین یہہ لکہتا ہی کہ ایک شخص نے جریر سے
پوچہا کہ کون شخص اچہا شاعر ہی اوسنی کہا کہ کہڑا ہو مین تجکو جواب تبلاؤن اوسکا
ہاتہہ پکڑ کر اپنی باپ مسمی عطیہ کے پاس لئے ہوئے چلا گیا — اوسکا باپ ایک انپنی
بکری کے تہن موہنہ مین لئے ہوئی چوس رہا تہا جا کر آواز دی کہ آیا باہر آو ایک
شخص بوڈہا بدہیئت پراگندہ صورت جس کی ڈاڑہی پر بکری کا دودہ بہا ہوا تہا
باہر نکل آیا اوس شخص نے دیکہا کہ ایک بوڈہا ہی اوس کے ڈاڑہی بکری کی دودہ
مین لتہڑ پتہڑ ہو رہی ہے جریر نی کہا کہ تو نے دیکہا اوسنے کہا دیکہا کہا اوسکو پہچانتا ہے
یہہ کون ہے اوسنی کہا کہ مینی تو نہین پہچانا جریر نے کہا کہ یہہ میرا باپ ہی تو جانتا
ہے یہہ کیون بکری کی تہنون مین سے دودہ چوس کر پی رہا تہا اوسنی کہا حضرت
سلامت یہہ ہی آپ سے بیان کیجئی جریر نے کہا کہ اسکا سبب یہہ تہا اگر وہ دودہ
برتن مین دوہتا اوس کے دوہنی کے آواز کوئی سن لیتا تو بیشک مانگتا اسلئی
اوسنی دوہنا چہوڑ دیا ہی تاکہ کوئی دودہ نہ مانگے گہر مین جا کر چپکے چپکے
دودہ پی لیتا ہی اب تیرے سوال کا جواب ہو گیا اوسنی کہا کہ حضرت سلامت
اس معما کو حل کیجئے بندہ تو اپنے سوال کا جواب چاہتا ہے وہ ابہی حاصل نہوا

جریر نے کہا کہ اسی جیسی باپ کو جونا ہی اور باوجود ایسی بدہیئہ اور بیوقوف اور بخیل ہونی کے اپنی باپ کے سبب سے فخر کرکے اسثی شاعرون پر لی دی کرے اور اتنی شاعرو لکا موہنہ بند کرتا ہو وہ ہی بڑا شاعر ہی (یعنی مین بڑا شاعر ہون) کہتی ہین کہ جب فرزدق شاعر مرگیا اور جریر کو اوسکے مرنی کی خبر پہنچی بہت رویا اور لوگون سے کہا کہ قسم خدا کے اب مین بہی تہوڑے دنون مین مرون گا کیونکہ دو شخص جب آپسین ایک دوسرے کی دشمن ہوتی ہین یا دوست جب ایک مرجاتا ہے دوسرا بہی اوسی جا ملتا ہے اور ایسا ہے ہوا کہ سنہ ہجری مین اوسنی بہی وفات پائی اسی سالین فرزدق نے وفات پائی تہی چنانچہ ہم آگے ذکر کرین گے فرزدق کی حالین عمر اوسکے اسثی برس کی ہوئی

سلم الخاسر

یہہ سلم بیٹا عمرو کا ہے عبداللہ ابن معتز کہتا ہے کہ مجہسی ہزید نے ابوعبداللہ سی روایت کی ابوعبداللہ اس شاعر مذکور کا بہانجا تہا وہ کہتا ہے کہ مینی اوسی پوچہا کہ قربان شوم آپنی سلم خاسر کیون نام رکہوایا (خاسر بمعنی زیان کار ہی) وہ سنکر ہنسا اور کہا کہ مین کتابین پڑہا کرتا تہا مدت تک پڑہا اور بہتیرا چاہا کہ قران کے پڑہنے سے میرا حال اچہا ہوجاوی اور زیادہ تنگ ہوگیا مجکو بہت رنج ہوا مینی قران پڑہنا چہوڑکر فسق و فجور کرنا شروع کیا وہ قران جو میری باپ کے میراث مین سے میری ہاتہہ آیا تہا اوسکو بیچ کر مینی طنبورا خرید کیا بعضی کہتے ہین کہ قران بیچکر دفتر شعر خرید کیا یہہ خبر لوگونمین مشہور ہوگئی لوگون نے مجہسی کہا کہ کمبخت تونے قران شریف بیچ کر طنبورا خرید کیا مینی جواب مین کہا کہ حضرت سلامت ابلیس کو سوا اسکے اور کچہہ نہین بہاتا کیونکہ جب مین قران پڑہتا تہا تنگ تہا،

دوسری صدی کی شاعر

اب طنبورا جب سے خریدا گیا شیطان خوش ہوا مین عیش مین ہون صحبت اوس لعین
کی اسطرح سے حاصل کی انکہین ٹہنڈی ہوئین سب نے میرا نام خاسر یعنے
زیان کار رکہہ دیا جب سے مینے یہہ لقب پایا — کہتے ہین کہ جب کسی خلیفہ برمکی
سے اوس کے ہاتہہ دولت لگی لوگون سے اوسنے کہا کہ مین رابح ہون اب خاسر
نہین ہون (رابح بمعنی سودمند) ہے سلم مذکور اچہے جید شعراء مین سے گذرا ہے
وہ بشار ابن برد اندہے کے شاگردون مین تہا ایک قصیدہ مہدی خلیفہ سویم بنی
عباسیہ کی مدح مین اوسنے کہا ہے وہ بہت اچہا ہے اول اوسکا یہہ ہے

حيّي المنازل بالسلام ـــ على وداع او لمنام
لم يبك منك ومنهم ـــ غير الخلود او المقام
ولقد سكرت من الهوى ـــ سكر العوى من المدام
فالقلب مضطرب الحشا ـــ والعين نافرة المنام

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہے مشتے نمونہ خروار — سلم مذکور اشعار جاہلیہ اور تاریخ
عرب بہی جانتا تہا وہ ظریف اور مداح بادشاہون اور اشرافون کا تہا اوسکو
انعامات بہی بہت دیتے تہے وہ اپنے بہائیون شعراء کو بانٹ کہاتا تہا اور لہو و
مین اوڑاتا تہا شعراء مجیدین مین تہا درمیان سنہ ۱۸۸ ہجری کے موجود تہا

البطین

عبد اللہ ابن معتز بیان کرتا ہے کہ بطین شاعر بارہ بالشت کا قد بڑی بالشتون
سے رکہتا تہا یعنی اوس کے زمانہ مین کوئی لنبا اوس سے زیادہ نہین دیکہا اوسکی
یہہ حالت تہے کہ جس عورت کو دیکہہ لیتا اوسکا دم بہرتا باوجود اس خوبی
کی بدصورت اور بہونڈا ہے اس درجہ کا تہا کہ اگر وہ کہیں ایک نادانستہ آدمی

کی سامنی آنکلتا وہ شخص بیشک جانتا کہ شیطان ہے یا شیطان اسی شکل کا ہوگا
با این ہمہ رنڈی باز احمق تمام جہان کے آدمیون سی زیادہ تہا — ابن معتز اپنی
طبقات مین لکہتا ہے کہ بطین شاعر ایک لونڈی کو جو باشندی رملہ کے تہی چاہتا
تہا اوس کے کنبی کی لوگون مین گیا اور اوس کی ساتہہ شادی کے درخواست
کی انہون نے کہا کہ آپ مسلمان ہین ہم یہودی تمہارا ہمارا کیا ساتہہ ہم نہ دینگے
جب اوسنی دیکہا کہ کسی صورت سے راضی نہین ہوتے یہودی ہو گیا اونہونے
اوس لونڈی کی ساتہہ نکاح کر دیا جب نکاح ہو چکا دو برس یہودے رہ کر چین
اوڑا کر پہر مسلمان ہوگیا نعوذ باللہ من ذلک الخذلان — (بطین کی معنی پیٹو ہین)
یہہ شاعر چونکہ توندل بہی تہا اسواسطے بطین نام اوسکا رکہا گیا یہہ اشعار اوس کے
ہین کسی اپنی قریب کا مرثیہ کہتا ہے شاید کوئی گنواری ہو ۵

رمینا خمسۃ ورموا نعیما ۔۔۔ وکان القتل للفتیان زینا
فلما الویلاع بلادنا و دعا ۔۔۔ تی کنا ثلاکل فار تمینا
فانک لو رایت بنی ابینا ۔۔۔ وسلا تہم وکی تہم علینا
لعم الباکیات علی نفیلو ۔۔۔ لقد عزت رزیتہ علینا
فلا یبعد نعیلو فکل حی ۔۔۔ سیلقی من صروف الدھر حینا

بطین مذکور شاعر جید تہا غزل اچہی کہتا تہا مگر اوس کے شعر گنواروں کی شعرون
سی بہت مشابہہ ہوتے تہے

ابو القسم حماد

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو القسم حماد بن ابی لیلی شاپور ہے — بعضی کہتی ہین کہ
میسرہ بن المبارک بن عبد الدیلمی کوفی غلام بنی بکر ابن وایل کا معروف

دوسری صدی کی شاعر

بنام راویہ کے تہا — اور ابن قتیبہ کتاب معارف اور کتاب طبقات الشعرا
مین یہہ بیان کرتا ہے کہ وہ غلام مکنف بن زید الخیل الطائی صحابی رض کا تہا ایام
عرب اور اخبار عرب اور اشعار و انساب اور لغات خوب یاد رکہتا تہا علم تاریخ
مین سب سی اچہا تہا اسی شخص نے سبع طوال جمع کی ہے اور سلاطین بنی امیہ
اوس کے بہت سنتی اور اوسکو مانتی تہی وہ بہی اوسنی بہت روپیہ اور انعامات
پاتا تہا — ایام عرب اور تواریخ ملوک اوسی بنی امیہ پوچہا کرتے وہ اسیواسطے
قدر پاتا تہا — ولید بن یزید اموی نے ایکروز اوسی کہا کہ تجکو راویہ کیون کہتی ہین
ایسا کیا کام تجہسی ہوا جو تو اس نام کا مستحق ہوگیا اوسنی کہا کہ ای امیر المومنین جس
شاعر کو آپ جانتی ہون مین اوس کے شعر روایت کرسکتا ہون یا کوئی آپنے کسی کا
نام سنا ہو مجہی اوسکا حال اور شعر سن لیجئی پہر اتنے روایت کرونگا کہ تم متعجب
ہوگی کہ مینی یہہ نام کبہی سنی بہی نہ تہی اور اگر کوئے میری سامنی شعر پڑہے
پرانا ہو یا نیا مین نئی شعر کو پرانی سے تمیز کرسکتا ہون پہر ولید نے پوچہا کہ کتنے
شعر تجکو یاد ہونگے اوسنی کہا کہ بہت یاد ہین اگر آپ فرمائین تو ہر ایک حرف کی
حروف ہجا سی ترتیب وار سو سو قصیدہ پڑہی سوائے مقطعات شعراء جاہلیۃ اور
اہل اسلام کے پڑہون — ولید نے کہا کہ اچہا آج مین تیرا امتحان لونگا
حکم دیا کہ پڑہو اوسنی قصیدہ پڑہنے شروع کئے اتنی پڑہی کہ یزید گہبرا گیا اور
تنگ ہوکر اوٹہہ کہڑا ہوا مگر ایک اور شخص کو بٹہلا دیا کہ وہ سنی جائے تاکہ صدق
اور کذب اوسکا دریافت ہو مدا اوی کہتا ہی کہ دو ہزار نو سی (۲۹) قصیدہ فقط
شعراء جاہلیت کا پڑہنے پایا تہا کہ ولید کو خبر ہو گئی اوسنی کہا حضرت سلامت
ابہی اہل اسلام کے بہت باقی ہین ولید نے کہا کہ ایک ہزار درہم اوسکو دو

۹۴ وہ واقع میں بیشک اوس کی کئی ہزار قصیدہ نوک زبان پر ہے — ابو محمد حریری صاحب کتاب مقامات حریری اسی شاعر کے حال میں درمیان کتاب درۃ الغواص کے یہہ بیان کرتا ہے کہ اوس کے مانند کوئی اوس زمانہ میں نہ تہا نہ اب معلوم ہوتا ہے کہ ہو — حماد راویہ مذکور کہتا ہے کہ میں یزید بن عبد الملک بن مروان کی خدمت میں بہت رہتا تہا اسی سبب سے اوسکا بہائی ہشام مجہسی خفا رہا کرتا تہا جب یزید مر گیا اور ہشام والی ریاست ہوا اوسی جب کر میں اپنی گہر میں بیٹہہ رہا ایک برس تک میں گہر سے باہر نہ نکلا مگر جو لوگ میری بہائی بند اور معتمد تہی اونکے پاس چہپ کر ملنی جایا کرتا جب میں نے دیکہا کہ اب میرا ذکر کوئی نہیں کرتا اور نہ کوئی جانتا ہے کہ وہ یہاں ہے یا نہیں — بخوف نماز جمعہ کے پڑہنی کو جامع مسجد میں جو درمیان کوچہ کے تہی گیا نماز پڑہ کر جب فراغت پائی دیکہا کیا ہوں کہ دو سپاہی ملک الموت کے صورت میری اوپر متعین ہوئے کہڑی ہیں اونہوں نے مجہسی کہا کہ ای حماد امیر یوسف بن عمر ثقفی نے جو عراق کا والی ہے تجکو یاد کیا ہے اوسیوقت میری جان سی نکل گئی دلمیں میں نے کہا کہ اسیواسطے میں گہر سی نہ نکلتا تہا وہی بات پیش آئی جس سے میں ڈرتا تہا — میں نے اون سپاہیوں سی کہا کہ اگر اجازت دو میں اپنی گہر میں جاکر اپنی اہل و عیال سی ملکر اونکو رخصت آخری کر آؤں پہر تمہاری ساتہہ چلا چلوں کیونکہ اب پہر زندہ آنا محال معلوم ہوتا ہے — اونہوں نے کہا کہ یہہ ہرگز نہ ہو سکیگا لاچار سنگ آمد و سخت آمد اونکے ہمراہ روتا چہنکتا ہو لیا جب بار عام میں پہنچا امیر لال محل میں تہا مجہی بہی وہاں لیگئے میں نے جہک کر باادب سلام کیا اوس نے میری طرف ایک پروانہ ہشام کا لکہا ہوا پہینک دیا اوس میں یہہ لکہا ہوا تہا

دوسری صدی کی شاعر

95 بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ نامہ عبداللہ ہشام امیر المومنین کیطرف سی یوسف بن عمر ثقفی
کی نام ہی اما بعد یہہ چٹہی ہے اس نامہ حماد الراویہ کی پاس کسی کو بہیج کر بلا اور اوس کو
بیخوف و خطر ہماری پاس روانہ کردی پانسو دینار اور ایک اونٹنی سانڈنی کو دیتے
ہوئی جو بارہ روز مین دمشق تک اوسکو پہونچا دی دینا — مینی دینار لئی اور اونٹنی
پر سوار ہو کر بارہ روز مین درمیان دمشق کے آکر ہشام کی دروازہ پر پہونچا اجازت
اندر آنی کی چاہی حکم ہوا آو اندر جا کی کیا دیکہتا ہون کہ ہشام شیش محل مین ہے
اوس مکان مین سنگ مرمر کے فرش استوار کیے ہوئی ہین تہی کہ دو پتہرون کی درمیان
ایک حوض سونے کی دہاری لگی ہوئی تہی اور ہشام سرخ گنبد پر پوشاک سرخ خز و دیبا
کی پہنی ہوئی بیٹہا مشک اور عنبر کی لپٹ چار طرف سی آتی تہی مینی جا کر سلام
کیا اوسنی وعلیک السلام کہا اور فرمایا کہ میری نزدیک آ کی بیٹہہ مین پاس گیا
اور پیر اوسکی چومی اتنی مین دو لونڈیان خوبصورت پری پیکر کہ اون جیسی مینی
کبہی نہ دیکہی تہین آئین اونکے کانون مین دو بالیے موتیون بیش قیمت کے پڑے
ہوئی تہی — ہشام نے پوچہا کہ ای حماد تو کیسا ہی اور کیا حال تیرا ہی مینی کہا
اچہا ہی یا امیر المومنین پہر کہا کہ تو جانتا ہے مینی تجکو کیون بلایا مینی کہا کہ کچہہ معلوم
نہین کہا کہ مینی تجکو اسواسطی بلایا ہے کہ ایک شعر کسی شاعر کا مجکو یاد آگیا تہا مین
نہین جانتا کہ وہ کسکا شعر ہے تو مجکو بتلا دی مینی کہا کہ فرمائی اوسنے یہہ شعر پڑہا

ودعوا بالصبوح یوماً فجاءت   قینة فی یمینها ابریق

مینی کہا کہ یہہ شعر عدی بن زید عبادی کے قصیدہ مین کا ہے اوسنی کہا کہ اوس
قصیدہ کو پڑہ مینی یہہ قصیدہ پڑہا

بکر العاذلون فی وضح الصبح   یقولون لی اما تستفیق

دوسری صدی کی شاعر

٩٢ ویلومونی فیک یا ابنۃ عبد اللہ والقلب عنہ کم من ھوق
لست ادری اذا کثر العذل فیھا اعذو یلومنی ام صدیق

اس قصیدہ کو پڑھتے پڑھتے اس شعر تک پہنچا جو ہشام نی پڑھا تھا

ودعوا بالصبوح یوما فجاءت قینۃ فی یمینھا ابریق
قدمتہ علی عقار کعین الدیک صفی سلافھا الراووق
مزۃ قبل مزجھا فاذا ما مزجت لذ طعمھا من یذوق
وطفا فوقھا فقاقیع کالیا قوت حمر یزینھا التصفیق
ثم کان المزاج ماء سحاب لا صری آجن ولا مطروق

یہہ شعر ہشام مذکور سنکر بہت خوش ہوا اور کہا کہ اسی لونڈی شراب پلا اور

پیالہ پلا یا لیکن یہہ خبر صحیح نہین ہے کیونکہ ہشام شراب نہ پیتا تہا اسلئی اب آگی

قصہ کا ذکر کرنا کچہہ ضرور نہین — حماد نے کہا کہ مانگ کیا مانگتا ہے اوسنی کہا کہ

ان دو لونڈیون سے ایک لونڈی مرحمت کیجئے کہا کہ دونو تجکو دین مع اونکے

زیور اور کانکے بالون کی — اور حماد مذکور کو اپنی گہر مین آتارا پہر ایک مکان مین

جو اوس کے واسطے مہیا کر رکہا تہا روانہ کیا حماد نے وہان جا کر دونو لونڈیان

اونکی زیور اور جو کچہہ ضروری اسباب چاہئی تہا موجود پایا مدت تک وہان رہا

ایک لاکہہ درہم اوسنے بطور انعام پائی حریری نی یہہ حکایت اسی طور پر لکہی

ہی — یہہ حال یوسف بن عمر الثقفی کا نہین ہو سکتا کیونکہ وہ عراق کا پہلے دریا

تاریخ مذکور کے نہ تہا بلکہ اوس سے پہلے اوسکا خالد بن عبد اللہ القسری نہا جیسا کہ ثقفی

ہے اوس کو تاریخ ولایت کی اور معزول ہونا اوسکا یہہ حال اور لوگون نے

چونکہ یوسف بن عمر کے ساتہہ چسپان کیا ہے اسلئے ہمنی بہی تنبیہا لکہدیا حماد کے

دوسری صدی کی شاعر

اخبار اور اچھی شعر بہت ہین درمیان ۱۵۵ ہجری کے اوسنی وفات پائی پید الشیں ۹۷
اوس کے درمیان ۹۵ ہجری کی ہوئی بعضی کہتی ہین کہ ایام خلافت مہدی مین فوت ہوا
بروز ہفتہ چھٹی تاریخ ماہ ذالحجہ ۱۵۸ ہجری مین وفات پائے یہہ واقعہ حماد کا ایک
گانو مسمی آزدین جو مضافات ماسندان سے ہی واقع ہوا

عجرد

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنیت اوس کے ابو عمر بعضی ابو یحیی بیان کرتے ہین نام اوسکا
حماد بیٹا عمر بن یونس بن کلیب کا رہنیوالا کوفہ کا یا بموجب قول بعضی کے باشندہ
واسط کا یہہ شخص غلام ہے بنی سواۃ ابن عامر بن صعصعہ کا مشہور بنام عجرد
یہہ شاعر مشہور شعرا بنی امیہ اور عباسیہ کا ہی مگر شہرت اوس کے ایام عباسیہ
مین ہوئی ہی درمیان زمانہ خلافت مہدی کی وہ بغداد مین آکر رہا علی بن
جعد کہتا ہے کہ ایام مہدی مین یہہ شاعر ہماری پاس آکر رہی ہے — حماد —
عجرد — مطیع بن ایاس کنانے — یحیی ابن زیاد — یہہ سب شاعر کامل تہی
لیکن چونکہ ہمارے قریب اوتری ہوئی تہی اسلئی کچہہ بری بات یا خباثت اور
ہنسی ٹھٹھہ نکر سکتی سہتے اور حماد عجرد اچھی جیّد شعرا مین سے تہا وہ بشار
ابن برد سے ہجو کرتا رہتا تہا اور بشار بہی اوسکا اسے تہا حماد کے اشعار
بشار کے ہجو مین بہت نادر ہین اگر او نمین فحش نہوتا تو مین بیشک لکہتا مگر بعض
اشعار جنمین ثقاہت پائی جاتی ہے لکہتا ہون یہہ دو شعر بشار نے حماد کے
حقین سے کہے ہتی

اذا جئته فی الحی اغلق بابه ... فلم تلقه الا وانت کمین
فقل لابی یحیی متی تبلغ العلی ... وفی کل معروف علیک یمین

اور یہہ بہی بشار نے کہی ہے

نعم الفتی لو کان یعبد ربہ ویقیم وقت صلاتہ حماد
وابیضّ من شرب المدامۃ وجہہ وبیاضہ یوم الحساب سواد

کہتی ہین کہ وہ تیر چہیلا کرتا تہا بعضے یہہ کہتی ہین کہ اوسکا باپ تیرگر تہا وہ ندیم تہا وہ شاعر ظریف مشہور تہا اوسپر تہمت زندیق یعنی کافر ہونے کی بہی لگائی گئی ہی کہتی ہین کہ درمیان اوسکے اور ایک امام کبیر کے جو ائمہ کبار مین سے گذرا ہے جسکے نام کے تصریح کرنے مناسب نہین ہے بہت دوستی تہی جب آپسمین کچہہ رنجید گی آگئی اور اوسکو خبر پہنچی کہ وہ مجہکو برا بہلا کہتے ہین اوسوقت حماد نے یہہ شعر کہہ کر رقعہ مین اوسکے پاس لکہہ کر بہیجے

ان کان نسکک لا یتم بغیر شتمی وانتقاصی
فاقعد وقم بی کیف شئت مع الادانی والاقاصی
فلطالما زکیتنی وانا المصرّ علی المعاصی
ایام ناخذہا ونعطی فی اباریق الرصاص

یہہ شعر بہی اوسکی ہین

فاقسمت لو اصبحت فی قبضۃ الہوی لاقصرت عن لومی واطنبت فی عذری
ولکن بلائی منک انک ناصح وانک لا تدری بانک لا تدری

اخبار اور اشعار اوسکے مشہور ہین درمیان ۱۶۱ھ ہجری کے فوت ہوا

الخلیل

ابن خلکان کہتا ہی کہ نام اوسکا عبد الرحمن خلیل ہے بیٹا عمرو بن تمیم فراہیدی کا جسکو فرہودی ازدی الحمدی بہی کہتی ہین وہ علم نحو مین امام تہا اوسنے

علم عروض ایجاد کیا اور پانچ دایرون مین اوس علم کو منحصر کر کے پندرہ بحر نکالین اوس کے
بعد اخفش نے ایک اور بحر ٹہرائی اوسکا نام متدارک رکہا کہتی ہین کہ خلیل مذکور نے
مکہ شریف مین اللہ تعالی سے یہہ دعا کی ہے کہ مجکو ایک ایسا علم سمجہا جو کیسی نے
مجسی پہلے اوس مین سبقت نہ پائی ہو اور کوئی بجز میری نہ جانتا ہو اور مجسی وہ جاری
ہو جب حج کر کے پہرا اللہ تعالے نی علم عروض اوس کے ذہن مین منقش کر دیا خلیل مذکور کو
علم ایقاع — اور علم موسیقے اور نغم مین بہت مہارت تہی بسبب اون دو علمون
کی یہہ علم عروض اوسنے نکالا کیونکہ یہہ دونو علم اپسمین قریب اور ایک دوسرے
کی نزدیک ہین حمزہ بن حسن اصبہانی خلیل کے حقین درمیان کتاب تنبیہ کے یہہ لکہتا ہے
کہ خلیل نے یہہ علم اپنی ایجاد سے نہین نکالا بلکہ اوسنی تصحیف کی ہے یعنی علم موسیقی
اور نغم سے یہہ اصول علیحدہ کر کے اون پر ایک فن بناکر کہڑا کر دیا ہے مگر یہہ بہی
اوسی کتاب مین اوسنی لکہا ہے کہ جب سی اہل اسلام کا شیوع ہوا کسی نے
ایسا علم کوئی نہین نکالا ہے جس کے اصل علماء عرب نی نہ نکالی ہووین سوا خلیل مذکور
کے کیونکہ اس علم کے کوئی اصل نہ کسی حکیم کے مقرر کی تہی اور نہ کوئے اوس کے
مثال مقابل اوس کے سابق مین ہو چکے تہے اس علم کو خلیل مذکور نے دہوبی کی موگری
کی آواز سے جب وہ کندی کرتا تہا نکالا ہے خلیل مذکور صالح اور عاقل اور عالم
اور بردبار آدمی تہا — نضر بن شمیل بیان کرتا ہے کہ خلیل مذکور ایک کوچہ مین درمیان
بصرہ کے رہتا تہا وہ اسطرحکا معیشت سے تنگ تہا کہ دو پیسی بہی نہ میسر آتے تہے
بڑی دشواری سی قوت لایموت حاصل کرتا تہا مگر اوس کے شاگرد مال و زر بسبب
اوس کے علم مخترع کے اوڑاتی تہے وہ یہہ بہی کہتا ہی کہ خلیل مذکور کہا کرتا تہا
کہ مین اپنا دروازہ گہر کا بند کر کے بیٹہا کرتا ہون تاکہ میرا غم اور رنج معیشت مجسی

تجاوز کرکے ہمسایون مین شہ چلا جاوی اور یہہ بہی خلیل بیان کیا کرتا تہا کہ جب چالیس برسکا آدمی ہوتا ہے اوس کے عقل اور ذہن ترقی پاتا ہے مگر بعد اوس سال کے پہر روز بروز گہٹا ہوا چلا جاتا ہے تریسٹہہ ۶۳ برس تک اور صاف ذہن آدمی کا بوقت صبح ہوتا ہے — خلیل مذکور کا کچہہ راتب خورش کا سلیمان بن حبیب ابن المہلب بن ابی صفرۃ الازدی کے سرکار سی مقرر تہا یہہ شخص والی فارس اور اہواز کا تہا اوس نے ایکدفعہ خلیل کو فرمان لکہہ کر طلب کیا تہا خلیل نہ گیا اوس کے پروانہ کی جواب مین یہہ شعر لکہہ کر بہیجے

ابلغ سلیمان انی عنہ فی سعۃ: وفی غنیً غیر انی لست ذا مال
شحاً بنفسی انی لا اری احدا یموت ھزلاً ولا یبقی علی حال
الرزق عن قدر لا الضعف ینقصہ ولا یزیدک فیہ حول محتال
والفقر فی النفس لا فی المال نعرفہ ومثل ذاک الغنی فی النفس والمال

یہہ شعر سلیمان نے دیکہہ کر خلیل مذکور کا راتب بند کر دیا اوسوقت خلیل نی یہہ شعر کہے

ان الذی شقنی فمی ضامن: للرزق حتی یتوفانی
حرمتنی مالا قلیلا فما زادک فی مالک حرمانی

جب یہہ شعر سلیمان نے سنی پہر راتب مقرر کر دیا اور اس بات کی عذر مین سلیمان نی ایک پروانہ خلیل کے نام بہیجا خلیل نے یہہ شعر اوس کی جواب مین کہے

وزلۃ یکثر الشیطان ان ذکرت منہا التعجب جاءت من سلیمان
لا تعجبن لخیر زل عن یدہ فالکوکب النحس یسقی الارض احیانا

کہتی ہین کہ ایک دفعہ عبد اللہ ابن مقفع — اور خلیل مذکور کے ملاقات تمام شب کی ہوئے ساری رات دونون باتین کرتے رہی جب صبح ہوئے اور الگ

الگ ہوئی اوسوقت خلیل سے لوگون نے پوچھا کہ عبد اللہ مذکور کیسا آپکو معلوم ہوا خلیل
نے کہا کہ اس شخص کو علم تو بہت ہے مگر عقل کم ہے — جب ابن مقفع سے پوچھا کہ
آپنے خلیل کو کیسا پایا اوسنے کہا کہ خلیل کو علم کم ہے مگر عقل زیادہ ہے
— اوسکے تصانیف سے کتاب العین علم لغت مین مشہور ہے — اور کتاب العروض
علم عروض مین — اور کتاب الشواہد — اور کتاب النقط والشکل اور کتاب
النغم موسیقی مین — اور کتاب فی العوامل نحو مین اور اکثر علماء جو کتب لغت سے
واقفیت تامہ رکہتے ہین یہہ بیان کرتے ہین کہ کتاب العین پوری خلیل کے تصنیف
نہین ہے اس کتاب کو شروع البتہ اوسنے کی تہے بلکہ اول اوس کتاب کو یہی
مرتب کیا اور نام بہی اوسکا کتاب العین رکہا مگر پوری کرنے نہ پایا تہا اوسکے
شاگردون نے مثل نضر بن شمیل وغیرہ نے جو اوس طبقہ مین موجود تہے مانند
مورخ سدوسی — اور نضر ابن علے الجہضمی وغیرہ نے پوری کی مگر جیسا
اوسنے دیباچہ مین دعوے کیا تہا ویسی جب طیار نہوئی اوسوقت انہونے اول
سے وہ دیباچہ نکالکر اوڑگایا یہہ خلیل سے بعید معلوم ہوتا ہے کہ جیسا انداز
ڈالا اور وہ اوسے ادا نہو سکے اس بات مین ابن درستویہ نے ایک کتاب
تصنیف کی ہے اوسمین یہہ حال مستوعب لکہا ہے وہ کتاب مفید ہے کہتے ہین
ہین کہ خلیل مذکور کے ایک بیٹا تہا ایکروز جو وہ گہر مین گیا اپنے باپ کو ایک شعر
کی تقطیع کرتے ہوئے پایا دوڑا ہوا باہر آیا لوگون سے کہنے لگا کہ میرے باپ
کو جن جمٹ گیا ہے لوگ گہر مین آئے خلیل سے یہہ حال اوس لڑکے
کا بیان کیا خلیل نے یہہ شعر اوس لڑکے سے مخاطب ہوکر کہے

لو کنت تعلم ما اقول عذرتنی — او کنت تعلم ما تقول عذلتکا

۱۰۳ لکن جهلت مقالتی فعذلتنی ۔۔۔ وعلمت انک جاهل فعذرتکا

خلیل نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص میرے پاس علم عروض سیکھنے آیا کرتا تھا چونکہ وہ
گندہ ذہن تھا مدت تک اوس نے سیکھا مگر کبھی تقطیع کرنی اوسکو نہ آسکی میں بھی اسی لئے
اوس سے تنگ ہو رہا تھا ایکروز میں اوس سے کہا کہ اس شعر کی تقطیع کر

اذا لم تستطع شیئا فدعہ ۔۔۔ وجاوزہ الی ما تستطیع

اپنی حوصلے کے موافق غلط و صحیح جیسی بنی تقطیع کرکے چلدیا پھر کبھی میری پاس
وہ نہ آیا گر نشکا مجکو اوس کی عقل اور فطانت پر تعجب آیا کہ باوجود ایسی گندہ
ذہن ہونے کے میرا مطلب اس شعر سے کیونکر سمجھ گیا خلیل کے خبریں بہت ہیں
مختصر کر کے ضروری لکھی گئیں ۔۔۔ سیبویہ نے اوسی سے علم ادب سیکھا کہتے ہیں
کہ خلیل کے باپ کا نام احمد اول ہے اول بعد نام رسول اللہ کی کہ اونکا نام احمد
ہی رکھا گیا پیشتر اوسکی کسی کا یہہ نام نہیں تھا پیدایش خلیل کی درمیان سنہ
ہجرے کی ہوئے ۱۷۰ھ میں یا ۱۷۵ھ میں حسب اختلاف وفات پائی بعضے یہہ بہی
کہتے ہیں کہ چوہتر برس کے اوس کے عمر ہوئے ہی

ابو الفضل العباس

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو الفضل العباس بن الاحنف بن الاسود بن طلحہ بن
حردان بن کلدہ بن خزیم ابن شہاب ابن سالم بن حیہ بن کلیب بن عبداللہ
بن عدی بن حنیفہ بن لجیم حنفی المذہب یمامہ کا رہنیوالا شاعر مشہور تھا اوسکا
ایک دیوان بھی ہے تمام دیوان مذکور میں غزلین بھری ہوئے ہیں کسی کے
مدح میں قصیدہ اوسکا کہا ہوا دیوان میں نہیں ہے وہ شاعر بہت لطیف الطبع
تیز ذہن عقلمند تھا اوس کے باریک شعر یہہ ہیں ایک قصیدہ میں کے

دوسری صدی کی شاعر

یا ایہا الرجل المعذب نفسہ — اقصر فان شفاءک الاقصار ۱۰۳
نزف البکاء دموع عینک فاستعر — عینا لغیرک دمعها مدرار
من ذا یعیرک عینہ تبکی بها — ارایت عینا للبکاء تعار

ولہ ایضاً

تعب یطول مع الرجاء لذی الهوی — خیر لہ من راحة فی الیاس
لولا محبتکم لما عاتبتکم — لکنتم عندی کبعض الناس

ولہ ایضاً

وحدثتنی یا سعد عنها فزدتنی — جنونا فزدنی من حدیثک یا سعد
هواها هوی لم یعرف القلب غیره — فلیس لہ قبل ولیس لہ بعد

شعر اوسکے تمام جید ہین وہ ۱۸۲ھ یا ۱۸۸ھ ہجری مین فوت ہوا اوسی روز کسائے نحوی — اور عباس بن الاحنف اور ہاشمیہ خمارہ یہہ لوگ سب فوت ہوئے تہی جب رشید کو اتنی جنازون کے خبر دیگئے اوسنی مامون کو حکم دیا کہ سب کے نماز پہڑو پہلی اوسکے سامنی ایک جنازہ رکہا گیا مامون نے پوچہا کہ یہہ کون ہے لوگون نے کہا کہ ابراہیم موصلی کا جنازہ ہے مامون نے کہا کہ اسکو سب کے پیچہی رکہو — پہلی نماز عباس بن احنف کے جنازہ کے پہڑی جب نماز سب جنازون کے پہڑکر فراغت پاکر مامون چلا اوسوقت ہاشم بن عبد اللہ مالک خزاعی نے پوچہا کہ آپنے عباس بن احنف کے کیون اول نماز پہڑے وجہ ترجیح کے کیا ہے باوجودیکہ مُردی سب برابر تہی مامون نے یہہ دو شعر پہڑے

وسعی بها ناس فقالوا انها — لهی التی تشقی بها وتکابد

الی لیعجبنی المحب الجاحد
۱۰۴ فحبہ تمہ ایکو غیرک ظنہم

پہر کہا کہ تو جانتا ہے یہہ شعر کسکے ہین مینی کہا جانتا ہون مامون سنے کہا جسنی یہہ شعر
کہی کیا وہ متقدم نہ ہوینے کہا سچ ہے ای میرے سردار

ابن میّادہ

نام اس شاعر کا رماح ہے وہ بیٹا مرثد کا اور مان اوسکے میادہ ہے وہ عورت
ام ولد اوسکے تہے اس شاعر کو اوسکے والدہ بسماۃ میادہ عار کرتے ہی
اوریہہ کہا کرتے ہے کہ قافیہ اور شعر کے واسطی کوشش کرتا کہ میرا نام روشن
ہو اسیواسطے وہ ابن میادہ مشہور رہا — ایکدفعہ شاعر مذکور ولید ابن یزید
ابن عبد الملک کے خدمت مین گیا اور اپنے شعر پڑہی ولیدنے حکم دیا کہ ہمارے
سرکار مین ٹوکا کرے جب اوسکو رہتے رہتے مدت مدید گذر گئے اپنا وطن یاد کرکے
ایک قصیدہ ولید کے مدح مین لکہا انمین یہہ شعر ہے ہیکہ

الا لیت شعری ہل ابیتن لیلۃً بحرۃ لیلی حیث ربتنی اہلی
وہل یسمعن اللہ اصوات ہجمۃ یطلعن من جہل خفی الی جہل
فان کنت عن تلک المواطن حابسی فاسبع علی الرزق واجمع اذا شملی
بلی بہا نیطت علی تمائمی وقطعن عنی حین ادرکنی عقلی

ولیدنے کہا کہ جاؤ ہمنی ایک سو اونٹ مرخ اور ایک سو سیاہ تمکو دئے
نامہ ہمارا مصدق کلب کے پاس لیجاؤ وہ تمکو دیگا — ابن میادہ نامہ لیکر
مصدق مذکور کے پاس گیا اوسکا ارادہ اورطرح کے اونٹ دینے
کا ہوا تعمیل حکم ولید مین اوسنے کوتاہی کرنی چاہی ابن میادہ سنے ولیدکو
عرضی کی اور یہہ دو شعر اوس عرضی مین لکہے

دوسری صدی کی شاعر

الوليد كان الجي كلب اذا دوا في عطيتك ارنا دا ١٠٥

اذا دوني بها لو ثنين شتا دقه اعطيتها د هما جعا دا

ولید نے بہت خفگی سے مصدق کو لکہا جب اوسنی موافق اوس کے کہنی کے

معدرسیون اور نکمیلون اور کہونٹون کے ابن میادہ کو سب اونٹ دئی تو آپنے

قوم مین یہہ انعام لیکر چلا گیا

نمیری

نمیری شاعر کا نام منصور ابن سلمہ ابن زرقان ہے وہ راس عین کا رہنے والا

کینت اوس کے ابو الفضل — عبد اللہ بن معتز کہتا ہی کہ مجہسے ابو رجا ضحاک

بن رجا کوفی نے بیان کیا وہ کہتا ہے ابن عبد ربہ نے یون نقل کیا کہ منصور نمیر

یعنی شاعر مذکور ایکروز اپنے دوست عتابی کی پاس گیا نمیری مذکور عتابی

کی بہت تعظیم اور تکریم بسبب اوس کے قناعت اور دیانت اور علم اور ادب کے

کیا کرتا تہا اوس کے اوس کی کہی نسبے لا یعنے نہوا کرتے تہی عتابی نے نمیری

کی چہرہ اترا ہوا دیکہا اور رنجیدہ پایا اوسی پوچہا کہ آج آپ آزردہ سی کیون

ہو رہے ہین نمیری نے کہا کہ میری زوجہ تین روز سے جنتی کو ہے دردزہ اوسکو

ہو رہا ہے ابتک کچہہ پیدا نہین ہوا تین روز اوسکو تڑپتی ہوئی گذر گئے ہین

عتابی نے کہا کہ افسوس کے بات ہی باوجود اس کے کہ اوس کے دوا بہت

آسان اور تیرے پاس ہی پہر تو دوا کرنمین تغافل کرتا ہے اوسنی کہا کہ وہ

کیا ہی — عتابی نے کہا کہ ہارون رشید سے اوسکا تماع کروا دی کیونکہ

اکثر عورتون کو بوقت ولادت بسبب تنگی فرج کے دشواری ہوا کرتی ہے

رشید کا خایہ چونکہ بڑا ہے وہ راہ کہولدیگا فوراً بچہ جن دیگی نمیری نے یہہ کلمہ

۱۰۶ بعضی شیعے عتابی سے بہت خفا ہوکر کہنے لگا کہ افسوس ہے کہ مین تجسے کبہی نہین بیہودہ
اور اِس طرح کی زخرفات نہین کہتا تہا تو اسطرح سے میری پیش آیا ہے
اور بادشاہ کی نام کی تونے اہانت کی — عتابی نے کہا کہ خفا ہونے کی کچہہ بات
نہین آپ ہی نے ہمکو گالیان دینی سکہلائی ہین (رمیری شیعہ تہا) یہہ سنکر اور
بہی زیادہ غصہ ہوا اور اسیوقت رشید کے پاس جاکر سارا حال بیان کیا رشید
یہہ سخت کلمہ سنکر ایسا غصہ مین جوش زن ہوا جسطرح ہانڈیا چولہی پر جوش مارا
کرتی ہی اور قسم کہائی کہ عتابی کو قتل کرونگا — جعفر ابن یحیے عتابی معتوب
کا دوست اور قریب اوسکا تہا اوسنے رشید سی عرض معروض کرکے اوسکے
جان بخشی کروائی بعد چند روز کے عتابی مذکور رشید کے خدمتمین بوقت شب حاضر
ہوا رشید بسبب اوسکے علم اور ادب کے بہت خاطر اوسکے کرتا تہا
عتابی نے ادہر اودہر کا ذکر کرکے رافضیون کا ذکر نکالا پہر یہہ قصیدہ نمیری
کا پہر کر سنایا

سماء من الناس ربع هائل	يعلمون النفوس بالباطل
يقتل ذرية النبي ويرجو	جنان خلود الجنان للقاتل
ويلك يا قاتل الحسين لقد	نؤت بحمل ينوء بالحامل
اي حباء حبوت احمد في	احرابه من حرارة الثاكل
باي وجه تلقا النبي وقد	دخلت في قتله مع الداخل
هلموا اطلب غدا شفاعته	اولا فرد حوضه مع الناهل
ما الشك عندي فيما القاتله	لكنني قد اشك في الخاذل

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی غرضیکہ جسوقت وہ پہڑتا ہوا اوس شعر پر پہنچا جس مین

دوسری صدی کی شاعر

باغ فدک اور فاطمہ سے وراثت کا ذکر آیا اور ابوبکر صدیق رض اور عمر فاروق
رض کا ظالم ہونا ثابت کیا رشید نے سنتی ہے اون اشعار کی عتابی سے کہا کہ یہہ
شعر کس کے ہین عتابی نے کہا کہ ای امیرالمومنین یہہ شعر تیری دشمن نمیری کے
ہین تو رشید نے حکم دیا کہ اوس حرامزادہ کو لاؤ رشید کو نمیری کے شیعہ ہونے
خبر نتھی وہ چہپا ہوا حالت تقیہ مین رہتا تہا ان اشعار سے اعتقاد دستلے جب ظاہر
ہوگیا ابو عصمہ شاعر کو جو کہ زیدیون مین سے ایک شیعہ شیعیان نبی عباس مین کا
تہا بلوا کر حکم دیا کہ اسی وقت کوچہ مین جاکر منصور نمیری کو پکڑ لاؤ اور اوس کے گدی
مین کو زبان نکالکر کاٹ ڈال پہر ہیر کاٹ پہر گردن مار اور سر کاٹ کر میرے
پاس لا اور بعد مرنے کے اوس کی جثہ کو سولی دی چنانچہ ابو عصمہ گیا جب باب الرقہ
یعنی کوچہ کے دروازہ پر پہنچا آگی سے جنازہ نمیری کا آتا ہوا پایا بدون ماری ہے
وہ مرگیا اسلئی اوسنے مراجعت کر کی رشید کو اطلاع کے کہ جہان پناہ وہ مرگیا
جب مین دروازہ مین گہسا آگی سے جنازہ آتا ہوا پایا رشید نے کہا کہ تو نے
اوسکا لاشہ جلا کیون نہ دیا یہہ تجہسی خطا ہوئی یہہ حال ارج شمیم مین لکہا ہے

مقنع الخراسانی

گرچہ یہہ شخص شاعر نہین ہے مگر چونکہ اوسنی دعوی خدائی کا کیا تہا اور چند
شعبدہ اوسی ظاہر ہوئی ہتے اسلئی اس کا ذکر بہی مین لکہتا ہون واضح ہو
کہ ابن خلکان نے اپنی کتاب وفیات الاعیان مین یہہ لکہا ہے کہ مقنع خراسانی
کا نام عطا ہے اوس کے باپ کا نام مجکو معلوم نہین کیا تہا ابتدا رحال مین وہ
ایک دہوبی تہا مرو مین رہا کرتا تہا جادو بہت جانتا تہا اوسنی لوگون سے
یہہ بیان کیا کہ خدا تعالے بطور آواگون کے دنیا مین ہمیشہ سے پیدا ہوتا رہا ہے

۱۰۸ اسطور پر کہ اولین اللہ تعالی اسنے صورت آدم کے قبول کرکی دنیا مین بود و باش
کی اس کے دلیل یہہ ہے کہ ملایکہ کو سجدہ کرنی کا حکم اسیواسطے ہوا تہا چنانچہ ابلیس بسبب
نہ کرنے سجدہ کی ملعون و راندہ اللہ ہوا بعد ازان حضرت نوح عم کی صورت مین
پیدا ہو کر اپنا نام نوح رکہا اوس کے دلیل یہہ ہے کہ تمام جہان بجز اوس کی
کشتی کی غرق ہو گیا اگر خدا نہوتا تو کسطرح پہر بچتا کیونکہ آدمی سب ڈوب گئی تہی
پہر اسیطرح پہر ہر ایک وقت مین ایک نبی بنکر ظاہر ہوا یہانتک کہ ابو مسلم خراسانی
کی شکل مین خدا نے پیدایش پائی اب مین وہی خدا ہون جو ابو مسلم کی شکل مین
سے نکل کر تم مین کہڑا ہوا باتین کر رہا ہون جہلا اور عوام الناس نے اوس کے قول
کی تصدیق کرکے سچ مان لیا اور یقین کر لیا کہ تو بیشک خدا ہے چنانچہ اوس کے
پوجا جاری ہو گئے تہی مگر جو لوگ عقلمند تہے اونہون نے اوس کے کہنی کو ہرگز باور
نہ کیا طرفہ تر یہہ کہ وہ بہت بدصورت اور ایک آنکہہ سے کانا بہی تہا مخالفین اوس سے
لڑتی رہتے تہے اوسنی لوگون کو بے ایمان کرنی کے واسطے ایک چاند بنایا اور
ستارہ اوس کے گرد تہی وہ چاند دو مہینی کی فاصلہ کی راہ پر سے دکہلائی
دیا کرتا تہا پہر غایب سے بے ہو جایا کرتا تہا اسلئی اور زیادہ لوگون کو اوسکا
اعتقاد ہو گیا تہا شعرا نے اس چاند کو اپنے اشعار مین باندہا ہے چنانچہ
ابو العلا معری کہتا ہے

اقف ایها البدر المقنع راسه   ضلال وغی مثل بدر المقنع

یہہ حال مقنع کا جب کہ بہت مشہور ہو گیا چار طرف سے مسلمانون نے اوس کے
قتل کا ارادہ کیا اور جس قلعہ مین وہ رہتا تہا وہان جا چڑہے اوسنے جب
جانا کہ اب مین بالضرور مرجاؤنگا تمام اپنی جورون کو جمع کرکے زہر پلایا جب

دوسرے صدی کی شاعر

سب مر چلکین پہچی سے ایک گہونٹ آپ بہی زہر ہلاہل کے پیکر مر گیا مسلمانون نی اوسکا
قلعہ مین گہس کر اوسکے تمام متبعین اور تابعدارون کو جو اوسکے امت مین داخل
تہی قتل کرکے ڈہیر لگادیا کسی کو زندہ نہ چہوڑا یہہ واقعہ درمیان سنہ ۱۶۳ ہجری کے
گذرا تہا لعنت اللہ علیہ و نعوذ باللہ من الخذلان

ولید ابن یزید

یہہ ولید بیٹا یزید کا پوتا عبد الملک کا پڑوتا مروان ابن الحکم کا ہے جس روز
ہشام فوت ہوا اوسی روز اس ولید کے بیعت خلافت ہوگئے وہ بدہ کا روز
تہا چوتہی تاریخ ماہ ربیع الاخر سنہ ۱۲۵ ہجری مین یا جمعرات کی دن دوسرے تاریخ جماد الاخر
سنہ ۱۲۶ مین جب اختلاف تخت نشین ہوا اوسنے ایک برس دو مہینے بائیس روز
سلطنت سے چالیس برسکا ہوکر مقتول ہوا جس موضع مین کہ وہ مارا گیا تہا وہین
مدفون ہوا وہ ایک گانو دمشق کا معروف بنام بخرا تہا — یہہ شخص شراب خوار
اور نسوڑا اور رحیین کا بندہ تہا راگ بہت سنتا تہا اسی کے وقت مین اطراف
وگرد نواح سے ڈوم سب اوسکے خدمتمین آکر جمع ہوئے ہتے چنانچہ اوسکے
زمانہ کے یہہ ڈوم مشہور و معروف تہی — ابن سریج معبد — غریض — ابن عائشہ
— ابن محرز — طویس — سبب اوسکے تمام خاص و عام یعنی باشندگان
بلاد مین راگ کا چرچا ہوگیا اور ہر ایک آدمی گاتا بجاتا عیش کرتا تہا اور وہ نہایت
شوخ طبع اور ظریف اور بیباک آدمی تہا شوخی طبع اوسکے ان اشعار
سی ہر ظاہر ہے کہ جب اوسکی بہائی ہشام نے وفات پائی اور اوسکے
نوبت تخت نشینی سے آئی اوسوقت اوسنی ہشام کے بیٹیون سے نوحہ کی آواز
سنکر یہہ شعر کہے

دوسری صدی کی شاعر

۱۱۰ اني سمعت خليلي	نحو الرصافة رنه ؎
اقبلت اسحب ذيلي	اقول ما حال هنه ؎ :
اذا بنات هشام	يندين والدهن ؎ :
يدعون ويلا وعولا	والويل حل بهنه ؎ :
انا المخنث حقا :	ان لو انيك كهنه ؎ :

اس شخص کے فسق اور فجور اور معصیت کے باب مین مورخین نی بہت کچہہ لکھا ہے مگر مسعودے یہہ کہتا ہی کہ ایک روز ولید مذکور نے یہہ آیت قرآن شریف مین سے پڑہے واستفتحوا وخاب كل جبار عنيد من ورائه جهنم

یہہ پڑہتے ہی حکم دیا کہ قرآن شریف کو میرے سامنے کہڑا کرو چنانچہ بطور نشانہ کہڑا کرکے قرآن کی تیر لگانی لگا اور یہہ شعر پڑہتا جاتا تہا

تهدد كل جبار عنيد :	فها انا ذاك جبار عنيد
اذا ما جئت ربك يوم حشر	فقل يارب حرقني الوليد :

اور محمد بن مبرد یہہ کہتا ہے کہ ولید نے دو شعرون مین جسمین نبی صلعم کا ذکر کیا ہے کفر بکا ہے وہ یہہ ہین

تلعب بالخلافة هاشمي	بلا وحي اتاه ولا كتاب
فقل لله يمنعني طعامي	وقل لله يمنعني شرابي :

مسعودے کہتا ہی کہ ولید مذکور اپنی باپ کے جورون اور بہا بجیون اور پہوپہیون بیٹیون اور چچا زادیون سے زنا کیا کرتا تہا

زید شہید

یہہ زید بیٹا علے بن حسین بن علے بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا ہی خلیفہ ہشام ابن

دوسری صدی کی شاعر

عبدالملک کے زمانہ مین درمیان سنہ ۱۲۱ ایکسو اکیس ہجری یا سنہ ۱۲۲ ہجری کی حسب اختلاف
شہید ہوئے زید رض مذکور نے اپنی بہائی ابو جعفر محمد بن علے بن الحسین رض سے
اس امر مین مشورت کے کہ مین اپنے حق خلافت کا مطالبہ کرون یا نہ کرون ابو جعفر محمد
نی کہا کہ بہائے اہل کوفہ کے سازس پر تم مت بہولو کیونکہ یہہ لوگ بڑی فریبی
اور دغاباز ہین دیکہو تمہارا دادا علے اور چچا حسن اور باپ حسین انہین لوگون
کی فریب مین آکر مقتول ہوئے اور کوفہ ہی کی مضافات مین تمام اہلبیت گرفتار
ہوئے پکڑی گئے کیا کیا رسوائیان ہو چکین تم اس ارادہ سی باز آو ہرگز نہ جاو
یہہ لوگ تمہارا ساتہہ نہ دینگے تم ماری جاوگے ساتہہ والی بہاگ جاینگے
اونہونے بہیترا سمجہایا ہرگز نہ مانا کہا کہ بہائی مین تو مطالبہ اپنی حق کا کرونگا آخرکار
ابو جعفر محمد نے اونکو وداع کیا اور کہا بہائی یہہ آخری ملاقات ہے کلکی روز
تمکو سولی ملیگی اور اب قیامت کو ہم تم ملینگے — زید مذکور ہشام کی پاس
گئی جب اوس کے مجلس مین جاکر کہڑے ہوئی کوئی جائی نشست کی اپنی موافق
نہ پائی آخر کنارہ پر جا بیٹہی اور کہا کہ ای امیرالمومنین کوئی بزرگ سے تکبر نہین
کیا کرتا ہشام نے کہا کہ چپ رہ باندی بچے تو خلافت کا مدعی ہی اور حالانکہ
تو باندی بچہ ہے اونہونے کہا کہ ای امیرالمومنین اگر مین جواب دونگا تو آپ
کو سوار امناً اور صدقناً کہنی کے کچہہ نسوجہے گا اوسنے کہا کہ کہہ زید شہید نے
فرمایا کہ حضرت اسمعیل نبی کے والدہ مسماۃ ہاجر باندی تہی بیوی سارہ والدہ
اسحاق کے اوسکا باندی پن ہونا مانع نیک اطواری اور نیک اولاد کا نہوا
کیونکہ اوسی کی پیٹ سے حضرت اسمعیل کیا بڑے نبی ہوئے اوسی کی اولاد
سی پیغمبر خدا محمد مصطفی پیدا ہوئی اور تمام عرب کا اسمعیل باپ ہوا یہہ شرافت

دوسری صدی کے شاعر

۱۱۲ اوس باندی بچہ کو ہوئے اور حالانکہ مین فاطمہ کا بیٹا علی کے نسل سی ہون مجکو آپ باندی بچہ کہتی ہین پہر یہہ شعر کہے

فشردہ الخوف وازرا بہ	کذاک من یکرہ حر الجلاد
منخرق الخفین یشکوالوجا	تنکبہ اطراف مرو حداد
قد کان فی الموت لہ راحۃ	والموت حتم فی رقاب العباد
ان یحدث اللہ لہ دولۃ	یترک آثار العدی کالرماد

بعد ازان کوفہ مین جاکر ہمراہ اپنے بہت اشراف اور قرا اور رجا بدین لیکر یوسف بن عمر ثقفی پر خروج کیا جب لڑائے ہونی لگے وہ کوفی جو ہمراہ زید کے گئے تہی سب بہاگ گئی چند آدمی اونکے ہمراہ رہی خوب لڑے داد شجاعت دی زید شہید مجروح ہوئے اونکی پیشانی مین ایک تیر بہت سخت آکر لگا انہونے چاہا کہ کوئی اسکو نکالدے ایک حجام کی پاس کسی گانو مین گئے اوسنی تیر نکالا نکلتے ہی تیر کی روح مثل تیر پروا کر گئی ساقیہ الماء مین مدفون ہوئے اونکی قبر پر مٹی ڈالکر گہانس اور کانٹی رکہکر پانی بہا دیا تہا تاکہ کسیکو معلوم نہو کہ کہان مدفون ہوئے لیکن وہ حجام کم بخت اونکے قبر جانتا تہا اوسنے یوسف مذکور عامل ہشام کو خبر کر دی اوسنی جاکر قبر مین سے نکالکر اونکا سر کاٹا اور ہشام کے پاس سر بہیدیا ہشام نی اوسکو لکہا کہ ننگا کرکے اوسکو سولے بہی دی چنانچہ اوسوقت بعضی شعرا بنی امیہ نے شیعان علے پر طعنہ آمیز ایک قصیدہ اس باب مین لکہا ہے جسکا اوں شعر یہہ ہے

صلبنا لکم زیدا علی جذع نخلۃ	ولم نر مہدیا علی الجذع یصلب

پہر ہشام نے یوسف کو لکہا کہ اوسکے لاش کو جلاکر خاک کرکے ہوا مین اوڑا دے چنانچہ ایسا ہی کیا یہہ حال تاریخ مسعودی سی منقول ہے

دوسرے صدی کی شاعر

فَرَزدَق

ابن خلکان کہتا ہی کہ فرزدق کی کنیت ابو فراس اور نام ہَمّام یا ہُمَیم بالتصغیر ہے وہ بیٹا ابو الاخطل بن صعصعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفین ابن مجاشع بن دارم سمیی عوف بن حنظہ بن مالک بن زید مناۃ ابن تمیم بن مُرّ کا قوم سی تمیمی معروف بنام فرزدق یہہ شاعر مشہور ہے وہ جریر کا یار تہا والدہ اوسکے لیلی بنت حابس بہن اقرع بن حابس کے تہی فرزدق مذکور اپنے باپ کے قبر کی بہت تعظیم کیا کرتا تہا جو کوئے شخص اوسکے باپ کی قبر کے دہائی دیتا فوراً کہڑا ہوکر اوسکے مطلب کے سعی کرتا اور حتی المقدور اوس مقصد کو پورا کر دیتا تہا — کہتی ہین کہ حجاج ابن یوسف ثقفی نی جسوقت تمیم بن زید قینی کو بلاد سند کا حاکم کرکے بہیجا اوسنے بصرہ مین آکر وہان کی باشندون کو بیگار مین پکڑکر اپنی ساتہہ لیلئی ایک بوڑہیا کا لڑکا مسمے خنیس بہی پکڑا گیا وہ روتی ہوئے فرزدق کے پاس اوسکے باپ کی قبر کی دہائی دیتی ہوئے آئی فرزدق نی کہا کہ تیرا کیا حال ہے اوسنی کہا کہ تمیم ابن زید نے میرا بیٹا اکلوتا پکڑکر اپنی لشکر کے ساتہہ کر لیا ہے اور میری کوئی بچہ سوا اوسکے نہین وہ کماتا تہا میرا گذارا ہوتا تہا اوسنے کہا کہ اوسکا نام کیا ہے اوس عورت نی کہا کہ خنیس نام ہی فرزدق نے یہہ اشعار تمیم ابن زید کے پاس ایک شخص کی ہاتہہ لکہہ کر بہیجے

تمیم بن زید لا تکونن حاجتی :	بظہر ولا یعیا علی جوابہا
وہب لی خنیسا واحتسب فیہ منۃ	لعبرۃ ام ما یسوغ شرابہا
اتتنی فعاذت یا تمیم بغالب	وبالحفرۃ السافی علیہا ترابہا
وقد علم الاقوام انک ماجد	ولیث اذا ما الحرب شب شہابہا

دوسرے صدی کی شاعر

۱۴۱ جب یہہ اشعار تمیم کے پاس پہنچے اوسکو یہہ شک ہوا کہ نام اوسکا خنیس ہے یا جیش ہے
حکم دیا کہ لشکر مین دیکہو جو شخص ان دونون نامون مین سے کوئی سا نام رکہتا ہو لی آو
چنانچہ چہہ آدمی اوسی نام کے کہ کسیکا جیش نام تہا کسی کا خنیس فرزدق کے پاس ہوا دے
ایک ساتہہ اور بہائی چہٹ گئے — فرزدق نے اپنی باپ کے مدح اور فخر مین بہت
شعر کہے ہین — اہل علم کو فرزدق اور جریر کے فضل اور فصل مین اختلاف ہے
یعنی کونسا ان دونون مشہور شاعرونمین فاضل تہا اور انمین کیا فرق ہے محاورت
اور بولچال کس کے اچہی ہین اصل یہہ ہے کہ جریر باجے اچہا تہا اور فرزدق عالم
اور شاعر کامل تہا جریر اوس کے مذمت اور ہجو بہت کرتا رہتا تہا اور رد وہ اوس کے
خبر لیتا تہا — ایکدفعہ مروان نی اس شاعر کو ایک نامہ دیا اور کہا کہ فلانی عامل
کی پاس لیجاو وہ تجکو انعام دیگا اور اوس نامہ مین یہہ لکہہ دیا کہ جب یہہ میرے
پاس آوی اوس کے کوڑی مار کر اوسکو قید کر لینا بعد از ان تین شعر مروان
نے فرزدق کے سامنی پڑہی اوسنے بسبب فطانت اور عقل کے جان لیا کہ اوس نامہ
مین کچہہ اسنی بدی کے ہے وہ نامہ پہینک کر یہہ شعر فرزدق نے پڑہی

یا مروان مطیتی محبوسة	ترجوا الحباء وربها لم ییأس
وحبوتنی بصحیفة مختومة	یخشی علیہا حیاء النقوس
الق الصحیفة یا فرزدق لا یکن	نکداء مثل صحیفة المتلمس

غرضیکہ وہ نامہ مروان کا پہینک کر سعید ابن العاص اموی کے پاس بہاگ کر
گیا اوسجائے حضرت امام حسن ع اور امام حسین ع اور عبد الله بن جعفر رض
یہہ لوگ بیٹہے تہے سب حال اونسی بیان کیا کہ مروان نے مجکو پہنسوا دیا ہوتا مین جان
بچا کر تمہاری پاس بہاگ کر آیا ہون ہر ایک شخص نے ان مین شخصون مذکورہ

دوسری صدی کی شاعر

بالا مین سے ایک ایک سو اوسکو دینار دئے اور اونٹ دی اور کہا کہ تو بصرہ مین ۱۱۵
چلا جا — اور مروان کو لوگون نے کہا کہ تو نے بڑی خطا کی کسلئے کہ تو نے اپنی عزت
شاعر مصر کے سامنی کہوئے اب وہ تیری ہجو خوب کیا کریگا مروان نے ایک ایلچی
اوس کی پیچھے بصرہ مین روانہ کیا اور دو سو دینار اور ایک اونٹ اوسکو دلوائی
تا کہ مذمت اور ہجو نکرے یہہ شاعر اپنی زمانہ مین بہت انعامات پاتا رہا ہے اور اخبار
اوسکے بہت ہین اختصار بہتر ہے درمیان بصرہ کے سنہ ۱۱۰ ہجری مین وفات پائی
ایکسو برس کا ہو کر فوت ہوا اوسنے حضرت علی رض کو دیکہا تہا

یزید ابن طثریہ

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنیت اوسکی ابو المکشوح نام یزید بیٹا سلمہ بن سمرہ بن
الجر بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر ابن صعصعہ کا معروف بنام ابن طثریہ کے
کی یہہ شاعر مشہور شعرا عرب مین کا ہے وہ شاعر مطبوع اور عقلمند فصیح کامل
الادب وافر المروة تہا کوئی عیب اور طعن اوسپر آج تک نہین لگایا گیا اور
سخی اور شجاع سپاہی تہا اور کہا سنا اوسکی قوم قشیر مین بہت تہا ملوک بنی امیہ
کی اوسکے بہت ناظر کرتے تہے وہ اونہین کے شعرا مین سی یہہ ایک شاعر
ہی — کہتی ہین کہ اس شاعر کا نام مودق سبب مشہور ہے (مودق لغت مین اوس
شخص کو کہتی ہین جو عورتون سے ایسے باتین بناوے کہ وہ جماع کی طرف
رغبت کرکے اوس کو چاہنے لگین) اسکو مودق اسواسطے کہتی ہے وہ خوشرو
اور شیرین گفتار تہا عورتون کے پاس اکثر بیٹہ کر ایسی ایسی باتین بناتا اور ایسی
ایسی شعر سناتا کہ مرد کے خواہشمند ہوکر قریب انزال بسبب نرمی سننے ہوجاتی
تہین — مگر ایک شخص یہہ کہتا ہے کہ نامرد تہا اوس سے اولاد بہی نہین ہوئی

دوسری صدی کی شاعر

۱۱۶ اس صورت مین لازم آتا ہے کہ وہ عورتونسی مجامعت نہ کرتا ہو مگر اس بات سے یہہ ثابت
نہین ہوتا کہ وہ عورتون کی مخالطت نہ رکہتا ہو کیونکہ نامرد عورتون مین بہت بیٹہہ کر ایسی
باتین بنایا کرتے ہین جنسی وہ مرد کے خواہش کرتی ہین غرضیکہ وہ شاعر اچہا تہا اوسکے
اشعار ابو تمام نے کتاب حماسہ مین عورتون کے باب مین مندرج کئی ہین اونکی لکہنے
کی کچہہ ضرورت نہین مگر یہہ دو شعر مرزبانی کے کتاب موشح سے لکہتا ہون

وحنت قلوصی بعد هدء فهاجها ... فیا روعة ما راع قلبی حنینها
وقلت لها صبرا فکل قرینة ... ستفرد یوما لا یدوم قرینها

وله ایضاً

اذا الحرب جنا لو نجمل بینة ... بهذا ان لاعادی وهی بادر جمالها
ولا بیت لیها بالسلام ولم نقل ... لهم من بنو ان شی هم کیف حالها

اشعار اور بہی بہت ہین — یزید مذکور ایک گانو مین جسکو فلج کہتی ہین وہ مضافات
یمامہ سی ہے ایک لڑائی مین جو ۱۲۶ ہجری مین ہوئی تہی جس سال مین کہ ولید
ابن یزید اموی مقتول ہوا تہا مارا گیا

ابو الحرث غیلان عرف ذو الرمہ

غیلان مذکور بیٹا عقبہ بن بہیس بن مسعود کا اولاد مضر ابن عدنان سے شاعر
مشہور ہے اوسکو ذو الرمہ کہتی ہین وہ بہت بڑا شاعر اور مشہور شعرا مین سے
گذرا ہے کہتی ہین کہ ذو الرمہ اونٹون کے بازار مین کہڑا ہوا اپنی شعر پڑہ رہا تہا فرزدق
شاعر بہی وہان جا نکلا ذو الرمہ نے کہا کہ ای ابو فراس میری شعر کیسے ہین
فرزدق نے اچہی داد دی اور کہا کہ تو بہت اچہا شعر کہتا ہی — ذو الرمہ
بہی ایک عاشق عشاق عرب سے مشہور و معروف ہے وہ ایک عورت

دوسری صدی کی شاعر

سماۃ مَیَّۃ کو جو مقاتل ابن طلبہ بن قیس بن عاصم منقری کی بیٹی تہی چاہتا تہا ساری عمر ۱۱۷
اوسکے محبت کا دم بہرتا اور اوسپر مرتا رہا اور اکثر اشعار اوسے عورت پر
اوسنی کہی ہین — ابن قتیبہ نے طبقات الشعراء مین یہہ لکھا ہے کہ ابوضرار
عنوے کہتا تہا کہ مینے ذوالرمہ کی معشوقہ سماۃ میہ کو بچشم خود دیکھا مینی اوسے
کہا کہ مجکو بہی بتلا کیسے خوبصورت ہے رنگ وروپ اوسکا کیا تہا اوسنی کہا کہ
گول مونہہ اور گال لمبی ناک بڑی اوسپر ایک تل کا نشان تہا اور صاحب جمال
خوبصورت عورت تہی پہر مینے پوچہا کہ تیرے سامنی اوسنی اپنی عاشق کا کوئی
شعر بہی پڑہا اوسنے کہا کہ وہ اپنی بچون کو آگے لئے ہوئی کہڑی تہی مینے اوسکو خوب
طرح سے دیکہا اوسنے کہا کہ مین مدت سے ذوالرمہ کی شعر سنا کرتے تہی لیکن اوسکو
دیکہا نہ تہا ایکروز بسبب شدت اشتیاق اور شعلہ زنی آتش فراق کے مینی اللہ کے
نام کی نذر مانے اور یہہ دلین کہا کہ اگر ذوالرمہ کو دیکہون تو ایک اونٹ اللہ
کی نام پر قربان کرونگے جس روز مینی اوسکو دیکہا میری پسند نہ آیا کیونکہ وہ شکل
کا بہونڈا سیاہ آدمی تہا مگر ہاں یہہ بات ہے ملیح یعنی نمکین تہا مینی دیکہتے ہی بہت افسوس
کیا کہ جسکا اشتیاق یہہ کچہہ تہا کہ اوسکے قربان کرنے ٹہرائے ہاتہی افسوس وہ کریہہ المنظر
نظر پڑا ذوالرمہ نے یہہ حال دیکہہ کر یہہ شعر کہے

علی وجہ مي مسحۃ من ملاحۃ — وتحت الثیاب العار لو کان بادیا
الم تر ان الماء یخبث طعمہ — اذا کان لون الماء ابیض صافیا
فواضیعۃ الشعر الذی لج فانقضی — بمي ولم املک ضلالا فؤادیا

مشہور شعر ذوالرمہ کے اوسکی معشوقہ میہ کے حقمین یہہ دو شعر ہین

اذا ہبت الارياح من نحو جانب — بہ آل مي ہاج قلبي ہبوبہا

تیسری صدی کی شاعر

۱۱۸ ھوی کل نفس حیث حل حبیبھا   ھوے تالی بف العینان شلہ دائما

ایک اور عورت مساۃ خرقاء کا بھی دم بھرتا تھا یہہ عورت بنی بکا بن عامر بن صعصعہ کے قبیلہ کی تھی
کہتی ہیں کہ ذوالرمہ نے سفر کسی جانب کا کیا تھا مساۃ خرقاء اپنی خیمہ کی باہر بیٹھی رہی تھی وہ
دیکھتی ہے اوس پر عاشق ہو گیا گڑی پہاڑ کر اوس کے پاس گیا کہنی لگا کہ میں مسافر غریب
ہوں میری گڑی پھٹ گئی ہیں ان کو درست کر دیجئی اوس عورت نے کہا کہ یہہ مجھسی
درست نہو سکنگے کیونکہ میں خرقاء ہوں خرقاء کو درست کرنے سی کیا نسبت (خرقاء کے
معنی پہاڑنے والی کے ہیں) اوسپر بھی بہت شعر کہی ہیں جنہیں ذوالرمہ کے بہت ہیں
اختصار بہتر ہے تاکہ کتاب بڑی نہو جا — اوسنی درمیان ۱۱۷ ہجری کے وفات پائی
جب مرنے لگا اوسوقت اوسنی یہہ کہا کہ میں چالیس برس کا ہوں

حصہ تیسرا

اب شروع ہوئی تیسری صدی اسمیں اون شعرا کا بیان ہے جو اس صدی میں
موجود تھی اور اسی میں مری

ابراہیم الصولی

ابراہیم بیٹا عباس کا پوتا محمد کا پڑوتا صول تکین کا شاعر مشہور رہا ہے یہہ بھی ایک شاعر
جید اور کامل گذرا ہے اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت اچھا ہی گرچہ اوس کا حجم
چھوٹا ہے مگر سب اشعار اوس کے منتخب اور باریک اور بہت اچھی ہیں یہہ دو شعر
اوس کے بہت باریک مضمون کے ہیں

دنت باناس عن تناء زیارۃ   وشط بلیلی عن دنو مزارھا

وان مقیمات بمنعرج اللوی   لاقرب من لیلی وھاتیک دارھا

اوس کے نثر بھی بہت بدیع اور غریب ہوتی تھی ایک نامہ جو اوسنے بادشاہ کیطرف

تیسری صدی کی شاعر

سی کسی باغی کو لکھا ہی درباب تہدید اور توعید کی بہت کمال اور صنعت لطافت کی 119
ساتھہ لکھا ہی وہ یہہ ہے اما بعد فان لامیر المومنین اناة فان لم تغن
عقب بعدها وعید افان لم تغن اغنت عن ائمه
والسلام یہہ عبارت باوجود اختصار کے نہایت ابداع کے رتبہ پر ہی
کیونکہ اگر چاہو اسکا شعر اسی طرح پر منظوم ہو سکتا ہی اسطرحپر
اناة فان لم تغن عقب بعدها وعید افان لم تغن اغنت عزائمه
وہ کہا کرتا تہا کہ مین کبہی تکلیف سی یا سوچ و فکر سے خط نہین لکھا کرتا جو دل مین
ہی فکر آیا لکھہ دیا یہہ بہانجا عباس بن احنف حنفی شاعر مشہور کا ہی صولی اوسکو اسواسطے
کہتی ہین کہ ایک اوس کے اجداد مین سے مسمی صول اوسکا دادا گذرا ہے وہ ایک
بادشاہ جرجان کا تہا یزید بن مہلب بن ابی صفرہ کے ہاتہہ سے مسلمان ہوا اور حافظ ابوالقاسم
حمزہ ابن یوسف سہمی تاریخ جرجان مین کہتا ہی کہ صول مذکور جرجانی الاصل ہے اور
صول نام ایک گانو جرجان کا ہے اوس کیطرف اوسکو نسبت کرکے صولی کہتی
ہین اصل مین اوس گانو کا نام جول ہے شاید معرب اوسکا صول ہی ہو ـــ اور
ابو عبداللہ محمد بن داود بن جراح نے کتاب الورقہ مین اوسکا یہہ حال لکھا ہے ــ
کہ ابراہیم بن العباس بن محمد بن صول بغدادی ہی اصل اوس کی خراسان کے ملکے
کنیت اوس کی ابو اسحاق وہ اپنے اقران مین سب سے زیادہ شعر کہتا تہا اور
باریک زبان سبہی زیادہ تہا اشعار اوس کے تہوڑی تہوڑی ہوتے تہے جیسا کہ
مثلث یا ستہ بیتی جب زیادہ کہنی کا ارادہ کرتا دس شعر کہتا جسکو عشرہ کہتی ہین وہ
پسند خاص و عام تہا ـــ اصلمین وہ ترکی ہی کیونکہ صول ـــ اور فیروز دو نوتہین
بہائی تہی جرجان کے سلطنت کرلی تہی وہ دونو ترکے تہی مگر لباس فارسیون کیسا

تیسری صدی کی شاعر

 پہنچتی ہے اسلی اہل فارس کے مشابہہ ہوگئی تہی جبکہ یزید بن مہلب بن ابوصفرہ جرجان
مین آیا اون دونو کو پناہ اور امن دی اور صول اوس کے پاس رہا کیا یہانتک کہ
اوسکے ہاتہہ سے مسلمان ہوا اور اوسکی ہمراہ ہر روز یوم العقر مقتول ہوا — اور
ابوعمارہ محمد بن صول ایک شخص ہے ادعے خلافت تہا جسکو عبداللہ بن علے عباس
چچا سفاح و منصور کے نے قتل کیا تہا — اور ابراہیم اور اوسکا بہائی عبداللہ دو نو
ذو ریاستین فضل بن سہل کے پاس آرہی ہتے بعد ازان عاملین سلطان مین بہرتی
ہوا تا وفات اسی عہدہ پر رہا چنانچہ پندرہوین ماہ شعبان ۲۴۳ ہجری تک پرگنہ سر من رای
کی نفقات اور زمین کے آمدنی کا وہ کام کرتا تہا ابن خلکان کہتا ہے کہ مینی اس
شاعر کا دیوان دیکہا اور اوسے بہت کچہہ لکہا ہی یہہ دو شعر ہی اوسکی دیوان
مسلم بن الولید انصاری کے مین مینی پائی ہین

لا یمنعنک خفض العیش فی دعة | نزوع نفس الی اهل و اوطان
تلقی بکل بلاد ان حللت بها | اهلا باهل و جیرانا بجیران

اور یہہ دو شعر ہی اوسیکے مین کہتی ہین کہ اگر کسی شخص پر کوئی مصیبت آئی تو وہ
یہہ دو شعر پڑہا کرے خدا اوستے وہ مصیبت دور کریگا

ولرب نازلة یضیق بها الفتی | ذرعا و عند الله منها المخرج
ضاقت فلما استحکمت حلقاتها | فرجت و کان یظنها لا تفرج

وله ایضا

الی البیة حلو ان تواسیه | عند السرور الذی واساک فی الحزن
ان الکرام اذا ما اسهلوا ذکروا | من کان یالفهم فی المنزل الخشن

اوسکا ہر ایک قطعہ اور شعر نادر ہے اختصار بہتر ہے ابراہیم صول مذکور دریاں

تیسری صدی کی شاعر

نصف ماہ شعبان سن دو سو پچاسی ہجری کے سر من رای مین فوت ہوا

ابو حاتم

ابو حاتم سہل ابن محمد بن عثمان بن یزید الجشمی سجستانی نحوی لغوی مقری نزیل بصرہ کا اور عالم وہان کا تہا یہہ شخص علوم آداب مین امام تہا اوس کے زمانی کے علماء نی مثل ابوبکر محمد بن درید اور مبرّد وغیرہ نے اوس سی علم پڑہا مبرد کہتا ہی کہ مین وہ یہہ بیان کرتا تہا کہ مینی کتاب سیبویہ کے اخفش سے دو دفعہ پڑہے ہی — ابو حاتم مذکور ابوزید انصاری — اور — ابو عبیدہ اور اصمعی سی بہت روایت کیا کرتا تہا — اور وہ علم لغت خوب جانتا تہا اور اشعار اور علم عروض اوس کے نوک زبان پر تہا معمی کے نکالنی کا اوسکو خوب ڈہب آتا تہا اوس کے شعر بہت اچہی ہین مگر علم نحو مین کامل نہ تہا چنانچہ اسیلئی جب کبہی ابو عثمان مازنی اوسکو عیسی بن جعفر کے گہر مین ملجاتا جلدی سی یاہین خیال کہ مازنی کوئی مسئلہ نحو کا مجہسے نہ پوچہنے پاوی چلاجایا کرتا تہا کیونکہ اگر نہ آوی گا تو ندامت ہوگے — اور نیک و صالح و پارسا آدمی تہا ہر ہفتہ مین ایک قران ختم کرتا اور ہر روز ایک دینار صدقہ کیا کرتا تہا اوس کے نظم بہت اچہی ہاہے ابو العباس مبرد اوسکا شاگرد نہایت خوبصورت تہا وہ اوسکے پاس بہت رہتا تہا اور اوسی پڑہا کرتا تہا اسلئی اوسنی یہہ اشعار اوسپر بنائی ہین

ماذا لقیت الیوم من ... متمجن خنث الکلام
وقف الجمال بوجہہ ... فسمت لہ حدق الانام
حرکاتہ وسکونہ ... تجنی لہا ثمر الآثام
واذا خلوت بمثلہ ... وعزمت فیہ علی اعتزام
لم اعد افعال العفا ... ف وذالداک للغی امر

۱۴۴ نفسی فداک لئن یا ابا العباس حل بک اعتصامی
فارحم اخاک فانہ نزر الکری بادی السقام
وانلہ ما دون الحرام فلیس یرغب فی الحرام : :

ابو حاتم مذکور نے اپنی شاگرد کو یہہ نسخا سکہلایا تہا کہ اگر تیرا ارادہ کسیکو مخفی خط لکہنی کا ہو اگر سے تو تازہ دودہ سی جسمی جوش نہ دیا ہو نامہ لکہہ دیا کر مکتوب الیہ اوسپر جب جلی راکہہ ڈالکر کاغذ کو جہاڑ ڈالیگا فوراً حرف نمودار ہونگے اور اگر مازراج ابیض سے لکہی گا تو اوسپر مکتوب الیہ کوئی شی کسیلی ڈالی تاکہ حرف ظاہر ہون اسیطرح بالعکس اگر کسیلے چیز سی لکہی مازراج ڈالدی — اوسکے تصنیف سے بہت کتابین ہین ازانجملہ کتاب اعراب القران — اور کتاب اغلاط عامہ — اور کتاب الطیر — کتاب المذکر والمونث — کتاب النبات — کتاب المقصور والممدود — کتاب الفرق — کتاب القراآت — کتاب المقاطع والمبادی — کتاب الفصاحۃ — کتاب النخلہ — کتاب الاضداد — کتاب القسی والنبال والسہام — کتاب السیوف والرماح — کتاب الدرع والفرس — کتاب الوحوش — کتاب الحشرات — کتاب الہجا — کتاب الزرع — کتاب خلق الانسان — کتاب الادغام — کتاب اللبا والبن الحلیب — کتاب الکرم — کتاب الشتاء والصیف — کتاب النحل والعسل — کتاب الابل — کتاب العتب — کتاب الخصب والقحط — کتاب اختلاف المصاحف وغیر ذلک یہہ بہی شعر ابو حاتم کا ہے

ابرزوا وجہہ الجمیل : ولاموا من افتتن : ۱۲
لو ارادوا عفافنا : ستروا وجہہ الحسن : ۱۲

اوسکی اشعار بہت ہین وہ درمیان محرم یا ماہ رجب کے حسب اختلاف

تیسری صدی کی شاعر

سن دو سو اٹہائیس ۲۴۸ھ ہجری مین بصرہ کی درمیان فوت ہوا

۱۴۲

حسین بن زکرویہ

یہہ شخص قرمطے اور خارجے ہی اوسکو صاحب الحال بہی کہتی ہین یہہ قوم قرامطہ کا سردار تہا نام اوسکا اول مین حسین تہا بسبب خارجے پنی کی اس نام کو بدل کر احمد بن عبد اللہ رکہا اسکا حال درمیان اخباریون کے بہت مشہور ہے اسیکی واسطے خلیفہ مقتفی عباسی نے درمیان ۲۹۱ھ ہجری کے لشکر مقابلہ کو بہیجا تہا چنانچہ وہ لڑا اور شکست کہاے پکڑا آیا تمام بغداد تشہیر اہ ایک جماعت خوارج کے بہیجا گیا پہر مقتول ہوا قرامطہ نے بعد اوس کی بہائی کے اوس کی بیعت کر کے مہدی اوسکا لقب رکہا تہا وہ خونریز و شجاع و شاعر و ادیب تہا بعد اوس کے مقتول ہونے کی اوس باپ زکرویہ نے خروج کیا اوس کے واسطی بہی لشکر گیا چنانچہ وہ مجروح ہوکر پکڑا آیا یہہ واقعہ تیسرے صدی مین تقریباً گذرا صاحب حال کی یہہ شعر نزربانے نے نقل کئے ہین

متی ارے الدنیا بلا کاذب ولا حوری ولا ناصبی

متی ارے السیف علی کل من عادا علی ابن ابی طالب

متی یقول الحق اہل النہی وینصف المغلوب من غالب

هل لبغاۃ الحق من ناصر هل لکوس العدل من شارب۔

ابن الرومی

کنیت اوس کے ابو الحسن نام علی بیٹا عباس کا پوتا جریج کا بعض جبریح کا نام جورجیس بیان کرتے ہین — یہہ شاعر مشہور بنام ابن رومے ہی وہ اچہا شاعر ماہر اور مطبوع تہا اوسکو ہجو اور مدح مین بڑی دست قدرت تہے اوس کے

۱۲۴ یہہ دو شعر المتنبی ہین کہ وہ خود فخر کرکے کہتا تہا کہ مجہی پہلے اس مضمون کیطرف کسی نے سبقت نہین کی وہ یہہ ہین

الائی کم و وجی ھیکل وسیوف فکم — فی الحادثات اذا دجون نجوم

منہا معالم للہدی ومصابح — تجلو الدجی والاخریات رجوم

یہہ دو شعر بہی بہت نادر ہین

واذا امرء مدح امرء لنوالہ — واطال فیہ فقد اراد ھجاءہ

لو لم یقدر فیہ بعد المستقی — عند الورود لما اطال رشاءہ

یہہ شعر اوسکی مذمت خضاب مین ہین

اذا دام للمرء السواد واخلقتہ — شبیبتہ ظن السواد خضابا

فکیف یدوم الشیخ ان خضابہ — یظن سوادا او یخال شبابا

یہہ اشعار اوس نے بعض روساء کے بیان مین ہین جسی کچہہ حاجت اوس کے پڑی تہی اور اوسکو توقع خیر کے اوسی نہ تہی جب اوسنی وہ حاجت لگا لدی یہہ شعر اوسنے کہی

سالتک فی امر تجدت ببذلہ — علی انہ ماخلت انک تفعل

وانی منی بالبذل شکواوانہ — علی من الحرمان ادھی واعضل

وماخلت ان الدھر یثنی بصرفہ — الی ان ادبی فی الناس لیس یبتل

لئن سرنی ماانلت منک فانہ — لقد ساءنی اذانت ممن تؤمل

یہہ اشعار ابن وکیع تنیسی کے طرف سے منسوب ہین ولادت اوس کے برہ کی روز بعد طلوع فجر کی دوسرے تاریخ ماہ رجب ۲۴۱ھ سنہ ہجری کی درمیان بغداد کی موضع معروفہ بنام عتیقہ اور رجبیتہ کے اوس گہر مین جو سامنے محل عیسی بن جعفر بن منصور

۱۲۵ کی تہا ہوسے — اور بدہ کے روز دوسرے تاریخ جمادالاول ۲۸۳ھ یا ۲۸۴ھ یا ۲۷۶ھ مین حسب اختلاف درمیان بغداد کے وفات پائے مقبرہ باب البستان مین مدفون ہوا باسٹھ ۶۲ برس کے عمر پائی — ابن خلکان کہتا ہے کہ اوسکے مرنی کا یہہ سبب ہوا تہا کہ وزیر ابو الحسن قاسم بن عبداللہ بن سلیمان ابن وہب وزیر امام معتضد نے بسبب اوسکے ہجو اور موبہہ پہٹ ہوسنے کی زہر کہلوا کر مروا ڈالا تہا وہ زہر وزیر ہے کی مجلس مین ابن فراس کے ہاتہون دیا گیا جب بہولے سی کہا گیا او اوسنی معلوم کیا کہ مجکو زہر دیا بارادہ جانے کی کہڑا ہوا وزیر نی کہا کہ کہان جاتے ہو اوسنی جواب مین کہا کہ جسجائی آپنے مجکو بہیجا ہی وہین جاتا ہون وزیر نے کہا کہ میرے والدکو میرا سلام کہنا اوسنی کہا کہ مین جہنم کے طرف کو نہین جاؤنگا اگر وہانکو جاتا تو بیشک کہدیتا غرضیکہ بعد ان لطیفون کے اپنے گہر آکر چند روز بیمار رہا پہر مرگیا

دیک الجن

نام اس شاعر کا عبد السلام وہ بیٹا رغبان بن عبد السلام ابن حبیب بن عبداللہ ابن رغبان ابن زید ابن تمیم کلبی کا ملقب بلقب دیک الجن ہے اصل اوسکے شہر سلمیہ پیدائش اوسکے شہر حمص کے یہہ شاعر شعراء بنی عباسیہ سے ہی تمیم اوسکا دادا اول اوسکے سب اجداد سی مسلمان ہوا حبیب ابن مسلمۃ الفہری کے ہاتہہ سے اسلام پایا چنانچہ اسیواسطے وہ فخریہ یہہ کہا کرتا تہا کہ عرب کو ہماری اوپر کچہہ فضل نہین ہم مسلمان اوسطرح پر ہوئے جسطرح کہ وہ مسلمان ہوئے — کچہہ فرق اوسیت اور آخرویت کا نہین — غرضیکہ شام مین رہا کرتا تہا اوسجائی کو مطلق نہ چہوڑا شیعہ مذہب تہا امام حسین کے مرثیہ بہی اوسنی بہت کہی ہین اور ظریف اور عقلمند اور تیز ذہن تہا اور لہو لعب مین بہی رہتا تہا شعر اوسکے نہایت جید ہوستے تہی

تیسری صدی کی شاعر

۱۳۶ ابن خلکان کہتا ہے کہ ویک الجن کے پاس ایک لونڈی مسماۃ دنیا تھی اوسکو بہت چاہتا
تہا اور ایک غلام تہا اوسکو بہی بہت پیار کرتا تہا اون دونو کو آپسمین زنا کرنے کے
تہمت لگا کر مار ڈالا اور اونکا لاشہ علیحدہ علیحدہ جلا کر ایک ایک پیالہ شراب کا کمہا
سی بنوایا جب غلام کا پیار یاد آتا اوس کے پیالہ کو جو اوس کے جثہ کے راکہہ کا بنا ہوا
تہا چومتا اور جب اوس لونڈی کا اشتیاق غالب ہوتا اوس کے پیالی لگا کر چوستا جاتا
پہر اوسمین شراب بہر کر پیتا — مگر قتل کرکے بہت پشیمان ہوا اور اون دونون کا
مرثیہ بہی لکہا ہی لیکن لونڈی کے حق مین کئی مرثیہ کہی ہین چنانچہ یہہ بہی اوسی لونڈی
کی جوشش محبت کا مرثیہ ہے

ما طلعة طلع الحمام عليها : وجنا لها ثمر الردى بيديها
رويت من دمها الثرى ولطالما : روى الهوى شفتي من شفتيها
مكنت سيفي في مجال وشاحها : ومدامعي تجري على خديها
فوحق نعليها وما وطئ الحصى : شيء أعز علي من نعليها
ما كان قتلتها لأني لم أكن : أبكي إذا سقط الغبار عليها
لكن بخلت على سواي بحبها : وأنفت من نظر الغلام إليها

ابن خلکان کہتا ہی کہ پیدائش اوس کے درمیان سنہ ۱۶۱ ہجری کی ہوئے اور کچھہ
اوپر ستتر برس کا ہوا اور ایام متوکل عباسی مین درمیان سنہ ۲۳۵ کی وفات پائی
واضح ہو کہ بعض اشعار اس شاعر کے اثبات پر دلالت کرتی ہین کہ اوسنی اون
لاشونکو جلا کر شراب کی قدح نہین بنوائی تہے واللہ اعلم بالصواب

ابراہیم بن المہدی

کنیت اوس کے ابو اسحاق نام ابراہیم بیٹا مہدی بن منصور ابو جعفر بن محمد

تیسرے صدی کی شاعر

۱۶۴ بن علی بن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب کا یہہ ہاشمی بہائی ہارون رشید کا ہی
اوسکو علم راگ اور گانے بجانی مین بڑی دست قدرت تہی علم مجلسی سبہے اوسکو
اوسکو اچہا آتا تہا رنگ اوسکا سیاہ اسواسطے تہا کہ وہ ایک لونڈی سیاہ شکل مسماۃ
شکلہ کے پیٹ سی تہا (شکلہ بفتح شین اور کسر شین اور سکون کاف اور فتح لام
وسکون ہا سے ہی) باوجود سیاہ رنگ ہونی کے ڈیل ڈول ہبی اوسکا بڑا تہا
اسیواسطی وہ بنام تنین مشہور ہوگیا تہا (تنین اژدہا کو کہتی ہین) ابن خلکان کہتا ہی
کہ اوسکو علم ادب بہت آتا تہا فضیلت سب سے زیادہ رکہتا تہا ہاتہہ کا سخی تہا کوئی
شخص اولاد خلفا سے پہلی اوسکی مثل اوسکے فصیح نہین گذرا اور نہ اوس کیسی
کسی کے شعر ہوتے تہی درمیان شہر بغداد کی بعد دوسو برس کے اوسکے بیعت خلافت
ہوئے اون ایام مین مامون خراسان مین تہا اوسکا قصہ مشہور ہے دو برس تک وہ
خلافت کرتا رہا — طبری اپنی تاریخ مین یہہ کہتا ہے کہ اوسنے ایک برس گیارہ
مہینی بارہ روز خلافت کی واللہ اعلم بالصواب اسکے بیعت ہونی اور مامون کی
خلع ہونے کا سبب یہہ تہا کہ مامون جب خراسان مین تہا اون ایام مین اوسنی
اپنا ولی عہد علی بن موسی رضی کو مقرر کردیا تہا یہہ بات اون عباسیون پرجو
بغداد مین تہی بہت ناگوار گذرے اسلئی اونہون سنے مامون کو خلافت سی معزول
کرکے ابراہیم مذکور سے بیعت کرکے اوسکا لقب مبارک رکہا اوسکے بیعت
منگل کے روز پانچوین تاریخ ماہ ذی الحجہ سنہ ۲۰۱ ہجری مین درمیان بغداد کے
اسطور پر ہوئے کہ اول عباسیون سنے پوشیدہ اوسکے بیعت کی پہر تمام باشندگان
بغداد نے اول تاریخ ماہ محرم سنہ ۲۰۲ ہجری مین کی یہہ بات پانچوین تاریخ محرم
کو بروز جمعہ ظاہر ہوئے کیونکہ اسس روز ابراہیم مذکور نے منبر پر چڑھ کر یہہ حکم دیا

تیسرے صدی کی شاعر

۱۳۸ اکہ سب عباسی سیاہ لباس حسب دستور سابق پہنا کرین حال یہہ ہے کہ مامون نے
جس روز علے بن موسے کی ولی عہد ہونے کی بیعت لوگون سے کروا دی تہی اوس
روز سیاہ پوشاک پہنی کی جو کہ عباسیون کا لباس ہمیشہ سے تہا ممانعت کر دی تہی
اور یہہ حکم دیا تہا کہ آج سے سبز پوشاک پہنا کرین یہہ بات عباسیون پر بہت شاق
گذری تہی جب پہر اوسے پوشاک کی پہننے کا حکم ابراہیم مذکور نے منبر پر چڑہکر
خلاف حکم مامون کے برسر اعلان دیا سب جان گئی کہ اس کے بیعت خلافت ہو گئی
ہی یہہ شخص مامون کا چچا تہا ماہ ذی قعدہ سنہ ۲۰۳ ہجری تک یہہ حکم جاری رہا اور وہ
خلافت کرتا رہا جب مامون خراسان سے طرف بغداد کے آیا ابراہیم کو اپنی جان
بچانی مشکل ہوئی ڈر کر بدہ کی روز تیرہوین تاریخ ماہ ذی الحجہ سنہ ۲۰۳ ہجری کو چہپ
گیا یہہ واقعہ بعد چند امور کے کہ جنکی شرح طویل ہے وقوع مین آیا تہا غرضکہ
ہفتہ کے روز چودہوین تاریخ ماہ صفر سنہ ۲۱۰ ہجری مین وہ چہپا تہا ابراہیم کہتا ہی
کہ ایک روز مین مامون کے پاس گیا مجکو اوسنے کہا کہ تو ہی ہے سیاہ خلیفہ مینی
کہا کہ امیر المومنین ابتو آپ مجکو میرا جرم عفو کر چکے ہین ایک غلام بنی الحسحاس
نی یہہ کہا ہے

اشعار لعبد بنی الحسحاس قمن لہ   عند الفخار مقام الاصل والورق

ان کنت عبداً فنفسی حرة کرما   او اسود الخلق انی ابیض الخلق

پیدایش اوس کے غرہ ذی قعدہ سنہ ۱۶۲ ہجری مین ہوئی بروز جمعہ ساتوین تاریخ
ماہ رمضان سنہ ۲۲۴ ہجری مین درمیان سر من رای کے وفات پائے اوس کے
بہتیجے معتصم نے اوس کے جنازہ کی نماز پڑہی اشعار اوس کے ہاتہہ نہ آئے

ابو العتاہیہ

تیسرے صدی کی شاعر

۱۲۹ ابو اسحاق اسمعیل بن القاسم بن سوید بن کیسان عنزے اور ولا کے جہت سی
عنزے معروف بنام ابو العتاہیہ شاعر مشہور ہے پیدایش اوسکی عین التمر مین جو کہ ایک
چہوٹا سا شہر حجاز مین قریب مدینہ کے ہی ہوئے بعضی کہتے ہین کہ وہ شہر مضافات دریاے
فرات سے ہے — اور یاقوت حموے اپنی کتاب مشترک مین یہہ کہتا ہے کہ وہ قریب
انبار کے ہی واللہ اعلم بالصواب غرضیکہ کوفہ مین بڑا ہوا اور وہین بغداد مین رہنے
لگا وہ چونکہ ٹہلئین بیچا کرتا تہا اسواسطے اوسکو کہار کہنے لگے تہی ایک لونڈے
مسماہ عتبہ پر عاشق و شیدا مشہور ہو گیا تہا یہہ لونڈی امام مہدی کے باندی ہتے اکثر اوس کے
اشعار اِس لونڈی کے حقمین ہین چنانچہ یہہ ہے اوسکی محبت مین کہی ہین

اعلمت عتبة انني : منها على شرف مطل
وشكوت ما القى اليها : والمدامع تستهل
حتى اذا برمت بما : اشكو كما يشكو الاقل
قالت فاي الناس يعلم ما تقول فقلت كل

اور ایک دفعہ یہہ دو شعر مہدی کو لکہکر وہ لونڈی اوسی مانگے تہی

نفسي بشيء من الدنيا معلقة : الله والقايم المهدي يكفيها
اني لايئس منها ثم يطمعني : فيها احتقارك للدنيا وما فيها

ابو العباس المبرد کتاب کامل مین یہہ بیان کرتا ہے کہ ابو العتاہیہ نے اوس
لونڈے کی چہوڑ دینے کی خواہش مہدی سے بروز نوروز — اور مہرجان کے
کی اور بطور تحفہ یہہ اشعار اوسکے پاس لکہکر ایک تہان نرم کپڑے کا ٹہلیہ مین
رکہکر خوشبودار بطور ہدیہ بہیجا تہا جب بادشاہ مذکور نے ارادہ کیا کہ عتبہ
لونڈے اوسکے حوالہ کرے وہ بہت مضطرب ہوئے اور کہنے لگی کہ اپنی

تیسرے صدی کی شاعر

امیر المومنین افسوس کہ آپ اپنی خدمت سے مجکو محروم رکہہ کر ایک شخص بہونڈی صورت اور بدہیت کمہار کو جو ٹہلیاں بیچتا پہرتا ہے دیتے ہین اوسنے یہہ عرض معروض کرکے اپنی تئین اوسنے بچا لیا بادشاہ نے حکم کیا کہ اوسکو ہنڈیا بہرکر مال دو وہ منشیون سے کہنے لگا کہ مجکو حکم دینار کا دیا منشیون نے کہا کہ نہین اگر درہم چاہو تو لیجاؤ اسے جہگڑے مین وہ انعام سے ایک برس تک بندر ہا مسماۃ عتبہ نے کہا کہ اگر عاشق ہوتا جیسا کہ وہ کہتا تہا تو درہم اور دینار کے جہگڑے مین نہ پہنستا وہ مدح مین بہی اچہے دست قدرت رکہتا تہا چنانچہ یہہ اشعار اوسکے مدح کی ہین

انی امنت من الزمان صرفه	لما علقت من الامیر حبالا
لو یستطیع الناس من اجلاله	تخذوا له حر الخدود نعالا
ان المطایا تشتکیک لانها	قطعت الیک سباسبا ورمالا
فاذا وردن بنا وردن خفافها	واذا صدرن بنا صدرن ثقالا

یہہ اشعار عمر بن علا رکے مقطعین اوسنے کہے ہین عمر مذکور نے ستتر ہزار درہم اوسکو انعام مین دئیے تہے یہانتک کہ بسبب بوجہہ انعام کے کہڑا نہ ہوسکا اور خلعت بہی اوسکو دیا اس انعام کے سبب سے اور شعرا اوسسے حسد کرنے لگے تہے چنانچہ ایکبار اوسنے ایک مشاعرہ کیا اور سب شعراء کو جمع کرکے کہا کہ ای قوم شعرا بڑے تعجب کے بات ہے کہ تم مین نا اتفاقی بہت ہے بعضی بعضونکے دشمن ہین اگر کوئی چاہے کہ کسی کے مدح مین ایک قصیدہ بچاس شعر کا لکہے اب ہے وہ تا ہنوز پورا بہرنے نہین پایا کہ لذت اور مزہ اوسکے اشعار کا بسبب حسد دوسرون کے جاتا رہتا ہے — اشجع سلمی شاعر مشہور یہہ کہتا ہے کہ خلیفہ ہارون رشید نے ایک دفعہ سب لوگون کو حاضر ہونے کا حکم دیا اوس روز دربار عام تہا چنانچہ ہم بہی گئے ہم کو حکم ہوا

کہ بیٹھہ جاؤ اتفاق سے میری پاس ہی بشار بن برد بھی بیٹھا ہوا تھا مہدی جب چپکا ہوگیا سب آدمی چپکی ہو رہے بشار کی حس اور حرکت اس شاعر کے معلوم ہوگئی مجھسی پوچھا کہ یہہ کون ہے مینی کہا کہ ابو العتاہیہ ہے اوسنی مجھسی پوچھا کہ کیا تجکو معلوم ہے کہ یہہ شعر اس مجلس مین بادشاہ کے روبرو پڑھے گا مینی کہا کہ یقین تو ہی اسی اثناء مین مہدی نے حکم شعر خوانی کا دیا ابو العتاہیہ نے یہہ قصیدہ پڑھا جسکے اول کا یہہ ایک شعر ہے

الا ما لسیدتی ما لہا ٭ ادلت فاجمل ادلالہا ٭

بشار نے میرے کہنی مار کر کہا کہ دیکھا تو نے اپنی مطلب کے شعر پڑھنے لگا ہے ایسا بھی بیباک اور چالاک آدمی تو نے دیکھا ہی کہ ایسی شعر ایسی مقام پر پڑھتا ہے کچھہ خوف نہین کرتا یہانتک کہ وہ ان شعرون پر پہنچا

اتته الخلافة منقادة ٭ الیه تجرر اذیالہا
فلم تک تصلح الا لہ ٭ ولم یک یصلح الا لہا
ولو رامہا احد غیره ٭ لزلزلت الارض زلزالہا
ولو لم تطعه بنات القلوب ٭ لما قبل الله اعمالہا ٭

مجھسی بشار نے کہا کہ دیکھو ای اشجع بادشاہ اپنے جائی سے ماری خوشی کی اوڑ گیا یا نہین — اشجع کہتا ہے کہ اوس مجلس مین سے اوس روز سب شعرا محروم گئے کسی کو سوا ابو العتاہیہ کے انعام ہوا — اس شاعر کے زہد اور ورع مین سب شعر ہین یہہ شاعر بشار اور ابو نواس کے طبقہ کے پیدا ہونے والون مین سے ہی اور اشعار اوسکے بہت ہین پیدائش اوسکی درمیان سنہ ١٣٠ ہجری کی ہوئی بروز دوشنبہ آٹھوین یا تیسری جمادی الآخر سنہ ٢١١ ہجری

تیسرے صدی کی شاعر

مین وفات پاسئے بعضی ۲۱۳ھ بیان کرتے ہین درمیان بغداد کے مراقبرا وسکے نہر عیسے پر سامنے ایک پل کے جسکو قنطرۃ الزیاتین کہتی ہین بنی ہوسئے ہی کہتی ہین کہ جب وہ مرنے لگا اوسنے کہا کہ مسے مخارق ڈوم کو بلوا ر میرے دو شعر گاوی چنانچہ وہ آیا یہہ دو شعر اسنے گوا کر سنے

اذا ما انقضت عنی من الدھر مدتی — فان عزاء الباکیات قلیل

سیعرض عن ذکری وتنسی مودتی — ویحدث بعدی للخلیل خلیل

جب یہہ شعر ڈوم مذکور سے سن چکا اوس وقت یہہ وصیت کی یہہ شعر میرے قبر پر لکہہ دینا وہ یہہ ہے

اِنَّ عَیشًا یکون اخرہ المَوت لعیش معجل التنغیض

ابو تمّام

نام اوسکا حبیب بیٹا اوس بن الحارث بن قیس بن الاشج بن یحیے بن مروان بن مر بن سعد ابن کاہل بن عمرو بن عدے بن عمر بن الغوث بن طے اسکا نام جلہمہ تہا وہ بیٹا عدو بن زید کہلان ابن یشجب بن یعرب بن قحطان کا شاعر مشہور ہے — اور باپ اوسکا نصرانے تہا رہنیوالا جاسم ایک گانو کا جو قریب دمشق کے واقع ہے اوسکو تدوس العطار بہی کہتی ہین اسلئی اوسکو اوس کہنی لگے یہہ شاعر اسپنے زمانہ مین سب سے اچہا اور یگانہ بضاعت شعر اور نیک اسلوب مین تہا — اوسکے کتاب حماسہ اوسکے فضیلت اور عقل اور علم پر دلالت کرتے ہی — ایک مجموعہ اور بہی اوسکے تصنیف سے ہی اوسکا نام فحول الشعرا ہے اس کتاب مین شعراء جاہلیت اور مخضرمین اور اسلامیین کے بہت اشعار جمع کئے ہین — اور ایک کتاب الاختیارات بہی اوسکے

تیسرے صدی کی شاعر

تالیف کے ہوئی ہے اسمین بہت اچھے پسندیدہ اشعار شعراء عرب کے اوسنے سند رج کئی ہین ماسوار اسکے اوسکو اتنی اشعار یاد ہے کہ اوس کے سوا اور کسیکو وہ رتبہ حاصل نہین ہوا بعضی کہتے ہین کہ ابو تمام کو چودہ ہزار ارجوزہ عرب زبان کے سوا قصاید اور قطعون اور مدیح کے یاد تھی اوسنے خلفاء کے مدح کرکے انعامات بہی پائی ہین وہ سفر شہر ولکا کرتا ہوا جب بصرہ مین گیا اوس شہر مین عبد الصمد بن المعذل شاعر مشہور نامے تہا اوسنے ابو تمام کے آسنے کی جب خبر سنی یہہ خیال کیا کہ ایسا نہو بروقت اوس کے آنے کے شہر بصرہ کے رہنی والی میرا اعتقاد چہوڑکر اوسکے معتقد ہوجاوین یہہ دل مین خیال لاکر یہہ تین شعر اوسکے پاس لکہہ کر کہ ابہی وہ شہر مین نہ گہسا تہا بہیجے

انت بین اثنتین تبرز للنا — س وکلتاہما بوجہ مذال

لست تنفک راجیا لوصال — من حبیب او طالبا لنوال

ای ماء یبقی لوجہک ہذا — بین ذل الہوی وذل السؤال

جب ابو تمام نے یہہ شعر پڑہے اوسکے مطلب اور مقصد پر واقف ہوکر بصرہ مین نہ گہسا اور لوٹا چلا گیا صولی کہتا ہے کہ ابو تمام نے جب محمد بن عبد الملک ابن زیات کی اس قصیدہ سے جسکا اول یہہ ہے مدح کی

دیمة سمحة القیاد سکوب — مستغیث بہا الثری المکروب

لو سعت بقعة لاعظام اخری — لسعی نحوہا المکان الجدیب

اوسوقت ابن زیات نے کہا کہ ای ابو تمام تیرے شعر کے جواہر لفظ اور معانی نادر چمکدار موتیون کے لڑیون پر جو پستان نوخیز عورتون کے گلے مین پڑی ہوئے ہوتے ہین بہتر ہین اور سچ ہے کہ تیرے اشعار کی عوض مین صلہ اور انعام

تیسرے صدی کی شاعر

۱۳۴ نہین ہو سکتا کیونکہ جتنا کچہہ دین گے تیسرے اشعار کی برابری نہو سکے گے اوسوقت
ایک فیلسوف بہی وہان حاضر تہا اوسنے کہا کہ یہہ جوان حالت جوانی ہی مین
مرجائیگا حاضرین مجلس نے پوچہا کہ آپکو کیونکر معلوم ہوا اوس حکیم نے کہا کہ بسبب ذہانت
اور بسبب ذکی الطبع ہونے اور فطانت کے جو اوسمین مع لطافت حسن اور جودت
خاطر پائے جاتے ہین یہہ حکم مینے کیا کیونکہ نفس روحانی اوس کی جسم کو اسطرح
مرکہائیگا جسطرح تلوار تیز اپنے میان کو کہا جاتے ہے اور ایسا ہی ہوا
کیونکہ کچہہ اوپر تیس برس کا ہوکر مرا اشعار اوسکے مدت تک بلا ترتیب پڑی رہے
یہانتک کہ ابو بکر صولی نے ترتیب حروف ہجا پر مرتب کرکے دیوان اوسکا جمع کیا
— بعد ازان علی بن حمزہ اصفہانی نے اوسکے دیوان کی اور طرح پر ترتیب
کی یعنی انواع و اقسام شعر پر اوسکو مرتب کیا حروف کے ترتیب چہوڑ دی
— پیدایش ابو تمام مذکور کے درمیان سنہ ۱۸۸ یا سنہ ۱۹۰ یا سنہ ۱۹۲ ہجری مین جب
اختلاف درمیان ایک گانوں کے جسکو جاسم کہتے ہین جو جیدور کے شہرونمین
مضافات دمشق سے درمیان دمشق اور طبریہ کے واقع ہی ہوئی — اور مصر مین
پرورش پائے کہتی ہین کہ ابو تمام درمیان جامع مسجد کی لوگون کو مشک سے
پانی پلایا کرتا تہا سقہ کا کسب کرتا تہا — بعضی یہہ کہتے ہین کہ ایک بڑہی کے پاس رہا
کرتا تہا کچہہ کاروبار لکڑی کا کرتا تہا — اور اوسکا باپ مصر مین شراب بیچا کرتا
تہا — رنگ ابو تمام کا گندم گون اور قد لنبا تہا فصیح و شیرین کلام تہا مگر کچہہ
اوسکے زبان مین لکنت بہی تہی لفظ تار ہکلا کر بولا کرتا تہا — موصل مین
درمیان ذیقعد یا جاد الاول سنہ ۲۳۱ ہجری یا سنہ ۲۲۸ یا سنہ ۲۲۹ مین جب اختلاف
وفات پائے بعضی یہہ کہتے ہین کہ ماہ محرم سنہ ۲۳۲ ہجری مین مرا واللہ اعلم

تیسرے صدی کی شاعر

بحتری نے کہا ہی کہ ابو نہشل بن حمید طوسی نے ایک قبہ اوسکی قبر پر بنا دیا ہی اور
مینی بہی موصل مین اوسکی قبر باہر باب المیدان کے خندق مین دیکہی وہانکے
عوام الناس یہہ کہا کرتے ہین کہ یہہ قبر ابو تمام شاعر کی ہی

الخلیع

ابو علی الحسین بن الضحاک بن یاسر شاعر بصری معروف بنام خلیع غلام سلمان
بن ربیعہ الباہلی صحابی کی بیٹی کا اصل اوسکے خراسان سی ہی وہ شاعر بہت
ظریف و مطبوع اچہا جوان تہا اوسکو اقسام شعر و انواع سخن پر قدرت تام
تہی خلفا کے ہم صحبت ہونے سی اوسنے وہ رتبہ پایا کہ کسیکو وہ رتبہ میسر بجز اسحاق
بن ابراہیم ندیم موصلی کے نہوا تہا کیونکہ وہ بہی اوسکے برابر عزت رکہتا تہا پہلی سی
پہل وہ امین بن ہارون رشید کی صحبت مین رہا اوسکے بعد خلفا کے صحبت مین
مستعین کے وقت تک رہا یہہ شاعر طبقہ اولی کی شعرا جدید سی شمار کیا جاتا ہی
درمیان اوسکے اور ابو نواس کے کی لطیفے ہوا کرتے تہے اوسکا نام خلیع
بسبب بیباکی اور چالاک اور ظریف و بی سامان ہونے کے رکہا گیا ہی
یہہ بات ابن منجم نے اپنی کتاب بارع مین — اور ابو الفرج اصبہانی نی
کتاب الاغانی مین ذکر کرکے اچہی اشعار اوسکے ذکر کئے ہین ازانجملہ
یہہ شعر بہی ہین

صل بخدیک تلفی عجبا ‏ ‏ من معان یحار فیہا الضمیر
فبخدیک للربیع ریاض ‏ ‏ وبخدی للدموع غدیر

وله ایضاً

ایا من طرفہ سحر ‏ ‏ ویا من ریقہ خمر

تجاسرت فکاشفتک لما غلب الصبر

وما احسن فی مثلک : ان یتهتک الستر :

فان عنفنی الناس ::: ففی وجھک لی عذر

وله ایضاً

لا ذو حبیک لا اصبا نح بالدمع ملامعا :

من بکی شجوه استرا ح وان کان موجعا

کبدی فی هواک اسقم من ان تقطعا

لو تدع سورق الضنا فی للسقم موضعا : ؟

اوسنی درمیان ۳۵۳ ہجرے کی قریب ایکسو برس کے عمر پاکر وفات پائی خطیب درمیان تاریخ بغداد کے کہتا ہے کہ وہ درمیان ۱۶۲ ہجری کے پیدا ہوا تھا

دعبل

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنیت اوس کے ابو علی نام اوسکا دعبل بیٹا بن زرین بن سلیمان خزاعے کا شاعر مشہور ہے اور صاحب کتاب اغانی یہہ لکھتا ہے کہ دعبل بن علے بن رزین بن سلیمان بن تمیم بن نہشل بن ناہیس بن خراس بن خالد بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن سلامان بن اسلم بن اقصے بن حارثہ بن عمرو بن عامر مزیقیا ہے اور کنیت اوس کی ابو علے ہے بعضی یہہ کہتے ہین کہ دعبل اوسکا لقب تھا نام اوسکا حسن تھا بعضی یہہ کہتی ہین کہ عبد الرحمن نام تھا بعضی محمد نام اور کنیت ابو جعفر تبلاتے ہین — کہتی ہین کہ وہ کانون سے بہرہ تھا اور اوس کے گدّی مین ایک رسولے تھی شاعر بہت جید تھا مگر موہنہ پھٹ اور ہاسج اور عیب گیر نکتہ چین آدمی تھا خلفاء کے اوسنی ہو کے ہی عمر بہی برے

تیسرے صدی کی شاعر

بڑی پائے وہ کہا کرتا تہا کہ پچاس برس کے عرصہ میں اپنا کفن ہاتہہ مین لئی ہوئی اور لکڑی سولی کے کندہی پر باین خیال کہ بسبب میرے ہجو اور بد گفتاری کی شاید کوئے مجکو سولے دی اور وقت پر اوسکو لکڑے سولی کی ہاتہہ نہ آوے اوٹہائی ہوئی پہرتا ہون آج تک کوئی مجکو ایسا دیلا غرض اس کلام سے یہہ ہے کہ بہت دل چلا اور بڑے گردی کا آدمی تہا تمام خلفا کے اوسنی ہجو کی ہے کسیکو چہوڑا نہین ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ ابراہیم بن مہدی کی اوسنے ہجو کی اوس قصیدہ کا اول شعر یہہ ہے

نعر ابن شکلہ بالعراق واہلہ فہفا الیہ کل اطلس مائق

ابراہیم مذکور جو خلیفہ ماموں کا چچا تہا یہہ ہجو سنکر مامون کے پاس جاکر اوسکا شاکی ہوکر کہنے لگا کہ اے امیر المومنین اللہ سبحانہ و تعالی نے آپکو فضیلت ہمپر دے اور آپکے دلین مجہپر عفو جرایم اور مہربانی کرنی کا الہام کیا اور ہمارا تمہارا نسب ایک ہی ہے دعبل نے میرے ہجو کی ہے اوسکے میرا بدلا لیجئی مامون نی کہا کہ اوسنے تیری ہجو مین کیا کہی شاید کہ یہہ قصیدہ کہا ہے نعر ابن شکلۃ بالعراق واہلہ الخ اور سب شعر پڑہے ابراہیم نی کہا کہ قربان شوم ہان یہی شعر کہے ہین مامون نی کہا کہ کچہہ مضائقہ نہین کیونکہ تیرے ہجو مین بہت کوتاہی کی ہی بہ نسبت میری ہجو کی کچہہ نہین کہا اوسنی میری ہجو مین بہت کچہہ کہا ہے تو ان چند شعروں کو سنکر جنہین مجہی بہت نہین ہے میرے پاس پہر اگر آیا من باوجود ایسی ہجو کے کہ جسکے برداشت نہین ہوسکتے سنکر چپکے رہا اور برداشت کرگیا اگر تجکو یقین نہ ہو تو یہہ شعر سن اوسنے میری ہجو مین یہہ کہی ہین

۱۲۸ ایسومنی المامون خطة جاهل — اولم ار بالامس راس محمد

الی من القوم الذین سیوفهم — قتلت اخاک وشرفتک بمقعد

شادوا بذکرک بعد طول خموله — واستنقذوک من الحضیض الاوهد

جب مامون نے یہہ شعر اپنی ہجو کے پڑھ کر سنائی ابراہیم متعجب ہوکر دعا دینے اور یہہ کہنے لگا کہ زیادہ کرے ای امیر المومنین خدا تعالے تجکو رحم اور حلم اور بردباشت — واضح ہو کہ مامون جب یہہ شعر مذکورہ بالا پڑہا کرتا یہہ کہا کرتا کہ جزا بد دے خدا تعالے دعبل کو وہ کسطرح سی میری حق مین یہہ شعر کہتا ہے حالانکہ مین خلافت اور بادشاہت کی گودی مین پیدا ہوا امارت کے پستان سی مینی دودہ پیا اوسکے گودی اور پنگہوڑی مین پلا اوس کے اشعار غزل کے یہہ ہین

عششت الهوی حتی تداعت اصوله — بنا وابتذلت الوصل حتی تقطعا

وانزلت مابین الجوانح والحشا — ذخیرة ود طالما قد تمنعا

فلا تعذلنی لیس لی فیک مطمع — تخرقت حتی لم اجد لک مرقعا

فهبک یمینی استاکلت فقطعتها — وصبرت قلبی بعدها فتشجعا

پیدائش دعبل مذکور سے درمیان ۱۴۸ھ کی ہوئے اور ۲۴۶ھ ہجری مین قصبہ طیب مین وفات پائی یہہ قصبہ درمیان واسط عراق اور اہواز کے واقع ہے (رائی مولف) میری نزدیک یہہ شخص سمے دعبل درباب ہجو کے مثل سودا شاعر کے جو اردو گو گذرا ہے تہا کیونکہ وہ بہی اسی قبیل کا ہاجے اور عیب گیر تہا

ابو العمیثل

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو العمیثل کنیت اور نام اوسکا عبد اللہ تہا خلیفہ غلام جعفر بن سلیمان بن علی بن عبد اللہ بن عباس رضی بن عبد المطلب کا اصل اوسکے

تیسرے صدی کی شاعر

رکہی ہی وہ پرگو اور ظاہر کنندہ مطالب و مضامین کا اور منشی عبد الله بن طاہر کا
تہا اوسیکا شاعر بہے تہا اوسیکے ہان رہتا تہا اول مین اوسکے باپ طاہر کے آگی ہی کارِ منشی
گری کا کرتا تہا لغت بہت جانتا تہا شاعر جید تہا یہہ اشعار اوسکے عبد الله مذکور کے
مدح مین ہین

یامن یحاول ان تکون صفاته کصفات عبد الله انصت واسمع
فلانصحنك فی المشورة والذی حج الحجیج الیه فاسمع اودع
اصدق وعف وبر واصبر واحتمل واصفح وکاف وداروا حلم واشجع
والطف ولن وتان وارفق واتئد واحزم وجد وحام واحمل وادفع
فلقد نصحتك ان قبلت نصیحتی وهدیت للنهج الاسد المهیع

یہہ قطعہ بہت اچہا نہایت رتبہ خوب لے پرہی سوار از ین اور بہی اشعار اوسکے
بہت اچہے ہین کہتی ہین ایک دفعہ وہ عبد الله ابن طاہر کے پاس جانا چاہتا ہے
دربان نے اوسکو روک لیا اوسوقت یہہ شعر اوسنے کہے

سأترك هذا الباب ما دام اذنه علی ما اری حتی یلین قلیلا
اذا لم اجد یوما الی الاذن سلما وجدت الی ترك اللقاء سبیلا

عبد الله نے جب یہہ شعر سنے اوسکو بہت برا معلوم ہوا اور حکم اوسکے آنی کا
دیا کہتی ہین کہ ایک روز ابو تمام طائی نے عبد الله ابن طاہر کے سامنے اپنا قصیدہ
پڑہا اوسوقت ابو العمیثل بہی حاضر تہا اوسنی کہا کہ ای ابو تمام ایسی شعر
کیون نہین کہا کرتا تہا جو سمجہہ مین آیا کرین — اوسنے کہا کہ ای ابو عمیثل تو کیون
نہین سمجہا کرتا جو شعر کہے جاتی کرین غرض یہہ ہے کہ نہ سمجہنا تیرا قصور ہے —
اس شاعر نے کئی کتابین تصنیف کے ہین از انجملہ ما اتفق لفظه واختلف معناه

۱۴۰ ایک کتاب ہے جسمین ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ بیان اون الفاظ کا جو ظاہر مین متفق
اور حقیقت مین از روے معنی کے مختلف ہین ہوگا — اور ایک کتاب النسابہ
— اور ایک کتاب الابیات السائرہ اور ایک کتاب معانی الشعر وغیرہ اوسنے
تصنیف کے ہین سنہ ۲۴۰ دو سو چالیس ہجرے مین وفات پائے

ابو العباس عبد اللہ

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو العباس عبد اللہ بن محمد الناشئ انباری معروف
بنام شہ سیر شاعر ہے وہ شعرا جیدین مین سے ابن رومی اور بحتری وغیرہ کے
طبقہ مین تہا یہہ ناشی اکبر ہے کیونکہ ناشی اصغر اور ہے جسکا ذکر آگے انشا اللہ تعالے
آویگا یہہ شخص نحو اور عروض اور علم کلام خوب جانتا تہا پیدایش اوسکے
انبار کے ہے بغداد مین مدت تک بود و باش ہے بعد ازان مصر کے طرف جاکر
آخر عمر تک رہا چند علوم یعنے منطق اور علم کلام — اور علم عروض اور علم نحو
مین یہہ شخص متبحر اور دریا تہا اوسنے نحویون کی تعلیلین توڑکر قواعد عروض پر
چند شبہے کئے ہین یہہ خلیل کو بہے نہ نسوجہے تہی بسبب تیزی رای اور فطانت
عقل کے اوسنے یہہ شبہے نکالی اوسنے ایک قصیدہ حاوی کئی فنون و علوم کا
ایک روی پر چار ہزار شعر کا لکہا ہے اوسکے چند تصانیف بہت اچہی ہین اور
اشعار ہے بہت ہین اور درباب شکار اور آلات اور صید کے اور جو اوسی
متعلق ہوتا ہے شعر کہی ہین اور اوسکے قصاید اور طردیات ابو نواس
کے اسلوب پر ہے ہین — اور قطعے بہی بہت اچہی ہین غرضیکہ جو اوسنے کہا ہے
خالے جودت سے نہین ہے یہہ اشعار اوسکے وصف باز مین ہین

لما تعری اللیل عن انبلاجہ   وارتاح ضوء الصبح لانبلاجہ

غدوت الی الصید فی منهاجه

البسه الخالق من دیباجه ؛ وشیًا احار الطرف فی ادراجه

فی نسق منه وفی ازواجه وزانه فی دیه الی مجاجه

بزینة کفته نظم تاجه منسر ینبی عن خلاجه

بطعنة یجبی عن علاجه لو استضاء المرء فی ادلاجه

بعینیه کفته عن سراجه

اور یہہ اشعار ایک لونڈی گاین خوبصورت کی حقمین ہین

فدینک لو انهم انصفوک : لردوا النواظر عن ناظریک

تردین اعیننا عن سواک : وهل تنظر العین الا الیک

وهم جعلوک رقیبًا علینا فمن ذا یکون رقیبا علیک

الم یقرؤا ویحهم ما یرى : ن من وجه حسنک فی وجنتیک

شعر اوسکے بہت انتخاب لوگون نے کئی ہین مگر ہم اتنی ہی قدر پر اکتفا کرتی ہین اوسنے درمیان مصر کے سنہ ۲۹۳ مین وفات پائی — ناشی لقب اوسکا ہے — اور انباری اسواسطے کہتی ہین کہ انبار ایک شہر فرات پر واقع ہی درمیان بغداد کی اور اوسکے دس فرسنغ کا فاصلہ ہے اوسجاے بہت عالم ہوئے ہین ہر ایک انباری کہلاتا ہے — اور اس شہر کا نام انبار اسواسطے رکہا گیا کہ ملوک اکاسرہ اس مقام مین گودام وغیرہ غلہ اور رسد اناج کے جمع کیا کرتے تہی اسواسطے اوس شہر کو انبار کہنے لگے

اللبادی

اس شاعر کے کنیت ابوبکر ہے نام احمد بیٹا محمد کا شاعر مشہور ہے وہ ظریف اور

۱۴۳ تیز عقل اور بے سامان از او آدمی نمکین گفتار تہا طبیعت اچہی رکہتا تہا اوسکو لبادی اسواسطے کہتی تہے وہ لبادہ بہت پہنا کرتا تہا — ابو علے کہتا ہے کہ ایک روز ہم کچہرے مین بیٹہے ہوئے تہے ایک آدمی سرخ لبادہ پہنی ہوئے سر پر عمامہ باندہی ہوئے اور ایک سرخ چہڑی ہاتہہ مین لئی ہوئی آکر کہڑا ہوا اور اپنی شعر پہڑنے لگا وہ یہہ ہین

این کان الامیرۃ اتنقفاد ۔ الی الشعراء فی کرما لغضاب
لقد اودتہ الایام حتی ۔ لقد رام الغراب من الکلاب

مینی پوچہا کہ یہہ کون شخص ہے لوگون نی کہا کہ لبادی شاعر ہی اوسوقت مینی اوسکو اپنی پاس بٹہلا کر حال اوسکا پوچہا خبر پرسی مزاج وغیرہ کی کی

العکوک

کنیت اوسکے ابو الحسن نام علے ابن جبلہ بن مسلم بن عبد الرحمن مشہور بنام عکوک — عبد اللہ ابن معتز بیان کرتا ہی کہ مجہسی محمد ابن یزید مبرد نی کہا اور اوسنی علے بن قاسم سی سنا اوسنی علے ابن جبلہ نے یہہ بیان کیا کہ ایک دفعہ ابو دلف سے مین ملول ہوکر بیٹہہ رہا تہا حال یہہ ہے کہ وہ کبہی تندرو ہوکر وجہے نہین بولا کرتا تہا اور انعام اور احسان اپنا وہ بجہپر کیا کرتا تہا کہ کبہی اوسکے پاس سے خالی نہین آیا جب مین اوسکے پاس گیا ہاتہہ بہرے ہی آیا مینی بسبب حیا اور شرم کے کہ آدمی کو اتنا بہی ستانا نہ چاہئے جانا چہوڑ دیا جب بہت دن مفارقت کے گذری اوسنی اپنی بہائی معقل کو میری بولانے کو بہیجا اوسنی مجہسی آکر یہہ کہا کہ امیر نے یہہ کہا ہے کہ تونی میرے پاس آنا کیون چہوڑ دیا اگر کوئی مجہسی تقصیر سرزد ہوئی ہو تو اوسکو معاف کر مین آیندہ کو اوسکا بدلا کچہہ کردونگا مینی یہہ شعر اوسکے بہائی کے

ہمراہ لکھہ کر بہیج دیئے

هجوتك لم اهجوك كفران نعمة ⁂ وهل يرتجى نيل الزيادة بالكفر

ولكنني لما اتيتك زائرا ⁂ وافرطت في بري عجزت عن الشكر

فها انا لا آتيك الا مسلما ⁂ ازورك في الشهرين يوما او الشهر

فان زدتني برا تزايدت جفوة ⁂ فلا نلتقي طول الحياة الى الحشر

جب معقل مذکور نے یہہ شعر دیکھے بہت تعریف کی وہ بہی بڑا ادیب اور شاعر مشہور تہا بلکہ ابو دلف سے بہی علم مین زیادہ رتبہ رکہتا تہا اوسنے مجہسے کہا کہ بہت اچہی اور جید تونے شعر کہی اور مجکو یقین ہی کہ امیر مذکور جب یہہ شعر دیکہیگا بیشک بہت تعجب کریگا ابو دلف کی پاس جب وہ شعر پہنچے اوسنی یہہ جواب لکہہ کر بہیجا

الا رب ضيف طارق قد بسطته ⁂ وانسته قبل الضيافة بالبشر

اتاني يرجيني فما حال دونه ⁂ ودون القرى والعرف من نائلي ستري

فلم اعد ان ادنيته وابتدايته ⁂ ببشر واكرام وبر على بر

وزودته مالا يسير بقاؤه ⁂ وزودني مدحا يقيم على الدهر

اور ایک لونڈے بری پیکر اور ایک ہزار دینار ان اشعار کے ہمراہ بطور تحفہ بہیجی اس باب مین اٹہاون شعر کا ایک قصیدہ اوسنے لکہا ہی — عبد اللہ ابن معتز بیان کرتا ہے کہ جب خلیفہ مامون نے یہہ شعر ابو دلف کی تحقین شاعر مذکور یعنی ابن جبلہ کے سنے وہ یہہ ہیں

كل من في الارض من عرب ⁂ بين باديه الى حضره

مستعير منك مكرمة ⁂ يكتسيها يوم مفتخره

انما الدنيا ابو دلف ⁂ بين باديه ومحتضره

۱۴۴ فاذا ولّی ابو دلف ٭ ولّت الدنیا علی اثرہ

بہت خفا ہوا اور مارے غصہ کے سرخ ہوگیا اور کہا کہ اوس حرامزادہ کو میرے
پاس پکڑ کر لاؤ اوسنے کیا خیال کیا ہی ہم لوگ سخاوت اور احسان کیا اوس کے
نزدیک نہین جانتی ہین ابو دلف ہی سے ساری دنیانے سخاوت سیکھی ہی اور وہ
بہاگ کر جزیرہ مین چلا گیا خلیفہ مامون نے جزیرہ کے حاکم کو لکھکر اوسکو گرفتار کیا
جب سامنے آکر حاضر ہوا سلطان مامون نے کہا کہ حرامزادہ تو کہتا ہے
کل من فی الارض من عرب اوسنے کہا کہ ای امیر المومنین یہہ مقولہ آپ کے
حقمین نہین کیونکہ آپ اہلبیت سی ہین تمکو خدا تعالے نے فضیلت تمام دنیا پر دی ہے
کیونکہ تمہاری خاندان مین نبوت اور کتاب اور حکمت نازل ہوئے اور خلافت اور
حکومت تمکو ملے اور ملک اور مال سب کچھہ تمہاری واسطے موجود ہے — یعنی یہہ قول
ابو دلف کے اقران اور امثال اور اوس کے نظرا اور امرا کے حقمین کہا ہے
یہی کہا گیا یہانتک کہ اوسکا جرم معاف ہوا مگر بعضے راوی یہہ بیان کرتے ہین چنانچہ
ابو قترہ یہی کہتا ہے کہ وہ مارا گیا اور سوا اس کے وہ سبب اوس کی قتل کا بیان
کرتا ہی وہ کہتا ہی کہ مامون نے اوسکو کہا کہ مین تمکو اسواسطے قتل نہین کرتا کہ تونے
تمام جہان کی بادشاہونکے مذمت کی بلکہ اسواسطے قتل کرتا ہون کہ تونے خدا تعالے
کی حقارت کے اور اوسکو ایک بندہ ناپاک کے برابر ملاکر شریک کیا اس شعر کے
مضمونکے موافق وہ یہہ ہے

انت الذی تنزل الایام منزلها ٭ وتنقل الدهر من حال الی حال

وما مددت مدی طرف الی احد ٭ الا قضیت بارزاق وآجال

اور یہہ فعل خدا تعالے کا ہے یہہ حکم دیا کہ اس کے زبان گدی مین کو نکالکر مار ڈالو

تیسری صدیکی شاعر

یہہ واقعہ درمیان سنہ ۲۱۳ ہجری کے بغداد مین ہوا پیدائش اس شاعر کی سنہ ۱۶۰ ہجری مین ہوئی تہی کہتے ہین جب وہ سات برس کا تہا اوس کے چیچک نکلی تہی مگر میری نزدیک یہہ خوب ثابت کئی کتابون معتبر سے ہوا ہی کہ وہ اپنی موت مرا اوسکو کسی نے نہین قتل کیا۔ کہتی ہین ایک دفعہ ابن جبلہ مذکور حمید طوسی کی خدمت مین گیا اور جاکر اجازت اشعار خوانے کی چاہی حمید مذکور نے کہا کہ کیا کوئی اور قول ابہی باقی رہ گیا ہی جو ہمارے حقین آپ فرمائین گے کیونکہ آپ تو ابو دلف کے حقین یہہ کہہ چکے ہین

انما الدنیا ابو دلف　　　بین بادیہ ومحتضرہ

فاذا ولی ابو دلف　　　ولت الدنیا علی اثرہ

اوسنے کہا جو آپ کے حقین بندہ نے شعر کہی ہین اوسی پڑہی جو ابو دلف کی حقین کہی ہین اوسنے کہا پڑہ اوسنے یہہ شعر پڑہی

انما الدنیا حمید　　　وایادیہ الجسام

فاذا ولی حمید　　　فعلی الدنیا السلام

راوی کہتا ہی کہ حمید ہنس پڑا اور کچہہ نہ بولا متعجب ہوکی چپ ہو رہا حاضرین مجلس کو اوسکے مدیحہ گوئی پر کمال استعجاب ہوا کیونکہ اون لوگون کو یقین ہو گیا تہا یہہ شعر اوسنے ابہی کہتے ہین حمید نے اوسکو اچہا انعام دیا اور اوسی وقت سے تمام عوام وخواص مین یہہ شعر مذکورہ بالا حمید کے حقین مشہور ہو گئے۔ احمد بن مظفر کہتا ہی کہ مین نے ایک پیر ضعیف سے جو بنی عجیل مین کا اولاد ابو دلف سے تہا یہہ سنا ہے کہ فرقورنامی ایک رہزن تہا ابتدا حال اوسکا یہہ ہی کہ وہ پرگنات ابو دلف کے نواحی مین رہزنی بسبب مفلسی کے کرنے لگا تہا لیکن شجاع اور بہادر

تیسری صدی کے شاعر

اس رتبہ کا تہا کہ کوئی شخص اوسکا مقابلہ نہ کر سکتا تہا ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ ابو دلف
کے پاس بعض نواحی سے مال جلیل آتا تہا ہمراہ اوسکی واسطے محافظت
کے چند سوار بہی ہتے اس رہزن مذکور نے وہ مال لوٹ لیا اور کئی سوارونکو
قتل کیا ابو دلف نے اوسکے پکڑنے کی ہر چند سعی کی کسیکو اتنی جرأت
اور قدرت نہ ہوئی جو اوسکو گرفتار کرے سبب اسکا یہہ تہا کہ وہ رہزن مذکور
ایک مقام پر کبہی نہ ٹہرتا تہا دستور اوسکا یہہ تہا کہ ایک جا سی مال لوٹا دوسری
جا تی جا پڑا صبح کبہی جائی کی شام کہین کاٹی اسطرح پر لوٹتا پہرا کرتا تہا مدت
دراز تک یہی دستور اوسکا رہا کہتے ہین کہ وہ رہزن بسبب اپنی بہادری کے بہت
لوگون کے بہی ہمراہ رکہنے کی پرواہ نکرتا تہا بلکہ اپنی دو غلامون سے ہمراہ بہی اکثر
رہزنی کیا کرتا تہا ان دو غلامون سے زیادہ آدمی اکثر اوسکی ہمراہ نہ ہوتے
تہے ایک روز ابو دلف بارادہ شکار جنگل کو گیا سامنے سے ایک وحشی نظر
پڑا ابو دلف گہوڑا اوٹہائی ہوئے اوس شکار کے پیچہے چلا گیا یہانتک کہ
تنہا ایک گہاٹی پہاڑ پر جا نکلا اور ہمراہی اوسکی سب پیچہے رہ گئے کیا دیکہتا ہی
کہ سامنے سے فرفور رہزن مذکور گہوڑی پر چلا آتا ہی اوسکی صورت دیکہتے ہی ابو دلف
کے اوسان خطا ہوئے کیونکہ وہ تن تنہا تہا اور اوس رہزن کے سامنی
ابو دلف جیسی سوار کبہی نہ ٹہرتے تہے مگر ابو دلف نے اپنے دلمین
یہہ خیال کیا کہ اگر اب مین اسکا سامنا نہ کرونگا تو بیشک مارا جاونگا یہہ سوچ کر ابو دلف
نے اوسپر حملہ کیا اور حملہ کرتے ہی پکار کر کہا کہ ای جوانون دہنی طرف سے
فرفور کو دہنی طرف سی آکر پکڑو فرفور کو یقین ہوگیا کہ اوسکے ہمراہ بہت سوار گہات لگائی
ہوئی بیٹہے مین اس وقت مین اگر اولٹا پہاگا ابو دلف نے اوسکا تعاقب کرکے

تیسری صدیکی شاعر

اوسکی پیٹہہ مین نیزہ مارا سینہ مین نکل آیا فوراً زمین پر گر پڑا ابو دلف نے اپنی گہوڑی پر سی اوترکر اوسکا سر کاٹ لیا اور نیزہ مین پرو کر شہر کرج مین لاکر تمام کوچہ و بازار مین واسطے عبرت رعایا کے پہروایا اس شجاعت اور بہادری ابو دلف پر اس شاعر ابو جبلہ نے ایک قصیدہ بڑی دہوم دہام سے لکہا ہی وہ قصیدہ مثل شمس کے مشہور و معروف ہوگیا ہی اوسکی صلہ مین روپیہ بہی اوسنے بہت پایا

الظاہری

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اوسکی ابوبکر اور نام اوسکا محمد ہی وہ بیٹا داؤد بن علی بن خلف کا اصفہانی ہی مگر معروف و مشہور بنام ظاہری ہی یہہ شخص فقیہ اور ادیب اور شاعر اور ظریف تہا ابو العباس بن شریح سی مناظرہ کیا کرتا تہا جب اوسکا باپ مرگیا بعد اوسکی وفات کی اوسکی جاہی پر مسند نشین ہوا عہدہ افتا کا اوسی متعلق ہوا اپنی باپ ہی کے مذہب پر تہا جب وہ مفتی ہوا لوگون نے اوسکو کم حقیقت تصور کرکے ایک آدمی کو یہہ سکہلا کر اوسکی پاس بہیجا کہ تو جاکر اوس سے یہہ پوچہہ کہ نشہ کی حد کیا ہی اوس آدمی نے آکر اوسی پوچہا کہ سکر کی حد کیا ہی اور کب آدمی سکران یعنی متوالا تصور کیا جاتا ہی اوسنے کہا کہ جب سب ہموم اور رنج اوسکی جاتے رہین اور اپنی خوشی خاطر کو جو پوشیدہ ہی ظاہر کری اوس وقت جانا جاتا ہی کہ وہ متوالا ہی یہہ جواب سبکو پسند آیا اور بہت خوش ہوئی اور سبکو معلوم ہوگیا کہ یہہ شخص بڑے رتبہ کا عالم ہی — اوسنے اپنی عنفوان شباب مین ایک کتاب علم ادب مین تصنیف کری اوسکا نام زہرہ رکہا ہی اس کتاب مین عجیب و غریب اور نادرات اور بہت اچہی شعر جمع کئی ہین ایک روز وہ ابو العباس ابن شریح درمیان مجلس وزیر ابن الجراح کے حاضر ہوئے دونونکا مناظرہ عطار اور احسان مین ہونی لگا ابن شریح نے کہا کہ اپکا وہ قول جسکی یہہ معنی ہین کہ جو شخص بہت دیدہ بازی کرتا

تیسری صدی کی شاعر

گویا وہ نظارت اور نزدیکی کر چکا ہی کافی ہی اسباب ہیں اب گفتگو نہ کیجئے ابو بکر نے کہا کہ اگر آپ یہہ فرماتے ہین تو مین بھی یہہ کہتا ہون سہ

انزہ فی روض المحاسن مقلتی	وامنع نفسی ان تنال محرما
واحمل من ثقل الھوی مالوانہ	یصب علی الصخر الاصم تہدما
وینطق طرفی عن مترجم خاطری	فلولا اختلاسی ردہ لتکلما
رایت الھوی دعوی من الناس کلہم	فما ان اری حبا صحیحا مسلما

ابن شریح نے کہا کہ پھر آپکو اسکا کیا فخر ہی اگر مین چاہون تو مین بھی یہہ کہون سہ

ومساھر بالغنج من لحظاتہ	قد بت امنعہ لذیذ سناتہ
ضنا بحسن حدیثہ وعتابہ	واکرر اللحظات فی وجناتہ
حتی اذا ما الصبح لاح عمودہ	ولی بخاتم ربہ وبراتہ

ابو بکر نے کہا کہ اے وزیر دو گواہ عادل اوسپر گواہی کرنے چاہئین یعنی اسی دو گواہ برات اور معصومیت کے جیسا کہ وہ اخیر شعر مین دعوی کرتا ہی اور کہتا ہی کہ ولی بخاتم ربہ وبراتہ طلب کیجئے جب گواہی دے چکین اوسوقت اوسکو چھوڑیے ابو العباس نے ہنسکر کہا کہ جو آپنے نیری واسطے تجویز کی ہی وہی آپ پر لازم آتی ہے کیونکہ آپ بھی کہہ چکین ہین کہ سہ

انزہ فی روض المحاسن مقلتی	وامنع نفسی ان تنال محرما

یہہ بھی دعوی ہی اپنی برات کے آپ بھی گواہ دیجئے یہہ کلام وزیر سنکر ہنسا اور کہا کہ تم دونو شخص ظریف اور فہیم اور علیم ہو ابن خلکان کہتا ہی کہ کسی مجموعہ مین یہہ اشعار اوسکی طرف منسوب پائی ہین وہ یہہ ہین سہ

لکل امرأ ضیف یسر بقربہ	ومالی سوی الاحزان والھم ضیف

تیسری صدی کی شاعر

لہ مقلۃ ترمی القلوب باسہم | اشد من الضرب المدار لطا لیف
یقول خلیلی کیف صبرک بعدنا | فقلت وھل صبر فاسال عن کیف

یہہ شخص علم فقہ خوب جانتا تہا اوسکی تصنیفات سے چند کتابین ہین ازانجملہ ایک کتاب الوصول الی معرفۃ الاصول اور ایک کتاب الانکار۔ اور ایک کتاب الاعذار اور ایک کتاب الانتصار یہہ کتاب محمد بن جریر اور عبد اللہ ابن شرشیر۔ اور عیسی ابن ابراہیم ضریر کے طور پر لکھی ہے بروز دوشنبہ نوین تاریخ ماہ رمضان ۲۹۶ھ دوسو ستانوین ہجری مین وفات پائی عمر اوسکی بیالیس برس کی ہوئی

ابو عبد الرحمن محمد المعروف بالعتبی

کنیت اوسکی ابو عبد الرحمن نام محمد بیٹا عبد اللہ بن عمر بن معویہ بن عمرو بن عتبہ بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس کا قوم سے قریش خاندان سے اموی مشہور بنام عتبی یہہ شاعر مشہور ومعروف بڑا شاعر بصرہ کا رہنیوالا ہی وہ ادیب اور فاضل اور جید شاعر تہا اوسکو بہت اخبار اور روایات اور ایام عرب کا حال یاد تہا بعد اوسکے مرنے کے اوسکی اولاد نے اوسکی میراث پائی جب وہ بغداد مین آیا وہان حدیث کی روایت کی باشندگان بغداد نے اوسسی علم حدیث سیکہا وہ بہت مشہور شاعر اور محدث تہا اکثر اشعار اوسکے عشق کے حال مین ہین اوسکی تصانیف سے ایک کتاب الخیل ہی جسمین گہوڑونکا بیان ہی۔ اور ایک کتاب اوسنے اشعار عرب کے جمع کی ہی اس کتاب مین اون عورتون کے شعر ہین جو اول مین محبت کرتی تہین پہر دشمنی

تیسری صدی کی شاعر

کر سنے لکین تہین یعنے بعد ملاقات اور محبت کے عداوت کی حالت مین جو اونہون
سنے اپنے عاشقون کے حال مین شعر تصنیف کئے ہین وہ اوسمین مندرج ہین
اوس کتاب کا نام یہہ ہی کتاب اشعار الاعاریب واشعار النساء اللاتی
احببن ثو ابغضن اور ایک کتاب الذبیح ہی اوسکی تصنیف سے ہی اور ایک علم
اخلاق مین کتاب الاخلاق اوسنے لکہی ہی سوا اسکی اور بہی اوسکی تصانیف ہین اس
شخص کا حال ابن قتیبہ نے درمیان کتاب المعارف کے اور ابن منجم نے درمیان
کتاب البارع کے لکہا ہی اور یہہ شعر اوسکے روایت کئے ہین

رأین الغوانی الشیب لاح بعارضی	فاعرضن عنی بالخدود النواظر
وکنّ متی ابصرننی وسمعن لی	سعین ورفعن الکوی بالمحاجر
فان عطفت عنی اعنّه اعلب	نظرن باحداق المها والجاذر
فانی من قوم کرام ثناؤهم	لاقدامهم صیغت رؤس المنابر
خلایف فی الاسلام فی الشرک قادة	بهم والیهم فخر کل مفاخر

شعر اوسکی بہت ہین سب اچہے ہین یہہ شخص شعراء متاخرین مین سے نامی شاعر ہی
درمیان ۲۲۸ھ دو سو اٹہائیس ہجری کے فوت ہوا عُتبی بضم عین وسکون تا فوقانی
اور بعد اوسکے بائے موحدہ ہی یہہ نسبت طرف اوسکے جد عتبہ ابن ابی سفیان مذکور
کے ہی

ابو عبادة الولید بُحتری

یہہ ولید بن عبید بن یحیی عبید بن شملال اولاد یعرب بن قحطان سے طائی بحتری ہی
یہہ شاعر مشہور منبج مین پیدا ہوا بعضے کہتے ہین فرروقیہ مین پیدا ہوا تہا یہہ ایک گانوی ہی نزدیک
منبج کی اوسی گانو مین بڑا ہوا بعد ازان طرف عراق کے گیا اوسمین جا کر ایک

تیسری صدی کی شاعر

جماعت خلفا کی مدح کی جنمین کا اول خلیفہ متوکل علی اللہ ہی اور بہت امیرون کبیرون کی مدح کی اور مدت دراز تک بغداد مین رہا پہر شام کی طرف مراجعت کی اوسکے اشعار بہت ہین اونمین ذکر حلب اور اوسکی نواحی کا ہی کچہہ اشعار وہانکی عورتون کے بیانمین ہی بطور غزل کہے ہین — ابوبکر صولی نے اپنی کتاب مین جو ابو تمام طائی کے اخبار مین اوسنے لکہے ہین یہہ لکہا ہی کہ بحتری یہہ کہتا تہا کہ ابتدا حال مین جب مین شعر کہنے اور ترقی پانے لگا مین ابو تمام کے پاس حمص مین گیا اور اپنی شعر مینے اوسکو سنائے ابو تمام کا دستور تہا کہ ایک جائی واسطے ملاحظہ اشعار شعرا کے بیٹہا کرتا تہا اور تمام شاعر حلقہ باندہ کر اوسکی خدمت مین حاضر ہوکر بیٹہتی اور اپنی شعر اوسکے سامنے پیش کرتے جب اوسنے میرے شعر سنے سبکو چہوڑ میری طرف متوجہ ہوگیا جب سب شاعر چلے گئے اوسوقت ابو تمام نے مجہسے کہا کہ تو ان سب شاعرونسے بڑا شاعر ہی اپنا حال بیان کر مینے مفلسی کا حال ذکر کیا اوسنے ایک رقعہ باشندگان معرۃ النعمان کو لکہہ کر میرے حوالہ کیا اوسمین لکہا تہا کہ یہہ شاعر بہت تیز ذہن اور عقیل اور بڑے پایہ کا شاعر ہی وہ رقعہ لیکر وہان گیا اونہون نے بسبب اوسکے رقعہ کے میرا اکرام اور اعزاز بہت سا کیا اور چار ہزار درہم میرے واسطے مقرر کر دیئے یہہ اول نعمت تہی جو میرے ہاتہہ لگی بحتری یہہ کہتا ہی کہ اول ہی اول ابو تمام کو اسی دفعہ مینے دیکہا تہا کبہی اوسسے پہلے ملاقات میری نہ تہی پہر مین ابو سعید محمد بن یوسف کی مجلس مین گیا یہہ قصیدہ جسکے اول کا یہہ شعر ہی اوسکی مدح مین مینے لکہا وہ یہہ ہی

افاق صب من هوی فافیقا   ام خان عهدا ام اطاع شفیقا

ابو العلاء معری سے پوچہا گیا تہا کہ ان تین شخصونمین سے کونسا بڑا شاعر ہی

تیسری صدیکی شاعر

ابوتمام یا بحتری یا متنبی اوسنے کہا کہ ابوتمام اور متنبی دونو حکیم ہیں اور شاعر بحتری ہی یہہ فرق ان تینونمین ہی — ایک مرتبہ بحتری موصل مین یا راس عین مین جاکر بہت بیمار ہوا طبیب ہر روز اوسکا حال دیکھنے آیا کرتا تہا ایک روز اوس طبیب نے مزورہ کہانیکو بحتری سے کہا مزورہ ایک غذا ہوتی ہی جسمین گوشت پڑکر پکتا ہی بحتری کے پاس سوا ایک لڑکے کے اور کوئی خادم نہ تہا اوس لڑکے سے کہا کہ تو آج مزورہ بنا ایک رئیس اوس شہر کا بہی اوسوقت حاضر تہا وہ مزاج پرسی کے واسطے آیا ہوا تہا اوس رئیس نے کہا کہ یہہ لڑکا اچہا نہ پکا سکیگا میرے پاس ایک باورچی ہی وہ بہت اچہا کہانا پکاتا ہی اوسکی بہت مدح کی اور کہا کہ مین اوس باورچی کے ہاتہہ پکوا کر بہجوا دونگا بحتری نے کہا اچہا لڑکے نے بسبب اعتماد اوس رئیس کے نہ پکایا اور وہ گہر جاکر بہول گیا جب دیر ہوئی اور وہ مزورہ نہ آیا اور اوسکے کہانیکا وقت ٹل گیا اوسوقت یہہ شعر اوس رئیس کے پاس بحتری نے لکہہ کر بہیجے

وجدت عہدک زورا فی مزورۃ	حلفت مجتہدا احکام طاہیہا
فلاشفی اللہ من یرجوا الشفاء بہا	ولا علت کف ملق کفہ فیہا
فاحبس رسولک عنی ان یجئ بہا	فقد حبست رسولی عن تقاضیہا

اخبار بحتری سکے اور نیکو بیان اور محاسن اور فضایل اوسکی بہت ہین حاجت طول کلام کی نہین اوسکے شعر مدت تک غیر مرتب پڑے رہے یہانتک کہ ابوبکر صولی نے اونکو ترتیب حروف پر جمع کیا — اور علی ابن حمزہ اصبہانی نے بہی جمع کئے ہین مگر ترتیب حروف پر مرتب نہین کئے بلکہ انواع اور اقسام شعر پر ترتیب کی ہی جیسی کہ ابوتمام کے شعر ونکی ترتیب کی ہی — ایک کتاب حماسہ بحتری کی بہی مثل حماسہ ابوتمام

تیسری صدی کی شاعر

کی ہی اور ایک کتاب معانی الشعر ہی اوسکی تصنیف سے ہی پیدائش اوسکی درمیان سنہ ۲۱۰ دوسو بیس کی ہوئی اور بعضے یہہ کہتی ہیں کہ درمیان دوسو ہجری کے پیدا ہوا ایسا ہی اختلاف اوسکی وفات میں ہی بعضے کہتے ہیں کہ سنہ ۲۹۴ ہجری میں مرا بعضے کہتے ہیں سنہ ۲۹۵ بعضے سنہ ۲۶۳ بیان کرتے ہیں مگر قول اول صحیح ہی ابن خلکان نے لکہا ہی

ابو العباس عبد اللہ

ابن معتز ابن متوکل بن معتصم بن ہارون رشید عباسی اور ہاشمی ہی قاضی احمد ابن خلکان کہتا ہی کہ اس شخص نے ابو العباس مبرد اور ابو العباس ثعلب سی علم ادب سیکہا اور سوا انکی اور بہی استاد ہیں وہ ادیب اور بلیغ اور شاعر ذی قدر اور قادر ہر قسم کی سخن پر تہا الفاظ اوسکی بہت سہل طبیعت جید رکہتا تہا علماء اور ادبا کی صحبت میں رہتا تہا اوسکو خلیفہ مقتدر نے بروز پنجشنبہ بارہویں ربیع الاخر سنہ ۲۹۶ میں قتل کیا اپنی گہر کے سامنے ایک کہنڈر میں مدفون ہوا چونکہ اوسکے حال میں تواریخ بہت کچہہ بیان کرتے ہی اسلئے ضروری حال لکہہ دیا ابن خلکان کہتا ہی کہ یہ شعر اوسکا یہہ ہی مگر میں اوسکے دیوان میں نہیں پایا راوی بیان کرتے ہیں کہ یہہ شعر اوسیکے ہیں واللہ اعلم

ومقرطق یسعی الی الندماء	بعقیقۃ فی درۃ بیضاء
والبدر فی افق السماء کدرہم	ملقی علی دیباجۃ زرقاء
کم لیلۃ قد سرنی بمبیتہ	عندی بلا خوف من الرقباء
ومہفہف عقد الشراب لسانہ	فحدیثہ بالرمز والایماء
حرکتہ سحرا فقلت لہ انتبہ	یا نزہۃ الجلساء والندماء
فاجابنی والسکر یخفض صوتہ	بتلجلج کتلجلج الفاء فاء

چوتھی صدی کی شاعر

انی لا افہم ما تقول وانما　غلبت علیّ سلافۃ الصہباءِ

حصہ چوتھا

صدی چوتھی

جسمین اون شاعروںکا بیان ہی جو چوتھی صدی ہجری مین فوت ہوے

ابن السراج

ابوبکر محمد بن السری نحوی معروف بکنیت ابن السراج یہہ شخص بہی ایک ائمہ مشاہیر مین سے ہی جنکے فضل اور علم اور جلالت قدر پر سب متفق ہین دست قدرت علم نحو اور ادب مین اچہی رکہتا تہا۔ ابو العباس مبرد سے اوسینے علم ادب پڑہا اور اوس سے ایک جماعت اعیان سے نے تعلیم پائی اوسکی تصانیف مشہورہ مین سے ایک کتاب الاصول ہی یہہ کتاب بہت تحفہ اور جید اس فن مین ہی وقت اضطراب اور اختلاف نقل کے اوسکی طرف رجوع کیا جاتا ہی اور کتاب جمل الاصول۔ اور کتاب موجز صغیر۔ اور ایک کتاب الاشتقاق۔ اور ایک کتاب شرح کتاب سیبویہ۔ اور ایک کتاب الریاح والہوار والنار۔ اور ایک کتاب الجمل۔ اور ایک کتاب المواصلات یہہ کتابین اوسکی تصنیف سے مشہور ومعروف ہین۔ ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے کسی مجموعہ مین اوسکے شعر دیکہے تہے مگر اوسکی صحت کی مجکو تحقیق نہین مگر لوگون مین وہ شعر مشہور ہین ازانجملہ تین شعر اوسکے ایک بریزاد معشوقہ کے حق مین اوسینے کہی ہین جس عورت کو کہ وہ چاہتا تہا ان اشعار کا عجیب اور غریب ایک قصہ ہی وہ یہہ ہی کہ ابوبکر مذکور جس لونڈی حور وش کو چاہا کرتا تہا اوسنے اوس پر جفا اور ظلم کیا تہا اتفاقاً اون ایام مین امام مکتفی رقہ سے وہان آگیا لوگ اوسکے دیکہنے کو مجتمع ہوے جب ابوبکر مذکور نے خلیفہ مذکور کو دیکہا اپنے معشوقہ جفا شعار کے ظلم وستم کو یاد کرکے

چوتھی صدیکی شاعر

یہہ شعر بنا کر لوگوں کے سامنے پڑہے پہر ابو العباس محمد بن اسماعیل بن زنجی کاتب نے یہی شعر سنکر ابو العباس بن الفرات کے سامنے پڑہ کر یہہ کہدیا کہ یہہ شعر ابن معتز کے ہین — ابو القاسم بن عبد اللہ وزیر مکتفی نے خلیفہ کے سامنے پہڑ کر یہہ کہدیا کہ یہہ شعر عبید اللہ بن عبد اللہ بن طاہر کے ہین بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک ہزار دینار اوسکو دو — ابن زنجی نے یہہ حال دیکھکر کہا کہ کیا تعجب کی بات ہی ابو بکر سراج شعر بناوے اور عبید اللہ ابن عبد اللہ بن طاہر انعام پاوے وہ شعر یہہ ہین

میزت بین جمالہا وفعالہا	فاذ الملاحۃ بالخیانۃ لا تفی
واللہ لا کلمتہا ولو انہا	کالبدر او کالشمس او کالمکتفی
حلفت لا ان لا تخون عہودنا	فکانما حلفت لنا ان لا تفی

بروز یکشنبہ تیسری تاریخ ماہ ذیحجہ سنہ ۳۱۶ ہجری مین اوسنے وفات پائی

ابو الحسن محمد ابن ہانی

یہہ شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہے کہ وہ مذہب حکما کا رکہتا تہا لوگ اوسکو متہم بمذہب فلاسفہ کیا کرتے تہے مگر شاعر ماہر نیک معنی ونیک طبیعت آدمی تہا اوسکے اچہی قصاید مین سے ایک قصیدہ نونیہ بہت خوب ہی جو ملک معز حاکم مغرب کی مدح مین اوسنے لکہا ہے جسکا اول یہہ ہی

ھل من اعفۃ عالج یبرین	ام منہما بقر الحدوج العین
ولمن لیالی ما دمنا عہدھا	مذکن لا انہن شجون
المشرقات کانہن کواکب	والناعمات کانہن غصون

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اوسکے مرنے کے باعث مین ابن خلکان یہہ کہتا ہی کہ وہ اسطرح مرا ایک روز شراب پی کر مست ہوکر رات کو گہر سے باہر چلا گیا صبح کو ایک حوض مین پڑا

ہوا پایا اور اوسکے گلے مین اوسیکا ازار بند بندہا ہوا تہا شاید کسی نے پہانسی دیکر مار کر
اوس حوض مین ڈال دیا ہوگا وہ بدہ کا روز ساتوین تاریخ رجب سنہ ٣٦٢ ہجری کے
تہے عمر اوسکی چہتیس برسکی تہی بعضے چالیس بیان کرتے ہین

ابو القاسم وزیر مغربی

وہ ابو القاسم حسین بن علی بن الحسین بن علی بن محمد بن یوسف بن بحر بن بہرام بن المرزبان بن
ماہان بن بادان بن ساسان بن الحرون بن بلاش بن جاماس بن فیروز بن یزدگرد معروف
بنام وزیر مغربی کے ہی — ابن اثیر کہتا ہی کہ باپ اس شخص کا سیف الدولہ بن حمدان
کے مصاحبون مین سے تہا یہہ شاعر درمیان مصر کے سنہ ٣٧٠ ہجری مین پیدا ہوا اوسکے تمام شعر
بہت اچہی ہین یہہ ابیات اوسکے بہت اچہی ہین

وماظبیه اذ ماتحنو علی طلاها ... تری الانس وحشا وهی تانس بالوحش
غدت فارتعت ثم انثنت لرضاعه ... فلم تر شیئا من قوائمه الجمش
وطافت بذاك القاع ولهی فصادفت ... سباع الفلا ینهشنه ایما نهش
باوجع منی یوم ظلت انامل ... تودعنی بالله من شبك النعش
واجمالهم تحدی وقد خیل الهوی ... كان مطایاهم علی ناظری تمشی
واعجب ما فی الامر ان عشت بعدهم ... علی انهم ما خلفوا لی من بطش

ابن اثیر کہتا ہی کہ وہ میا فارقین مین مرا اور جب مرنے لگا اپنی طرف سے تمام روسا اس شہر کو جنسی ملاقات تہی رقعہ لکہہ کر یہہ کہلا بہیجا کہ بعد میرے مرنے کے درمیان مشہد
امیر المومنین علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے مجکو دفن کرنا چنانچہ جب وفات پائی اوسکے
دوستون نے اوٹہا کر مشہد مقدس مین دفن کیا وہ سال جسمین اوسنے وفات پائی سنہ ٤١٨
ہجری تہی عمر اوسکی چہالیس برسکی تہی وہ صاحب تصنیفات اور نظم بدیع اور نثر فایق کا تہا

ابو تلی

چوتہی صدیکی شاعر

۱۵۰ ابوعلی ہارون بن عبد الصمد اوارجی جسکی مدح ابوالطیب متنبی نے اوس قصیدہ سے جسکا اول یہہ ہی کی ہی

امن ازدیارک فی الدجی رقباء ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ اذ حیث کنت من الظلام ضیاء

وہ ابوالقاسم مذکور کا ماموں تہا اوسکی تصنیفات سے کتاب الایناس درمیان انساب عرب کے ہی باوجودیکہ اوسکا حجم چہوٹا ہی لیکن بڑی فایدہ کی ہی اوسی معلوم ہوتا ہی کہ اس شخص کو انساب عرب کی بہت اطلاع تہی — اور کتاب ادب الخواص — اور کتاب المأثور فی ملح الخدور وغیرہ یہہ ہی اوسیکی تصنیف سے ہین ایک رسالہ منطق ہین بہت مختصر اوسنے لکہا ہی — ابن خلکان کہتا ہی کہ بروقت مرنے کے اوسنے وصیت کی تہی کہ مجکو کوفہ مین درمیان مشہد مقدس کے دفن کرینے یہہ اشعار میری قبر پر لکہہ دینا چنانچہ لکہے گئے وہ شعر یہہ ہین

کنت فی سفرۃ الغوایۃ والجہل ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ مقیما فحان منی قدوم

تبت من کل مأثم فعسی یمحی ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ بہذا الحدیث ذاک القدیم

بعد خمس واربعین لقد ما ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ ظلت الا ان الغریم کریم

وزیر مذکور بڑے داناؤن مین سے شمار کیا گیا ہی اکثر مورخین نے یہہ لکہا ہی کہ جب حاکم مصر نے اوسکے باپ اور چچا اور دونو بہائیون اوسکی کو قتل کیا وزیر مذکور بہاگ کر رملہ مین گیا وہان کے حاکم متغلب سے جو حسان بن مفرج بن دغفل بن الجراح الطائی تہا اوسے ملکر حاکم مصر مذکور پر اوسکو چڑہائی کے واسطے برانگیختہ کیا پہر حجاز مین جاکر حاکم مکہ سے کہا کہ دیار مصر یہ اور وہان سب کے مملکت بہت خوب ہی تم چڑہائی کرو اور اسباب مین بہت کوشش کرکے اوسنے وہ تدبیرین کرین تہین جنکے باعث سے حاکم مصر کو اپنی سلطنت تہامنی مشکل ہوگئی تہی قصہ اسکا

طویل ہی آخر کار یہہ ہوا کہ حاکم مصر نے بنی الجراح کو بہت مال دیکر منقاد کیا
ہے اور ابو الفتوح حسن بن جعفر علوی کو لوگوں نے بلاکر اوسکی خلافت کی بیعت
کرکے لقب اوسکا رشید رکھہ یا تہا یہہ بد انتظامی ابو القاسم کی تدبیر سے
عمل مین آئی تہی حاکم مصر ہر روز تدابیر اور حیلون مین تہا آخر کو بنی الجراح کو اپنی طرف
مایل کیا اور ابو الفتوح کی بیعت خلافت جاتی رہی وہ مکہ کو بہاگ گیا او وزیر مذکور حاکم
سے ڈر کر عراق کو بہاگ گیا اور فخر الملک ابو غالب بن خلف نے وزیر مذکور کا
تعاقب کیا اور امام قادر باللہ کو یہہ لکہہ بہیجا کہ یہہ شخص سلطنت عباسیہ کو برباد
کرنے کے واسطے عراق مین آیا ہی اسکو وہان سے نکال دو پہر فخر الملک بغداد کی
طرف واسط کے گیا وہان جاکر ابو القاسم کو معہ اوسکے ہمراہیون کے پکڑکر واسط
مین ڈیرا کیا مگر اوسکے ساتھہ رعایت اور عنایت کرتا رہا یہانتک کہ فخر الملک مقتول
ہوا اور ابو القاسم نے امام قادر باللہ کو اپنی طرف مایل کرنا اور تالیف قلوب کرنی
شروع کی یہانتک کہ کچھہ مزاج صلاحیت پر بادشاہ کا آگیا تہا کہ وزیر مذکور نے
وزیر مذکور نے بغداد کیطرف مراجعت کی وہان چند بے ٹہر کر موصل مین آیا اسیجائی
ابو الحسن بن ابی الوزیر منشی معتمد الدولہ ابو المنیع قرواش امیر بنی عقیل کا مرگیا تہا
اوسکی جانی عہدہ منشی گری پر مامور ہوا پہر اوسنے ملک مشرف الدولہ ابویہی کے
سرکار مین عہدہ وزارت کی سعی کی ہمیشہ سعی او رکوشش کرتا رہا آخر کو وزیر ابو [illegible] نے مذکور
موید الملک یعنی اوسکے وزیر کو گرفتار کیا اوسکے نام پروانہ ہوا کہ موصل سے یہان آکر
حاضر ہو وزارت ملیگی چنانچہ وزیر ہوا اوسی حالت مین مدت تک ٹہر کر آخر کو جو حال اوپر
بیتے وہ تاریخ مین مفصل مذکور ہین حاجت تطویل کی نہین

چوتھی صدی کے شاعر

بن جلبس السلامی

ابوالحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن یحیی بن جلبس مخزومی سلامی شاعر تھے وہ شعرا مجیدین
مین شمار کیا جاتا ہی بیس برس کی عمر سے اوسکو شعر گوئی کا شوق ہوا اول شعر جو اونے
مکتب مین کہے تھے یہہ ہین

بدائع الحسن فیہ مفترقہ ۔۔۔ واعین الناس فیہ منفقہ
سہام الحاظہ مفوقۃ ۔۔۔ فکل من رام نظرہ رشقہ
قد کتب الحسن فوق وجنتہ ۔۔۔ ہذا ملیح وحق من خلقہ

بغداد مین ہوش سنبھالا اور وہان سے حالت سیاحی مین نکلکر موصل مین آیا اور جا
اوسنے اکر ایک جماعت شعرا کے دیکھی جنمین یہہ لوگ تھے ابو عثمان خالوی
اور ابو الفرح اور ابو الحسن تلعفری وغیرہ جب ان شعرا نے اوسکو دیکھا بسبب براعت اور
علمیت اوسکی کی بہت تعجب کیا کیونکہ وہ کم سن تہا چنانچہ اسلئے اونہون نے ہرگز یقین
نہ کیا کہ یہہ شعر آپ کہتا ہی بلکہ اونہونے اوسے کہا کہ یہہ تیری شعر نہین ہین خالوی نے
کہا مین اوسکا امتحان کر لونگا چنانچہ اوسنے ایک محفل آراستہ کر کے سلامی مذکور کو بلوایا
اور محفل مین شراب رکھی گئی ہر ایک شاعر اپنی طبیعت کا امتحان کرنے لگا تہوڑے سے ہی
عرصہ مین مینہہ اور ابر آیا اور اولے برسنے لگے خالوی نے آگ اوٹھا کر اولون پر
ڈالی اور کہا اے یارو اسپر آگ ڈالنے کے بیانمین تم مین سے کوئی شعر کہے سلامی
نے سب سے اول جلدی سے یہہ شعر کہے

للہ در الخالدی الاوحد ۔۔۔ الندب الخطیر
اہدی لنار الزند عند ۔۔۔ جمود نار السعیر
حتی اذا اصدا العقاب ۔۔۔ الیہ عن حر الصدور

بعثت الیہ ھدیۃ | عن خاطری ابدی السرور
لا تعدلوہ فانہ | اھدی الخدود الی الثغور

جب سب شعرا حاضرین مجلس نے یہہ شعر سنے سر کو جھکا کر چپ ہو رہے اور اوسکے فضل کے تعریف کرنے لگے اور سب اسبات کے ہوے کہ سلامی مذکور بڑا جید شاعر اور دانا اور عقلمند آدمی ہی مگر تلعفری اپنی قول اول ہی پر رہا وہ اوسکی فضل کا انکار ہی کرتا رہا یہانتک کہ سلامی نے یہہ شعر تلعفری کے حق مین کہے

سما التلعفری الی وصالی | ونفس الکلب تکبر عن وصاله
یناقی خلقه خلقی وآتی | فعالی ان نصاف الی فعاله
فصنعتی النفیه فی لسانی | وصنعته الخسیسة فی قذاله
فان اشعر فما هو من رجالی | وان یصفع فما انا من رجاله

اس شخص کے حق مین اوسنے بہت ہجو کہی ہین — سلامی ایک روز ابو ثعلب کے پاس گیا شاید کہ حمدانی بیٹھا تھا اور اوسکے سامنے ایک زرہ رکھی ہوئی تھی اوسنے کہا تعریف کر اوسنے جلد یہہ شعر پڑھے

یا رب سابغة حبتنی نعمة | کافاتها بالسوء غیر مفند
اضحت تصون عن المنایا مهجتی | وظللت ابذلها لکل مهند

ہمیشہ سلامی مذکور صاحب کے پاس بڑی رتبہ اور نعمت مین رہا یہانتک کہ عضد الدولہ بن بویہ کے پاس جانیکا شیراز کو قصد کیا صاحب نے اوسکو وہان بھیجوا دیا جب پہنچا عضد الدولہ نے اوسکی بڑی خاطر اور مدارات کی اور کنجی مطلب کی اوسکو دی اور اپنی خدمت مین بجای ابو القاسم عبد العزیز ابن یوسف منشی کے مقرر کر کے رکہا یہہ شخص بھی ایک بلیغ بنا رین سے اور نزدیک عضد الدولہ وزرا رین سے

شمار کیا گیا ہی ــــ اور رتبہ اوسکا یہہ تہا کہ عضد الدولہ کہا کرتا تہا کہ جب مین سلامی کو اپنی مجلس مین دیکھتا ہون یہہ گمان کرتا ہون کہ عطارد آسمان سے اوترکر میری سامنے آبیٹھا ہی جب عضد الدولہ مرگیا سلامی کی طبیعت مین بہی وہ جو[illegible]نی جو پہلے تہی نرہی اور مفلس ہوگیا اسی حال مین وفات پائی ــ سلامی مذکور بغداد مین جمعہ کے آخر دن چھٹی تاریخ رجب کو درمیان ۳۳۶ ہجری کے پیدا ہوا اور جمعرات کے روز چوتھی جمادی الاول کو ۳۹۳ مین فوت ہوا سلامی مین یا نسبت ہی وہ دار السلام بغداد کی طرف منسوب ہے

ابوالحسن محمّد

بن عبد اللہ معروف با بن سکرہ ہاشمی بغدادی شاعر مشہور یہہ شاعر ماہر تہا اوسکا ایک بڑا دیوان ہی اپنی اشعار نہایت خوبی کے ساتھہ اوسنے جمع کئے ہین کہ اوسکی دیوان مین کچھہ اوپر پچاس ہزار شعر مین یہہ شعر اوسکے کسی کے ہجو مین مشہور ہین

تہنت علینا ولست فینا	ولی عہد ولا خلیفہ
فتلہ ورد ما علی جار	یقطع عنّی ولا وظیفہ
ولا تقل لیس فیّ عیب	قد یقذف الحرّۃ العفیفہ
والشعر نار بلا دخان	وللقوافی رقًا لطیفہ

اوسنے بروز چہار شنبہ گیارہوین ربیع الآخر ۳۸۵ ہجری مین وفات پائی

ابن القوطیہ

ابوبکر محمد بن عمر بن عبد العزیز ابن ابراہیم ابن عیسی ابن مزاحم معروف با بن القوطیہ اندلسی اشبیلی الاصل قرطبی المولد اپنی زمانہ مین لغت عربیہ سے خوب واقف تہا

شعر بہت جید کہتا تھا وہ لیکن لاثانی سریع البدیہہ تھا یعنے بدیہہ گو تھا — حکایت کی ہی ادیب اور شاعر ابو بکر ابن یحیی ابن ہذیل تمیمی نے کہ مین ایک روز اپنی زمین پر جو پہاڑ قرطبہ کے سامنے واقع ہی گیا تھا اوسجا ئی ابو بکر ابن قوطیہ سامنے آتا ہوا مینے پایا وہ مجکو دیکھکر بہت خوش ہوا مینے اوسیے از روی ہنسی کے یہہ شعر کہا ؎

من این اقبلت یا من لا شبیه له	ومن هو الشمس والدنیا له فلك

اوسنے ہنسکر یہہ شعر فی البدیہہ کہا

من منزل یعجب النساك خلوته	وفیه ستر علی الفتاك ان فتكوا

وہ راوی کہتا ہی کہ مجھسی نہ رہا گیا مینے دوڑکر دونوں ہاتھ اوسکے چوم لیے کیونکہ وہ میرا اوستاد بہی تھا ابو بکر محمد مذکور بروز سہ شنبہ ساتوین تاریخ ماہ ربیع الاول کو ۳۶۷ سنہ ہجری مین درمیان شہر قرطبہ کے فوت ہوا اور اوسجا ئی مدفون بوقت نماز عصر درمیان مقبرہ قریش کے ہوا

القرافی

وہ شہاب احمد بن محمد بن علی بن محمد قرافی قاہرہ کا رہنیوالا شافعی المذہب اور ادیب فاضل عالم کامل مناظرہ اور مدرس تھا اوسکو شاب التائب یعنے ۔۔۔ تائب کہا کرتے تہے اوسکے شعر بہت اچھے ہین از انجملہ یہہ دو شعر برای نمونہ کافی ہین ؎

سبقت لمیدان الفؤاد یحبها	سفرا تجذب مهجتی بعنان
فتراکمت حمر الدموع وشهبها	مذ حالت الشعراء عرفی المیدان

درمیان ماہ شعبان ۶۲۱ سنہ ہجری کے اوسینے وفات پائی

چوتھی صدی کے شاعر

ابن درید

وہ محمد بن الحسن بن درید بن عتاہیہ ابوبکر ازدی لغوی بصرہ کا رہنیوالا تہا یہہ شخص اپنی زمانہ کا امام درمیان لغت اور ادب اور شعر فایق سب سے تہا مصنف تاریخ بغداد کہتا ہی کہ وہ درمیان کوچہ صالح کے بصرہ مین ۲۲۳ھ ہجری مین پیدا ہوا اور عمان مین پلا اور بڑا ہوا اور جزایر اور بصرہ اور فارس مین جاکر علم ادب اور علم نحو اور علم لغت سیکہا اوسکا باپ بڑے امیرون دولتمندون مین سے تہا بعد بڈہے ہونے کی بغداد مین آکر قیام کیا آخر عمر تک وہین رہا اور عبد الرحمن بن اخی اصمعی وغیرہ سے روایت کرتا تہا اور ابو حاتم ریاشی سے بہی اکثر روایت کرتا ہی علم لغت مین یہہ شخص سب سے مقدم تہا اور اشعار عرب اور انساب اوسکو خوب یاد رہتے او سکے شعر بہت ہین — ابو سعید سیرانی اور ابوبکر ابن شادان اور ابو عبد اللہ مرزبانی وغیرہ سب نے اوس سے روایت کی ہی کہتے ہین یہہ کہا کرتے تہے کہ ابوبکر ابن درید سب شعرا اور علما سے بڑا شاعر اور عالم ہی — ابن درید مذکورہ کی تصنیفات مشہورہ سے ایک کتاب الجمہرہ ہی یہہ کتاب علم لغت مین کتب معتبرہ سے ہی — اور ایک کتاب الاشتقاق ہی اور ایک کتاب السرج واللجام — اور کتاب الخیل الکبیر — اور کتاب خیل الصغیر — اور کتاب الانواء — اور کتاب المقتبس — اور کتاب الملاحن — اور کتاب زوار العرب — اور کتاب اللغات — اور کتاب السلاح — اور کتاب غریب القران — اور کتاب المجتبی یہہ کتاب باوجود صغیر حجم کے بہت فایدہ کی ہی — اور ایسی ہی ایک کتاب الوشاح بہت چہوٹی ہی مگر مفید ہی اتنی کتابین اوسکی تصنیف سے مشہور ہین ابو منصور ازہری کہتا ہی کہ ابن درید کے پاس ایک دفعہ مین گیا تہا

اوسکو حالت نشہ مین متوالا پایا پہر مین اوسکی پاس کبھی نہ گیا۔ ابو منصور فرا
کہتا ہی کہ مجکو خبر دی احمد ابن علی نے اوسکو ابو لدر ہردی نے یہہ کہا کہ
مینے سنا شاہین وہ یہہ کہتا تہا کہ مین ابو بکر ابن درید کے پاس جایا کرتا تہا
مگر مجکو بڑی حیا آتی تہی کیونکہ عمر اوسکی نوّے برس کی تہی اور کوئی وقت نہوتا
تہا جو اوسکے سامنے شراب مصفا اور ستار اور باجی مثل عود وغیرہ
کے نہ پاتے تہے اسلئے ہمکو اوسکے پاس جاتے شرم اور حیا آیا کرتی
تہی وہ باوجود ایسے علم اور فضل عمر کچہہ نہ کرتا تہا شراب پیتا راگ
سنتا عیاشی کرتا دسوین تاریخ ماہ شعبان ۳۲۱ ھ تین سو اکیس ہجری مین
وفات پائی جس روز اوسکا جنازہ اوٹہایا اوسی روز ابو ہاشم جبائی کا
جنازہ راہ مین ہمکو ملا اوسدن یہہ حالت تہی کہ تمام لوگ یہہ کہتے تہے کہ ابن
درید اور جبائی کے مرنے سے علم لغت آج مر گیا دونون کو ایک مقبرہ مین
جو ورہان بغداد کے معروف بنام مقبرۂ خیزرانہ ہی سپنے دفن کیا ابن درید کے
شعر بہت اچہے اور نادر تہے اوسکے اچہے قصاید مین سے ایک قصیدہ مقصورہ
وہ ہی جسکا اول قول یہہ ہی ؎

یا ظبیہ اشبہ شئے بالمہا	رابعہ بین السرب فالکوی
اما تری راسی حاکا لونہ	طرۃ صبح تحت اذیال الدجی

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی تمام شعر اوسکے دو سو پچاس ہین اگر خوف طوالت دامنگیر
قلم نہوتا تمام قصیدہ لکہتا اور نادر شعر اوسکے یہہ ہین ؎

غراء لو جلت الخدود شعاعہا	للشمس عند طلوعہا لم تشرق
غصن علی دعص تاود فوقہ	قمر تالق تحت لیل مطبق

لو قیل للحسن احتکم لم یعدها　　او قیل خاطب غیرها لم ینطق

ابن مقلہ

محمد بن علی بن الحسن بن عبد اللہ معروف بابن مقلہ صاحب تاریخ بغداد لکہتا ہی
کہ وہ درمیان شوال سنہ ٢٩٢ ہجری مین پیدا ہوا اور ترقی مدارج اوسکو ہوتی رہی یہانتک
کہ بادشاہ مقتدر کی سرکار کا وزیر درمیان سنہ ٣١٦ ہجری کے ہوا — اور قاہر باللہ
کا درمیان سنہ ٣٢٣ ہجری کے وزیر ہوا پہر گرفتار ہوا اور بہت مصائب اوسپر
گذرے یہانتک کہ دہنا ہاتہہ اوسکا کاٹ گیا پہر وزیر ہوا مگر اپنی ہاتہہ کے ٹنڈ پر
قلم بند ہوا رکہا تہا اور احکام نافذہ اپنی ہاتہہ سے لکہا کرتا تہا پہر معزول ہوا اور
زبان کاٹی گئی یہہ شخص اول ناقل خط کوفین سے خط نسخ کا ہی اوسینے اس
خط کی بنا ڈالی تہے اوسکے بعد ابن البواب نے اگر اوسکا طریقہ مہذب اور
آراستہ کرکے خوب رونق اور تازگی اوسکو دیدی مگر ابن مقلہ کو فضیلت سبقت
کے ہی کہ اوسینے سب سے اول ایجاد کیا اساتذہ سب متفق ہین کہ ابن مقلہ نے
ایجاد کیا مگر اوسکے طور پر پچہلون نے چل کر اوسکو آراستہ کرلیا اور زیبائش
اوسمین دی — ابن مقلہ اپنی ہاتہہ کے کٹ جانے سے بہت رویا کرتا تہا اور کہا کرتا
تہا کہ مین بادشاہون کے خدمت اس ہاتہہ سے ہنی کی تہی اور دو مرتبہ اس ہاتہہ سے
مینی قران شریف لکہا ہی اوسکا ہاتہہ ایسا کاٹ گیا تہا جیساکہ چورونکا کاٹا جاتا ہی
اور اکثر یہہ شعر پڑہا کرتا تہا ؎

اذا مامات بعضک فابک بعضاً　　فان البعض من بعض قریب

ابن مقلہ کے شعر بہت اچہی ہین یہہ شعر اوسینے اپنے ہاتہہ کاٹے جانے مین کہی ہین ؎

ماسئمت الحیوۃ لکن توثقت　　بایمانہم فبانت یمینی

بعت دینی بهم بدنیای حتی — حرمونی دنیاهم بعد دینی

ولقد حطت ما استطعت بجهدی — حفظ ارواحهم فما حفظونی

لیس بعد الیمین لذة عیش — یا حیاتی بانت یمینی فبینی

ماہ شوال ۳۷۳ ہجری میں اوسنے وفات پائی اور بادشاہ کی گہر میں دفن کیا گیا پہر اوسکے اہل وعیال سنے بادشاہ سے عرض کی اوسکا لاشہ ہمکو ملجائے چنانچہ اوکہاڑ کر اونکو دیا گیا ابو الحسین سنے جو اوسکا بیٹا تہا اپنے گہر میں لاکر اوسکو گاڑا پہر اوسکی جورو سناۃ دیناریہ سنے وہان سے بہی اکہڑوا کر اپنی گہر میں گڑوایا عجایبات سے ہے کہ تین دفعہ یہ شخص عہدہ وزارت پر مامور ہوا ایک دفعہ موصل میں دو دفعہ شیراز میں اور تین ہی دفعہ تین جا ئی گاڑا گیا بعد وفات کے

الصابی

ابو اسحاق ابراہیم بن ہلال بن ابراہیم بن زہرون بن حیون حرانی صابی صاحب رسالہ مشہور اور نظم بدیع کا وہ منشی بادشاہی تہا بغداد میں پہر عز الدولہ بختیار بن معز الدولہ ابن بویہ دیلمی سے پاس عہدہ منشی گری پر رہا پہر ۳۴۹ ہجری میں میر منشی ہوا وہ ہمیشہ عضد الدولہ بن بویہ کے پاس خطوط مؤلمہ بہی کرتا تہا یعنے جنسے رنج پیدا ہوتا تہا وہ خطوط لکہا کرتا تہا اسلیے وہ اسکا دشمن ہورہا تہا جب عز الدولہ مقتول ہوا اور بغداد اوسنے فتح کرلیا اوسکو درمیان ۳۶۷ کے قید کیا اور حکم دیا کہ ہاتہی کے پیرون سے اسکو کچلواو سب نے اوسکے واسطے شفاعت چاہی چنانچہ ۳۷۱ میں مجبور کیا کہ ایک کتاب تاریخ دولت دیلمیہ کی میری واسطے تصنیف کر چنانچہ اوسنے کتاب تاجی تصنیف کی کسینی عضد الدولہ کو خبر دی کہ ایک دوست صابی کا اوسکے گہر گیا تہا وہ مسودہ صاف کررہا تہا اوسی اوسنے پوچہا کہ آپ کیا کرتے ہیں اوسنے کہا کہ واہیات اور اباطیل لکہہ رہا ہون اور جہوٹی

باتین آراستہ کرتا ہون وہ تاریخ دیلمہ کو جو آپ کے حکم سے تصنیف کرتا ہی واہیات سمجھتا ہی یہہ سنکر اوسکا غصہ جو بیٹھہ گیا تھا پھر بھڑک اوٹھا اور تمام عمر اوسکو پاس نہ آنے دیا یہہ صابی مذکور دیندار قوی تھا اپنی مذہب کا تشدد بہت رکھتا تھا عزالدولہ نے بہت چاہا اور کوشش کی وہ کسیطرح مسلمان ہوجاوے ہرگز نہ مانا مگر ہمراہ مسلمانون کے روزہ رکھتا تھا قران شریف حفظ کرتا تھا اوسکو قران شریف بہت خوب یاد تھا اکثر آیات کا استعمال اپنے خطوط اور رسایل مین کرتا تھا - ایک اوسکے پاس سیاہ غلام مسمی یمن تھا اوسکو وہ چاہتا تھا اوسکے حق مین بہت شعر اوسنے کہے ہین ازانجملہ یہہ چند شعر ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین لکھے ہین

قد قال یمن وھو اسود للذی ببیاضہ استعلی علو الخائن

ما فخر وجھک بالبیاض وھل ترے ان قد افدت بہ مزید محاسن

ولو ان منی فیہ خالا زانہ ولو ان منہ فی خالا شانی

اوسکی نظم اور نثر دونون اچھی ہین بروز دوشنبہ بارہوین تاریخ ماہ شوال کو ۳۸۴ھ ہجری مین درمیان بغداد کے اکہتر برس کی عمر پاکر فوت ہوا

القرطبی

ابوعمر احمد بن عبد ربہ بن حبیب بن خدیر بن سالم قرطبی غلام ہشام بن عبدالرحمن بن معویہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن حکم اموی کا یہہ شخص بڑا عالم کثیر الاطلاع اور بڑا حافظ اخبار و تواریخ کا تھا اوسنے کتاب عقد تصنیف کی ہی اس کتاب مین بہت نفع اور ہر ایک شی جو کثیر الفایدہ ہی مندرج ہی اوسکا ایک دیوان شعر کا بھی ہی یہہ شعر اوسکے ہین ؎

چوتھی صدی کی شاعر

یا ذا الذی خطّ العذار بوجهه — خطّین ھاجا لوعة وبلابلا
ما صحّ عندي ان لحظك صارم — حتّی لبست بعارضیك حمائلا

ولہ ایضاً

ودعتنی بزفرة واعتناق — ثم قالت متی یکون التلاقی
وبدت لي فاشرق الصبح منها — بین تلك الجیوب والاطواق
یا سقیم الجفون من غیر سقم — بین عینیك مصرع العشاق
انّ یوم الفراق افظع یوم — لیتنی متّ قبل یوم الفراق

سوا اسکے اور اشعار رنگین بہی اوسکے لوگون سے لکہے ہین — پیدایش اوسکی دسوین تاریخ رمضان دو سو چہالیس ہجری کے ہوئے اور ہفتہ کے روز اٹہارہوین جمادی الاولی سنہ ۳۲۹ ہجری کو فوت ہوا دوشنبہ کے روز درمیان مقبرۂ بنی عباس کے جو قرطبہ مین ہی مدفون ہوا اوسکو بیماری فالج کی ہو گئی تہی — قرطبہ ایک بڑا شہر بلاد اندلس کا ہی وہی دار السلطنت اندلس کی ہی اوسکی طرف وہ منسوب ہو کر قرطبی کہلاتا ہی

ابو الحسین

ابو الحسین احمد بن فارس بن زکریا بن محمد بن حبیب رازي لغوي کئی علمون مین امام تہا خصوصاً علم لغت اوسکو خوب یاد تہا اوسنے کتاب مجمل علم لغت مین تالیف کی ہی باوجود مختصر ہونے کے اوسمین بہت کچہہ اوسنے جمع کیا ہی ایک کتاب اوسکی تصنیف سے حلیة الفقہاء ہی سوا ازین اور رسایل ابقہ اور مسایل علم لغت مین اوسکے بہت ہین اوسکے مسایل لغویہ و فقہیہ سے حریری نے اقتباس کرکے مقامات حریری مین درمیان مقامہ طیبیہ کے مسائل فقہیہ تعداد مین

ایک سو وضع کئی مین یہہ شخص ہمدان مین رہا کرتا تھا اسے شخص سے بدیع الزمان ہمدانی صاحب مقالات بدیع سینے علم پڑہا اوسکے اشعار بہت جید ہین از انجملہ یہہ اشعار بطور نمونہ لکہے جاتے ہین

مرّت بنا ہیفاء مجدولۃ ترکیۃ تنمی لترکیّ
ترنو ابطـرف فاتر فاتن اضعف من حجۃ نحوی

وله ایضا

اسمع مقـالۃ ناصـح جمع النصیحۃ والمقۃ
ایاك واحذر ان تبیت من الثقات علی ثقـہ

وله ایضا

اذا کنت فی حاجۃ مرسلاً وانت بہا کلف مغرم
فارسل حکیما ولا توصہ وذاك الحکیم هو الدرهم

اوسکے اشعار بہت اچہے ہین وہ درمیان ۳۹۰ہجری کے ری مین فوت ہوا مقابل مشہد قاضی علی بن عبد العزیز جرجانی کے مدفون ہوا بعضے کہتے ہین کہ ماہ صفر ۳۷۰ ہجری مین درمیان شہر محمدیہ کے فوت ہوا اول قول بہت مشہور ہی رازی منسوب طرف ری کے ہی یہہ شہر دیلمیون کے شہرونمین سے مشہور و معروف ہی تخمیناً ... ہمین زاید ہی

متنبی

ابو الطیب احمد بن حسین بن حسن بن عبد الصمد جعفی کندی کوفی معروف بنام متنبی شاعر مشہور ہی بعضے اوسکا نسب یون بیان کرتے ہین کہ وہ بیٹا احمد بیٹا حسین بن مرہ بن عبد الجبار کا ہی واللہ اعلم الغرض وہ شہر کوفہ کا ہی سے ہی لڑکپن مین درمیان ملک شام کے آیا اطراف شام مین بہت سفر کیا علم ادب پڑہا اور خوب اوسمین ماہر ہوا یہہ شخص لغت خوب جانتا تہا اوسکو

تمام لغت عربیہ اور عجیبہ کی اطلاع تہے جوبات اوسی پوچھتے تہے جلد بتا دیا کرتا تھا
کلام عرب میں یعنے نظم و نثر دونوں میں مہارت رکہتا تہا چنانچہ کہا گیا ہی کہ شیخ
ابو علی نے صاحب کتاب الفصاح اور تکملہ نے ادبیے ایک روز کہا کہ کتنی جمع اوپر وزن فعلی کے
کلام عرب میں آئی ہیں آئی ہیں متنبی نے فی الفور جواب میں کہا کہ حجلی اور ظربی شیخ ابو علی
کہتا ہی کہ مینے کتب لغت کا تین رات تک مطالعہ کیا کوئی وزن تیسرا بہی سوا ان دو کے
پاؤں مطلق نہ پایا جب ابو علی فارسی اس شخص کے حقمیں یہہ کہتا ہو بس اور کے کہنے
کی کیا حاجت ہی اشعار اسکے بہت ہیں اور بسبب شہرت کے اونکے ذکر کی کچہہ حاجت نہیں
ہی لیکن دو شعر تاج الدین کندی نے متنبی کے روایت کئے ہیں وہ دونوا اوسکے
دیوان میں نہیں پائے جاتے اور روایت باسناد صحیحہ متصلہ ہی اسلئے وہ دو شعر
میں لکہتا ہوں وہ یہہ ہیں ؎

ابعین مفتقر الیک نظرتنی فاھنتنی وقذفتنی من حالق

لست الملوم انا الملوم لانني انزلت آمالي بغیر الخالق

متنبی کے اشعار میں لوگونکی کئی مذہب ہیں بعضے اوسکو ابو تمام اور تمام شعرا پر ترجیح دیتے ہیں
اور بعضے ابو تمام کو اوسپر ترجیح دیتے ہیں — ابو العباس احمد نامی شاعر جسکا ذکر آ چکا ہی
یہہ کہتا ہی کہ شعر گوئی میں ایک کونا باقی رہ گیا تہا اوسمیں آ متنبی گہسا اور وہ راہ متنبی کے
ہاتہہ آئی میں جاتا تہا کہ اوسیر اونکی دو مضمونوں سبقت کیا اون میں سے اوسکے یہہ ہیں ؎

رماني الدهر بالارزاء حتى فؤادي في غشاء من نبال

فصرت اذا اصابتني سهام تكسرت النصال على النصال

دوسرا مضمون یہہ ہی

في جحفل ستر العيون غباره فكانما يبصرن بالاذان

لیکن یہہ دو مضمون بہی اوسنے نچہوڑے سے علمانے اوسکے دیوان سیکے بہت خدمت کی ہی
چنانچہ بہت شرحین اوسکے دیوان کے ہوچکی ہین اور دیوان اوسکا بہت مشہور و معروف
ہی حتی کہ ہندوستان مین بہی ہمارے زمانہ یعنے ۱۲۶۳ ہجری مین داخل درس ہو کر
مدرسونمین لوگون کو پہرایا گیا اور طلباء کے ہت اوسکے حل اور مطالب فہمی کیطرف اس زمانہ مین
بہت مائل ہین — ایک شخص مشایخ مین سے نقل کرتا ہی کہ مینے چالیس شرحین مطول او مختصر دیکہی
ہین ایسی خدمت کسی کے دیوان کی نہین ہوئی اور سچ ہی بی شک وہ شخص بہت نیک
بخت تہا اور خدا تعالی نے اوسکو سعادت تامہ شعر گوئی کے نصیب کی تہی —
دو شرح ہمارے زمانہ مین ایک عکبری کی کلکتہ مین درمیان زبان عربی کے چہپی ہی
اور ایک شرح فارسی کی مسمی بتحفہ شرح دیوان متنبی ایک مدرس مدرسہ کلکتہ محمد اکرام
بن مولوی محمد مدین اللہ بن فخر المدرسین مولانا محمد امین اللہ انصاری الوردائی نشا و
البہاری وطناً فی دار الامارت کلکتہ مین اپنی تصنیف سے فارسی مین درمیان ماہ شوال
۱۲۶۱ ہجری مین چہپوائی ہی — متنبی کو متنبی اسواسطے کہتے ہین کہ اوسنے درمیان
بادیہ سماوہ کے دعوی نبوت کا کیا تہا اور اوسکے متبع بہی بہت خلق بنی کلب وغیرہ
ہو گئی تہی جب مسمی لولو امیر حمص نایب اخشیدی نے یہہ حال سنا اوسنے
متنبی پر چڑہائی کی اور اوسکے متبعین جو امت مین اوسکے داخل ہوئی تہے بہاگ
گئے متنبی کو اوسنے پکڑ کر قید کیا پہر توبہ کروا کر چہوڑ دیا سوا اسکے اور تاویلین
بہی اوسکے وجہہ تسمیہ مین کی گئی ہین چنانچہ ایک یہہ ہی کہ اوسنے شعر گوئی مین
دعوی نبوت کا کیا تہا یعنے اوسنے کہا تہا کہ مین شعر کہنے مین نبی ہون
ابن خلکان کہتا ہی تاویل اول یعنے دعوی نبوت کا کرنا صحیح ہی دوسری
تاویل غلط ہی بعد ازان متنبی امیر سیف الدولہ ابن حمدان کے پاس درمیان ۳۳۷

ہجری سکے مصر میں داخل ہوا وہاں جاکر کافور اخشیدی کی مدح کی اور انوجور بن اخشید کی بہی مدح کی
کہتے ہیں کہ کافور کے سامنے متنبی اس ہیئت سے جاکر کہڑا ہوا تہا اوسکے دونو پیروں میں موزے
تہے اور کمر میں تلوار لٹکتی تہی اور پٹکا بندہا ہوا تہا اور دو اوسکے غلام بہی پٹکے باندہے ہوئے تلواریں لٹکائے
ہوئے کہڑے تہے جب دربار میں اوسکے جاکر کہڑا ہوا مدح پڑہی کافور نے متنبی کو خوش نہ کیا اوس وقت
اوسنے ہجو اوسکی کی اور بروز عید الضحی درمیان ۳۵۰ ہجری کے وہاں سے بہاگ گیا ہرچند کہ کافور
نے اوسکے پکڑنے کے واسطے قافلے کئی طرف روانہ کئے مگر وہ ہاتہہ نہ آیا بیان یہہ ہی کہ کافور
نے اوس سے یہہ وعدہ کیا تہا کہ بعضے پرگنات کے حکومت تجکو دونگا جب کافور نے اوسکے اشعار
میں یہہ حال دیکہا کہ وہ اپنی بہت تعریف کرتا ہی اور اپنے تئیں دور کہینچتا ہی اوسکو
یہہ خوف لاحق ہوا کہ ایسا نہ ہو یہہ شخص چونکہ دلاور ہی پہر نہ بیٹہے اسلئے اوسکو
حکومت نہ دی کہتے ہیں کہ سیف الدولہ کی مجلس میں ہر رات کو علما حاضر ہوکر آپس
کلام کیا کرتے تہے ایک روز ابن خالویہ نحوی اور متنبی میں کلام ہو گئے
ابن خالویہ نے متنبی پر کود کر ایک ہاتہہ مارا اوسکے ہاتہہ میں کنجی تہی وہ
متنبی کے مونہہ پر ایسی لگی کہ خون بہنے لگا اور تمام کپڑے اوسکے لہو
لہان ہو گئے اسلئے متنبی خفا ہو کر مصر کیطرف نکل گیا وہاں جاکر
کافور کے مدح کئے پہر وہاں سے کوچ کرکے بلاد فارس میں گیا
وہاں عضد الدولہ بن بویہ دیلمی کے تعریف کے اچہا انعام
پایا پہر وہاں سے مراجعت کرکے بغداد میں آیا پہر درمیان کوفہ
کے اٹہویں تاریخ ماہ شعبان کو پہر آیا اثناء راہ میں فاتک بن ابوجہل
اسدی جمعیت سپاہ اوس سے ملاقی ہوا متنبی مذکور کے بہی
ساتہہ ایک جماعت کثیر اوسکے اصحاب اور یاروں کے تہے

چوتھی صدی کی شاعر

دونونمین لڑائی ہوئی اس لڑائی مین متنبی اور اوسکا بیٹا محسّد اور غلام اوسکا مفلح قریب ایک مقام کے جسکو نعمانیہ کہتے ہین موضع صافیہ مین مارے گئے بعضے کہتے ہین کہ جبال صافیہ جانب غربی سواد بغداد سے نزدیک دیر عاقول کے واقع ہی اون دونون مین مسافت دو میلون کی ہی — ابن رشیق نے ایک کتاب بنام عمدہ درباب منافع اور مضار شعر کے جو تصنیف کی ہی اوسمین یہہ لکہا ہی کہ متنبی نے جب غلبہ طرف ثانی کا دیکہا اوسوقت بہاگنے کا ارادہ کیا ایک غلام اوسکا جو حاضر تہا اوسنے کہا کہ آپ کو بہاگنا مناسب نہین کیونکہ متاخرین ہمیشہ منسا کرینگے اور یہہ شعر تمہارا پڑہ کر قہقہہ کیا کرینگے کیونکہ آپ تو یہہ فرماتی ہین

فالخیل واللیل والبیداء تعرفنی والسّیف والرمح والقرطاس والقلم

یہہ سنکر متنبی کو ڈہارس ہوئی اور پہر حملہ کیا اوس حملہ مین مارا گیا اسی سے معلوم ہوا کہ باعث اوسکے مقتول ہونی کی یہہ بیت تہی کیونکہ وہ یہہ شعر یاد دلاتا نہ مارا جاتا

جس روز متنبی مقتول ہوا وہ بدہ کا دن چھٹی یا تیسری یا دوسری تاریخ ماہ رمضان ۳۵۴ہ سنہ ہجری کی تہی اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ بروز دوشنبہ آٹھوین تاریخ ماہ رمضان سنہ مذکور کو قتل ہوا پیدایش اوسکی درمیان تین سو تین ۳۰۳ کے کوفہ مین درمیان اوس محلہ کے کہ جسکو کندہ کہتے ہین ہوئی اسواسطے اوسکو کندی کہتے ہین وہ اوس محلہ کیطرف منسوب ہی قبیلہ کندہ کی طرف منسوب نہین کیونکہ وہ جعفی قبیلہ کا ہی — کہتے ہین کہ متنبی کا باپ سقا تہا کوفہ مین پانی پلایا کرتا تہا پہر ملک شام کی طرف اپنی بیٹے کے ہمراہ چلا گیا اوسجائی ابو الطیب نے پرورش پائی چنانچہ کسی شاعر نے جو متنبی کی ہجو کی ہی اسکی طرف اشارہ کیا ہی وہ شعر یہہ ہین سہ

چوتھی صدی کی شاعر

ای فضل شاعر یطلب الفضل | من الناس بکرة وعشیا
عاش حینا یبیع فی الکوفة الماء | وحینا یبیع ماء المحیا

حاصل کلام یہہ ہی کہ متنبی کی علومیت کی باتین اور اخبار اور ماجری بہت ہین اختصار بہتر ہی اوسکے بیٹے کا نام محسد بضم میم وفتح حاء مہملہ اور شین مہملہ مشددہ بعد اوسکے دال مہملہ تہا

ابو العباس نامی

ابو العباس احمد بن محمد دارمی مصیصی معروف بنام نامی شاعر شہور بیشاعر شعرا نامور اور اپنی زمانہ کے جنیدین مین سے گذرا وہ بہی سیف الدولہ بن حمدان کے مداحون مین سے ہی یہہ شخص بعد متنبی کے اوسکی نزدیک رتبہ مین تہا وہ فاضل اور ادیب بارع اور عارف وعالم لغت اور علم ادب کا ماہر تہا اوسکے منقولات جو حلب کیطرف اوسنے لکہے ہین بہت ہین اچہے شعر اوسکے قصیدہ مین کے یہہ ہین

امیر العلی ان العوالی کواسب | علاک فی الدنیا وفی جنة الخلد
یمر علیک الحول سیفک فی الطلی | وطرفک ما بین الشکیمة واللبد
ویمضی علیک الدهر فعلک للعلی | وقولک للتقوی وکفک للرفد

یہہ شاعر متنبی کے ساتہہ بہت معارضہ اور جواب وسوال اشعار مین رکہا کرتا تہا ابو الخطاب بن عون حریری نحوی شاعر کہتا ہی کہ ایک روز مین ابو العباس نامی کے پاس گیا وہ بیٹہا ہوا تہا اوسکا تمام سر سفید ہو گیا تہا مگر ایک بال اوسکے تمام سر مین کالا ہی تہا مینے اوسسے کہا کہ حضرت آپ کے سر مین ایک بال سیاہ ہی اور تمام سفید لگنے کی حالت ہو رہا ہی اوسنے کہا کہ ہان ای ابو الخطاب یہہ بال میری جوانی کا یادگار ہی مینہ اسکی بہت خوش ہوں چنانچہ مینی اسکی صفت مین شعر بہی کہے ہین مینے کہا کہ مجکو بہی سنائی اوسنے یہہ شعر پڑہے

چوتھی صدی کی شاعر

رایت فی الراس شعرۃ بقیت　　سواد تھوی العیون رویتھا

فقلت للبیض اذ تروعھا　　باللہ الا رحمت غربتھا

فقل لبث السوداء فی وطن　　یکون فیہ البیضاء ضرتھا

یہہ شعر پڑھکر اوسنے کہا کہ ای ابو الخطاب ایک بال سفید ہزار سیاہ بالون کو ڈرا دیتا ہی اور جب ایک سیاہ ہزار سفید و نمین ہوا اوسکا کیا حال ہوگا یہہ شاعر درمیان ۳۹۹ سنہ ہجری کے یا ۴۰۰ سنہ ہجری کے یا ۴۰۱ سنہ کے درمیان حلب سے نوی برس کا ہوکر مرا

بدیع الزمان

ابو الفضل احمد بن حسین بن یحیی بن سعید ہمدانی حافظ معروف بنام بدیع الزمان مصنف رسالون عجیبہ اور مقامات عربیہ مسمی مقامات بدیع کا ہی اسی کے طور پر حریری نے اپنی مقامات تصنیف کی ہی وہ بالکل پیرو اسیکا اور قدم بقدم اسیکے چلا ہی اور مقامات کے خطبہ مین اوسکے فضل اور سبقت کا معترف ہوا ہی یہہ وہ شخص ہی جسنے حریری کو اس راہ کے چلنے کی طرف ہدایت کی وہ بڑا فاضل اور فصیح آدمی تہا وہ ابو الحسین احمد بن فارس مصنف کتاب مجمل سے جو علم لغت مین اوسنے تصنیف کی ہی روایت کرتا ہی اوسکے رسالے بہت نادر اور نظم ملیح اور نادر ہی ہرات مین جو بلاد خراسان سے ایک شہر ہی رہا کرتا تہا اس شخص کے شعر بہت عمدہ اور خوب ہی اوسمین لحاظ اختصار اور سجع اور خوبی کا اور لطایفات اور صنعتون کا اسنے بہت کیا ہی اشعار اوسکے یہہ ہین سے

وکاد یحکیک صوب الغیث منسکبا　　لوکان طلق المحیا یمطر الذھبا

الدهر لو لم یخن والشمس لو نطقت — واللیث لو لم یصل والبحر لو عذبا

اوسکے اشعار ہمدان کے ذم مین بہی ہین مگر یہہ سینے وہی شعر ابو العلا محمد بن حسول ہمدانی کے طرف منسوب پائے وہ یہہ ہین ؎

همذان لی بلد اقول بفضله — لکنّه من اقبح البلدان
صبیانه فی القبح مثل شیوخه — وشیوخه فی العقل کالصبیان

اوسکے سب مضامین ملیح اور نادر ہین کیا نظم اور کیا نثر اوسکو درمیان شہر ہرات کے سنہ ۳۹۸ ہجری مین زہر دیکر مار ڈالا تہا روز جمعہ گیارہوین جمادی الآخر سنہ ۳۹۸ ہجری مین اوسنے وفات پائی ابن خلکان کہتا ہی کہ بعض ثقون کی زبانی یہہ سُننے مین آیا کہ وہ سکتہ کی بیماری مین مبتلا تہا لوگون نے اوسکو مردہ تصور کرکے جلد ہی دفن کر دیا قبر مین اوسکو افاقہ ہوا رات کو قبرستان مین اوسکی آواز سنی گئی صُبح کو اوسکی قبر کہود دی گئی دیکہا کہ داڑہی ہاتہہ مین پکڑے ہوئے مردہ تہا شاید قبر کے خوف اور ہول مین آکر اوسنے جان دی

الشریف الحُسینی

وہ ابو القاسم احمد بن محمد بن اسمعیل بن ابراہیم طباطبا بن اسمعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسین بن علی ابیطالب رض شریف حسینی رسّی مصری وہ نقیب الطالبین درمیان مصر کے تہا بڑا رئیس اور وہانکا سردار شمار کیا جاتا ہی اوسکے شعر زہد اور گوشہ نشینی وغیرہ مین بہت ہین ابو منصور ثعالبی نے کتاب یتیمة الدہر مین اوسکے قطعہ ذکر کئی ہین از انجملہ ایک یہہ قطعہ ہی ؎

خلیلیّ انّی للثریّا لحاسد — وانی علی ریب الزمان لواجد

ایبقي جمیعًا شملها وهي ستّة — وافقد من احببته وهو واحدٌ

سوا اسکی اور بہی او سکے بہت شعر ہین یہہ دو شعر طول شب مین بہت نادر او سنے کہے ہین ؎

کانّ نجوم اللیل سارت نهارها — فوافت عشاء وهي انضاء اسفار
وقد خیّمت کی یبتنی جرکابها — فلا فلک جارٍ ولا کوکب سارٍ

تاریخ مصر مین مذکور ہی کہ وہ درمیان ۳۹۴ھ ہجری کے فوت ہوا اور سوا او سکے اورون نے بہی یہہ کہا ہی کہ منگل کے روز پانچوین تاریخ ماہ شعبان کو وفات پائی اور پہر او ٹہے عیدگاہ جدید کے جو مصر مین ہے مدفون ہوا عمر او سکی چونسٹھ برس کی تہی

ابو حامد

وہ ابو حامد احمد بن محمد انطاکی مشہور بکنیت ابو الرقعمق شاعر مشہور ہی ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین اوسکا اسطور ذکر کیا ہی کہ یہہ شخص نادر اور عجوبہ زمانہ کا ہی یہہ بہی ان لوگون مین سے جنہون نے ہزلی اور بیہودہ اشعار مین کوشش کی ہی تہا وہ شخص تمام خصلتون کا حاوی تہا اچہے مداحین مین سے ایک یہہ بہی مداح ہی وہ درمیان ملک شام کے الیسا تہا جیسا کہ ابن حجاج عراق مین گذرا ہی یہہ چند شعر او سکے بہت نادر ہین انہین ابو الفرج یعقوب بن کلس وزیر عزیز معتز عبیدی حاکم مصر کی تعریف کرتا ہی وہ یہہ ہین ؎

قد سمعنا مقاله واعتذاره — واقلناه ذنبه وعثاره
والمعاني لمن عنیت ولكن — بك عرّضت فاسمعي یا جاره
من تراه یه انه ابد الدهر — تراه محلّلا ازراره
عالم انه عذاب من الله — متاح لاعین النظاره
هتك الله ستره فلكم — هتك من ذي تقی استاره

چوتھی صدی کی شاعر

یسبینی لحاظه وکذا | کل ملیح لحاظه سحاره
بما علی موثر التباعد والاعراض | لو اثر الوضا والزیاره
وبلی انني وان کان قد عذب | بالهجر موثر اثاره
لم ازل لا عدمته من حبیب | اشتهی قربه والی نفاره

اسی جا سے مدح شروع کی

ولم یدع للعزیز فی سایر الارض | عدوا الا واخذ ثاره
کل یوم له علی نوب الدهر | وکر الخطوب بالبذل غاره
ذو ید شانها الفرار من البخل | وفی حومة الندی کراره

یہہ شعر واسطے نمونے کے کافی ہیں اوسکے سب شعر بہت جید ہیں اس شاعر کا طریق صریع الدلاء قصار بصری کے اسلوب پر ہی مصر مین مدت تک وہ رہا اکثر اشعار اوسکے مدح بادشاہون اور روسا مین ہین — معز ابو تمیم معد بن منصور بن قایم بن مہدی عبید اللہ کے مدح بہی اوسنے کی ہی اور اوسکے بیٹے عزیز اور حاکم بن عزیز اور سپہ سالار جوہر اور وزیر ابو الفرج بن کلس وغیرہ روسا مصر کے بہت مدح اوسنے کی ہی اسکا ذکر امیر مختار مسیحی نے درمیان تاریخ مصر کے یون کیا ہی کہ وہ سنہ ۳۹۹ ہجری مین فوت ہوا اور ایک اور شخص نے دن جمعہ کا آٹھوین تاریخ ماہ رمضان کے یہہ بہی ٹھہرایا ہی — اور بعضے ماہ ربیع الآخر بتلاتے ہین ابن خلکان یہہ کہتا ہی کہ مجکو یہہ گمان ہی کہ وہ مصر مین مرا

ابو علی تمیم

ابو علی تمیم بن معز بن منصور بن قایم بن مہدی باپ اوسکا حاکم بلاد مصر اور مغرب کا تہا یہہ وہ ہی جسنے قاہرہ مغرب مین بسایا ہی — تمیم مذکور فاضل اور شاعر اور ماہر لطیف اور ظریف تہا اوسکو سلطنت نہین نصیب ہوئی کیونکہ ولیعہد اوسکا بہائی عزیز تہا بعد اوسکے باپ کے

والی ہوا — عزیز کی بھی بہت اچھے اشعار ہین ابو منصور ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین اوسکے شعر اور قطعی لکھے ہین — تیمم مذکور کے یہہ شعر ہین

همّت تقبّله عقارب صدغه فاستل ناظره علیها خنجرا
واللہ لولا ان یقال تغیرا وا صبا وا لکان التصابی اجدرا
لاعدّت تفاح الخدود بنفسجا لثما وکافور الترائب عنبرا

وله

اما والذی لا یملك الامر غیره ومن هو بالسرّ المکتّم اعلم
لئن کان کتمان المصائب مؤلما لاعلانها عندی اشد و الم
ولی کلّ ما یبکی العیون اقله وان کنت منه دائما اتبسّم

یہہ شعر بھی اوسکی طرف منسوب کیا گیا ہی

وکما یملّ الدهر من اعطائه فکذا ملالته من الحرمان

شعر اوسکے سب اچھے ہین اوسنے ماہ ذیقعدہ ۳۷۴ ہجری مین وفات درمیان مصر کے پائی

ابو فراس

حارث بن ابو العلا سعید بن حمدان بن حمدون حمدانی چچازاد بھائی ناصر الدولہ اور سیف الدولہ کا جو دونو بیٹے حمدان کے ہین تہا ثعالبی نے اس شخص کی تعریف مین یہہ بیان کیا ہی کہ وہ اپنے زمانہ مین یگانہ اور اپنے وقت کا شمس از روی ادب اور فضل اور بلاغت اور دانائی اور شجاعت اور شعرگوئی کے تہا شعر اوسکے جودت اور حسن اور سہولت اور شیرین گفتار اور حلاوت اور کثرت اور نئے مضمون ہونے مین شہرت رکہتے ہین اسطرح کی خصلتین بجز اوسکے شعرون کے قبل اوسکے کسیکے شعرونمین نہین مجتمع ہوئین مگر عبد اللہ بن معتز کے اشعار مین بھی یہہ صفات پائی جاتی ہین لیکن اہل صنعت کے نزدیک ابو فراس مذکور بڑا شاعر شمار کیا جاتا ہی — اور صاحب ابن عباد کا یہہ مقولہ ہی کہ شعر کہنا

چوتھی صدیکی شاعر

ایک بادشاہ سی شروع ہوا یعنی امرالقیس سے اور ایک بادشاہ پر تمام ہوا یعنی ابوفراس پر
— متنبی بہی اس شخص کے تقدم اور شرافت شعرا و ریکتائی کا قایل تہا اور اوسکی مدح
متنبی سے نے لسبب اوسکے جلیل القدر ہونے کے نہین سکے یعنی اوسنے کسر نفسی کی سبب سے
اوسکی مدح نہ کی سوا اوسکے اور لوگون کی جو آل حمدان سے تہے اونکی مدح کی — اور سیف
الدولہ ممدوح متنبی کا ابوفراس کے خوبیون اور خوش گفتاری پہ بہت تعجب کیا کرتا تہا اور
اپنے تمام قوم پر اوسکی بزرگی اور عزت کرتا رہتا تہا لڑائیون مین اوسکو اپنی ہمراہ رکہتا
اور ہر کنات پر اپنا خلیفہ اوسکو کر دیا کرتا تہا — رومیون نے کسی لڑائی مین اوسکو
اس حالت مین کہ وہ مجروح تہا قید کیا تہا اوسکی ایک تیر ایسا لگا تہا کہ پہال
اوسکی ران مین بیٹہہ گئی تہی — پہلے خرشنہ مین گیا پہر قسطنطنیہ مین مقید رکہا
یہہ واقعہ سنہ ۳۴۸ مین گذرا یہہ حال ابوالحسن زراد دہبی نے بیان کیا ہی اوسکو لوگون
سے نے بغلطی منسوب کیا ہی اور کہا ہی کہ ابو فراس دو دفعہ قید ہوا اول دفعہ درمیان
سنہ ۳۴۸ ہجری کے مغازۃ الکحل مین قید ہوا تہا خرشنہ مین قید نہین ہوا خرشنہ ایک
قلعہ ہی درمیان بلاد روم کے نہر فرات اوسکے نیچی جاری ہی — اور دوسری
دفعہ رومیون نے درمیان ماہ شوال سنہ ۳۵۱ ہجری کے منبج مین اوسکو قید کیا اور
قسطنطنیہ مین اوسکو لیگئے چار برس تک وہان مقید رہا اوسنے اوس قید مین
شعر بہت کہے ہین اوسکے دیوان مین لکہے ہوئے ہین یہہ شہر منبج اوسکے جاگیر
مین تہا اوسکے حق مین یہہ شعر اوسنے کہے ہے

قد کنت عدتی التی اسطو بہا ویدی اذا اشتد الزمان وساعدی
فرمیت منک بضد ما املتہ والمرء یشرق بالزلال البارد

ولہ ایضاً

اساء فزادته الاساءة حظوة | حبیب علی ما کان منه حبیب
یعد علی الواشیان ذنوبه | ومن این للوجه الجمیل ذنوب

وله

سکرت من لحظه لا من مدامته | ومال بالنوم عن عینی تمایله
فما السلاف دهتنی بل سوالفه | ولا الشمول ازدهتنی بل شمائله
الوی بعزمی اصداغ لوین له | وغال قلبی بما تحوی غلائله

اوسکے شعر بہت اچھے ہین اوس لڑائی مین جبکہ اوسکو درمیان ۳۵۱ ہجری کے غلامون نے قید کیا مارا گیا ابن خلکان کہتا ہی کہ مین نے اوسکے دیوان مین یہہ شعر لکھے ہوئے پائے ہین حال انکا یہہ ہی کہ جب وہ مرنے لگا اپنی دختر نیک اختر کو مخاطب کرکے یہہ شعر اوسنے پڑہی

ابنیتی لا تجزعی | کل الانام الی ذہاب
نوحی علی بحسرة | من خلف سترك والحجاب
قولی اذا کلمتنی | فعییت عن رد جواب
زین الشباب ابوفراس | لم یمتع بالشباب

ابن خالویہ یہہ کہتا ہی کہ جب سیف الدولہ مرگیا اوسوقت ابوفراس نے یہہ ارادہ کیا کہ شہر حمص پر تغلب کرکے اپنا عمل دخل کرلون یہہ خبر ابو المعالی بن سیف الدولہ اور اوسکے غلام مسمی قرغویہ کو پہونچی اوسنے ایک آدمی کو سکہلا کر اوسکے پاس بہیجا اوسنے ابوفراس کو راہ مین قتل کیا - اور ابن خلکان کہتا ہی کہ بعض حواشی مین مین نے لکہا پایا ہی کہ ابوفراس بروز چہار شنبہ اٹھوین تاریخ ماہ ربیع الاخر ۳۵۷ ہجری کو بیچ ایک گانون کے جو معروف بنام صدد ہی درمیان ایک لڑائی کے کہ ابو المعالی بن سیف الدولہ اور ابوفراس سے ہوئی تہے مارا گیا بعد مقتول

ہونے کے اوسکا سرکاٹ کر ابو المعالی اپنی ساتھہ لے آیا اور لاشہ اوسکا اوسجا ئی
جنگل مین پڑا رہا یہانتک کہ عربون نے آکر اوسکو کفن دیکر دفن کیا — ابو فراس —
ابو المعالی مذکور کا ماموں تہا کہتے ہین کہ جب ابو فراس کی والدہ کو اوسکے
مقتول ہونیکی خبر پہونچی اوسنے ماتم مین ایسی لگی اپنے مونہہ پر ماری
کہ ایک آنکہہ اوسکی نکل پڑی ہی بعضے یہہ کہتے ہین کہ قرعویہ غلام سیف نے جب ابو فراس
کو قتل کر لیا اوسوقت ابو المعالی کو خبر ہوئی مگر بہت افسوس کیا اور ندامت
اوٹہائی ہی کہتے ہین کہ پیدایش اوسکی درمیان سنہ ۳۲۰ ہجری کے ہوئی تہی
واللہ اعلم بالصواب

علی ابن محمد

وہ علی بن محمد بن محمود دغازی المعلا ابو الحسن بن کامل حنفی ہی وہ بکنیت ابن شحنہ مشہور
ہی سخاوی کہتا ہی کہ وہ فاضل اور ادیب بارع تہا اوسکے اچہے اشعار اوسکے
بہتیجے نے میری سامنے پڑہی تہے ایک بلّی کی حقیمین یہہ شعر اوسنے اپنے
کے طور پر کہے ہین ؎

وقطکلیث کامل الحسن صائد | وفی عزمہ واللون یشبہ عنترا
یفوق علی قط الزباد تفضلا | ومن سمتہ نشرہ المسک عنبرا

اور یہہ دو شعر اوسکے بہتیجے نے پڑہکر یہہ کہا کہ اوسنے یہہ شعر تصنیف کرکے وصیت کی
تہی کہ میری قبر مین لکہکر رکہہ دینا وہ یہہ ہین ؎

الہی قد نزلت بضیق لحدٍ | باوزارٍ ثقالٍ مع عیوبِ
وعفوک واسع وحماک حصن | وانت اللہ غفار الذنوب

سخاوی کہتا ہی کہ یہہ شخص درمیان سنہ ۸۰۴ ہجری کی پیدا ہوا باوجودیکہ وہ علم عربی

پرہتا پڑاتا تہا اوسپر بہی غلطی زبان مین نہ کرتا تہا وہ کہتا تہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا بعد زیارت کے مینے عرض کی کہ یا حضرت میری زبان فصیح اور درست ہو جاوے حضرت نے اپنا لعاب دہن مجکو کہلایا جسکے اثر سے فاضل بارع ہوگیا درمیان ۳۸۱ ہجری کے فوت ہوا

صاحب ابن عباده

یہہ وہ شخص ہی جسنے خوارزمی رافضی کی دو شعروںمین ہجو کی ہی وہ ابو القاسم اسماعیل بن عباد ملقب بلقب کافی الکفاۃ وزیر موید الدولہ کا تہا مصنف تاریخ بغداد کہتا ہی کہ صاحب ابن عباد بہت فنون جانتا تہا اور علم ادب اوسکو خوب آتا تہا اوسکی تصانیف اوسکے فضل اور نثر بلیغ اور نظم فصیح اور اوسکی فضیلت اور براعت پر گواہی دیتی ہی اوسکے پاس بہت بڑا کتب خانہ تہا کہتے ہین کہ اگر اون کتابون کو لیجانا کہین چاہتا تو چارسو اونٹ کی اوسکی باربرداری کے واسطے ضرورت ہوتی تہی اور فضلا اور ادبا اور عقلا کی صحبت مین رات کو رہتا تہا اوسکا یہہ مقولہ تہا کہ صبح کو مین بادشاہ ہون اور رات کو ایک بہائی علما کا مثل ادیبا ہون کے ہون یعنے رات کو اونکی صحبت مین بیٹہنے سے کچہہ تکلف نہ کرتا تہا اوسکی تصنیفات سے ایک رسالہ مسخرہ پن ہی جسمین بعض بہائیون نے ہنسی کی ہی صاحب ابن عباد کے یہہ اشعار ہین ؎

لقد صدقوا والرافضات الی منی ۔۔۔ بان سوداد العدی لیس ینفع
ولو انّنی دارنیت دھری حیّاۃ ۔۔۔ اذا استمکنت یوما من اللسع تلسع

ولہ ایضا

عیشاً لنا بالابرقین فابدت | ایامہ وتجددت ذکراہ
والعیش ما فارقتہ فذکرتہ | لہفا ولیس العیش ما تنساہ

خاندان دیلمیہ سے یہہ بہت اچھا موتی بیبہا گذرا ہی یہ روز جمعہ نزدیک غروب شمس کے چھٹی تاریخ ماہ صفر سنہ ۳۸۵ ہجری مین فوت ہوا

ابو محمد الحسن

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو محمد حسن بن علی بن احمد بن محمد بن خلف بن حیان ابن صدقہ ابن زیاد ضبی معروف بکنیت ابن وکیع تنیسی شاعر مشہور ہی اصل اوسکی بغداد کی اور پیدایش تنیس کی ہی ابو منصور ثعالبی نے یتیمہ الدہر مین اوسکے حق مین یہہ کہا ہی کہ وہ شاعر بڑے رتبہ کا اور عالم جامع تھا اپنے زمانہ مین سب سے زیادہ قدرت سخن کی رکھتا تھا اوسکے وقت مین کوئی اوس سے رتبہ زیادہ نہ رکھتا تھا اوسکے شعر بہت نادر ہین تمام شعراء کے ذہن اوسکے ذہن کے مقابلہ مین مثل غلامون اور تابعدارون کے تھے اوسکا دیوان بہت اچھا ہی اور ایک کتاب بہت اچھی اوسکی تصنیف سی ہی جسمین متنبی کے سرقات اوسنے ثابت کئے ہین اوس کتاب کا نام منصف رکھا ہی اوسکی زبان مین عجمیت بھی تھی اسواسطے اوسکو عاطس کہتے تھے یہہ اوسکی شعر بہت نادر ہین سہ

سلام عن حبك القلب المشوق | فما يصبو اليك ولا يتوق
جفاؤك كان عنك لنا عزاء | وقد يسلي على الولد العقوق

ولہ ایضاً

لئن كان قد بعد اللقاء فودنا | باق ونحن على النوى احباب

چوتھی صدی کے شاعر

فکن قاطع للوصل یؤمن ودّہ ٭ و موصل یو دّہ مرتاب

وله ایضاً

لقد شمت بقلبی ٭ لافرج الله عنه
لو ملته فی هوای ٭ فقال لا بد منه

ابوبکر الحسن

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوبکر حسن بن علی بن احمد بن بشار بن زیاد معروف بکنیت ابن العلاف
انکھو لیسی اندھا رہنیوالا نہروان کا شاعر مشہور وہ شعرا مجیدین میں ہی ابوعمرو دوری مقری
— اور حمید ابن سعدہ بصری — اور نصر بن علی جہضمی اور محمد بن اسماعیل
حسانی سے اوسنے حدیث سیکھی — اور عبد اللہ بن حسن بن نحاس — اور
ابوالحسن خراجی قاضی اور ابوحفص بن شاہین وغیرہ نے اوس سے روایت کی ہی
امام معتضد باللہ کی صحبت مین وہ رہا کرتا تہا اوسکی مدح مین اوسنے اشعار بہی
بہت کہے ہیں اور ایک بلا اس شاعر کا پلا ہوا تہا اوسکو بہت پیار کیا کرتا تہا لیکن وہ
بلا ہمسایون کے کبوتر پکڑ کر کہا جاتا تہا اسلئے کسینے اوسکو پکڑ کر مار ڈالا اس
شاعر نے اوسکا مرثیہ بڑی دہوم دہام کا لکہا ہی چونکہ وہ قصیدہ بہت بڑا ہی
اسلئے چند شعر اوسکے لکہتا ہون — بعضے یہہ بیان کرتے ہین عبد اللہ ابن
معتز کا اوسنے مرثیہ لکہا ہی لیکن بسبب خوف امام مقتدر باللہ کی بلی کیطرف
اوسکو نسبت دی ہی کیونکہ امام مقتدر باللہ نے اوسکو قتل کیا تہا — اور
صاعد لغوی اپنی کتاب فصوص مین یہہ بیان کرتا ہی کہ مجہسی ابوالحسن مرزبانی
نے یہہ بیان کیا کہ ایک لونڈی علی بن عیسی کے ایک غلام کو جو ابوبکر بن علاف
مضریر کا تہا چاہنے لگی تہی علی بن عیسی کو یہہ بات معلوم ہوگئی اوسنے دونون کو قتل

کر کے اوسکے چیتڑون مین بہس بہر وایا تہا اسلیے ابو بکر نے اپنے غلام کا مرثیہ کہا اور اوسکو بلی کی طرف منسوب کیا واقع مین وہ مرثیہ غلام کا ہی واللہ اعلم بالصواب حاصل کلام یہہ ہی کہ مرثیہ بہت نادر ہی پینسٹھہ شعر او سکے ہین بسبب طویل ہونے کے سب نہین لکہہ سکتا نہین تو تمام لکہتا کیونکہ ہر ایک شعر اوسکا خالی حکمت سے اور عقل سے نہین ہی اول اوسکا یہہ ہی ؎

یا هرّ فارقتنا ولم تعد	وكنت عندي بمنزل الولد
فكيف ننفك عن هواك وقد	كنت لنا عدّة من العدد
تطرد عنا الاذي وتحرسنا	بالغيب من حيّة ومن جرد
وتخرج الفار من مكامنها	ما بين مفتوحها الى السّدد
يلقاك في البيت منهم مدد	وانت تلقاهم بلا مدد

اوسنے درمیان ۳۱۸ھ یا ۳۱۹ھ ہجری کے وفات پائی عمر اوسکی سو برس کی تہی

المہلبی

ابو محمد حسن بن محمد بن ہارون بن ابراہیم بن عبد اللہ بن یزید بن حاتم بن قبیصہ بن مہلب بن ابی صفرۃ الازدی مہلبی وزیر معز الدولہ ابو الحسین احمد بن بویہ دیلمی کا ہی بروز دوشنبہ تیسری تاریخ ماہ جمادی الاولی ۳۳۹ھ ہجری کو وہ عہدہ وزارت پر مامور ہوا — وہ رفیع القدر اور فراخ سینہ اور عالی ہمت اور ہاتہہ کا سخی مشہور تہا اور نہایت ادب اور قاعدہ دان اور اپنی کنبہ اور اہل وعیال سے محبت کرنیوالا شخص تہا قبل اسکے کہ وہ وزیر سرکار معز الدولہ کے ہو بہت تنگی اور مفلسی مین تہا کہتے ہین کہ ایک دفعہ اوسنے سفر کیا اوسکو مین بہت مشقت اور تعب لاحق حال ہوا کہین جا کر گوشت کہانے کے واسطے اوسکی طبیعت نے چاہا مگر اوسکے پاس چونکہ پیسا نہ تہا

چوتھی صدی کے شاعر

بہت تنگ اور مفلس تھا اسلئے اوسنے یہہ شعر فی البدیہہ کہے ؎

الا موت یباع فاشتریه — فهذا العیش ما لا خیر فیه
الا موت لذیذ الطعم یاتی — یخلصنی من العیش الکریه
اذا ابصرت قبرا من بعید — وددت لو اننی مما یلیه
الا رحم المهیمن نفس حر — تصدق بالوفاة علی اخیه

ایک شخص اوسکے ہمراہ مسمی عبد اللہ صوفی بھی مسافر تھا بعضے کہتے ہیں کہ ابو الحسن عسقلانی تھا بہر کیف کوئی ہو غرضکہ جب اوس دوسری مسافر نے یہہ دو شعر اوسکے سنے اوسکے واسطے ایک درہم کا گوشت خرید کے پکا کر اوسکو دیا اور کھلایا بعد ازان جب مہلبی وزیر ہوا اور بغداد میں آکر اوسکے عزت اور نصیب نے پھر ترقی پائی کہ معز الدولہ کی سرکار میں وزیر ہوا اور وہ رفیق اوسکا جسنے اوسکو گوشت ایک درہم کا حالت مفلسی میں کھلایا مفلس ہو گیا جب اوسنے سنا کہ مہلبی وزیر ہوا تو اوسکے پاس آیا اور یہہ دو شعر لکھکر اوسکے پاس بھجوا دیئے ؎

الا قل للوزیر فدته نفسی — مقالة مذکر ما قد نسیه
اتذکر اذ تقول لضنک عیش — الا موت یباع فاشتریه

جب یہہ شعر مہلبی نے پڑہے فوراً وہ صحبت اپنی اور سخاوت اوسکی یاد آئی حکم دیا کہ اسیوقت اوسکو سات سو درہم دو اور پشت پر اوس رقعہ کے یہہ آیت لکھکر بھیجی

مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله کمثل حبة
مثال اون لوگون کی جو خرچ کرتے ہیں اللہ کی راہ میں مال اپنا — مثل ایک دانہ جسمین
انبتت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبة والله یضاعف لمن یشاء
اگین سات بالین ہر بال میں ایک سو دانہ ہیں اور اللہ دو چند کرتا ہے جسکی واسطے چاہتا ہے

پہر بلاکر اوسکو خلعت اور حکومت دی کہتے ہین کہ جب مہلبی بعد اس مفلسی اور تنگی کے وزیر ہوا یہہ شعر بنائے ؎

رق الزمان لفاقتی ۔ ورثا لطول تحرقی
فانالنی ما ارتجیہ ۔ وحاد عما اتقی
فلاصفحن عما اتاہ ۔ من الذنوب السبق
حتی جنایتہ بما ۔ صنع المشیب بمفرقی

وله ایضا

قال لی من احب والبین قد جد ۔ وفی مہجتی لہیب الحریق
ما الذی فی الطریق تصنع بعدی ۔ قلت ابکی علیک طول الطریق

فضیلتین وزیر مہلبی کی بہت ہین بید ایش اوسکی چوہتی تاریخ محرم کی سگل کی رات کو سنہ ۲۹۱ ہجری مین درمیان بصرہ کی ہوئی ہفتہ کے روز تیسری شعبان سنہ ۳۵۲ ہجری کو واسط کے راہ مین انتقال پایا وہان سے اوسکا جنازہ اوٹہاکر بیدہ کی رات کو پانچوین تاریخ ماہ رمضان سنہ مذکور کو بغداد مین پہنچایا درمیان مقابر قریش کے ایک مقبرہ نوبختیہ مین مدفون ہوا

ابو عبد الله

ابو عبد اللہ حسین ابن احمد بن محمد بن جعفر بن محمد بن حجاج کاتب وشاعر صاحب ظرافت شوخ مزاج ہزل گو آدمی تہا لیکن اپنی فن مین یگانہ آفاق تہا کوئی اوسپر اس طریقہ مین سبقت نہ لی گیا تہا باوجود اس ہزل گوئی کے الفاظ شیرین اور بے تکلف اوسکے اشعار ہوتے تہے ۔ اوسنے خلیفہ مامون ۔ اور امرا ۔ اور وزرا ۔ وروسا ذکی مدح کی ہی اوسکا دیوان بہت بڑا اکثر دس جلد مین پایا جاتا ہی اور سب مین ہزل

چوتہی صدی کی شاعر

اور بی ہودگی پائی جاتی ہی مگر چند شعروں مین خوبی اور مضمون عاشقانہ بہی ہی ــ وہ محتسب بغداد کا تہا مدت تک اس عہدہ پر رہا بعد ازان وہ معزول ہوا اوسکی جای ابوسعید اصطخری فقیہ شافعی مامور ہوا اپنی معزول ہونے مین شعر جو اوسنے کہے ہین مشہور ہین اونکے لکہنے کی اسجای کچہہ ضرورت نہین کہتے ہین کہ وہ شعر گوئی مین مثل امرأ القیس کے رتبہ رکہتا تہا مثل اون دونون کے درمیان زمانہ ان دونون کے کوئی نہین گذرا کیونکہ ہر ایک انہ دونون مین سے اپنے طریقہ کا مخترع اور موجد ہی اوسکے جید شعروں مین سے یہہ شعر ہین ــ

یا صاحبیّ استیقظا من رقدۃ	تزری علی عقل اللبیب الاکیس
ہذی المجرّۃ والنجوم کانّہا	نہر تدفق فی حدیقۃ نرجس
وأری الصبا قد غسلت بنسیمہا	فعلام شرب الراح غیر مغلّس
قوما اسقیانی قہوۃ رومیۃ	من عہد قیصر دنّہا لم یدرس
صرفا تضیف اذا تسلط حکمہا	موت العقول الی حیاۃ الانفس

یہہ شاعر بروز سہ شنبہ ستائیسوین جمادی الآخر سنہ ۳۹۱ھ مین شہر نیل مین فوت ہوا نیل ایک چہوٹا سا شہر فرات پر درمیان بغداد اور کوفہ کے ہی اس قصبہ مین سے بہت علما اور فضلا نکلے ہین اصل مین بات یہہ ہی کہ اس شہر مین ایک نہر حجاج بن یوسف نے کہدوائی ہی اوسمین پانی فرات سے آتا ہی اوس شہر کا نام نیل مصر کی نام پر رکہا اوسپر بہت گانو بستے ہین ایک قصبہ بہی بنام نیل ہی اس قصبہ مین یہہ شاعر فوت ہوا جنازہ اوسکا وہانسے لاکر بغداد مین نزدیک مشہد موسی بن جعفر رض کے دفن کیا اوسنے یہہ وصیت کی تہی کہ حضرت علی موسی رضا کے پاؤن کیطرف دفن کرنا اور یہہ آیت میری قبر پر لکہہ دینا وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ

چنانچہ ایسا ہی ہوا یہہ شخص بڑا شاعر شعرا شیعہ مذہب سے گذرا ہی ابن خلکان لکھتا ہی کہ بعد اوسکی مرنیکے اوسکے یار دوستینے خواب مین دیکھا چنانچہ اوسسے پوچھا کہ کہو اب کیا حال ہی اوسینے یہہ شعر پڑھے ؎

افسد سوء مذهبي — في الشعر حسن مذهبي
لم يرض مولای علی — سبّی لاصحاب النبی

ابو سلیمان

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن خطاب خطابی اور بستی ہی وہ فقیہ اور ادیب اور محدث تہا اوسکی تصنیفات بہت نادر ہین از انجملہ ایک کتاب غریب الحدیث — ایک معالم السنن شرح سنن ابو داود کی — اور ایک اعلام السنن شرح بخاری کی — اور ایک کتاب السجاح — اور ایک کتاب شان الدعا — اور ایک کتاب اصلاح غلط المحدثین وغیرہ اوسکی تصانیف سے ہین عراق مین ابو علی صفار — اور ابو جعفر رزاز وغیرہ سے اوسنے سماعت کی اور حاکم ابو عبد اللہ بن بیع نیشاپوری اور عبد الغفار بن محمد فارسی اور ابو القاسم عبد الوہاب بن ابی سہل خطابی وغیرہ نے اوسسے روایت کی ہی مصنف یتیمۃ الدہر نے اوسکا حال معہ ان اشعار کے لکہا ہی ؎

وما غمة الانسان في شقة النوى — ولكنها والله في عدم الشكل
واني غريب بين بست واهلها — وان كان فيها اسرتي وبها اهلي

ولہ ایضا

شر السباع العوادي دونه وزر — والناس شرهم ما دونه وزر
كم معشر سلموا لم يؤذهم سبع — وما ترى بشرا لم يؤذه بشر

ولہ ایضاً

چوتھی صدی کی شاعر

نسامح ولا تستوف حقك كله ۔۔۔ وابق فلم يستقص قط كريم
ولا تغل في شيء من الامر واقتصد ۔۔۔ كلا طرفي قصد الامور ذميم

سوا ان کے اور بھی شعر صاحب یتیمۃ الدہر نے لکھے ہیں اپنے زمانہ میں وہ ابو عبید قاسم بن سلام کے علم اور ادب اور زہد میں مشابہ تھا اور تدریس اور تالیف میں بھی مثل اوسکے تھا۔ اوسنے درمیان ماہ ربیع الاول ۳۳۵ھ کی شہر بست میں انتقال پایا

الشبلی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوبکر دلف بن جحدر یا موافق قول بعض کے جعفر بن یونس ہی اسیطرح پر اوسکی قبر پر کتبہ لکھا ہوا ہی یہہ شبلی صالح اور نیک آدمی مشہور خراسانی اصل کا بغداد کی پیدائش ہی اوسیں پیدا ہوا اوسیں پلا وہ جلیل القدر مالکی مذہب کا شیخ تھا ابو قاسم جنید کی صحبت میں بہت رہا ہی اور جو اوسکے وقت میں صلحا رہتے اونکے پاس رہتا تھا ابتدا حال میں دنیاوند کا حاکم تھا آخر کو درمیان مجلس خیر النساج کے حکومت سے توبہ کر کے فقیر ہوا کہتے ہیں کہ اوسنے جاگنے کے واسطے اپنی آنکھوں میں نمک کی سلائیاں ڈالیں تاکہ عادت بیداری کی پڑ جاوے یہہ شخص شرع شریف کی بہت تعظیم کرتا تھا جب رمضان شریف آتا وہ بہت کوشش نماز اور روزہ رکھنے میں کرتا اور یہہ کہا کرتا تھا کہ یہہ مہینہ ایسا ہی جسکو میری پروردگار نے معظم کیا ہی مجکو بھی ضرور ہی کہ میں اسکی تعظیم کروں آخر عمر میں یہہ شعر بہت پڑہا کرتا تھا

وكم من موضع لو مت فيه ۔۔۔ لكنت به نكالا في العشيرة

ایک روز اپنی پیر شیخ جنید کی خدمت میں جاکر یہہ شعر ہاتھہ کی تالیاں بجاکر سنائی سو

عودوني الوصل والوصل عذب ۔۔۔ ورموني بالصد والصد صعب
زعموا حين ازمعوا ان ذنبي ۔۔۔ فرط حبي لهم وماذاك ذنب

لا وحق الخضوع عند التلاقي	ما جزا من يحب الا يحب

حضرت جنید نے یہہ جواب دیا ہے

وتمنيت ان اراك فلما رايتكا	غلبت دهشة السرور فلم املك البكا

خطیب اپنی تاریخ میں لکہتا ہی کہ ابو الحسن تمیمی نے مجہسے یہہ کہا کہ ایک روز ابو بکر کی پاس اوسکی گہر میں گیا تہا وہ شوق میں آیا ہوا یہہ شعر پڑہ رہا تہا ہے

على بعدك لا يصبر	من عادته القرب
ولا يقوى على هجرك	من تيمه الحب
وان لم تراك العين	فقد يبصرك القلب

اور خطیب نے درمیان بیان ابو سعید اسماعیل بن علی واعظ کی یہہ بیان کیا ہی کہ اوسنے کہا کہ مجہسے ابو سعید نے کہا اوسنے کہا کہ مجہسے طاہر ختعمی نے بیان کیا اوسنے کہا کہ سنا مینے شبلی نے اپنی شعر یہہ پڑہ کر سنائے ہے

مضت الشبيبة والحبيبة فانبرى	دمعان في الاجفان يزدحمان
ما انصفتك لحادثات رميتني	بمودعين وليس لي قلبان

شبلی مذکور نے بروز جمعہ دوسری تاریخ ماہ ذی حجہ ۳۳۴ھ کو بغداد میں وفات پائی اور مقبرہ خیزران میں مدفون ہوا عمر اوسکی ستاسی برس کی ہوئی کہتے ہیں کہ پیدایش اوسکی سرمن رائی میں ہوئی ہے شبلی بکسر شین منسوب طرف شبلہ کے ہی جو کہ ایک گانو دیہات اسروشنہ کا ہی یہہ شہر عظیم بری سمرقند کے بلاد ما وراء النہر اور دنیاوند کے واقع ہی

ابو الحسن

ابو الحسن سری بن احمد بن السری کندی رفا موصلی شاعر مشہور ہی لڑکپن میں درمیان شہر موصل کے ایک دوکان میں رفوگری کیا کرتا تہا باوجود اس پیشہ کے علم ادب کا بہت

چوتہی صدیکی شاعر

شایق تہا نظم و شعر کا اوسکو بہت خیال رہتا تہا اسیلیی اوسکی شعر بہت اچہے ہونے لگے
اور اوسنے اس علم مین مہارت تامہ پیدا کی — سیف الدولہ ابن حمدان کے پاس حلب مین
آیا وہان آکر اوسکی مدح کی تا عین حیات سیف الدولہ کے اوسکا ہی مقیم رہا بعد اوسکی وفات پانے
کے بغداد مین جا بسا اس شہر مین جا کر وزیر مہلبی کی اور رؤسا اوس شہر کی مدح کی اس سبب سے
شعر اوسکا رایج اور مشہور ہو گیا درمیان اوسکی اور درمیان ابو بکر محمد اور ابو عثمان سعید کی بہت
جہگڑے رہا کرتے تہے یہہ دو شخص بہی بغداد مین شاعر مشہور تہے سری نے ان دونو کی سرقہ
ثابت کی اور کہا کہ یہہ دونو شاعر میری شعر کا سرقہ کرتے ہین چنانچہ شعر اور استادون کے اوسنے
لیکر لوگون کو سنائی اونکی چوری کر فی خوب طرح ثابت کی اسیلئی اون دونو مین نہ بنتی تہے
— اون ایام مین ایک شاعر مشہور مسمی کشاجم بہی اون اطراف مین بہت فروغ رکہتا تہا سری
اوسکی شعر بہت پسند کرتا تہا چنانچہ سری مذکور نے ایک دیوان کشاجم کا فراہم کیا اور
دیوان مین اون دو شاعرون مذکورہ بالا کی چوری اکثر جا بجا پر جو کہ ثابت کی ہی اسلئی صفحات
اوس دیوان کی بڑہ گئی ہی والا نہ وہ اصل مین اتنا بڑا نہ تہا — شاعر مذکور نیک سیرت تہی
شیرین گفتار نمکین گفتگو شاعر دلپسند تہا تشبیہات اور اوصاف بہت بیان کیا کرتا تہا
اسکی سوا اوسکو اور طرح پسند نہ تہے اور سوا شعر گوئی کے کسی فن کو پسند نہ کرتا تہا —
قبل وفات پانی کے اوسنے تین سو ورق شعرون کے طیار کئی تہے بعد اوسکی مرنے کے
جب اور شعر بہی اوسکی تصنیف سے لوگون کی ہاتہہ آئی اوسوقت کسی ادیب ولبیب نے جو متاخرین
مین سے تہا ترتیب حروف پر اوسکا دیوان مرتب کیا یہہ شعر سری مذکور کے ہین —

یہہ دو شعر بیان صنعت مین ہین

وکانت الابریق فیما صفی	صائنة وبهی واشعا دبی
فاصبح الورق بها ضیقا	کانه من ثقبها جا دبی

یہہ کسی کی مدح مین ایک قصیدہ کہا ہی جسکی یہہ دو شعر ہین ؎

یلقی الندی برفیق وجہ مسفر — فاذا التقی الجمعان عاد صفیقا
رحب المنازل ما اقام فان سری — فی جحفل ترک الفضاء مضیقا

یہہ دو شعر اوسکی ثعالبی نے کتاب منتحل مین بیان کئی ہین ؎

البستنی نعما رایت بہا الدجی — صبحا وکنت اری الصباح بہیما
فغدوت یحسدنی الصدیق وقبلہا — قد کان یلقانی العدو رحیما

اس شاعر کا دیوان تمامہ بہت اچھا ہی ایک کتاب اوسکی تصنیف سی کتاب المحب والمحبوب والمشموم والمشروب ہی — اور ایک کتاب الدیرہ اوسنے کچھہ اوپر تین سو ساٹہہ سنہ ہجری مین درمیان بغداد کے وفات پائي یہہ حال خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ مین لکہا ہی اوسسے ابن خلکان نے اپنی کتاب تاریخ وفیات الاعیان مین نقل کیا اوسیسے مین نے اسکو ترجمہ کیا — بعضے کہتے ہین کہ درمیان ۳۶۳ سنہ ہجری کی مرا — اور بعضے کہتے ہین کہ درمیان ۳۴۴ سنہ ہجری کے وفات پائی واللہ اعلم بالصواب مگر ابن اثیر جو معتبر مورخ ہی یہہ کہتا ہی کہ اوسنے درمیان ۳۶۶ سنہ ہجری کی وفات پائی تہی

ابو احمد عبید اللہ

وہ ابو احمد عبید اللہ بن عبد اللہ طاہر بن حسین بن مصعب بن زریق بن ماہان خزاعی ہی یہہ عبید اللہ مذکور ابتدا مین اپنی بہائی محمد بن عبد اللہ کے عوض کوتوال بغداد ہوا بعد اوسکی مرنے کے پہر مستقل ہوگیا تہا وہ قوم کا سید تہا اور امیر آدمی تہا اسپر اوسکی خاندان کے ریاست پوری ہوئی کیونکہ اخیر رئیس اپنی خاندان کا یہی شخص تہا اوسکی تصنیفات سی کتاب الاشارۃ فی اخبار الشعراء اور کتاب رسالہ فی السیاسۃ الملوکیہ انتظام و بندوبست رعایا میں اور ایک انشا جسمین اوسنے خطوط جو عبد اللہ ابن معتز

کو نیہچے سنے لکہی ہوئی ہین — اور ایک کتاب البراعۃ والفصاحۃ ہی وہ شاعر لطیف نیک
مقاصد تہا شعر بنانا اوسکو خوب آتا تہا اوسکی یہہ شعر ہین —

واحربا من فراق قوم — ہم المصابیح والحصون
والاسد والمزن والرواسی — والامن والخفض والسکون
لم تتنکر لنا اللیالی — حتی توفتہم المنون
فکل نار لنا قلوب — وکل ماء لنا عیون

ولہ ایضاً

ان الامیر ہو الذی — یضحی امیرا یوم عزلہ
ان نال سلطان الولایۃ — لم یزل سلطان فضلہ

اسکا ایک دیوان شعر کا ہی پیدایش اوسکی درمیان سنہ [illegible] ہجری کی ہوئی اور ہفتہ کی رات بارہوین
تاریخ ماہ شوال سنہ [illegible] ہجری مین درمیان بغداد کے وفات پائی مقابر قریش مین مدفون ہوا
— سبب چہپ چکنے تیسری صدیکی چوتہی صدی مین اسکا حال لکہا گیا ورنہ مناسب یہہ تہا
کہ تیسری صدی مین مندرج کیا جاتا

الزبیدی

وہ ابوبکر محمد بن حسن ابن عبد اللہ بن مذحج بن عبد اللہ بن بشر زبیدی اشبیلی ہی یہہ شخص
اپنی زمانہ مین درمیان علم نحو اور لغت کی یگانہ روزگار تہا اور علم اعراب اور معانی اور نوادر
بہت زیادہ جانتا تہا اور علم تواریخ اور اخبار مین سب سے زیادہ خبردار تہا — اوسکی زمانہ
مین درمیان ملک اندلس کی کوئی نظیر اوسکی نہ تہا اوسکی تصنیفات سی اوسکی زیادتی
علم کا حال معلوم ہوتا ہی ایک اوسکی تصنیف سے ایک مختصر کتاب مسمی کتاب العین ہی
— اور ایک کتاب طبقات النحویین واللغویین ہی اس کتاب مین اون نحویون ولغویون کا

حال ہی جو مشرق کی جانب اور اندلس میں ابو اسود دولی کے زمانہ سے اوسکی اوستاد ابو عبد اللہ نحوی ریاحی تک گذری ہیں سب لکھے ہیں — اور ایک کتاب اوسنے ابن مسرۃ کے اوپر اور جو لوگ اوسکی قول کے قایل تہے اونکی بطلان پر لکھی ہی اوسکا نام ہتک ستور الملحدین رکہا ہی ... اور ایک کتاب مسمی واضح عربیہ میں اوسکی تصنیف سے ہی یہہ کتاب بہت مفید ہی — اور ایک کتاب الابنیۃ علم نحو میں اوسنے تصنیف کی ہی ایسی کتاب کسینے نہیں بنائی حکم مستنصر باللہ حاکم اندلس نے اپنی لڑکے ولی عہد ہشام مؤید باللہ کو اسی شخص سے تعلیم دلوائی تہی اوسنے علم حساب اور عربیہ اوسکو پڑہائی اوسی اوس لڑکی کو بہت نفع ہوا ابو بکر زبیدی نے یہہ اوسکی تعلیم کی سبب بہت دنیا اور دولت پائی چنانچہ اشبیلیہ کا اسیواسطی وہ واضی ہوا زبیدی مذکور بڑا شاعر تہا ابو مسلم ابن فہر کے حق میں اوسنے یہہ شعر کہے ہیں —

ابا مسلم ان الفتی بجنانہ	ومقولہ لا بالمراکب واللبس
ولیس ثیاب المرء یغنی قلامہ	اذا کان مقصورا علی قصر النفس
ولیس یفید العلو والحلم والحجی	ابا مسلم طول القعود علی الکرسی

ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ زبیدی مذکور حکم مستنصر باللہ کی ہمراہ تہا لیکن ایک لونڈی خوبصورت کہ جو اشبیلیہ میں تہی بہت چاہتا تہا اوسکا شوق دیدار جب غالب ہوا مستنصر باللہ سی رخصت وہاں جانیکی چاہی اوسنے اجازت نہ دی اوسوقت اوسنے یہہ شعر لکھے اور اوس لونڈی کے پاس بہیجے —

ویحک یا سلم لا تراعی	لا بد للبین من زماع
لا تحسبینی صبوت الا	کصبر میت علی النزاع
ما خلق اللہ من عذاب	اشد من وقفۃ الوداع

یا بہا

لولا المناجات والنواع	ما بینها والحمام فرق
من بعد ما کان واجتماع	ان یفترق شملنا وشبکا
وکل شعب الی الصداع	فکل شمل الی افتراق
وکل وصل الی انقطاع	وکل قرب الی بعاد

جمعرات کے دن پہلی تاریخ جمادی الاخر ۳۷۹ تین سو اناسی مین وفات پائی اوسی روز بعد نماز عصر مدفون ہوا اوسکے بیٹے نے نماز جنازہ کی پڑہائی ستہہ ترستہہ برس کی اوسنے عمر پائی

ابوبکر الخوارزمی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ محمد بن عباس خوارزمی شاعر مشہور ہی اوسکو طبرخوزی بہی کہتے ہین کیونکہ باپ اوسکا خوارزم کا اور مان اوسکی طبرستان کی تہی اسواسطے دونو سے ملاکر اوسکا نام طبرخوزی رکہا گیا یہہ ابن سمعانی نے لکہا ہی — یہہ شخص علم لغت اور انساب مین درمیان ملک شام کے امام تہا مدت تک شام مین رہا اور حلب سکے آس پاس رہا کیا اپنی زمانہ مین یگانہ آفاق تہا — کہتے ہین کہ ایکدفعہ یہہ شخص صاحب بن عباد کے پاس ارجان مین گیا جب اوسکی ڈہوڑہی پر پہونچا ایک دربان سے کہا کہ تو امیر سے جاکر کہہ کہ ایک ادیب دروازہ پر کہڑا منتظر اجازت کا ہی اگر حکم ہو تو خدمت مین حاضر ہو چنانچہ وہ دربان گیا اوسنے سب حال کہہ سنایا صاحب ابن عباد نے کہا کہ تو جاکر اوسے کہہ کہ مینے یہہ التزام کیا ہی کہ کوئی ادیب میری پاس نہ آوے مگر وہ جسکو شعراء عرب کے ایک ہزار شعر یاد ہون دربان نے وہان سے نکلکر اوسی کہا کہ امیر اسطور پر فرماتے ہین کہ جس ادیب کو شعراء عرب کے ایک ہزار اشعار یاد ہون وہ میری پاس آوے ورنہ کچہہ ضرورت نہین — ابوبکر مذکور نے اوس دربان سے کہا کہ اپنے

آقا سے پوچھا کہ اسقدر شعر عورتوں کی تصنیف سے یا دہوں یا مردوں کی تصنیف سے دربان پھر گیا جو اوسنے کہا تھا امیر کی خدمت مین عرض کیا صاحب ابن عباد نے کہا کہ وہ شخص بیشک ابو بکر خوارزمی ہو گا حکم دیا کہ اندر لاؤ چنانچہ ابو بکر اندر گیا صاحب بہت خوش ہوا — ابو بکر مذکور کا ایک دیوان شعر کا بھی ہی اور چند رسالے بھی اوسکی تصنیف سے ہین اوسکا ذکر ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین کیا ہی اوسکے یہہ شعر ہین ؎

یا من یحاول شرب الراح لیشربها ولا یفک لما یلقاہ قرطاسا

الکاس والکیس لم یقض امتلاؤهما ففرغ الکیس حتی تملاء الکاسا

اوسکی اشعار رنگین اور نادر بہت ہین جب ملک شام سے اوسنے مراجعت کی نیشاپور مین اقامت کی پھر کہیں نہین گیا اوسیجاہی جان بحق درمیان نصف ماہ رمضان شریف ۳۸۳ ہجری کے ہوا

ابو الفرج المعالی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو الفرج معالی بن زکریا ابن یحیی بن حمید بن حماد بن داود مشہور بنام ابن طرارا ہی کے حریری نہروان کا رہنیوالا ایک فقیہ اور ادیب اور شاعر اور عالم ہی وہ ہر فن جانتا تھا — ابن جبیر کے عوض بغداد کا قاضی ہوا وہ بہت اماموں سے روایت کرتا ہی اور اوسی بہت اماموں نے روایت کی ہی احمد بن روح بیان کرتا ہی کہ ابو الفرج مذکور ایک دفعہ کسی امیر کی مجلس مین حاضر ہوا تہا اوسیجاہی علما اور ادبا کا اکھاڑہ ہو رہا تھا سب نے اوسے پوچھا کہ کونسے علم مین ہم تجسے بحث اور تذکرہ کرین ابو الفرج مذکور نے اوس امیر سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپکے کتب خانہ مین سیکڑون قسم و نوع کی کتابین ہین ایک شخص کو اندر اوسکے بھیجئے وہ ایک کتاب کوئی سی جسپر اوسکا ہاتھ جا پڑے اوٹھا لاوے اور ہمکو دیکھیں ہم دیکھین کہ کس علم مین وہ کتاب ہی اوسی علم مین ان علما اور ادبا سے بحث ہونے لگے گی یہہ بیان کرکے ابن روح

چوتہی صدی کی شاعر

یون کہتا ہی کہ اس دعوی سے ثابت ہوتا ہی کہ ابوالفرح مذکور کو تمام علوم مین دست قدرت تہے
لیکن اس بندہ کبیر الدین مولف اس تذکرہ کی رائے ناقص مین یہہ آتا ہی کہ شاید ابن روح نے
تمام حال اس شاعر کا جو اوس روز مباحثہ کی تجویز ہوئی تہے اور اوسینے یہہ دعوی
کیا تہا دیکہا ہوگا مگر ابن خلکان نے نہین لکہا والانہ ابن روح سے یہہ بعید تہا کہ فقط
ابوالفرح کے دعوی کرنے سے اوسکی مہارت جمیع علوم پر گواہی دیدیتا اوسکے
یہہ شعر ہین ؎

الا قل لمن كان لي حاسدا	اتدري على من اساءت الادب
اساءت على الله في حكمه	لانك لم ترض لي ما وهب
فجازاك عنه بان زادني	وسدت عليك وجوه الطلب

ابوالفرح مذکور کی چند تصانیف علم ادب مین ہین پیدا ایش اوسکی ہجرات کیے روز
ساتوین تاریخ ماہ رجب ۳۰۳ ہجری کی ہی اور بروز دوشنبہ اٹہارہوین تاریخ ذی الحجہ ۳۹۰
مین درمیان نہروان کے وفات پائی

الخبازی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ قاسم نصر ابن احمد بن نصر بن مامون بصری معروف بنام خبازی
یعنے نان بائی کے مشہور تہا یہہ شخص امی محض تہا اوسینے حروف ہجا بہی نہ پڑہی تہے
درمیان بصرہ کی ایک دوکان مین روٹیان پکایا کرتا تہا اور اپنی دل سے شعر بنا کر
لوگون کو سنایا کرتا بہت لوگ اوسکی غزلین سننے کے واسطے جایا کرتے تہے
اور بڑی مشتاق اسکی شعر خوانی کے ہوکر اوسکی دوکان پر جمع رہتے تہے اور سب
تعجب کرتے ابوالحسین محمد بن محمد معروف ابن لنکک جو کہ ایک شاعر مشہور و معروف
ہی وہ باوجود علو قدر اور رتبہ کی اوسکی دکان پر اوسکی شعر سننے کے شوق مین گذارا کرتا تہا

چوتھی صدی کی شاعر

اوسینے اس شاعر کا دیوان بہی جمع کیا ہی ۔ نصر مذکور بغداد مین اکر مدت دراز تک رہا
۔ خطیب نے اپنی تاریخ مین بیان کیا ہی کہ اوسسے لوگون نے اوسکا دیوان بہی پڑہا
۔ اور مقطعات اوسکی معافا ابن زکریا حریری ۔ اور احمد بن منصور بن محمد بن حاتم
نوشیری نے روایت کئی ہین اور بہت شاعرون نے اوسکی شعرون کی روایت
کی ہی ثعالبی نے یتیمہ مین اوسکی کئی قطعی لکہے ہین ازانجملہ یہہ ہی ؎

خلیلی هل ابصرتها او سمعتها * باکرم من مولی تمشی الی العبد
اتی زائرا من غیر وعد وقال لی * اعیذک عن تعلیق قلبک بالوعد
فما زال نجم الوصل بینی وبینه * یدور بافلاک السعادة والسعد
فطورا علی تقبیل نرجس ناظر * وطورا علی تعضیض تفاحة الخد

اخبار نصر مذکور کے بہت ہین درمیان سنہ ۳۱۱ ہجری کے وفات پائی اوسکی مرنیکے
تاریخ مین اختلاف ہی اسلئے چہوڑ دی گئی

البغا

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اس شاعر کی ابو الفرج اور نام عبد الواحد بیٹا نصر ابن
محمد مخزومی شاعر مشہور ہی وہ بنام البغا کی بہت معروف ہی ثعالبی نے درمیان یتیمۃ
الدہر کے اوسکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ باشندہ کان نصیبین سے ہی اور تعریف
اوسکی بہت کی ہی اور کچہ اوسکے رسالون اور نظم کا حال اور وہ ماجرے جو اوسمین
اور ابو اسحاق صابی مین گذرا تہا ذکر کیا ہی حال تمامہ ذکر کرنے سے خوف طوالت ہی اوسکی
شعر یہہ ہین ؎

ومهفهف لما اکتست وجناته * خلع الملاحة طرزت بعذاره
لما انتصرت علی الیم جفائه * فالقلب کان القلب من انصاره

کملت محاسن وجهه فکانما | اقتبس الهلال النور من انواره
واذا الحّ القلب فی هجرانه | قال الهوی لا بد منه فداره

اکثر شعر ابوالفرج مذکور کے جید ہین اوسکا قصائد اوسکی اچھی ہین سیف الدوله
بن حمدان کی خدمت مین مدت تک رہا بعد اوسکی وفات کے اور شہرون مین گیا
بروز ہفتہ سلخ شعبان سنہ ۳۹۱ ہجری کو وفات پائی

القاضی ابوالحسن

علی ابن عبد العزیز جرجانی فقیہ شافعی ہی یہہ شخص علم فقہ مین کامل اور علم ادب اور شعر مین فاضل تہا
— شیخ ابو اسحاق شیرازی نے درمیان کتاب طبقات فقہار کے اسکا حال لکہا ہی وہ کہتا ہی
کہ دیوان شعر کا ہی اوسکی تصنیف سے ہی اور وہ یگانہ آفاق اعجوبہ روزگار مرد تک علم
شہسوار لشکر شعر کا تہا بلاد عراق اور شام وغیرہ کو اوسنے قطع کیا اور علوم متعدد اور
ادب اتنا کچہہ سیکہا کہ تمام علوم مین مشہور عالم کامل اور فاضل بی بدل ہوگیا اوسکی قطعی
بہت ہین سب تحفہ ہین یہہ دو شعر اوسکے ہین سے

قد برّح الحبّ بمشتاقک | فاوله احسن اخلاقک
لا تجفه واریع له حقه | فانه احسن عشاقک

اوسنے ایک کتاب تصنیف کی ہو اسمین متنبی کے مخاصمون کا حال بیان کیا ہی اوسکا نام کتاب
الوساطة بین المتنبی وخصومہ ہی اس کتاب کے دیکہنے سے شخص کا فضل اور علم ادب معلوم ہوتا ہی
اور یہہ دریافت ہوتا ہی کہ کتنی اطلاع اوسکو کتب قدما پر تہی — حاکم ابن عبد اللہ نے
درمیان تاریخ نیشاپور کے یہہ ذکر کیا ہی کہ وہ درمیان سلخ ماہ صفر ۳۶۶
ہجری کے شہر نیشاپور مین فوت ہوا — اور بعضے ۳۶۳ بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ بہ تمامہ
نیشاپور فوت ہوا کہ فرول الہی کا تابوت اوسکا وہان سے جرجان مین لاکر دفن کیا

چوتہی صدی کی شاعر

البسامی

ابو الحسن علی بن محمد منصور بن نصر بن بسام شاعر جو کہ معروف بنام بسامی ہے یہہ شاعر مشہور و معروف ہی والدہ اوسکی امامہ بنت حمدان ندیم تہی وہ شعرا اور ظرفا سے گذرا ہی یہہ شخص بہت شوخ طبع منہہ پہٹ اور ہاجی تہا اسکی ہجو سے کوئی امیر وزیر اور چہوٹا بڑا مطلق نہین بچا ہی اوسنے تمام زمانہ کی ہجو کی ہی چنانچہ اپنے باپ کے بہی اوسنے ہجو کی ہی اور بہائیون اور بہنون اور تمام کنبی اور اہلبیت اپنی کے ہجو کی ہی یہہ دو شعر اس شاعر ہاجی نے اپنی باپ کی ہجو مین کہے ہین ؎

هبك عمرت عمر عشرين نسرا　　اتري انني اموت وتبقى

فلإن عشت بعد موتك يوما　　لأشقن جيب مالك شقا

وله

اقصرت عن طلب البطالة والصبا　　لما علاني للمشيب قناع

لله ايام الشباب ولهوه　　لو ان ايام الشباب تباع

فدع الصبا يا قلب واسل عن الهوى　　ما فيك بعد مشيبك استمتاع

وانظر الى الدنيا بعين مودع　　فلقد دنا سفر وحان وداع

والحادثات موكلات بالفتى　　والناس بعد الحادثات سماع

ابن بسام مذکور نے درمیان ماہ صفر ۳۰۲ یا ۳۰۳ ہجری کی وفات پائی اور کچہہ اوپر ستر برس کی اوسکی عمر ہوئی

ابو الحسن علی

بن عبد اللہ بن وصیف معروف بنام ناشی اصغر الحلاء شاعر مشہور وہ اچہی عروضی و شاعر سے ہی اس شاعر نے اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حالین بہت قصیدے لکہے

لکھے ہیں وہ علم کلام بہت جانتا تھا اوسنے علم کلام یعنے عقاید ابو سہل اسماعیل
ابن علی بن نوبخت متکلم سے پڑہا تھا سات متکلم بڑی جلیل القدر جو گذری ہیں ایک
اونمیں سے یہہ شخص ہی جسکی تصنیف سے کتابیں بہی بہت ہیں واوا اوسکا ایک
غلام مملوک تہا حلا اوسکو اسواسطی کہتے ہیں کہ وہ زیور بنایا کرتا تہا ہندی اسکی
سنار ہی ایک دفعہ دربار سیف الدولہ ابن حمدان میں درمیان حلب کے
وہ گیا جب اوسی رخصت ہونے لگا یہہ شعر اوسکو لکہہ کر دیئی اوسنے اوسکی ساتہہ
بہت کیا تہا سہ

اودع لا انی اودع طایعا	واعطیت الدهر ما کنت مانعا
وارجع لا الفی سواد الوجه صاحبا	لنفسی وان القیت بالنفس راجعا
تحملت عنا بالصنایع والعلا	فنستودع الله العلا والصنایعا
رعاك الذي يرعى بسيفك دمه	ولقاك روض العيش اخضر يانعا

اس شاعر کے مضامین بہت دلچسپ ہوتے ہیں درمیان ۳۶۶ سنہ ہجری کے اوسنے وفات
پائی پیدایش اوسکی درمیان ۲۷۰ سنہ دوسو ستر کے ہوئی ہے

الزاہی

ابو القاسم علی بن اسحاق بن خلف بغدادی معروف بنام زاہی شاعر مشہور ہی یہہ شاعر
مداح بہت خوب ہی اوسکے نادرات بہت ہیں خطیب نے درمیان تاریخ بغداد کے
یہہ کہا ہی کہ یہہ شاعر تشبیہات میں بڑا کمال رکہتا تہا اور وہ ذات کا قصائی تہا
اوسکی دوکان گوشت کی درمیان قطیعہ الربیع کے تہے — اور عبید الدولہ ابو سعد
عبد الرحیم نے طبقات شعرا میں لکہا ہی کہ یہہ شاعر بروز دوشنبہ دسوین تاریخ
ماہ صفر ۳۱۸ سنہ ہجری میں پیدا ہوا اور بروز چہارشنبہ دسوین جمادی الاخر ۳۵۲ سنہ ہجری کو

پانچوین صدیکی شاعر

فوت ہوا درمیان مقابر قریش کے مدفون ہوا چاربیت اوسکی بہت مشہور ہی اکثر اوسکی اشعار اہلبیت کے حق مین ہین — اور سیف الدولہ وزیر مہلبی وغیرہ رؤسا کے بہی مدح مین ہین یہہ شعر اوسکی ہین ؎

صبا ورلك للهوى هتك استتاری — وعاونه البکاء علی اشتهاری
ولوا خلع عذاری فیك الا — لما عاینت من حسن العذاری
وکم ابصرت من حسن ولکن — علیك لشقوتی وقع اختیاری

ولہ ایضا

ومدامة اصبابها فی کاسها — نور علی فلك الاصابع بازغ
رقت وغاب عن الزجاجة لطفها — فکانما الابریق منها فارغ

ولہ ایضا

وبیض الحاظ والجفون کانما — هززن سیوفا واستللن خناجرا
تصدین لی یوما بمنعرج اللوی — فغادرن قلبی بالتصبر غادرا
سفرن بدورا وانتقبن اهلة — ومسن غصونا والتفتن جاذرا
واطلعن فی الاجیاد بالدر انجما — جعلن لحبات القلوب ضرایرا

یہہ مضمون بہت عجیب ہی اگرچہ سوا اوسکی اور شعرا نے اوسکو باندہا ہی لیکن یہہ صورت اور آسمین کسی کا شعر نہین کیونکہ اوسنے ابداع اور اختراع کیا ہی — راقم ایک کا نونت ویبات نیشاپوری ہی اوسکی طرف اوسکو منسوب کرتے ہین اور لوگ بہی اوسکی طرف بہت منسوب ہین تمام ہوا صدی چوتہی کے شعرا کا بیان تھا

حصہ پانچوان

صدی پانچوین

امین

پانچوین صدیکی شاعر

اسمین اون شعراکا بیان ہی جنہون نے پانچوین صدي مین وفات پائی ہی یا آنکہ اس صدي مین زندہ تہے اور اونکی وفات کا حال نہین معلوم کہ کب پائی

ابو الوفاء الفاروخی

باخرزي دمیان اپنے تذکرہ دمیۃ القصر کی کہتا ہی کہ وشتاسف اصفہانی نے میری سامنے یہہ شعر پڑہی اور اوسنے یہہ کہا کہ ابو الوفا نے میري سامنے یہہ شعر مسمی بہرام طباخ کے حقمین پڑہ کر سنائي تہے درمیان سنہ ٤٢٥ ہجري کے وہ یہہ ہین ؎

اقل عن صلف لم توت عن سلف   والق الانام علی قدر ومعرفۃ
فان والدك الطباخ اعرفہ   فانشر حدیثك عن قدر ومعرفۃ

واضح ہو کہ دمیۃ القصر ایک تذکرہ ذیل یتیمۃ الدہر کے تصنیف ابو الحسن علی بن الحسن کی ہی جسکا ذکر اگی آویگا اس مولف نے اپنی ہم عصرونکا ذکر اوسمین بہت لکہا ہی وہ تذکرہ مینی بہی دیکہا اور اوسیسے چند شاعرون کے شعر جنکی ضرورت تہی لکہے میری اوستاذ جناب مولوی مملوک علی مدرس اول مدرسہ دہلی کی پاس وہ تذکرہ دہلی مین موجود ہی گو خط اوسکا بہت خوب اور پرانا لکہا ہوا ہی لیکن غلط بہت ہی

ابن بابا

یہہ ایک شاعر ہی جسکا نام معلوم نہین ہوا باخرزی نے صرف اسکی حالمین یہہ لکہا ہی کہ باب ادب کا اوسپر کہلا ہوا اور مسند فضل کے اس شاعر کی واسطے بچہی ہوئے او حقاق شعرکی اوسکی لئے شعلہ زن یہہ شاعر صاحب نظام الملک کے مداحون مین سے ہی اوسنے اوپر دروازہ شہر قنسرین کے جو کہ ایک شہر شام کا ہی درمیان سنہ ٤٦٣ ہجري کے یہہ مدح کی تہے ؎

یمینك ابدي العارضین سحابا   وعزمك امضی الصارمین ذبابا

وانت اعم الناس طولا وسوددا　　واطیبهم جرثومة ونصابا
واسمحهم فی النائبات اغاثة　　وامرعهم یوم العطاء جنابا

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی تین شعر بطور نمونہ بہت ہین

الحسین

بن الحسن الخطیبی ارموی اسینے بہی نظام الملک کی مدح اشنہ کی دروازہ پر ماہ ذالحجہ ۴۶۲ سنہ ہجری مین اس قصیدہ سے کی تہی یہہ شاعر بہی معاصرین باخرزی سے ہی - اوس قصیدہ کے یہہ دو شعر ہین ؎

إِذَا عَامَ خَضْرَاءُ الْوَغَى لِطَرِيدَة　　تقاطر منها للنصل والحین والردی
وَاِنْ ظَمِئَتْ لِلّٰهِ خیلٌ اخاضها　　لیسقی ظماها فی نجیع من العدی

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

عبد اللہ

باخرزی کہتا ہی کہ عبد اللہ ابن محمد بن بکر جعفری نظام الملک کے خدمت مین جب وہ دریان ملک شام کے تہا ماہ صفر ۴۶۲ سنہ ہجری مین آیا اور یہہ قصیدہ نونیہ اوسکی سامنے اوسنے پڑہا جسمین کا ایک شعر یہہ ہی ؎

الشوق فوق بین الجفن والوسن　　والسقم اثر فی روحی وبدنی

نظامی تبریزی

کنیت اوسکی ابو القاسم عزیزان بن محمد ہی اسنخص کی حاکم رحبہ سینے بڑی عزت اور قدر کی چنانچہ اوس سبب سے نہایت اوسکو بہی محبت ہوگئی اور اوسکی سرکار مین چین اوڑایا گیا پہر تنگ اور مفلس ہوگیا پہر دولت مند ہوا پہر اوس مدرسہ مین جو نیشاپور مین بنایا تہا درس وہی اطفال پر مامور کیا گیا اوسوایی بہت اچہی طرح عیش مین وہ رہا کرتا تہا

پانچوین صدیکی شاعر

باخرزي کہتا ہی کہ اوسنے نظام الملک کے روبرو مجکو یہہ اپنی شعر پڑہ کر سنائی تہے وہ یہہ ہین ؎

ان من ایقن ان لم تجده ۔ زخرف الدنیا سوی الذکر الحسن
کان سبط الکف طلقا ه ۔ کالاجل الصاحب القرم الحسن

اور یہہ بہی پڑہی تہے

احن الی ارضی وغیر عجیب ۔ فکم حن للاوطان قلب غریب
وحبت لی تباشیر الصباح کانہا ۔ لقد اخذت من غربتی بنصیبی

الموفق

باخرزي کہتا ہی کہ موافق ابن خلیل بن احمد شیبانی ایک شاعر ہی جو صاحب نظام الملک حسن طوسي کی مدح کرتا ہی یہہ شاعر باخرزي کی معاصرین مین سے تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

دعتنی وعلمی والتقی ومناسکی ۔ نما انا فی دهری انیس العوانك
وان تشتهی عن فا وقصفا ولذة ۔ فنیر بی الی غیری فلست هنالك
ولست اروم الروم والزیروالدهی ۔ واورا مها غیری فلست کذلك
الی الله لی الا التمسك بالتقی ۔ ومدح نظام الملك صدر الممالك

احمد بن محمد

باخرزي کہتا ہی کہ احمد بن محمد موري ادیبی ہی یہہ بہی نظام الملک کی مداحین سے شمار کیا گیا ہی اوسکا قصیدہ رائیة دیکہنے مین آیا اچہا ہی اوسکی شعر یہہ ہین ؎

اطلع الناس وجهه قمرا ۔ بطرفه قلب ذی التقی قهرا
لبستان حسن ارلست منبسمه ۔ بسر فی صحن خده الزهرا

ماخلق الله مثله بشرا	يبشره ظل تعين البشرا

ناصر بن سلمه

باخرزی کہتا ہی کہ اس شاعر نے ایک قصیدہ جو نظام الملک کے مدح مین لکھا تہا اوسمین کے یہہ مین شعر مینے لکھہ لیے ہین - یہہ شاعر اوسکا معاصر ہی مگر افسوس کہ ان شاعرون کے حالین نہ نسب اور نہ اونکا حال اور نہ پیدایش یا وفات کچہہ نہین باخرزی لکھتا ہے سطور کا تذکرہ کبہی مفید نہین ہوتا ہے

فلاقطعن اليك كل تنوفة	زوراء ذات سهولة وحزون
تشكر النعام بها حفى اظلافها	والعين جدب مسارح وعيون
بوصف مامون الكلاله شملة	موسومة يلظى الهجير امون

فناخسرو

باخرزی کہتا ہی کہ فناخسرو بن ابی طاہر بن بہاء الدولہ - میرے سامنے ابو الفضل یحیی بن نصر بن سعدی بغدادی نے اس شاعر کی شعر پڑہی اور کہا کہ وہ ابہی زندہ ہی سیف الدولہ ابراہیم بن ینال کی سرکار مین رہتا تہا یہہ روایت درمیان ۱۲۱ہ ہجری کی مجہسے کی تہے اوسکی شعر یہہ ہین

ما علني والشباب يسعدني	ان لا اكون المقنع البطلا
احي تقبل الاعراب سنتنا	وكن كشافورني الذي فعلا
ولا نخف فالنساء لو علمت	انا غضاب لا مطرت نصلا
فخلها والفجاج خابطة	براكبيها الوهاد والقللا
حتى تنال العلى فتغبطها	بوخدها اوتصادف اجلا
وكل من بات دون بغيته	مشتمر نحوها فقد وصلا

پانچوین صدی کی شاعر

ابو علی محمد

بیٹا حسن بصری کا باخرزی کہتا ہی کہ ابو عامر مجبی کہتا تہا کہ اس فاضل سے مین نے ملاقات
کی تہی بہت خوب نیک خصایل اور عقل مند آدمی تہا اوسنے یہہ شعر اپنی پڑہ کر سنائی تہے
وہ یہہ ہین ــ

یا علی بن عبد اللہ بالله العظیم — وضعت فی الکون اخلافك من درر النسام
تکونت ابا الطیب من ماء النعیم — فلهذا انت کالارواح تجری فی الجسوم

ابو علی

بن شبل بغدادی ــ باخرزی کہتا ہی کہ اوسکو مین نے بغداد مین دیکھا تہا درمیان
سنہ ۴۴۰ ہجری کے ادیب بڑی درجہ کا فاضل سب سے زیادہ اوسنے چند سطر اپنی
تصنیف سے مجکو استعارہ دین ہرچند کہ مین بہت چاہتا تہا کہ اس خوش خو عالم نیک کے
کی صحبت مین رہون مگر حوادثات زمانہ نے اوسکی پاس مجکو نہ چہوڑا جدائی کروادی
اوسنے جو آپ اپنی شعر مجکو پڑہ کر سنائی تہے یہہ ہین ــ

قالوا المشیب فقلت صبح — قد تنفس فی غیاهب
ازکان کافور الغوارب — دری مسك الذوائب
واللیل احسن ما یکون — اذا ترصع بالکواکب

ابو الفضل

یحیی بن نصر سوادی بغدادی وہ درمیان سنہ ۴۷۰ ہجری کے بیچ زوزن کے تہا جس
ہزار شعر سے زیادہ اوسکی تصنیف کی ابیات بموجب قول باخرزی کے موجود ہین جن ایام
مین کہ نظام الملک بانساد بر ڈیرا ڈالی ہوئی تہا اوسنے اوسکی مدح مین یہہ قصیدہ
جسکا اول یہہ ہی ــ

نسوی الا له ذ حبیبه للمؤ مل | والسعد غیر مطیة المتعمل
ولقد خلعت خلاعتی و دفعتها | وعقال لهوی مطلق لم یعقل
وهجرت خلان الصبابة والصبی | وهوی مغازلة الغزال الاکحل

ابو طالب

حمزه بن عمارة الاسدی باخرزی یہہ کہتا ہی کہ یہہ شخص سفر کرتا ہوا بوشنج پر پہونچا وہان جا کر وطن اوسکو اپنا بنا کر رہنے لگا اور اوسمین ایک مدرسہ موافق اوسکی خواہش کی طیار ہوا اطراف و نواح سے تمام طلبا ذی استعداد واسطے تحصیل علم کے اوس مدرسہ مین اوسکی پاس آکر حاضر ہوئے جو آیا سو فاضل ہو گیا جنہنے اوسے بڑا کمال کو پہونچا مقوله باخرزی کا یہہ ہی کہ بوشنج پر درمیان ۴۳۳ ہجری کے میری سامنے یہہ شعر پڑہکر سنائی تہے ؎

اضعت الشباب وخنت المشیب | برفض الوقار وخلع الرسن
ولم ترع سمعا الی واعظ | فحتی متی ذا اما آن ان

ابو سعید

باخرزی نے دمیتہ القصر مین لکہا ہی کہ نام اوس شاعر کا محمد بن حمزة الموصلی ہی مسافرت اختیار کرکے خراسان مین گیا اوسجائی رہنے لگا پیدایش اوسکی موصل کے ہی باخرزی کہتا ہی کہ وہ میرا دوست اور یار اہی دو برس ہی مجہین اور اوسمین ربط پیدا تہا سب طرح کے علوم اور فنون وہ جانتا تہا مثل اوسکے مینے کوئی ذو فنون نہین دیکہا اسپر تحفہ تر یہہ ہی کہ فلک ناہنجار نے اوس ناتجربہ کار پر ظلم کرکے اوسکی فضل اور علم پر بٹا لگا یا یہہ قصیدہ نظامیہ جو نظام الملک کی مدح مین اونے تصنیف کیا تہا میری پاس اوسنے بہیجا مینے بعینہ مندرج کتاب دمیتہ القصر کیا کیونکہ یہی

بمار رہے اور اوسکے شعر یہہ تہے وہ یہہ ہیں

وهل تركت في الحوادث منة	بها استميل الخل او استزيده
والبيرخطب عاق عزمي عن الصبي	مشيب تداعت في العذار وفوده
اذا لم يكن عقل الفتى دارعاله	فكل يد من كل خوتقود ه
اذا عدم المرء الكمال فانه	سواء علينا فقده ووجوده
اذا المرء لم تستنانف المجد نفسه	فلا خير فيما اورثته جدوده
اذا رنق العذب الفرات فانه	عزيز على نفس الكريم وروده

یہہ قصیدہ بڑا ہی اختصار اولی ہی

ابو العلاء

ابو العلا کہ محمد بن علی بن حسول بڑا فاضل اور واقف جمیع فنون سے اور ماہر سب علوم سے گذرا ہی باخرزی کہتا ہی کہ یہہ شخص نیک طبیعت اور خوش نویس تہا اور بچپن سے علما اور فضلا کی صحبت اوسکو بہاتی تہی اتفاق سے مین بہی درمیان ری کے اوسکے گہر مین جاکر اوسی ملا تہا اور اوس آن کی کہاٹی پر ملاقات ہوئی اوسنے اپنا قصیدہ مجکو پڑہ کر سنایا جسکے یہہ دو شعر ہین سہ

يا هادي العيس رفقا بالقوارير	وقف فليس بها روقفة العير
واحلب ماء في عين طالما قصرت	حمر الدموع على بيض المقاصير

باخرزی کہتا ہی کہ یہہ مضمون اسطرح کا ہی اگر سیر سے گہٹنو نہین ستے تو نئی البتہ مین بسبب فرحت اور سرور کے ناچنے لگتا یہہ تمام کلام طیب ہی لیکن سیری کہٹنی کے بیمار بیکا طیب نہین ہی اسی فاضل نے ایک رسالہ ادب مین لکہا ہی اوسمین حرارت کو برودت پر فضیلت دی ہی ــــ باخرزی کہتا ہی کہ مین نے بہی ایک رسالہ اوسکی ضد پر تصنیف کیا

پانچوین صدی کی شاعر

وسیاین بہ وقت ابو فضیلت حرارت پروی کتب خانہ رتی ہیں درمیان ۳۷۰ھ ہجری کے اونہی میری سامنے یہہ شعر پڑہی تہے —

دخلت علی الشیخ فیمن دخل — فقبّل عصعصة وانتحل
واظهر من نخوة الكبرياء — مالم اقدر وما لم احل
فقلت له موثرا نصحه — وقد يقبل النصح ممن نخل
اذا كنت سيدنا سدتنا — وان كنت للخال فاذهب فخل

ابن البديع الاصفهاني

باخرزی کہتاہی کہ شیخ ابو محمد حمدانی نے میری سامنے یہہ شعر پڑہ کر یہہ کہا کہ مینے ابن البدیع کی زبان سے یہہ شعر سنے تہے —

نسيم الصبا كيف السبيل الى نجد — وكيف هم بعدي ترى وسلوا رجعه
ترى حفظوا العهد الذي كان بيننا — فاني الى يوم المعاد على العهد
سلام عليكم سلام مودع — ولكن سلام لا ابال على البعد

ابو نصر

باخرزی کہتاہی کہ محمد بن عمر بن محمد اصفہانی یہہ جوان ظریف بڑا شاعر نظام الملک کی خدمت میں درمیان نیشاپور کی آیا اور مجہپر اوسنے بہت احسان واکرام کیا یہہ شعر مینے میرے سامنے اوسنے پڑہے

يا نظام الملك يا ذا طلعة — من جبين الشمس ابهى مشرقه
الموالي كلهم في نعمة — ما تني منك عليهم مغدقه
لا تذر عبدك من جملتهم — خارجا كالحلقة المسترقه

اسماعیل

باخرزی

باخرزي کہتا ہی کہ وہ استاذ مہذب ابوالفضل اسماعیل بن علي العنبلي سہروردي ہی میري اوسکی ملاقات ایام صاحب ابوعبداللہ حسین بن میکال غزنوي مین ہوئی اون ایام مین دربار کا مین منشی تہا اور یہہ شخص امیر قتلمش بن معزالدولہ کا وزیر کا تہا جرجان مین ملاقات ہوئی میری گمان مین بہی یہہ بات نہ تہی کہ سہیل اور ثریا دونو ملجاوینگے اوسجائی میري اوراوسکی یہہ ذکر آیا تہا کہ اللہ تعالی کے نزدیک یہہ بات بہت آسان ہی کہ پہر بہی ہمارے اور آپ کی ملاقات ہوگی انشاء اللہ تعالی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نیشاپور مین وہ بہی سرکار نظام الملک مین منسلک ہوا اور مین بہی اوسی جائی نوکر تہا اوسکی یہہ شعر ہین

انا الحسام مهیبا فی القراب کذا | وفی الرقاب عذاري یجتلی القصر
لابد ان انتفی نالدهر ذوغیر | یحتاج فیه الی الصمصامة الذکر

مہیار

یہہ شاعر اول مین مجوسی تہا پہر درمیان ۳۹۴ ہجري کے مسلمان ہوگیا اور شریف رضی کے صحبت مین رہا کرتا تہا ایک روز اوسکو ابوالقاسم بن برہان نے کہا کہ اي مہیار تو آگ سے بچ کر امن جبن مین ہوگیا گویا ایک کونہ سے دوسري کونہ مین آبیٹہا اوسنے کہا کیونکہ ابوالقاسم نے کہا اسطرح پہ اول مین تو مجوسی تہا اصحاب نبی صلعم کو اپنے اشعار مین گالیان دیا کرتا تہا اب مسلمان ہوگیا آتش جہنم سے بچا اس شاعر کا حال ابن خلکان اور ابوالفدا اور مورخین متاخرین نے لکہا ہی یہہ بڑا شاعر گزرا ہی یہہ چند شعر اوسکے وہ ہین جنمین مذمت خندکان عرب کے جو قبل پیغمبر خدا صلعم کے تہے اوسنے بیان کی ہی وہ یہہ ہین

هابخت منظلمة دنیاکم | حتی اضاء کوکب فی هاشم

پانچوین صدی کے شاعر

نسلتربه وکنتم من قبله ... سریعوت فی ضلوع کاتم
ثم قضی مسلما فی ربیه ... فلم یکن من عذرکم سالم
نقضتموا عهوده فی اهله ... وجزتم عن سنن المراسم
وقد شهد تم مقتل ابن عمه ... خیر مصل بعده وصائم
وما استحل باعیا اما مکم ... یزید بالطف من ابن فاطم
وما الی الیوم الظبا خاضبه ... من بعهم مناسر القشاعم

اشعار اوسکے بہت مشہور ہین ابو الفدا کہتا ہی کہ مہیار مذکور درمیان ۴۲۸ہجری کے فوت ہوا

المحسن الصوری

تذکرہ ارج النسیم مین لکھا ہی کہ کنیت اوسکی ابو محمد نام عبد المحسن بیٹا محمد بن احمد بن محمد بن غالب بن غلبون صوری کا شاعر مشہور ہی یہہ شاعر ہی ایک شعراء جیدین اور محسنین مین سے ہی شعر اوسکی بہت اچھی الفاظ کا دریعانی بہت خوب کلام عجیب و نمکین و شیرین گٹھاوٹ اور جوڑ توڑ بہت خوب اوسکا ایک دیوان شعر کا ہی سہ

رهینة احجار ببیداء دکدك ... تولت فخلت عروة المتمسك
وقد کنت ابکی ان تکت وانما ... انا الیوم ابکی انها لیس تبتك

صوری مذکور سینے درمیان ۴۱۶ہجری کے وفات پائی عمر اوسکی اسی برس کی ہوے

احمد بن کلیب

احمد بن کلیب اندلسی شاعر مشہور ہوا ہے ایک غلام مسمی اسلم کو بہت پیار کرتا تہا اوسکا قصہ اس غلام کے ساتہہ بہت مشہور ہی اور اوسکے شعر بہی اس غلام کے حقیقی محبت مین کیونکہ وہ اوسکا عاشق زار تہا از انجملہ یہہ شعر مین اسی غلام کی حقیقی

اوسنے کہے ہیں ؎

اسلمنی فی ھواہ ‌ ‌ ‌ اسلوب ھذی الرشاء
غزال لہ مقلۃ ‌ ‌ ‌ یصیب بہا من یشاء
وشا بیننا حاسد ‌ ‌ ‌ سیسأل عمّا وشاء
ولو شاء ان یرتشی ‌ ‌ ‌ علی الوصل روحی ارتشاء

اس غلام کی محبت مین رنج کہا کر یہہ شخص مرگیا ابن اثیر کہتا ہی کہ درمیان سنہ [illegible] ہجری کے فوت ہوا تہا

القاضی عبدالوہاب

قاضی عبدالوہاب بن علی ابن نصر ابن احمد بن حسین بن ہرون بن مالک بن طوق ہی یہہ شعر اوسکی تصنیف سے مشہور ہین جن ایام مین بغداد اوسنے چہوڑی یہہ شعر مفارقت بغداد کی نسبت کہے تہے ؎

سلام علی بغداد فی کل موطن ‌ ‌ ‌ وحقّ لہ منّی سلام مضاعف
فواللہ ما فارقتہا عن قلی لہا ‌ ‌ ‌ وانی لبشطی جانبیہا لعارف
ولکنہا ضاقت علیّ باسرھا ‌ ‌ ‌ ولم یکن الارزاق فیہا تساعف
وکانت کخل کنت اھوی دنوہ ‌ ‌ ‌ واخلاقہ ینای بہ وتخالف

ابن بسام اپنی تذکرہ مین یون لکہتا ہی کہ یہہ فقیہ گویا اصحاب عباس کی زبان تہا اسکی شعر مین وہی لسن پائی ہین کہ اوسکی معانی بہت شیرین اور الفاظ پاکیزہ ہین وہ درمیان سنہ ۳۶۲ ہجری کے پیدا ہوا اور سنہ ۴۲۲ ہجری مین فوت ہوا عمر اوسکی سا ٹہہ برس کا تہی ؎

قابوس

شمس المعالی ابوالحسن قابوس ابن ابی طاہر یہہ بادشاہ شاعر اور ماہر فنون اور ناظم و ناثر

گذرا ہی اوسکی رسالی بہت مشہور ہین اور شعر اوسکے بہت اچھی ہین ایک دفعہ جب اوسکے
رعایا باہر گئے تہے اور وہ گہر مین اپنے محصور ہو گیا تہا اوسوقت یہہ شعر اوسنے بنائے

قل للذي بصروف الدهر عيرنا ۔۔۔ هل عاند الدهر الا من له خطر
اما ترى البحر يطفو فوقه جيف ۔۔۔ وتستقر باقصى قعره الدرر
فان تكن عبثت ايدي الزمان بنا ۔۔۔ ونالنا من تمادي بوسه ضرر
ففي السماء نجوم ما لها عدد ۔۔۔ وليس يكسف الا الشمس والقمر

ان شعرون کا قصہ یہہ ہی کہ مابوس مذکور بردبار نہ تہا اوسکی یہہ خو تہی جو کوئی جرم خفیف
بہی کرتا اوسکو سزا سنگین دیتا اسیواسطی اون لوگون کو بہت غصہ آیا اور سب نے
خفا ہوکر یہہ ارادہ کیا کہ اس بادشاہ جفاجو کو مار ڈالنا چاہیے جب بادشاہ
نے دیکہا کہ میری مصاحبون کی نظر بدی پر ہے بہاگ کر گہر مین جا چہپا اور گہر مین
بیٹہا رہا کرتا تہا کہ کوئی مار نہ ڈالے — اوسکا بیٹا منوچہر تخت پر بیٹہا لشکریون
نے منوچہر سے کہا کہ آپ اپنے باپ کے قتل کا حکم فرماوین اوسنے جواب نہ دیا
جب لشکریون نے دیکہا کہ منوچہر نے کچہہ جواب نہ دیا سب یکدفعہ بطور یلغار اوسکے
گہر پہ جا چڑہی محل شاہی مین داخل ہوتے ہی بادشاہ کا سب لوازمہ عیش و زندگانی کا
چہین لیا یعنے کپڑے بدن پر جو پہن رہا تہا وہ بہی اوتار لئے باین خیال کہ مارے جاڑے
کے آپ ہی مر رہیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سردی کہا کر درمیان ۴۲۳ چارسو تئیس ہجری کے
فوت ہوا

ابن شہید

احمد بن عبد الملک بن شہید ادیب اندلسی شاعر مشہور ہی اوسکے شعر بہت اچہے
ہوتے ہین یہہ شعر اوسکے ہین —

کتبت لها اشکو عاشق | علی موقع اللثم بالناظر
فردت الی جواب الهوی | باجود فی مایة حابر
منعمة نطقت بالجفون | فدلت علی رقة الخاطر
کان فوادی اذا اعرضت | تعلق فی مخلبی طائر

یہہ شعر ماہ جمادی الاول ۴۷۴ھ چارسو چوہتر میں فوت ہوا

ابن الحاجب

ابو الحسین ہبۃ اللہ بن الحسن المعروف بابن الحاجب یہہ شخص عالم وفاضل نحوی اور شاعر گذرا ہی اوسکی شعر بہت اچھے ہوتے ہیں یہہ شعر اوسکے ہیں رات کے وصف کرتا ہی سہ

یا لیلة سلك الزمان | بطیبها فی کل مسلك
اذ المرتقی دون المسرة | مدرکا ما لیس یدرك
واللیل قد فضح الظلام | فستره عنه تهتك
وکانما زهر النجوم | بلمعها شعل تحرك

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی ارج شمسیم میں لکھا ہوا ہی یہہ شاعر آخر ماہ رمضان ۴۷۵ھ ہجری میں درمیان خلافت قایم بامر اللہ عباسی کے فوت ہوا

ابو الفتح

ابو الفتح علی بن محمد بستی شاعر مشہور ہی حاکم نے درمیان تاریخ نیشاپور کے لکھا ہی کہ وہ فاضل اور ادیب ماہر یگانہ آفاق تہا اس نے امام شافعی کی مدح میں بہت قصیدے لکھے ہیں اوسکی نظم اور نثر دونو بہت اچھے ہیں نثر اوسکی کا یہہ نمونہ ہی

من اصلح فاسده ارغم حاسده ومن اطاع غضبه اضاع ادبه
عادات السادات سادات العادات

اور نظم اسکی میں یہہ شعر بطور نمونہ لکھتا ہوں سہ

وقد یلبس المرء خز الثیاب　　ومن دونہا حالۃ مضنیۃ

کمن یکتسی خدہ حمرۃ　　وعلتہا ورم فی الرئیۃ

وله

زیادۃ المرء فی دنیاہ نقصان　　وربحہ غیر محض الخیر خسران

یہہ سارا شعر کا قصیدہ ہی اوسمین حکمتیں اور نصایح بہرے ہین — اسنوی نے کتاب طبقات الفقہاء الشافعیہ مین لکہا ہی کہ یہہ شاعر ۴۰۱ھ مین فوت ہوا ہی خوارزمی درمیان کتاب عبر کے لکہا ہی اور کہا ہی کہ بخارا مین فوت ہوا ابن خلکان نے بھی ان دونوں سے موافقت کی ہی مگر یہہ کہا ہی کہ ۴۰۱ھ مین فوت ہوا — اور مصنف تاریخ بغداد یہہ کہتا ہی کہ درمیان ۴۳۰ھ ہجری کے فوت ہوا یہہ بہت فرق ہی اوسکی یہہ شعر ہین سہ

تحمل اخاک علی ما بہ　　فما فی استقامتہ مطمع

وانی لہ خلق واحد　　وفیہ طبایعہ الاربع

رافع ابن الحسین

ابن معن — ابن اثیر اپنی تاریخ مین لکہتا ہی کہ یہہ شخص بہت استوار اور شجاع تہا شہر تکریت کا وہ حاکم تہا بعد اوسکے جبس ابن تغلب اوسکے چچا کا بیٹا مالک ہوا اوسکے شعر بہت اچہے ہوتے تہے — اور ملک اسمعیل ابو الفدا اپنی تاریخ مختصر فی احوال البشر مین کہتا ہی کہ یہہ شاعر مرد استوار اور شجاع تہا اوسکا ایک ہاتہہ بیہوشی نشہ شراب مین کٹ گیا تہا

اوسکی شعر بہت اچہی ہین یہہ اوسکی شعر ہین سہ

لہا ریقۃ استغفر اللہ انہا　　الذ واشہی فی النفوس من الخمر

وصارم طرف لا یزایل جفنہ　　ولو ایسیافظ فی جفنہ یفر

فقلت لها والعیش تخدع بالضحی | اعدّی لفقری ما استطعت من الصبر
سانفق ریعان الشبیبة انفا | علی طلب العلیا اوطلب الاجر
الیس من الخسران ان لیالیا | تمرّ بلا وصل وتحسب من عمر

ان شعار کو ابن اثیر — اورابو الفدا نے بہی موافق قول ابن اثیر کی رافع مذکور کی طرف نسبت کئی ہین — لاکن ابن خلکان نے یہہ کہا ہی کہ یہہ شعر وزیر مغربی کے ہین واللہ اعلم — رافع مذکور کے ہاتہہ کٹنے کے حالمین یہہ لکہا ہی کہ اوسکی چچا کی کسیی غلام نے دہنا ہاتہہ کاٹ ڈالا تہا — حقیقت حال یہہ ہی کہ اوسکی ہمراہ شراب پیتا تہا اثنا شراب نوشی مین درمیان اوسکی اور اوسکی چچا کی بیٹی کے فساد ہو پڑا اوسنے تلوار کہینچی رافع واسطے صلح کروانے کے کہڑا ہوگیا غلام نے اوسکے ہاتہہ پر تلوار ماری مغالطہ مین اوسکا ہاتہہ کٹ گیا — درمیان سنہ [illegible] ہجری کی فوت ہوا

شکر اللہ

شکر اللہ علوی حسنی امیر مکہ مشرفہ کا شاعر ماہر تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

قوّض خیامك عن ارض تهان بها | وجانب الذل ان الذل یجتنب
وارحل اذا کان فی الاوطان منقصة | فالمندل الرّطب فی اوطانه حطب

ماہ رمضان سنہ ۴۵۳ ہجری مین فوت ہوا

باخرزی

کنیت اوسکی ابو الحسن نام علی بیٹا الحسن بن علی ابو الطیب کا رہنی والا باخرز کا شاعر مشہور ہی — اسنوی نے طبقات مین لکہا ہی کہ یہہ شخص فقیہ شافعی اور ادیب تہا علم فقہ شیخ ابو محمد جوینی سے اوسنے پڑہا بعد ازان علم ادب اور شعر خوانی اوپر غالب ہوگیا — اوسنے ایک تذکرہ دمیة القصر تصنیف کیا [illegible]

پانچویں صدی کی شاعر

اپنے معاصرین کے شعر لکھے ہیں مگر کسی کی عمر یا ولادت یا سن تعیش پر آگاہی نہیں کی اور نہ حال
اچھا لکھا ہے اکثر شاعروں کا نام لکھ کر اونکے شعر لکھ دیئے اسلئے یہہ تذکرہ بہت مفید
نہیں اوسنے دیباچہ میں یہہ دعوی کیا ہے کہ یتیمۃ الدہر ثعالبی نے مردوں کے حال میں لکھا ہے
میں زندوں کا ایک تذکرہ بناتا ہوں اسیواسطے اوسکو ذیل یتیمۃ الدہر کہتے ہیں اس
کتاب پر ایک اور کتاب ابو الحسین ابن زید بیہقی نے مسمی وشاح الدمیۃ تصنیف کی ہے
وہ دمیۃ القصر کا ذیل کہلاتا ہے — باخرزی کی تصنیف سے ایک دیوان شعر کا بھی بہت
بڑا لوگوں کے پاس موجود ہے یہہ شعر اوسکے ہیں ؎

یا فالق الصبح من لألاء غرته — وجاعل الليل من اصداغه سكنا
بصورة الوثن استعبدتني وبها — فتنتني وقد بما هجت لي شجنا
لا غرو ان احرقت نار الهوى كبدي — فالنار حق على من يعبد الوثنا

وله

واني لاشكو لسع اصداغك التي — عقاربها في وجنتيك تحوم
وابكي لدر الثغر منك ولي اب — يدير على الضحاك وهو يتيم

وله

عراني زكام وابتلاني مكرها — بهجر مليح في ملاحته فرد
زكمت لشمي ورد خديه لاثما — وقد يعتري داء الزكام من الورد

یہہ اوسکے شعر بیان شدت جاڑے میں ہیں ؎

كم مومن لبسته اصفار الشتا — فغدا السكان الجحيم حسودا
وترى طيور الماء في وكناتها — تختار حر النار والسفودا
واذا رميت بفضل كاسك في الهوا — عادت اليك من العقيق عقودا

پانچویں صدی کی شاعر

یا صاحب العود بین لا تهملهما   حرك لنا عوداً وحرّق عوداً

درمیان باخرز کے شہر قتیل میں بیچ مجلس انس کے ماہ ذیقعدہ ۴۶۷ھ ہجری میں مقتول
ہوا سبب اسکا یہہ تہا کہ اوسکا خون ہدر کیا گیا تہا کیونکہ اوسنے ایسی ہی خطا کی
تہی یہہ امام السنوي نے اپنی کتاب طبقات میں لکہا ہی اور ابن خلکان نے
یہہ کہا ہی کہ باخرزي مظلوم ہوکر مقتول ہوا — باخرز ایک شہر ہی مضافات نیشاپور سے

ابوالرضی

ابوالرضی فضل بن منصور ظریف فارقی امیر آدمي تہا شعر اچہا کہتا تہا اوسکا ایک
دیوان شعر کا بہت اچہا ہی اچہی اشعار میں سے اوسکی یہہ ہیں —

ومخطف الخصر مطبوع على صلف   عشقته ودواعي العين يعشقه
وكيف اطمع منه في مواصلة   وكل يوم لنا شمل يفرقه
وقد تسامح قلبي في مواصلتي   على السلو ولكن من يصدقه
اهابه وهو طلق الوجه مبتسم   وكيف يطمعني في السيف رونقه

درمیان سنہ ۴۳۰ھ چار سو تیس ہجری کی فوت ہوا

ابن البواب

علی ابن ہلال معروف بکنیت ابن البواب منشي مشہور ہی کوئی شخص متقدمین اور متاخرین
مین سے اوسکی برابري کتابت مین نہین کرسکتا — گرچہ ابن مقلہ نے اول ہی
اول خط کوفیین سے طریقہ نسخ کا نکالا اس ایجاد مین وہ اوسے بیشک سابق
ہی لیکن ابن البواب مذکور نے اس طریقہ کو زینت اور رونق ایسي دي کہ
کسی نے ایسی ترمیم نہ کی تہی — بروز جمعرات دوسري جمادي الثاني سنہ ۴۲۳ھ ہجری
مین درمیان بغداد کے فوت ہوا — امام احمد بن حنبل کی قریب مدفون ہوا یہہ حال

خلکان نی لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابن البواب نے ان دو شعرون سے مرثیہ کسیکا کہا ہی وہ یہہ ہین سے

استشعر الکتاب ذکرک سابقا
وقضت نصیحۃ ذلک الایام

فلذلک سودۃ الدواۃ کآبۃ
اسفا علیک وشقت الاقلام

ابن مہران

استاذ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن مہران اسفراینی لقب اسکا رکن الدین فقیہ شافعی المذہب متکلم اصول گذرا ہی — حاکم ابو عبد اللہ نے اپنی تاریخ مین اوسکی حال مین یہہ لکھا ہی کہ اکثر شیوخ نیشاپور نے اس شخص سے علم اصول اور علم کلام پڑہا ہی — اور اہل خراسان اور اہل عراق سب اوسکی علم کی مقر ہین اوسکے تصنیفات سے بہت ہین بڑی کتابین ہین ازانجملہ ایک بہت بڑی کتاب ہی جسکا نام جامع الجلی فی اصول الدین والرد علی الملحدین ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ اس کتاب کو پانچ جلدونمین مینے دیکہا ہی — اسی شخص سے قاضی ابو طیب طبری نے اصول فقہ سیکہے تہے اور اسی شخص کی واسطے نیشاپور مین مدرسہ بنایا گیا تہا — اور ابو الحسن عبد الغافر فارسی نے درمیان کتاب سیاق تاریخ نیشاپور کے اس شخص کا یہہ ذکر کیا ہی کہ یہہ شخص رتبہ اجتہاد کا بسبب تبحر علوم کی اور بسبب مستجمع ہونے تمام شرایط امامۃ کی رکہتا تہا — اور اوسکا یہہ مقولہ تہا کہ مین چاہتا ہون کہ نیشاپور مین مرون تاکہ سب باشندگان نیشاپور میری جنازہ کی نماز پڑہین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بروز عاشورا ۴۱۸ ہجری مین درمیان نیشاپور کے فوت ہوا وہان سے اوسکا جنازہ اسفراین مین لیجا کر مشہد مین دفن کیا — جب نظام الملک نے درمیان بغداد کے ایک مدرسہ بنایا اسی کہا

پانچوین صدی کی شاعر

کہ آپ مدرسی اس مدرسہ کی اختیار کیجئی اوسنے ہرگز قبول نہ کی جب اوسنی نہ مانا تو
نظام الملک ابو نصر بن صباغ مصنف کتاب شامی کو تہوڑی دنون کے واسطے
مدرس مقرر کیا پہر اوسنے مان لیا اوسوقت وہ مدرسہ میں مشغول ہوا اوسی مدرسہ مین تعلیم طلبا
کو دیتا رہا یہانتک کہ فوت ہوا اسی سال مین شیخ ابو نصر کی حالمین ابن خلکان نے بہت کچھہ لکھا ہی
جسکو منظور ہو اوسکے بیانین دیکھہ لیے — اوسکی تصنیفات سے بہت کتابین بابرکت
اور مفید ہین ازانجملہ — کتاب مہذب مذہب ہی — اور کتاب تنبیہ علم فقہ مین ہی — اور کتاب
اللمع اور شرح اوسکی علم اصول مین ہی — اور کتاب النکت علم خلاف مین — اور کتاب
التبصرہ — اور معونہ — اور کتاب تلخیص مناظرہ مین ہی سوا اسکی اور بہی تصنیف سی
ہین لوگون کو ان کتابون سے نفع ہوا ہی خلق کثیر نے وہ کتابین پڑہی ہین
شعر بہی اس شخص کے بہت اچہی ہین ازانجملہ دو شعر بطور نمونہ لکھتا ہون ؎

سالت الناس عن خلّ وفیّ — فقالوا ما الی ھذا سبیل
تمسك ان ظفرت بذیل حرّ — فانّ الحرّ فی الدّنیا قلیل

عاصم

وفیات الاعیان مین ابن خلکان نے لکہا ہی کہ یہہ شخص عاصم درمیان بغداد کی گذرا ہی
اوسنی شیخ ابو اسحاق قدس سرہ کی بہت مدح کی ہی — یہہ لطیفہ اوسکا ہی

تراہ من الذکاء نحیف جسم — علیه من توقّدہ دلیل
اذا کان الفتی ضخم المعانی — فلیس یضرہ الجسم النحیل

بہت پارسا اور بڑا دیندار یہہ شخص تہا نیکیان اس شخص کی تعداد سی خارج ہین پیدا اشر
اوسنے درمیان ۳۹۳ھ ہجری کے فیروزآباد مین پائی بروز یکشنبہ الکیسوین جماذ الآخر
کو فوت ہوا یہہ بیان سمعانی نے کتاب الذیل مین کیا ہی — اور بعضی کہتے ہین درمیان

جمادالاول ۴۷۶ ہجری مین صبح کی وقت بغداد مین دروازہ ابرز کے پاس انتقال ہوا
— اور محب الدین ابن نجار نے تاریخ بغداد مین اس شخص کے حق مین یہہ لکہا ہی
کہ اصحاب شافعی کا وہ امام تہا اور یہہ وہ شخص ہی جسکا علم اور فضل تمام بلاد اور شہرون مین
مشہور ہوا اور اپنی اہل زمانہ پر فوقیت اوسنے حاصل کی اور اکثر علماء اوس وقت کے
اسکی شاگرد ہوئین — یہہ فیروزآباد ایک شہر فارس مین ہی وہان پیدا ہوا اور پرورش
پائی شیراز مین آکر علم فقہ ابوعبد اللہ بیضاوی اور ابو احمد عبد الوہاب سے پڑہا —
بعد ازان بصرہ مین آکر جوزی سے علم تحصیل کیا پہر درمیان ماہ شوال ۴۱۵ ہجری کے
بغداد مین گیا وہان ابوطیب طبری سے علم سیکہا پیدایش اوسکی درمیان ۳۹۳
ہجری کی ہوئی — اور ابوعبد اللہ حمیدی یہہ کہتا ہی کہ مینے اوس سے پوچہا تہا کہ آپکا
سن تولد کونسا ہی اوسنے ایسی دلایل بیان کئے کہ اونسے معلوم یہہ ہوا کہ ۳۹۶
مین پیدا ہوا اور یہہ بہی اوسنے کہا تہا کہ شیراز مین طالب علمی کرنی درمیان ۴۱۰
ہجری کی کیا تہا بعضے کہتے ہین کہ پیدایش اوسکی ۳۹۵ مین ہوئی واللہ اعلم صحیح کونسا
قول ہی بعد اوسکے مرنیکے اوسکے یارون نے مدرسہ نظامیہ مین بیٹہکر اوسکا
ماتم کیا جب ماتم ہوچکا اور سب کا سوگ جاتا رہا اوسوقت مؤید الملک بن نظام
نے ابوسعید کو بجائی اوسکے مدرس کیا جب نظام الملک کو اس بات کی خبر پہونچی
اوسنے بہت برا مانا اور اپنے بیٹی کو لکہا کہ ایسی فاضل اجل کی تونے کچہہ ماتم داری
نہ کی مناسب یون ہی کہ برس روز تک اوسکی خاطر مدرسہ بند پڑا رہی اور سب اوس
فاضل کی ماتم مین غمگین رہین — اور ابوسعید جو بجائی اوسکے مدرس ہوا تہا اوسکو
موقوف کیا بجائی اوسکے شیخ ابونصر عبد السید بن صباغ کو مدرس بنایا اور
برس روز تک ماتم داری کروائی

پانچوین صدیکی شاعر

الحصری القیروانی

ابو اسحاق ابراہیم بن علی بن تمیم معروف حصری قیروانی شاعر مشہور ہی اوسکا ایک دیوان شعر کا بہی ہی — اور کتاب زہر الادب — اور ثمر الالباب یہہ دو تو کتابین اوسی کی تصنیف ہین ان کتابون مین ہر ایک نادر شئی اوسنی جمع کی ہی اور ایک کتاب المصون فی سر الہوی المکنون ایک جلد مین اوسکی تصنیف ہی اس کتاب مین لطیفی اور آداب کی طور اور علم ادب کے لطایف وظرایف بہری ہوئی ہین — ابن رشیق نے اپنی کتاب الموذج مین اسکا ذکر کیا ہی اور کچہہ اخبار بہی اوسکی بیان کئی ہین وہ کہتا ہی کہ تمام جوانان قیروان اوسیکے پاس جمع ہوکر اصلاح شعر کی لیا کرتے تہے وہ اون سبکا سردار اور استاذ تہا جب اوسکی تصنیفات مشہور ہوئین تمام زمانہ مین واہ واہ اور تعریف ہونے لگے اسطرح پر اسنی نام بہت پیدا کیا تہا اوسکی شعر یہہ ہین ؎

انی احبک حبا لیس یبلغه	فهم ولا ینتهی وصفی الی صفته
اقصی نهایة علمی فیه معرفتی	بالعجز منی عن ادراک معرفته

ولہ

اورد قلبی الردی	لام عذار به بدا
اسود کالکفر فی	ابیض مثل الهدی

ابو اسحاق مذکور درمیان قیروان کی ۴۱۳ ہجری مین فوت ہوا ابن بسام جو کہ ابو الحسن حصری کی خالہ کا بیٹا ہی وہ بیان ذخیرہ کی بیان کرتا ہی کہ مجکو یہہ خبر پہونچی کہ ۴۵۳ ہجری مین وہ فوت ہوا مگر قول اول اصح ہی — قاضی رشید بن زبیر نے درمیان کتاب الجنان کے جزو اول مین یہہ لکہا ہی کہ حصری مذکور نے کتاب زہر الادب در

پانچوین صدیکی شاعر

میان سنہ ۵۰۰ ہجری کی تالیف کی یہہ بات اوپر صحیح ہونے قول ابن ہشام کی دلالت کرتی ہی

ابو العلاء

ابو العلاء احمد بن عبد اللہ بن سلیمان بن محمد بن سلیمان بن احمد بن سلیمان بن داود
بن مطہر بن زیاد بن ربیعہ بن الحرث بن ربیعہ بن انور بن اسحم بن ارقم بن نعمان بن عدی
بن غطفان بن عمرو بن بریح بن جذیمہ بن تیم اللہ بن اسد بن وبرة بن ثعلب بن حلوان
بن عمران بن الحاف بن قضاعہ تنوخی معرّی لغوی شاعر مشہور ہی اوسکو علم ادب
سب سی اچھا آتا تہا علم نحو اور علم لغت اپنی باپ سے معرہ مین اوسنی تحصیل کیا پہر
علی محمد بن عبد اللہ بن سعد نحوی سے حلب مین جاکر تحصیل علم کیا اوسکی تصانیف بہت
مشہور ہین اور رسالی اوسکی منقول ہین — ایک کتاب اوسنی نظم مین لزوم مالا یلزم
تصنیف کی ہی یہہ کتاب بہت اچھی نافع ہی پانچ جزو اوسکی ہین — اور سقط الزند بہی اوسکی
تصنیف سی ہی اوسنی آپ ہی اوسکی شرح کی ہی اوس شرح کا نام ضوء السقط رکہا ہی
ایک کتاب اوسکی الایک والغصون ہی اس کتاب کا نام ہمزہ والردف مشہور ہو گیا ہی
اسکی سو جزو ہین علم ادب مین یہہ کتاب ہی — اپنی زمانہ کا علامہ تہا — اوسی سے
ابو القاسم علی بن محسن تنوخی نے اور خطیب ابو زکریا تبریزی شارح کتاب حماسہ نے علم
پڑہا ہی پیدایش اوسکی بروز جمعہ وقت غروب آفتاب تیسری تاریخ ماہ ربیع الاول
سنہ ۳۶۳ ہجری مین درمیان شہر معرہ کی ہوئی بسبب چیچک کی اندہا ہو گیا درمیان سنہ ۳۶۷
ہجری کی اوسکی دہنی آنکہ کی سفیدی بسبب پہلی کی ڈہنک گئی تہی اور بائین آنکہ بالکل
جاتی رہی تہی حافظ سلفی کہتا ہی کہ مجکو ابو عبد اللہ بن ولید بن غریب الایادی نے
یہہ کہا کہ مین اپنی چچا ابو العلاء مذکور کے پاس گیا تہا اوسکو حجرہ مین اوسکی مصلّی پر
بیٹہی ہوئی دیکہا یاد ہی کہ مین بچہ تہا مجکو بلاکر میری سر پر ہاتہہ پہرایا اون دنون مین

بچہ تہا مین نے اوسوقت اوسکی آنکہون کی طرف دیکہا آنکہہ بعد و م تہی اور ایک اندر گہس گئی تہی
تہی بدن اوسکا دبلا تہا — جب ابو العلاء مذکور نے کتاب لامع عزیزی شرح دیوان
متنبی کی تصنیف سی فراغت پائی اور ایک جماعت نے اوسی اوس شرح کو پڑہا اوسوقت
ابو العلاء نے یہہ کہا کہ مجکو گویا متنبی غیب کی آنکہونسی دیکہہ کر میری حق مین یہہ شعر
کہا ہی وہ یہہ ہی ؎

انا الذی نظر الاعمی الی ادبی   واسمعت کلماتی من بہ صمم

اسی شاعر مذکور نے ابو تمام کی دیوان کو مختصر کر کی اوسکا نام ذکری حبیب رکہا ہی —
اور دیوان بحتری کا بہی خلاصہ کر کی اوسکا نام عبث الولید رکہا اور دیوان متنبی کا خلاصہ
کر کی اوسکا نام معجزہ احمد رکہا ان لوگون کے شعرون پر کلام بہی کئی ہین اور جو اونسی خطا
یا صواب ہوا ہی وہ سب اوسنے بیان کر دیا ہی بغداد مین درمیان ۳۹۸ ہجری کے آیا
اور دوسری دفعہ سنہ ۳۹۹ مین آکر ایک برس سات مہینے قیام کر کے پہر معرہ کی طرف مراجعت
کی معرہ مین آکر اپنی گہر مین بیٹہہ رہا اور کتابین تصنیف کرنی شروع کین اوسی بہت آدمیون
نے علم سیکہا اور دور دور سے طالب علمون نے اوسپر آکر ہجوم کیا اور علماء اور وزراء
اور اہل اقتدار یعنی ذی رتبہ آدمیون نے اوسی مکاتیب کی ہی — اس فاضل نے اپنا نام
بسبب خانہ نشینی کی رہین المحبسین رکہا تہا پینتالیس برس تک بسبب دینداری کے اوسنے
گوشت نہین کہایا کیونکہ اوسکا عقیدہ مثل حکماء متقدمین کے تہا کیونکہ وہ لوگ گوشت
اسواسطے نہ کہاتے تہے تاکہ لوگون کو عادت جانورون کی ذبح اور قتل کرنے
کی نہو جاوی اون لوگونکا یہہ مذہب تہا کہ کسی جانور اور جاندار کو رنج
اور تکلیف نہ دیا کرتی تہے جیسا کہ ہندو لوگ اکثر یہی استعمال مین لاتے
ہین — گیارہ برس کی عمر سے شعر کہنا اس شخص نے اختیار کیا تہا یہہ شعر

در باب نزوم اوسکے ہین ے

لا تطلبن بآلة لك رتبة | قلم البليغ بغير حظ مغزل
سكن السماء كان السماء كلاهما | هذا له رمح وهذا أعزل

یہہ روز جمعہ تیسری تاریخ ربیع الاول یا تیسوین تاریخ کو درمیان سنہ ۴۴۹ ہجری اوسنے وفات پائی مگر مرتی وقت اوسنے یہہ وصیت کی تہی کہ میری قبر پر یہہ لکہہ دینا ے

هذا جناه أبي علي | وما جنيت على أحد

یہہ مضمون بہی حکمائے متقدمین کی مذہب کے موافق ہی کیونکہ اونکا یہہ مقولہ ہی کہ پیدا کرنا اور جنوانا بیٹی کا شکم عورت سے یعنے اوسے جماع کرکے حمل رکہوانا اور پہر پیدا کروانا یہہ بڑا گناہ ہی کیونکہ وہ پیدا ہوکر ہزارہا عذاب اور رنج مین گرفتار ہوجاتا ہی اوسکا گناہ باپ کی گردن پر ہونا چاہئے جسنے اوسکو جنوایا کیونکہ وہ نہ جنواتا نہ وہ معرض رنج والم کا ہوتا — تین دن بیمار رہا چوتہے دن وفات پائی اوسکی پاس سوائی اوسکے چچا کی اولاد کی اور کوئی نہ تہا جب مرنے لگا اپنے رشتہ داروں سے کہا کہ دوات قلم میری سامنے لیکر آؤ جو مین تلاوٴن وہ لکہو پہ اوس بڑبڑاٹ مین درحالت نزع جو دل مین آیا لکہوایا گیا جب مرگیا ابو الحسن علی بن ہمام بیٹے اوسکی مرنے کا بڑا مرثیہ لکہا تہا شعر مین اوسکا عقیدہ یعنے جانوروں کے ایذا دینی بیان کے پہر اوراخلاق ذکر کیے — قبر اوسکے سیکے اہل وکہنی کے لوگون کے ہاتہ طیار ہوئی

ابو عامر احمد

ابو عامر احمد بن مروان عبد الملک بن مروان بن ذي الوزارتين الاعلي احمد بن عبد الملک بن عمر بن محمد بن عیسی بن شہید اشجعی اندلسی قرطبی یہہ شخص اولاد وضاح بن ازراح

کی سے ہی جو برو زسرج راہط ہمراہ ضحاک بن قیس فہری تہا — ابن بسام نے اوسکا تذکرہ
میان ذخیرہ کی کیا ہی اور بہت تعریف اوسکی کی ہی اور بہت اوسکی نظم اور توابع اور
رسالون کا ذکر کیا ہی یہہ شخص اہل اندلس مین سب سے زیادہ عالم تہا اپنی فنون اور
علم مین نامی تہا — درمیان اوسکی اور درمیان ابوحزم ظاہری سے بہت ظرافت
اور لطافت اور گفتگو ہا کرتی تہے اوسکی تصانیف بہت اچہی نادر ہین ازانجملہ کتاب
کشف الدک وایضاح الشک ہی اور ایک توابع اور زوابع اور ایک حانوت عطار
وغیرہ ہی باوجود ان فضلون کی کریم اور سخی بہت تہا اوسکی اسباب بین بہت
حکایات اور نوادر ہین اوسکی اچہی شعرونمین سے یہہ شعر ہین ؎

اذا لقیت صید الکماۃ سباع	ونذدي سباع الطیر ان کماتہ
ظباۃ الی الاذکاد وھي شباع	تطیر جیاعاً فوقہ وتردھا

گرچہ یہہ معنی اچہی ہون اس مضمون کو شعراء جاہلیت اور اہل اسلام قبل اوسکی بہت باندہ
چکی ہین اکثر شعر اوسکے بہت اچہی ہین پیدایش اوسکی درمیان ۳۸۲ سنہ ہجری مین
ہوئی — جمعہ کی روز دوپہر کی وقت سلخ جمادي الاولی ۴۲۶ سنہ ہجری کی درمیان قرطبہ کے
فوت ہوا دوسري روز مقبرہ ام سلمہ مین مدفون ہوا

ابوعمر

ابوعمر احمد بن محمد بن عاصی بن احمد بن سلیمان بن عیسی بن دراج اندلسی قسطلی شاعر
اور کاتب ہی — منصور ابن عامر کی سرکار مین عہدہ منشی گری اور شاعري پر
مامور تہا درمیان اندلس کے اور شعراء جیدین سی یہہ بہی شمار کیا جاتا ہی — ابو
منصور ثعالبی نے تذکرہ یتیمۃ الدہر مین اسکی حق مین یہہ لکہا ہی کہ یہہ شاعر اندلس مین
ایسا تہا جیسا متنبی شام مین گذرا ہی جو نظم وہ لکہتا تہا خالي جودت سے

ہوتی تہے — ابوالحسن ابن بسام نے کتاب ذخیرہ مین بعد اوسکی تعریف اور بیان رسایل اور نظم اوسکی کی یہہ کہاہی کہ اس شاعر کا دیوان دو جلد مین ہی — منصور بن ابی عامر نے ایک دفعہ اوسکو حکم دیا کہ قصیدہ ابونواس حکمی نے جو خضیب بن عبد المجید حاکم مصر کی مدح مین لکہاہی اوسکا توسعارضہ کر اوس قصیدہ کا اول یہہ ہی —

اجارة بيتينا ابوك غيور — وميسور ما يرجى لديك عسير

اوسنے اوسپر ایک قصیدہ بہت اچہا تصنیف کیا وہ یہہ ہی —

الا تعلمى ان الثواء هو التوى	وان بيوت العاجزين قبور
تخوفنى طول السفار وانه	لتقبيل كف العامرى سفير
دعينى ارد ماء المفاوز اجنا	الى حيث ماء المكرمات نمير
فان خطيرات المهالك ضمن	لراكبها ان الجزاء خطير

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اسکے ذکر کرنیکی کچہہ حاجت نہین — پیدایش اوسکی ماہ محرم ۳۴۷ سنہ ہجری مین ہوئی بروز یکشنبہ چودہوین جمادی الاخر ۴۲۱ سنہ مین فوت ہوا

ابوالولید

احمد بن عبد اللہ بن احمد بن غالب بن زیدون مخزومی اندلسی قرطبی شاعر مشہور ہی — ابن بسام مصنف ذخیرہ نے اوسکی حق مین یہہ کہاہی کہ ابوالولید نے نظم اور نثر تمام ہوگئی یہہ شخص گرم و سرد زمانہ چکہا ہوا تہا بیان نظم اور نثر مین سب سے فوقیت لیگیا اوسکے دریاء علم کا کنارہ نہین پایا جاتا — اور نہ چاند قوت تالیف کو گہن لگا اور نہ اوسکی سحر بیانی کا جادو مقابلہ کرسکا اور نہ اوسکی نجوم کو اقتران ہوا قرطبہ مین جو اور فقیہہ رہتے تہے اونمین سے یہہ سردار تہا اوسکا ادب

پانچوین صدی کی شاعر

بہت اچھا اور شعر جید بڑی شان و شوکت کا فاضل گذرا ہی اسکی مدح مورخون نے بہت کی ہی ابن خلکان اوسکا بہت بڑا مادح ہی — قرطبہ سے معتضد بن عباد حاکم اشبیلیہ کے پاس درمیان ۴۴۱ھ ہجری کی گیا اوسنے اپنے خواصون مین اوسکو بہرتی کیا اوسکی پاس بڑی عزت اور شان مین رہتا تہا جو یہہ کہا کرتا وہی ہوتا خلوت مین اور سارے ایسی ہی باتین ہوا کرتین بہت رسالی اوسکی واسطے اسنے تحریر کئے اور نظم بہت اوسکی حق مین اوسنے تصنیف کی ہین از انجملہ یہہ اشعار ہین —

بيني وبينك مالوشئت لم يضع	سرّ اذا ذاعت الاسرار لم يذع
يا بائعاً حظّه منّي ولو بذلت	لي الحيوة بحظّي منه لم ابع
يكفيك انّك ان حمّلت قلبي	ما لا يستطيع قلوب النّاس يستطع
ته أحتمل واستطل أصبر وعزّ أهن	وول اقبل وقل اسمع ومر أطع

شروع ماہ رجب ۴۶۳ھ ہجری مین درمیان شہر اشبیلیہ کے اوسنے وفات پائی اور وہین مدفون ہوا — اور ابن بشکوال سنے کتاب الصلہ مین بعد اوسکی مدح کی یہہ کہا ہی کہ اوسکی کنیت ابوبکر تہے اور وہ بیرہ مین درمیان ۴۶۳ھ ہجری چارسو پانچ ہجری کے فوت ہوا جنازہ اوسکا قرطبہ مین لاکر بروز دوشنبہ چہٹا ماہ ربیع الاخر سنہ مذا کو دفن کیا پیدایش اوسکی درمیان ۳۹۴ھ ہجری کی ہوئی تہی

ابوجعفر

ابوجعفر احمد بن محمد خولانی اندلسی اشبیلی معروف بابن الابار شاعر مشہور ہی معتضد عباد بن محمد لخمی حاکم اشبیلیہ کی شعرا مین سے یہہ بہی ایک شاعر ہی وہ عالم و فاضل تہا اوسکو صناعت نظم مین سب پر فضل ہی اوسکی یہہ شعر ہین —

لو تدر ما خلّفت عيناك في خلدي	من الغرام ولا ما كابدت كبدي

اندیه من زائر رام الدنو فلم	یستطعه من غرق فی الدمع منتقد
خاف العیون فوافانی علی عجل	معطلا جیده الا من الجید
عاطیته الکاس فاستحییت مدامتها	من ذلک الشنب المعسول والبرد
حتی اذا غازلت اجفانه سنة	وصیرته ید الصهباء طوع یدی
اردت توسیده خدی وقل له	فقال کفک عندی افضل الوسد
فبات فی حرم لا غدر یذعره	وبت ظمان لم اصدر ولم ارد
بدر الم وبدر التم متحق	والافق محلولک الارجاء من حسد
تحیر اللیل منه این مطلعه	اما دری اللیل ان البدر فی عضد

اسی اسلوب پر اوسکی قطعی اور نادر لطیفه بهت هین ایک دیوان بهی اسکی تصنیف سے هی ابن بسام ذخیره مین کهتا هی که وه درمیان ۴۴۳ هجری کی فوت هوا

ابو نصر

ابو نصر احمد بن یوسف السلیکی منازی بڑی فاضلون اور شعراومین سے ایک فاضل وشاعر گذرا هی — ابو نصر احمد بن مروان کردی حاکم میافارقین ودیار بکر کے سرکار مین عهده وزرات پر ماسور تها وه فاضل جید اور شاعر کامل تها ایک دفعه قسطنطنیه مین اوسنے جاکر بهت کتابین جمع کرکے خریدکین جب بهت بڑا کتب خانه هو گیا اوسوقت جامع مسجد میافارقین — اور جامع آمد پر دو کتب خانه بناکر وه کتا بین وهان رکهه کر وقف کردین وه کتابین آج کی دن تک موجود هین دونو کتب خانونیر جنکو کتب منازی کهتے هین — ابو العلا معری سے درمیان معره کی یه فاضل ملاقی هوا ابو العلا نے اپنا حال اوسسے بهت بیان کیا که لوگ مجکو بهت ستاتی هین باوجودیکه مینے اونسے گوشه نشینی اختیار کی هی اوسنے جواب مین کها که لوکون کو

خبط ہوگیا ہی جسنے تو دنیا اور دین دونو اوسکے واسطے ترک کردیا ہی — ابو العلاکو آخرت کا کلمہ سنکر بہت تعجب ہوا ہمیشہ ابو العلا یہہ کہتا جاتا تہا کہ ای آخرت ہی ترک کی آخرت بہی ترک کی اور افسوس بہی کرتا جاتا تہا پہر سرنیچی کر لیا اور اوسسے کلام نہ کئے یہانتک کہ وہ چلا گیا — وادی بزاعان مین جب یہہ شاعر گیا وہان کے حسن اور رنگ وروپ کو دیکہہ کر سب کچہہ بہول گیا اور فوراً یہہ شعر بنائے

وقانا لفحة الرمضاء واد	وقاه مضاعف النبت العميم
نزلنا دوحة فحنا علينا	حنو المرضعات على الفطيم
وارشفنا على ظمأ زلالاً	الذ من المدامة للنديم
يراعي الشمس انى قابلته	فيحجبها ويأذن للنسيم
يروع حصاه حالية العذارى	فتلمس جانب العقد النظيم

یہہ شعر بہت اچہی اور نادر ہین اس شاعر کا دیوان بہت کمیاب ہی مگر قطعی بہت پائی جاتے ہین — ابن خلکان کہتا ہی کہ قاضی فاضل نے بعض دانا کو جو سیاح آدمی تہے یہہ وصیت کر دی تہے کہ اس شاعر کا دیوان جہان پاؤ لکہہ لاؤ او نہون نے بہت شہرون مین تلاش کی کہین دستیاب نہوا — اوسنے ۵۳۳ہجری مین وفات پائی

ابن طباطبا

ابو القاسم ابن طباطبا شریف علوی ایک سید جلیل القدر عالی حسب و نسب شاعر جید گذرا ہی کسی وقت مین ایک رقعہ اوسکو لکہا تہا جسکی جوڑ مین اوسنے یہہ شعر لکہے ہین اور حال اوس بزرگوار کا میری ناتہہ نہین آیا ارج شمیم مین یہہ شعر اوسکے پائے تہے وہ یہہ ہین —

وقرأت الذي كتبت ومازال	لجني ومؤنسي وسميري

وعد البال بامتزاج السطور | شاهدًا بامتزاجنا فی الضمیر
واقتران الکلام لفظا وخطا | حاکیا باقتران ود الصدور
وتیقنت باجتماع الکلامین | رجا اجتماعنا فی السرور
ونعانق بالظهور علی الوا | شیه نصارت اجابتی فی الظهور

ابن اثیر کہتا ہی کہ یہہ شخص درمیان ۴۱۶ ہجری کے فوت ہوا یعنے ایک ہزار دو بیسوی میں

الوزیر ابو السعادات

محمد بن جعفر بن جرج ملقب بلقب ابو السعادات ابن قسا لجس اوسکے خطوط ومکاتبات بہت اچھی ہیں اور شعر بہی اچھی ہیں از انجملہ نمونہ یہہ ہیں

اودعکم وانی ذو اکتئاب | وارحل منکم والقلب آبی
وان فراقکم فی کل حال | لاوجع من مفارقة الشباب
اسر وما دمت لکم بعداً | ولا ملت منازلکم رکابی
واشکر کلما اوطیت دارا | لیالینا القصار بلا اجتنابی
واذکرکم اذا هبت جنوب | فیذکرنی عزارات التصابی
لکم منی المودة فی اعترابی | وانتم الف نفسی فی اقترابی

یہہ شخص مقتول ہوکر فوت ہوا حال اوسکا مختصر یہہ ہی کہ ابو کالیجار نے اوسکو پکڑکر قید کیا تہا جیسا کہ ابو الفدا میں اسکا حال لکہہ چکا ہوں ماہ رمضان میں وہ قتل کیا گیا — بعضے کہتے ہیں کہ قیدخانہ میں لوگوں کو بہیجکر قتل کروادیا تہا عمر اوسکے اکاون برس کے تہے وہ ۴۲۴ ہجری میں مقتول ہوا

ابو الخطاب الجبلی

ابن اثیر نے اپنے تاریخ کامل میں لکہا ہی کہ یہہ شخص یعنے ابو الخطاب جبلی شام میں جاکر سعری سے

ملا مگر جب ملک شام سے اوسینے مراجعت کی تہے اندہا ہوگیا تہا اور اوسکے شعر بہت اچھے ہین درمیان سنہ ۴۴۹ ہجری مین اوسینے وفات پائی تہے اوسکے یہہ دو شعر اریج الشمیم سے نقل کئے جاتے ہین ے

ما حکم الحب فہو ممتثل وما جناح الحبیب محتمل
تہوی وتشکوی الطباء وکل ہوی لا یحل الجسم فہو منتحل

ابو علی الحسن

ابو علی حسن بن رشیق مشہور قیروانی ایک فاضل ہی بلیغ اوسکی تصنیفات سی ایک کتاب العمدہ ہی اس کتاب مین حال شعر کا بہت بیان کیا ہی اوسی آدمی کو اچھے اور بری شعر کے سمجھنے کے اور عیوب شعری کے جاننے کے ہو جاتے ہی — اور کتاب الانموذج بہی اسیکی تصنیف سے ہی — اور سوا اسکی اور رسالی بہت ہین اور نظم بہت اچھے ہے ابن بسام سینے کتاب ذخیرہ مین لکہا ہے کہ مجکو یہہ خبر پہونچی کہ یہہ شخص درمیان مسیلہ کے پیدا ہوا اوسیجائی علم ادب تہوڑا سا پڑہا — بعد ازان وہانسی قیروان مین درمیان سنہ ۴۰۶ ہجری کے آیا وہان علم ادب پڑہا — اور سوا اسکی اور لوگون سینے یہہ بیان کیا ہی کہ یہہ شاعر مہدیہ مین درمیان سنہ ۳۹۰ ہجری کے اوسکا باپ ایک غلام رومی غلامان ازد سے تہا اور سنہ ۴۶۳ ہجری مین اس مصنف سینے وفات پائی اوسکا باپ شہر مہدیہ مین سنار کا پیشہ کرتا تہا جب یہہ پیدا ہوا اوسوقت اوسکی باپ سینے اوسکو علم ادب اور پیشہ اہل علم کا سکہلایا شعر کہنا اپنے وطن ہی مین سیکہا تہا لیکن اوسکی نفس نے ترقی چاہی اور ارادہ کیا کہ اہل ادب مین سے شمار کیا جاؤن اسلیئے وہ قیروان مین آیا وہان آکر اوسینے شہرت پائی وہان کے حاکم کے مدح کی اسلیئے اوسکی خدمت مین مشرف ہوا اور وہین رہا کیا یہانتک کہ عربون سینے قیروان پر حملہ کیا جب عرب قیروان مین

آئی اور اونہوں نے وہان کے باشندون کو قتل کرکے اوس شہر کو ویران کیا اوسوقت وہ جزیرہ صقلیہ مین ایک شہر مازر مین جا لبا وہین فوت ہوا او سکے یہہ شعر ہین سے

احب اخی وان اعرضت عنہ ... وقل علی مسامعہ کلامی

ولی فی وجہہ تقطیب راض ... کما قطبت فی وجہ المدام

ورب تقطب من غیر بغض ... وبغض کامن تحت ابتسام

اور یہہ شعر ابن لسام نے ذخیرہ مین او سکے لکہے ہین کیا اچہی شعر ہین سے

اسلمنی حب سلیمانکم ... الی ھوی ایسرہ القتل

قالت لنا جند ملاحاتہ ... لما بدا ما قالت النمل

قوموا ادخلوا مسکنکم ... قبل ان یحطمکم اعینہ النجل

اوسکی تصنیفات سے قراضۃ الذہب ایک کتاب کرچہ چہوتی جلد کی ہی لیکن اوسمین فایدہ بڑا ہی — اور کتاب الشذوذ بہی اوسکی تصنیف سے علم لغت مین ہی اس کتاب مین ہر ایک کلمہ شاذ کا ذکر ہی

الشیخ المجید

ابو علی حسن بن عبد الصمد بن شخبا عسقلانی مصنف خطبون مشہورہ کا ہی اوسکی تصنیف سے رسالی بہی بہت ہین — نثر کی لکہنے مین اوستاد کامل تہا قاضی فاضل کو اس شخص کے حافظہ اور کلام کا بڑا اعتماد تہا اور اکثر او سکے کلام قاضی مذکور کو حفظ تہے — عماد الدین اصفہانی نے اس فاضل کے حق مین درمیان کتاب خریدہ کے لکہا ہی کہ مجید مذکور مثل اپنے نام کے مجید تہا اوسکو کلام کے اختراع اور ابداع کرنے کے طاقت تہے — اوسکی خطبی بہت نادر اور رنگین ہین ابن لسام نے بہی درمیان ذخیرہ کے اوسکا حال اچہا لکہا ہی اور یہہ شعر اوسکے نقل کئے ہین سے

مازال یجتاد الزمان ملوکه | حتی اصاب المصطفی المتخیرا
قل للاولی ساس الوری تقدموا | قدما هلموا شاهدوا المتاخرا
تجدوه او سیع فی السیاسة منکر | صدرا واحمد فی العواقب مصدرا
انکان نائی شلوه ولحتفا | ان کان باس نازلوه عنترا
قد ضام والحسنات مل کتابه | وعلی مثال صیامه قد افطرا
ولقد تخوفک العدو بجهده | لوکان یقدر ان یرد مقدرا

یہہ شعر بہت اوسنے لکہے ہین بسبب خوف طوالت اتنی ہی پر اکتفا کیا اور یہہ بہی ابن بسام نے لکہا ہی کہ وہ درمیان خزانۃ البنود کے جو کہ درمیان قاہرہ کی ایک قید خانہ ہی بنا یا ہوا معز کا ۸۰۲ھ ہجری مین مقتول ہوا

ابو الجوایز

ابو الجوایز حسن بن علی بن محمد بن باری کاتب واسطی جو کہ فاضلون مین سے گذرا مدت تک بغداد مین رہا — اور خطیب اپنی تاریخ مین یہہ کہتا ہی کہ مینی اوسکی اخبار اور حکایات اور اشعار اور خطوط اور مسودات ابن سکرہ ہاشم کی پاس دیکہے تہے یہہ شخص ثقہ نہ تہا قابل اعتبار نہین ہی — مگر ابن سکرہ کہتا ہی کہ وہ ادیب اور شاعر نیک فکر آدمی تہا اوسکے یہہ شعر ہین جو ابن سکرہ کے سامنے اوسنے خود پڑہ کر سنائی تہے ؎

دع الناس طرا واصرف الود عنهم | اذا کنت فی اخلاقهم لاتسامح
ولا تبغ من دهر تظاهر رنقه | صفاء بنیه فالطباع جوامح
وشیئان معدومان فی الارض | درهم حلال وخل فی الحقیقه ناصح

ابو الجوایز مذکور کی تالیفات بہت اچہی ہین اور خط بہی بہت خوب ہین اور شعر بہی

پانچوین صدیکی شاعر

بہت اچھی ہین ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکی قطعی بہت دیکھے ہین مگر دیوان
اوسکا کوئی نہین دیکھا اور یہہ بہی معلوم نہین کہ اوسکے اشعار بہی تدوین
ہوئی ہین یا نہین اوسنے درمیان سنہ ۴۶۰ ہجری کے وفات پائی

ابو المطاع

ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ ابو المطاع ذو القرنین بن ابو المظفر حمدان بن ناصر
الدولہ ابو محمد حسن بن عبد اللہ بن حمدان تغلبی ملقب بلقب وجیہ الدولہ ہی یہہ
شاعر خوش فکر نیک عقل آدمی تہا اوسکے یہہ شعر ہین —

انی لاحسد لا فی اسطر الصحف — اذا رایت اعتناق اللام للالف
وما اظنهما طال اعتناقهما — الا لما لقیا من شدة الشغف

وله

افدی الذی زرته بالسیف مشتملا — ولحظ عینیه امضی من مضاربه
فما خلعت نجادی فی العناق له — حتی لبست نجادا من ذوائبه
فکان اسعدنا فی نیل بغیته — من کان فی الحب اشقانا باصحابه

اوسکے شعر بہت اچھے ہین درمیان سنہ ۴۲۸ ہجری کی ابو المطاع مذکور فوت ہوا
جن ایام مین کہ درمیان مصر کی ظاہر بن حاکم عبیدی حاکم تہا یہہ بہی اوسکی پاس
گیا تہا اوسنے شہر اسکندریہ کا اوسکو صوبہ دار کر دیا تہا یہہ شہر معہ مضافات
ماہ رجب سنہ ۴۱۴ ہجری مین اوسکے زیر حکومت ہوا برس روز تک وہان رہا
پہر دمشق کو مراجعت کی یہہ حال مسبحی نے اپنی تاریخ مین لکھا ہی

ابو طیب طبری

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اس فاضل کی ابو طیب نام طاہر بیٹا عبد اللہ بن طاہر
بن عمر طبری کا قاضی اور فقیہ شافعی ثقہ آدمی تہا سچ بہت بولتا تہا ادیب عارف

اصول فقہ کا جاننے والا محقق سلیم الفکر نیک پیدائش صحیح المذہب تہا شعر بہی
فقیہوں کے طور پر کہتا تہا ابو طاہر احمد بن محمد سلفی کہتا ہی کہ مینے یہہ شعر
ابو العلا معری کی پاس جو درمیان بغداد کی بازار غالب مین اوترا ہوا تہا
لکہہ کر بہیجے تہے ؎

وما ذات در لا یحل لحالب — تناوله واللحم منها محلل
لمن شاء فی الحالین حیا ومیتا — ومن رام شرب الدر فهو مضلل
اذا طعنت فی السن فاللحم طیب — واکله عند الجمیع مغفل
وخرفانها للاکل فیها کزازة — فما لحصیف الرای فیهن ماکل
وما یجتنی معناه الا مبرز — علیم باسرار القلوب محصل

جب اوسکی پاس پہونچی ابو طیب طبری نے یہہ جواب لکہہ بہیجا اوسکے شعر
یہہ ہین ؎

جوابان عن هذا السوال کلاهما — صواب وبعض القائلین مضلل
فمن ظنه کرما فلیس بکاذب — ومن ظنه نخلا فلیس یجهل
لحومهما الاعناب والرطب الذی — هو الحل والدر الرحیق المسلسل
ولکن ثمار النخل وهی غضیضة — تمر وغض الکرم یجنی ویوکل
یکلفنی القاضی الجلیل مسائلا — هی النجم قدرا بل اعز واطول
ولو لم اجب عنها لکنت بجهلها — جدیرا ولکن من یودک مقبل

طبری مذکور کے عمر ایک سو دو برس کے ہوئی باوجود اس کبر سن ہونے کے
اوسکی عقل یا حواس مین کچہہ تغیر نہ آیا تہا فتوی دیتا اور فقہاء کی غلطیان

پکڑتا اور خطائین نکالتا بعد اوسکا قاضی تہا سب فقہار اوسکی زیر رہتے تہے یہانتک کہ اوسنے وفات پائی پیدایش آمل مین درمیان سنہ ۴۴۶ ہجری کے ہوئی ماہ ربیع الاول مین بروز ہفتہ دسوین تاریخ سنہ ۵۰۲ ہجری مین وفات پائی صبح کے وقت مقبرہ باب حرب مین مدفون ہوا ۔ جامع منصور مین اوسکے جنازہ کی نماز پڑہی گئی ۔ طبری طرف طبرستان کی منسوب ہی

ابو زید

ابوزید عبد اللہ بن عمر بن عیسی الدبوسی فقیہ حنفی بڑا دوست اور اصحابی اصحاب ابو حنیفہ مین سے شمار کیا جاتا ہی کہ آج تک ضرب المثل ہی ہر ایک کوئی در باب علم اور فقاہت کی اوسکے نام سے بطور ضرب المثل ابوزید کہا کرتا ہی ۔ یہہ وہ شخص ہی جسنے اول ہی اول علم خلاف کی بنیاد دنیا مین ڈالکی پردہ خفا سے ظاہر کیا ۔ اوسکی تصنیف سے کتاب الاسرار والتقویم للادلہ ہی اور بہت حاشئی اور رسالی اور کتابین اوسنے تصنیف کی ہین ۔ کہتے ہین کہ ایک دفعہ ابوزید مذکور کا کسی فقیہ کے ساتہہ مناظرہ ہوا جب ابوزید اوس فقیہ کو الزام دیتا تہا وہ ہنس پڑتا تہا کئی دفعہ یہی نوبت ہنسی کی ہوئی ابوزید نے اوسوقت یہہ شعر تصنیف کرکے پڑہے ؎

مالی اذا الزمتہ حجۃ ۔ قابلنی بالضحک والقہقہہ
ان کان ضحک المرء من فقہہ ۔ فالدب فی الصحراء ما افقہہ

شہر بخارا مین درمیان سنہ ۴۳۰ ہجری کے فوت ہوا

ابو محمد

ابو محمد عبد اللہ بن القاسم بن المظفر بن علی بن القاسم السہروردی مشہور بنام مرتضی

پانچوین صدی کی شاعر

قاضی کمال الدین کا بہت دیندار اور فاضل آدمی تہا وعظ اچہی تقریر اور خوبی کے ساتہہ کہتا تہا مدت تک بغداد مین رہ کر علم حدیث اور فقہ سیکہی بعد ازان موصل کیطرف مراجعت کر گیا وہان جا کر اوس شہر کا قاضی ہوا اور حدیث کی روایت بہت کی اوسکی شعر بہت اچہی ہین از انجملہ ایک قصیدہ اس شخص کا طریقہ صوفیہ پر بہت اچہا ہی چونکہ یہہ قصیدہ بہت کمیاب ہی اور اوسکا لکہنا پر ضروری ہذا تمامہ درج کتاب واسطے ضرورت فایدہ کے اور کمیاب ہونی سے کرتا ہون وہ قصیدہ یہہ ہے سے

لمعت نارهم وقد عسعس اللّیل	وملّ الحادي وحار الدلیل
فتاملتها وفکري من البین	علیل ولحظ عیني کلیل
وفوادی ذاك الفواد المعنّی	وغرامی ذاك الغرام الدّخیل
ثم قابلتها وقلت لصحبي	هذه النّار نار لیلی فمیلوا
فرموا نحوها لحاظاً صحیحاً	فعادت خواسئاً وهي حول
ثم مالوا الی الملام وقالوا	خلّب ما رایت ام تخییل
فتجنّبتهم وملت الیها	والهوی مرکبي وشوقي الزّمیل
ومعي صاحب اتی تقتفي الآثار	والحب شرطه التّطفیل
وهي تعلو ونحن ندنوا الی	ان حجزت دونها طول محول
فدنونا من الطول فحاءت	زفرات من دونها وعلیل
قلت من في الدیار قالوا جریح	واسیر مکبّل وقتیل
ما الذي جئت تبتغي قلت ضیف	جاء یبغي القری فاین النزول
فاشارت بالرحب دونك فاعقرها	فما عندنا لضیف رحیل

پانچویں صدی کے شاعر

من اتانا الفتى عصى السير عنه — قلت من لي بها واين السبيل
فحططنا الى منازل قوم — صرعتهم قبل المذاق الشمول
درس الوجد منهم كل رسم — فهو رسم والقوم فيه حلول
منهم من عفى ولم يبق للشكوى — ولا للدموع فيه مقيل
ليس الا الانفاس تخبر عنه — وهو عنها مبرأ معزول
ومن القوم من يشير الى وجد — تبقى عليه منه القليل
ولكل منهم رايت مقاما — شرحه في الكتاب مما يطول
قلت اهل الهوى سلام عليكم — لي فؤاد عنكم بكم مشغول
وجفون قد اقرحتها من الدمع — حثيثا الى لقاكم سيول
لم يزل حافزي من الشوق يحدو — اليكم والحادثات تحول
واعتذاري ذنب فهل عند من — يعلم عذري في ترك عذري قبول
جئت كي اصطلي فهل لي الى — ناركم هذه الغداة سبيل
فاجابت شواهد الحال عنهم — كل حد من دونها مفلول
لا يروقنك الرياض الانيقات — فمن دونها ربا وحقول
كم اتاها قوم على غرة منها — وراموا امرا فعز الوصول
وقفوا شاخصين حتى اذا — ما لاح للوصل غرة وحجول
وبدت راية الوفا بيد الوجد — ونادي اهل الحقائق جولوا
اين من كان يدعينا فهذا اليوم — فيه صبغ الدعاوي يحول
حملوا حملة الفحول ولا يصرع — يوم اللقاء الا الفحول
بذلوا انفسا سخت حين شحت — بوصال واستصغر المبذول

پانچوین صدیکی شاعر

تنزعوا من بعد ما اقتحموها　　بین امواجہا وجاءت سیول

فذقتہم الی الرسوم فکل　　دمنۃ فی طلولہا مطلول

نارہا ہذہ تضئ لمن یسری　　بلیل لکنہا لا تنیل

منتہی الحظ ما تزود منہ　　اللحظ والمدرکون ذاک قلیل

جاءہا من عرفت یبغی اقتباسا　　ولہ البسط والمنی والسئول

فتعالت عن المنال وعزت　　عن دنو الیہ وہو رسول

فوقفنا کما عہدت حیاری　　کل عزم من دونہا مخذول

ندفع الوقت بالرجاء وناہیک　　بقلب غذاؤہ التعلیل

کلما ذاق کاس یاس مریر　　جاء کاس من الرجا معسول

فاذا سولت لہ النفس امرا　　حید عنہ وقیل صبر جمیل

ہذہ حالنا وما وصل العلم　　الیہ وکل حال تحول

ابن خلکان کہتا ہی کہ کسی بزرگ نے خواب مین یہہ دیکہا کہ ایک شخص کہہ رہا تہا کہ کوئی قصیدہ آج تک مثل اس قصیدہ کے طریقت مین نہین ہوا اور واقع مین یہہ قول درست ہی اسیواسطے مینے بہی یہہ قصیدہ تمام لکہہ دیا کہ ہر ایک شخص کو سہولت ہو سکی اس قصیدہ کو موصلیہ کہتے ہین ہر چند اس شاعر کی اور اشعار بہی لوگون نے بہت اچہے اچہے اپنی کتابون مین منتخب کرکے لکہے ہین لیکن چونکہ ایک قصیدہ بڑا لکہہ چکا ہون اب کچہہ ضرورت اونکے لکہنے کی نہین ہے۔ اکثر شعرا اوسکی اسی اسلوب پر ہین — پیدایش اوسکے درمیان ماہ شعبان سنہ ہجری کی ہوئی اور ماہ ربیع الاول سنہ ہجری مین وفات پائی درمیان موصل کے اور اوسکی قبر بنام قبر بہم آج کی دن تک اس شہر مین مشہور ہی

پانچوین صدیکی شاعر

ابوالولید

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابوالولید عبد اللہ بن محمد بن یوسف بن نصر الازدی اندلسی قرطبی
اوسکو ابن فرضی کہا کرتے تہے وہ فقیہ اور عالم جمیع فنون حدیث اور علم رجال کا
تہا علم ادب مین بڑی دست قدرت رکہتا تہا — اوسکی تصنیفات سے تاریخ
علماء اندلس جسپر ابن بشکوال نے ایک کتاب تصنیف کرکے اوسکا نام صلہ رکہکر
اوس تاریخ کی ذیل مقرر کی ہی — اور ایک کتاب بہت اچہی مختلف اور مؤتلف
حدیث کی بیانمین اوسکی تصنیف سے ہی اور ایک کتاب بیان احادیث مشتبہ النسبہ
اور ایک کتاب اخبار شعراء اندلس وغیرہ کی ہی درمیان ۳۸۲ سنہ ہجری کے اندلس سے
طرف مشرق کی وہ گیا اور حج کیا پہر بہت علماء سے اوسنے علم تحصیل کیا اور اوسنے
بہی لوگون سے حدیث کی سماعت کی اور اشعار کہے بعد اوسکے شعر مین سے

اسیر الخطایا عند بابک واقف — علی وجل مما به انت عارف
یخاف ذنوبا لم یغب عنک عیبها — ویرجوک فیها وهو راج وخائف
ومن ذا الذی یرجو سواک ویتقی — وما لک فی فصل القضاء مخالف
فیا سیدی لا تخزنی فی صحیفتی — اذا نشرت یوم الحساب صحائف
وکن مونسی فی ظلمة القبر عندما — یصد ذوو القربی ویجفو المؤالف
لئن ضاق عنی عفوک الواسع الذی — ارجی لاسرافی فانی لتالف

اوسکی بہت اشعار لوگون نے لکہے ہین بسبب خوف اطالت کلام ترک کئی گئی پیدایش
اوسکی ماہ ذیقعدہ سنہ ۳۵۱ ہجری مین ہوئی شہر بلنسیہ کا حاکم ہو گیا تہا جب بربریون نے
قرطبہ کو فتح کیا اوسی دن اوسکو بہی شہید کیا وہ یکشنبہ چہٹی تاریخ ماہ شوال سنہ ۴۰۳
ہجری کی تہے تین دن تک گہر مین اپنی بدون غسل اور کفن کے پڑا رہا کسینے دفن نہ کیا بعد

تین دن کے مدفون ہوا

حسین

بن عبد اللہ العبادو ہے باخرزی کہتا ہی کہ اوسکی شعر بہت میرے پاس آئی ہیں اونمیں سے
مینے یہہ انتخاب کرلئی ہیں وہ نظام الملک کی مدحین میں ہے ہی ؎

قد منّ نفسہ ایادیہ بکل ید ۔۔۔ ولذّ نشر معالیہ بکل فم
یعصی اوامرہ فی کل محتشم ۔۔۔ ویتبع الحق فیہم غیر محتشم
یذل کل عزیز عند سطوتہ ۔۔۔ ویکتفی منہ قبل الکلو بالکلم

محمد ابن الجراح بکری

باخرزی نے اسکی شعر دمیۃ القصر میں لکھے ہیں اور حال کچہہ نہیں لکھا مگر اتنا معلوم ہی
کہ نظام الملک کی وقت میں وہ موجود تہا اوسکی یہہ شعر ہیں ؎

انا لنبنی علی ما شیّدتہ لنا ۔۔۔ آباؤنا العز من مجد ومن کرم
لا یرفع الضیف علینا فی منازلنا ۔۔۔ الا الی ضاحک منا ومبتسم
انی وان کان قومی فی الوری علما ۔۔۔ فانّنی علم فی ذلک العلم

محمد ابن احمد

باخرزی کہتا ہی کہ وہ محمد بن احمد بن حسین شطرنجی حلبی شاعر نظام الملک کا ہی وہ یہہ
قصیدہ جسکا اول لکھتا ہوں دروازہ حلب پر درمیان ۴۶۳ سنہ ہجری کی لکھہ کرلایا تہا
وہ یہہ ہیں ؎

انما علاک فدونہا الجوزآء ۔۔۔ قدرا فما ذا ینظم الشعرآء
یرتد عنہا الفکر وہو مہنّد ۔۔۔ ویضیق فیہا القول وہو فضاء
شرف اناف علی السماک وہمّۃ ۔۔۔ ضاقت بسرح عزمہا الدہناء

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

سعید بن علی

یہہ شاعر بھی نظام الملک کی مداحوںمین سے ہی ۔ دروازہ شہر قل الثوریہ یہہ قصیدہ اوسنے پڑہا تہا جب نظام الملک نے یہہ شہر ماہ ربیع الآخر سنہ ۴۹۳ ہجری مین فتح کیا وہ قصیدہ یہہ ہی ؎

الی القصیر قلب بین جنبی قلب	وعزم من الشہب الثواقب اثقب
وکلفنی خوض الدجی طلب العلی	ولولا المعالی ما اطبانی مرکب
فمالی والاحی یطیل ملامتی	کانی لغیر المجد اسعی وادأب
ویوم کانفاس المشوق قطعته	وانفاسه من حرة تتلہب

یہہ بڑا قصیدہ ہی باخرزی نے سب لکہا ہی مینے یہہ فرائد الدہر مین اوسکی نقل کی ہی

شریف رضی

ابو الحسن محمد بن طاہر ذی المناقب ابو محمد بن علی زین العابدین ابو الحسن ابن علی بن ابیطالب رضی معروف موسوی ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ صاحب دیوان ہی اس بزرگوار کا حال ثعالبی نے یتیمہ الدہر مین خوب لکہا ہی ثعالبی کہتا ہی کہ جب دس برس سے اوسکی عمر نے تجاوز کیا اوسوقت سے اوسکو شعرگوئی کا شوق دامنگیر ہوا پہر انجام کار تمام زمانہ کی شاعرون پر فوقیت لی گیا اور جتنے گذری ہین سب سے اچہا شاعر ہوا اگر اس شخص کے حالمین یہہ کہون کہ وہ قریش کے قوم کے تمام شعرا سے اچہا تہا تو بعید نہین ہی اس دعوی پر اوسکی اشعار دال ہین کو طاقت دلیل کے نہین ہی نادر اشعار اوسکے یہہ ہین ؎

عطفا امیر المؤمنین فاننا	فی دوحة العلیاء لا نتفرق
ما بیننا یوم الفخار تفاوت	ابدا کلانا فی المعالی معرق

الا المخلافة میّزتك فانّنی اٴنا عاطل منها وانت مطوّق

دیوان اوس شاعر کا بہت بڑا ہی چار جلدون مین لکہا جاتا ہی یہہ دیوان بہت مشہور ہی اور
بہت دستیاب ہوتا ہی اسلیے بہت شعر لکہنے کی حاجت نہین بہت تیز ذہن اور دانا
شخص تہا پیدائش اوسکی ٣٥٩ سنہ ہجری مین درمیان بغداد کی ہوئی مسجد انبار کی
نیچے مدفون ہوا

محمد بن عمّار

یہہ شاعر اندلسی ہی اوسکو ذو الوزارتین بہی کہتے ہین شاعر مشہور ہی ابن خلکان
کہتا ہی کہ یہہ شخص اور ابن زیدون قرطبی دونو اپنی اوس زمانہ کی شاعر بی بدل عالم فنون
شعر وسخن اور علم بیان کی یگانۂ آفاق تہے — بادشاہان اندلس — اوس شخص ابن عمار
سے بہت ڈرتی رہا کرتے تہے کیونکہ وہ بہت تیز زبان اور چالاک آدمی تہا خصوصًا جبکہ
معتمد علی اللہ ابن عباد حاکم غرب اندلس کا جب اوسی ملگیا اور اوسکو اپنا ہم صحبت اور قصہ
خوان بناکر اپنا وزیر بنایا پہر یہانتک اوس سی کہلا ملا اور پہر حکومت بہی بادشاہ
نے اوسکو دیدی اور امیر کبیر بناکر شہیر اوسکی وہ زمانہ بہی اوسپر ایسا چین کا گذرا
کہ پہر اوسکا سخت عذاب اٹہایا اوسی زمانہ مین گہوڑی اور اونٹ لشکر فوج مین جہنڈی
اوسکی سواری کی ہمراہ چلتے تہے غرضکہ اوسنے شہر تدمیر پر حکومت پائی مگر بیوقوفی کی
کہ تخت پر جا بیٹہا اور منبر پر چڑہ کر خطبہ پڑہا یہہ اوسکی بدانتظامی اور بی تدبیری کی
نشان تہے — بعد ازان رقہ مین جاکر بنایہ اور بد مسکو سزا دی بہت غدر مچائی
جو تنگ مین آیا سو کیا یہہ پیشہ دولت کا پہرایا — سلطان معتمد علی اللہ نے جب یہہ
حال دیکہا کہ اوسکو سامنی پیش [illegible] ہوا اوسکی فریب اور دغا سی بچکر گرفتار کرلیا بہت کلمہ
وحیلہ اوسنے اپنی چہوٹنے [illegible] واسطی کیا کوئی صورت [illegible] نہ [illegible] آخر [illegible]

اپنے محل مین اوسکو رات کی وقت قتل کیا اور راتون رات ہی گاڑ داب کی برابر کردیا
یہہ واقعہ ۴۸۸ ہجری مین درمیان سنہ ہر اشبیلیہ کے ہوا پیدایش اوسکی ۴۲۲ ہجری مین
ہوئی تہی قصہ اوسکا مشہور ہی سب مورخون نے لکہا ہی ابو الفدا نے بہی اوسکا ذکر
کیا ہی — باوجود ان بد ذاتیون کے پہر بہی اوسکے فضل اور علم کا انکار نہین ہوسکتا
— صاحب تذکرہ قلاید عقیان اسی کتاب مین اوسکی بہت تعریف کرتا ہی اور ذکاو
ذہن اور جودت طبع کا تو کوئی منکر نہین مسلم الثبوت اوستاد کامل تہا یہہ غزل اوسکی
ایک رومی لڑکی کے عشق مین ہی جو زرہ پہن رہا تہا —

واعید من ظباء الروم عاط — لبالفتیہ من دمعی فرید
قسا قلبا وسن علیہ درعا — فظاہرہ وباطنہ حدید
بکیت وقد دنا ونای رضاہ — وقد یبکی من الطرب الجلید
وان فتی تملکہ بنقد — واحرز رقہ لغنی سعید

ابن حیوس

ابو الفتیان محمد بن سلطان بن محمد بن حیوس بن محمد مرتضی ابن محمد ابن ہتیم ابن عدی
غنوی ملقب بلقب مصفی الدولہ شاعر مشہور ہی وہ بنام امیر مشہور تہا سب لوگ اوسکو
میر کہہ کر پکارتے تہے ملک شام کے شاعرون مین یگانہ اور وحید تہا ایک دیوان بہی
اوسکا بڑا ہی بہت بادشاہون اور امرا اور روسا کو اوسنے دیکہا جنسے ملاقات
کی ہی اوسکی مدح کی ہی اور انعام پایا ہی مگر بنی مرداس یعنی حاکمون حلب کے خاندان
کی بہت مدح کرتا رہتا تہا اسیواسطے اکثر اوسکی بہت تحفہ قصیدہ ہی اونہین لوگونکی
مدح مین ہین اوسکا حال اسطور پر بیان کرتے ہین — کہ امیر شبل الدولہ نصر بن صالح
بن مرداس کلابی حاکم حلب کا باپ مسمی محمود جسنے کبہی اس شاعر کو بابت انعام مدح کی ایک ہزار

پانچوین صدی کی شاعر

دینار دیتی تھے جب بجائی اپنی باپ کی قایم مقام ہوا اوسوقت ابن حیوس نے ایک قصیدہ ابن نصر مذکور کی مدح مین کہا وہ قصیدہ یہہ ہی جسمین اوسکی باپ مسمی محمود کا ماتم ہے کرتا جاتا ہی

کفی الدین عزا ما قضاہ لک الدھر ۔ فمن کان ذا نذر فقد وجب النذر

ثمانیۃ لم تفترق مذ جمعتہا ۔ فلا افترقت ما ذب عن ناظر شفر

یقینک والتقوی وجودک والغنی ۔ ولفظک والمعنی وعزمک والنصر

اوران شعرونمین اوسکی باپ کی مرنے اور اوسکی والی ہونیکا حال بیان کرتا ہی

صبرنا علی حکم الزمان الذی سطا ۔ علی انہ لولاک لم یکن الصبر

عزانا بموسی لا یماثلہا الاسی ۔ یقارب نعمی لا یقابلہا الشکر

یہہ شعر بہی اوسی قصیدہ کی ہین

تباعدت عنکم حرفۃ لا زہادۃ ۔ وسرت الیکم حین مسنی الضر

فلاقیت ظل الامن ما عنہ حاجز ۔ یصد وباب العز ما دونہ ستر

وطال مقامی فی اسیر جمیلکم ۔ فلامت معانیکم ودام الی الاسر

وانجز لی رب السموات وعدہ ۔ الکریم بان العسر یتبعہ الیسر

فجاد ابن نصر لی بالف تصرمت ۔ وانی علیم ان سیخلفہا نصر

جب تمام قصیدہ پڑہ چکا اوسوقت نصر نے کہا کہ تو اس شعر اخیر مین جو سب کے نیچے لکہا ہوا ہی سیضعفہا کہتا تو مین بیشک تجکو دو ہزار روپیہ دیتا کیونکہ مین دو چند عطا کرنیکو موجود ہون ــ ایک چاندی کے طبق مین رکہکر ہزار دینار دیئے اشعار اس قصیدہ کی بہت ہین سب نادر ہین ــ پیدایش ابن حیوس مذکور کی درمیان ۳۹۴ہجری کی دمشق مین ہوئی تہی اور ۴۷۳ مین فوت ہوا

پانچوین صدی کی شاعر

ابو الصقر

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو الحسن محمد بن علی ابن عمر معروف بکنیت ابن ابو الصقر واسطی فقیہ شافعی تہا اوسنے شیخ ابو اسحاق شیرازی سے علم فقہ پڑہا تہا لیکن علم ادب اوسپر غالب آگیا تہا اور شعر کا بہت شوق غالب ہوگیا تہا اسو اسطی شاعر ہی مشہور ہوگیا اوسکو جماعت مذہب شافعیہ کا بہت تعصب تہا شیخ ابو اسحاق کی حقین اوسنے بہت مرثیہ کہے ہین بلاغت اور فصاحت اور فضل وکمال اور خوشنویسی اور جودت شعرمین اوسکی شہرت تہے ابو المعالی حظیری نے اپنی کتاب زینۃ الدہر مین اوسکا ذکر کیا ہی اور چند قطعے بہی اوسکی لکہے ہین از انجملہ ایک یہہ قطعہ ہی ؎

کل رزق ترجوہ من مرزوق	یعتریہ ضرب من التعویق
وانا قائل واستغفر اللہ	مقال المجاز لا التحقیق
لست ارضی من فعل ابلیس شیئاً	غیر ترک السجود للمخلوق

اور یہہ قطعہ اوسکا بہت مشہور ہی

وحرمۃ الود ما لی عنکم عوض	لانہی لیس لی فی غیرکم غرض
اشتاقکم ولودی ان یواصلنی	لکم خیال ولکن لیس اغتمض
وقد شرطت علی قوم صحبتہم	بان قلبی لکم من دونکم ورضوا
ومن حدیثی بکم قالوا بہ مرض	فقلت لا زال لا زایل المرض

اوسکا جو قطعہ ہی وہ بہتر ہی اوسنے یکشنبہ کی روز تیرہوین ماہ ذیقعدہ ۴۹۸ سنہ ہجری مین درمیان واسط کی پیدا ہوا تہا ابن خلکان نے تاریخ وفات اسکی بہی نہین لکہی اور کسینے بہی نہین لکہی اسیواسطی ترک کی گئی

المعتمد علی اللہ

پانچوین صدی کی شاعر

ابوالقاسم محمد ابن معتضد باللہ ابو عمرو عباد بن ظافر المؤید باللہ ابوالقاسم محمد قاضی اشبیلہ کا
ابن ابو الولید اسماعیل ابن قریش ــ بن عباد ــ بن عمرو ــ بن اسلم ــ بن عمر ــ بن عطاف
ــ بن نعیم لخمی اولاد نعمان بن منذر لخمی سے جو کہ پہلا بادشاہ سلاطین ملک حیرت
مین سے گذرا ہی ــ معتمد مذکور جسکا ہم حال لکھتے ہین ایک حاکم قرطبہ اور اشبیلیہ کا اور چند
شہرون جزیرہ اندلس کا تہا ــ علی ابن قطاع درمیان کتاب لمح الملح کی معتمد مذکور کے
حق مین یہہ کہتا ہی کہ یہہ شخص سب بادشاہان اندلس سے زیادہ سخی گذرا ہی اسیواسطی
ہر چہار طرف کی آدمیون کا اوسکے مکان پر اجتماع رہتا تہا اور شعراء زمانہ کے اور چند
اوسکی پاس پڑے رہتے تہے اور فاضل اتنے کثرت سے اوسکی مجالس مین ہوتے تہے
کہ کسی بادشاہ کے دربار مین اتنی فاضل یا شاعر نہ تہے ــ اور ابن بسام درمیان
ذخیرہ کی لکھتا ہی معتمد مذکور کی شعر ایسی ہین جیسا کہ غلاف شگوفہ کو چیر کر کلی نکل آتا ہی
یہہ دو شعر اوسکے ہین ــ

اکثرت ہجرک غیر انک ربما ۔۔۔ عطفتک احیانا علی امور
فکانما زمن التہاجر بیننا ۔۔۔ لیل وساعات الوصال بدور

اخبار معتمد کی مثل اوسکے اشعار کے بہت ہین ابو نصر خاقان مصنف قلاید عقیان نے
بہت شعر لکہے ہین اور حال اوسکا مستوعب اوسنے لکہا ہی اسی سے ابن خلکان نے
اپنی تاریخ مین نقل کر دیا ہی مگر حال بہت عجیب اور غریب ہی جسکا دل چاہی اوسکو چاہیے
دیکہہ لے اور سوا اوسکے اور تاریخون مین بہی کچہہ کچہہ حال اوسکا ذکر کیا ہی کیونکہ وہ ایک
بادشاہ جلیل الشان تہا ــ پیدایش اوسکی ماہ ربیع الاول سنہ ۴۳۱ ہجری مین درمیان شہر باجہ کی جو کہ ایک
شہر بلاد اندلس کا ہی ہوئی ــ گیارہوین شوال سنہ ۴۸۸ ہجری کو قیدخانہ اغمات مین قید ہوا اور وہین فوت ہوا

ابو جعفر مسعود البیاضی

پانچوین صدیکی شاعر

الشریف ابوجعفر مسعود ابن عبد العزیز ابن الحسن بن عبد الرزاق البیاضی شاعر مشہور ہی
وہ شعراء جیدین مین سے تہا اوسکے شعرونکا دیوان بہت چہوٹا ہی مگر بہت اچہی
مضمون لطافت کے ہین اوس دیوان مین مدایح بہت کم ہین ایک اچہی قصیدہ
سے یہہ شعر ہین ــ

ان غاض دمعك والركاب تساق ۔ مع ما بقلبك فهو منك نفاق
لا تحبس ماء الدموع فانه ۔ لك يا لديغ هوا هم درياق
واحذر مصاحبة العذول فانه ۔ مغر وظاهر عذله اشفاق
لا يبعدن زمن مضت ايامه ۔ وعلى متون غصونها اوراق
ايام نرجسنا العيون وورد نا ۔ الغض الخدود وخمرنا الارياق
ولنا بزوراء العراق مواسم ۔ كانت لقامر طيبها الاشواق
فلئن بكت عيني دما شوقا الى ۔ ذاك الزمان ومثله ليشتاق ،

بیاضی مذکور بروز سنگل سولوین ذیقعدہ ۴۶۸ ہجری کو درمیان بغداد کی فوت ہوا اب
ابن حوز کی مقبرہ مین مدفون ہوا ــ اسکو بیاضی اسواسطی کہتے ہین کہ عباسیون کے
تمام گروہ سوار اسکی ایک روز سیاہ کپڑے پہنے ہوئے تہے وہ سفید پہن رہا تہا
پادشاہ نے اسکی طرف دیکہکر کہا کہ بیاضی یعنے سفید کپڑون والا کون ہی یہی نام اوسکا
اوسیدن سے پڑ گیا سب بیاضی کہنے لگے جب شہرت ہوگئی یہی نام مشہور رہا

الرمادی

ابوعمر یوسف بن ہرون کندی معروف بنام رمادی شاعر مشہور ہی حافظ محمد الحمیدی
نے اوسکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ مجکو ایسا خیال ہی کہ تمام اوسکی اجداد سب باشندہ رمادہ
کی ہین یہہ شاعر قرطبی ہی وہ بہت شعر کہتا تہا اور بدیہہ گو بہی تہا ــ اوسنے شعر وسخن مین

پانچوین صدی کی شاعر

وہ راہ اختیار کی تہے جو سب استادون کی نزدیک پسند تہی اور اکثر اوسکی زمانہ کی استادونکا یہہ قول تہا وہ کہا کرتے تہے کہ امرأ القیس — اور متنبی — اور اس یوسف بن ہارون ان تین شخصون کی سبب کندہ مین شعر و سخن نے فروغ پایا — پہر حمید نے چند وقایع اور کچہ قطعی اوسکی ذکر کئے ہین — جانورون کی حال مین ایک کتاب بہی اوسنے تالیف کی ہی — ابو منصور ثعالبی نے یہہ یتیمۃ الدہر مین چند شعر اسکی لکہے ہین اور یہہ شعر بہی ذکر کئے ہین —

فی ای جارحة یصون معذ بی ... سلمت من التعذیب والتنکیل
ان قلت فی بصری فثم مدامعی ... او قلت فی کبدی فثم غلیلی

یہہ شعر اوسکے ایک توتلی لڑکے کی حقین ہین —

لا الراء یطمع فی الوصال انا ... الھجر یجمعنا فنحن سواء
فاذا خلوت کتبتها فی راحتی ... وبکیت منتحبا انا والراء

ابن حیان کہتا ہی کہ اوسنے درمیان سنہ ۴۰۳ ہجری کی وفات پائی

ابو نصر عبد العزیز

بن عمر بن محمد بن احمد بن نباتہ تمیمی سعدی باقی نسب اوسکا مشہور ہی وہ شاعر جید تہا اوسکی شعرون مین خوش اسلوبی اور جودت پائی جاتی ہی بہت شہرون مین پہرا سلاطین اور وزرا اور روسا کی مدح کی اوسکی مدایح سیف الدولہ ابن حمدان کی حقین بہت اچہی ہین ایک دفعہ اوسنے ایک گہوڑا سبزہ پچکلیان اوسکو دیا تہا یہہ شعر اوسنے لکہکر بہیجے

یا ایہا الملک الذی اخلاقہ ... من خلقہ وزوارہ من رائہ
قد جاءنا الطرف الذی اہدیتہ ... ہادیہ یعقد ارضہ بسمائہ
اولایة ولیتنا فبعثتہ ... رمحا سبیب العرف عقد لوائہ
یختال منہ علی اغر محجل ... ماالدیاجی قطرة من مائہ

فکانما لطم الصباح جبینہ | فاقتص منہ فخاض فی احشائہ
متمھل والبرق من اسمائہ | متبرقعا والحسن من اکفائہ
ما کانت النیران یکمن حرّھا | لو کان للنیران بعض ذکائہ
لا تعلق الالحاظ فی اعطافہ | الا اذا کفکفت من غلوائہ
لا یکمل الطرف المحاسن کلھا | حتی یکون الطرف من اسرائہ

ابن خلکان کہتا ہی کہ اس شاعر کا دیوان بہت بڑا ہی پیدایش اوسکی درمیان ۳۷۸ ہجری کے ہوئی بروز پنجشنبہ بعد طلوع شمس تیسری تاریخ ۱۰ شوال ۴۵۰ ہجری میں درمیان بغداد کی فوت ہوا بمقبرہ خیزران میں جانب شرقی کو مدفون ہوا

ابو القاسم عبد الصمد

ابن منصور حسن بن بابک شاعر مشہور ہی وہ بھی ایک شاعر شعرا مجیدین بیہ گوؤں میں سی تھا ابن خلکان کہتا ہی کہ دیوان اوسکا تین جلدوں میں مینے دیکھا ہی اوسکا طریقہ شعر کہنے کا خوب ہی بہت شہروں میں پھرا اسردار ونسی ملاقات کی اونکی مدح بھی کی انعام بھی اونسے بہت پائی جب صاحب ابن عباد کی پاس آیا اوسنی کہا کہ تو ابن بابک ہی اوسنی جواب میں کہا کہ نہیں میں ابن بابک ہوں پھر کہا کہ میں ابن بابک ہوں مکرر اوسکا کہنا پسند آیا اور انعام دیا اوسکے یہ شعر ہیں سہ

واعید معسول الشمائل زادنی | علی فرق والنجم حیران طالع
فلما جلی صبغ الدجا قلت صاحب | من الصبح او قرن من الشمس لامع
الی اندنا والسحر نائہ طرفہ | کما ریح ظبی بالصریمۃ راتع
فبارعتہ الصہباء واللیل لامس | رفیق حواشی البرد والنسر واقع
عفا علیہا من دم الصب نقطۃ | ومن عبرات المستہام فواقع

تلدیا ذا سمحت غیرنا کانھا — عیون العدا دی شف عنھا البراقع

وہ درمیان سنہ ہجری کی فوت ہوا شہر بغداد مین

التہامی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوالحسن علی بن محمد تہامی شاعر مشہور ہی صاحب دیوان ہی
اکثر شعر بہت اچھی اور منتخب ہین یہہ دو شعر اوسکے بہت اچھی لطیف ہین سہ

قال الخلی و ثغور الربی — مبتسمات و ثغور الملاح

ایھما احلی تری منظرا — فقال لا اعلم کل اقاح

اوسکا چھوٹا بیٹا بچہ ہی مرگیا او سکے حق مین یہہ مرثیہ نہایت اچھا ہی ازانجملہ یہہ دو شعر ہین

انی لارحم حاسدی لحرما — ضمت صدورھم من الاوغار

نظروا صنیع اللہ فی فعیونھم — فی جنۃ وقلوبھم فی نار

یہہ شعر دنیا کی مذمت کی ہین سہ

طبعت علی کدر وانت تریدھا — صفوا من الاقذاء والاکدار

ومکلف الایام ضد طباعھا — متطلب فی الماء جذوۃ نار

واذا رجوت المستحیل فانما — تبنی الرجاء علی شفیر ھار

ومنھا

تلھب الاحشاء شیب مفرقی — ھذا الشعاع شواظ تلک النار

شہر قاہرہ مین مقید ہوا چوتھی ربیع الاخر سنہ ہجری کو اور نوین جمادی الاول سنہ
مذکورہ کو مقتول ہوا زرد رنگ اوسکی چہرہ کا تہا

ابو محمد علی

ابن احمد بن علی معروف بابن خیران کاتب و شاعر ہی عہدہ پروانہ نویسی پر سرکار
ظاہر حاکم حاکم مصر کے دربار مین مامور تہا اور اوسکا ایک دیوان شعر و نکا بہت چھوٹا ہی

پانچوین صدیکی شاعر

اوسکی اشعار مین کی یہہ دو شعر بہت مشہور مین ؎

سعی الیک بی الواشی فلو تر نی | اهلا لتکذیب ما القی من الخبر
فلو سعی بک عندی فی الذکری | طیف الخیال لبعت النوم بالسهر

ماہ رمضان سنہ ۴۳۱ ہجری مین فوت ہوا

ابو الحسن علی

بن عبد الواحد فقیہ بغدادی معروف بصریع الدلا ـ کتاب الجنان مین لکہا ہی کہ یہہ شخص بہت اچہی اسلوب پر شعر کہتا تہا ابو الرقعق کے طور پر چلتا تہا اوسکے قصیدہ او غزلین مشہور ہین ـ یہہ ایک شعر بہت اچہا اور مطابق حال فضلا کے ہی ؎

من فاته الحظ واخطأه الغنى | فذاك والكلب في حال سواء

درمیان سنہ ۴۱۲ ہجری کی مصر مین گیا الظاہر لاعزاز دین اللہ کی مدح غالب ظن یہہ ہی کہ وہ مصر ہی مین فوت ہوا وفات اوسکے ساتوین رجب سنہ ۴۱۲ ہجری کو بطور مرگ ناگہانی ہوئی

الصردر

رئیس ابو منصور علی ابن الحسن بن علی بن الفضل منشی مشہور بنام صردر شاعر مشہور ہی اوسکی شعر بہت جید پاکیزہ مضمون اچہے ڈہنگ کی ہوتے ہین چہوٹا سا دیوان شعر کا اوسکا ہی وہ دیوان بہت لطیف ہی یہہ اوسکی شعر مین ؎

لم ابك ان رحل الشباب وانما | ابكى لان يتقارب الميعاد
شعر الفتى اوراقه فاذا ذوي | جفت على اثاره الاعواد

ایک لونڈی سیاہ رنگ کی تعریف مین یہہ شعر اوسنے کہے ہین ؎

علقتها سوداء مصقولة | سواد قلبی صفة فیها

ما انکسف البدر علی تمہ ونوده الا لیکیها
لاجلها الازمان اوتا نها مورخات بلیا لیها

اسکو صردر اسو اسطی کہتے ہین کہ اوسکی باپ کا نام صربعر بسبب بخل اور خست کی مشہور ہوگیا تہا جب کہ بیٹا اوسکا بہی تابع اوسیکا ہوا اور شعر اچہے کہنے لگا اوسکو صردر کہنے لگے اپنی وقت کی شعرا کی ہجوین بہت کی ہین چنانچہ جعفر مسعود معروف بنام بیاضی شاعر مشہور کی حقمین یہہ کہا ہی سہ

لان لقب الناس قد ما اباک وسموہ من شحة صربعرا
فانک تنثر ما صرہ عقوقاله وتسمیه شعرا

کیا انصاف کیا ہی اس ہجو مین سبحان اللہ ہی جا ہئے — شعر اوسکی بہت نادر ہین ماہ صفر ۴۶۵ ہجری مین وفات پائی باعث اوسکی موت کا یہہ ہوا تہا کہ لوگون نے ایک گرہا شیر کی پکڑنے کے واسطی کہود کر مٹی سی خراسان کی راہ بر ڈہانپ رکہا تہا یہہ اوسمین جا پڑا گرتے ہی فورًا مرگیا پیدایش اوسکی قبل ۴۰۰ ہجری کی ہوئی تہے اسیجا ئی تمام ہوئی پانچوین صدی اب چہٹے صدی شروع ہوتی ہی انشاء اللہ تعالی

حصہ چہٹا

صدی چہٹی

واضح ہو کہ چہٹے صدی مین بہت شاعر نامور گذری ہین لیکن جنکی تاریخ وفات ہمکو معلوم ہی اونہین لوگونکا حال ہم اس کتاب مین لکہتے ہین اور جو لوگ زیادہ بہی ہوئین

شہرزوری

ابو الفضل ابن ابو محمد بن عبد اللہ بن احمد قاسم شہرزوری ملقب بلقب کمال الدین فقیہ شافعی ہی یہہ شخص بہت ادیب کامل اور فاضل ماہر تہا پیدایش اوسکی ۴۶۵ ہجری مین درمیان موصل کے

ہوئی اوسکی شعر بہت اچہی ہیں اوسینے بروز جمعرات چہٹے محرم الحرام سنہ ہجری مین درمیان دمشق کی موافق بیان مصنف اریج شمیم کی وفات پائی شعر اوسکی یہہ ہیں سے

ولقد اتیتک والنجوم رواکد والفجر ولهم فی ضمیر المشرق
ورکبت ملاهواك کل عظیمة شوقا الیك لعلنا ان نلتقی

ابن الدہان

ابو الفرج عبد اللہ بن اسعد بن علی ابن عیسی معروف بنام ابن دہان موصلی کی اوسکو حمص بہی کہتے ہین وہ فقیہ شافعی تہا اوسکی اخلاق کی بہت تعریف ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ فقیہ اور فاضل اور ادیب اور شاعر ایسا تہا کہ اوسکی شعر بہت لطیف ہوتے تہے ڈہالنا مضمون کا اوسکو خوب آتا تہا مطلب ہی اچہی طرح پر بیان کرتا تہا مگر شعر گوئی اوسپر غالب تہی ایک دیوان چہوٹا سا اوسکا مشہور ہی مگر سب شعر اوسکی جید ہین وہ باشندہ موصل کا ہی جب تنگ ہوکر مفلس ہوگیا اوسوقت اوسینے ارادہ کیا اوسوقت اوسینے ارادہ کیا کہ صالح بن رزیک حاکم مصر کی خدمت مین جاؤن لیکن جورو کو ساتہ لیجانی سے طاقت نرکہتا تہا اسلئے اوسنی یہہ شعر شریف ضیاء الدین ابو عبد اللہ زید بن محمد بن محمد بن عبد اللہ حسینی نقیب حلو مین سے پاس موصل ہی مین لکہہ بہیجے وہ یہہ ہین سے

وذات شجوا سال البین عبرتها کانت تؤمل بالتفنید امساکی
لجت فلما راتنی لا اصیخ لها بکت فاقرح قلبی جفنها الباکی
قالت وقد راءت الاجمال محدجة والبین قد جمع المشکوه والشاکی
من لی اذا غبت فی ذا المحل قلت لها الله وابن عبید الله مولاك
لا تجزعی بانحباس الغیث عنك فقد سالت نوء الثریا جود مغناك

جب یہہ شعر شریف مذکور نے سنے حکم دیا کہ اوسکی جوروکی خرچ اور ما یحتاج کی خبر لو تب آکے

بہیجا

ناآ وہ رہی خبر گیری میں کرونگا بعد ازان جب اوسکی خاطر جمع ہوگئی مصر کو گیا وہان صالح بن رزیک کی مدح کی اس قصیدہ سی کہ جسکا اول یہہ ہی سہ

اماکفالك تلافی فی تلافیکا ولست تنقم الا فرط حبیکا

اوسنے اچھا انعام دیا بعد ازان پہر وہ شہر حمص کا مدرس ہوا اوسجاہی اقامت کی اسیواسطی اس شہر کی طرف منسوب ہی عماد کاتب درمیان خریدہ کی کہتا ہی کہ جب سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب رح نے شہر حمص کی باہر آیا اور ڈیرا کیا ہمارے پاس ابو الفرج مذکور آیا اوسکو میننے سلطان صلاح الدین کی روبرو لیجاکر کہا کہ ای خداوند یہہ شخص اپنی قصیدہ کافیہ میں ابن رزیک کی حق مین یہہ شعر کہتا ہی سہ

اامدح الترك ابغی الفضل عندهم والشعر ما نال عند الترك متروکا

سلطان مذکور نے ہنسکر انعام دیا — بعد ازان سلطان صلاح الدین کی قصیدہ عینیہ میں مدح کی جسکی یہہ شعر ہین سہ

قل للبخیلة بالسلام تورعا کیف استبحت دمی ولم تتورع

وزعمت ان تصلی بعام قابل هیهات ان ابقی الی ان ترجعی

ابن خلکان کہتا ہی کہ شہر حمص مین درمیان ماہ شعبان سنہ ۵۹۲ ہجری کی نزدیک اسّی برس کا ہوکر مرا

الشریف عبد اللہ

یہہ شخص مذکور بڑا سخی رئیس صاحب فضیلت اور نیک خصایل تہا اوسنہا کہ عماد الدین کاتب نے درمیان خریدہ کی کیا ہی اور بہت تعریف کی ہی اور کہا ہی کہ مینی بغداد میں چند ابیات شعر اوسکی سنی تہی وہ شعر اس شریف عبد اللہ کی طرف لوگ منسوب کرتے ہین ازانجا یہہ شعر ہی

یا بانة الوادي التی سفکت دمي بلحاظها بل با فتاة الاجرع

لی ان ابث الیک ما القاه من | الم الهوی و علیک ان لا تسمعی
کیف السبیل الی تناول حاجة | فقصرت یدی عنها ککف الاقطع

درمیان شہر موصل کی ۵۴۳ھ مین فوت ہوا

الرفا

محمد بن غالب مشہور بنام رفا اندلسی اصافی شاعر مشہور ہی وہ اچہی جید شعرا مین سی ہی — ایک لڑکا تہوک انکہون کی نکاکر روتی شکل اپنی بناکر اوسکی سامنی تسورا کرتا تہا اور واقع مین روتا کبہی نہ تہا اسنی یہہ شعر اوسکی واسطی کہی ہ

غدیری من خذلان یبکی کآبة | واضلعه مما یحاوله صفر
یبل ما آتی زهرتیه بریقه | ویحکی البکا عمدا کما ابتسم الزهر
ویوهم ان الدمع بل جفونه | وهل عصرت یوما من الحجر الخمر

یہہ شعر بہی اوسکی ہین ہ

ومهفهف کالغصن الا انه | تتحیر الالباب عند لقائه
اضحی ینام وقد تکلل خده | عرقا فقلت الورد رش بمائه

ماہ رمضان ۵۷۲ھ مین درمیان شہر مالقہ کی فوت ہوا — رصافی منسوب طرف رصافہ کی جو کہ ایک چہوٹا شہر اندلس کا ہی

ابن الخیاط

ابو عبد الله احمد بن محمد بن علی بن یحیی بن صدقه تغلبی معروف بکنیت ابن الخیاط شاعر دمشقی وہ منشی تہا اوسکی شعر اور عبارت دونو اچہی ہوتی تہی بہت سی شہرون مین پہرا اور لوگون کی مدح کی پہر بلاد عجم مین آیا وہان اکثر مدح لوگون کی کی ایک دفعہ حلب مین گیا بہت تنگ دست تہا [illegible] ابن حیوس مذکور کی پاس یہہ دو شعر لکہکر بہیجی

چہٹی صدی کی شاعر

لم یبق عندی ما یباع بحبّۃ	وکفاک عنّی منظری عن مخبری
الا بقیۃ ماء وجہ صنتھا	عن ان تباع واین این المشتری

ابن دیوسس نی دیکہکر کہا کہ اگر کہتا وانت نعم المشتری اچھا ہوتا یہہ اصطلاح بجای این این المشتری کی دیی اور حاجت اوسکی شعرون کی ذکر کرنیکی نہین کیونکہ دیوان اوسکا مشہور ہی پیدا ہوا اوسکی درمیان سنہ ہجری کی دمشق مین ہوئی گیا رہوین تاریخ رمضان سنہ ہجری مین درمیان دمشق کی فوت ہوا بعضی کہتے ہین کہ سترہوین رمضان کو فوت ہوا قول اول اصح ہی

جمال الملک

علی ابن افلح شاعر مشہور ہی یہہ شاعر بہت ماہر اور ظریف خوش اسلوب کثیر الہجا بغیہ ناجی تہا خلفا کی اسنی بہت مدح کی ہی بہت شہرو نمین پہرا ہی بڑی بڑی اسردار ونسی ملاقات کی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکا دیوان دیکہا ہی متوسط ہی نہ بڑا ہی نہ چہوٹا یہہ دیوان آپ جمع کیا ہی اور خطبہ بہی اپنی آپ ہی اوسکا لکہا ہی یہہ تین شعر اوسکی شعر نبائی ہجو مین ہین سے

استغفر اللہ من نظم القریض فقد	اقلعت عنہ فمالی فیہ من ارب
اذ لست انفک من نظم اذا فرغ	اسا ینغض عندی لذۃ الادب
اذا صدقت بہجو الناس خفتھم	وان مدحت حشیت اللہ من کذب

درمیان سنہ یا سنہ یا سنہ ہجری مین فوت ہوا اوسکی بہت اچہی اچہی شعر ہین

ابو الحسن بصری

اسد اللہ بن سنان ابن سلیمان ابو الحسن بصری اسماعیلی باطنی مدعی خلافت اور حاکم چند قلعجات اسماعلیہ کا تہا ۔ ذہبی کہتا ہی کہ یہہ شخص ادیب اور متفنن اور عالم علم فلسفہ کا

چہٹی صدی کی شاعر

اخباری اور شاعر او شیطان انسانو نمین تہا اوسکی حال مین پانچ ورق درمیان تاریخ کبیر کی
پہنچی ہی قلعہ کیف مین درمیان محرم ۵۹۶ ہجری کی فوت ہوا اوسکی شعر وہ جو اوسنی ملک ناصر
صلاح الدین یوسف ابن ایوب کی حقمین لکہی تہی یہہ ہین سه

ما للرجال لامرهال مفضعه ... ما مر قط علی قلبی توقعه
یا ذالذی یفراح السیف هددنا ... لا قام مصرع جبنی حین تصرعه
قام الحمام الی البانی یهدده ... واستصرحت باسود البر اصبعه
ومن لیسد فم الافعا باصبعه ... فهو العلیم بما یلقاه اصبعه

الحرانی

محمد بن عبد الله بن عباس ابن عبد الحمید ابو عبد الله حرانی اوسنی حدیث کی بہی سماعت
کی ہی بہت لطیف وظریف آدمی تہا اوسنی ایک کتاب مسمی وحیۃ الادبا جمع کی ہی ابن جوزی
کہتا ہی کہ اوسی ایک روز مینی ملاقات کی بہت دیر تک بیٹہارہا آخر کو لاچار ہوکر مینی کہا کہ بہت
دیر ہوئی اب مین جاتا ہون اوسنی یہہ شعر اپنی میری سامنے پڑہی سه

لئن سمیت ابراما وثقلا ... زیادته رفعت بهن قدری
فما ابرمت الا حبل ودی ... ولا ثقلت الا ظهر شکری

کسی مہینی ۵۹۶ ہجری مین فوت ہوا

الآبله

ابو عبد الله محمد بن بختیار معروف بنام ابله شاعر بغدادی ہی وہ ادیب کامل اور ظریف
اور بالاک آدمی ہی لشکریون کا سا لباس پہنا کرتا تہا اوسکی شعر بہت اچہی مشہور مین
دیوان اوسکا لوگون کی پاس موجود ہی ابلہ اوسکو بسبب فرط ذکاء کی باعتبار اسم مقلوب کی
کہ عکس نہند نام زنگی کافور کہا کرتی تہی کیونکہ کتاب کشف الحال فی وصف الخال مین

جہٹی صدی کی شاعر

شیخ صلاح الدین صفدی نی کہا ہی کہ ابہ اوسکو بسبب فرط ذکا و عقلمندی کی کہا کرتے تہے - ایک لونڈی کو وہ چاہا کرتا تہا ایک روز اوسکی گہر گیا گہر مین نہ پایا اوسکی دروازہ پر یہہ شعر لکہہ آیا سہ

دارك يا بدر الدجى جنه | بغير ها نفسي ما تلهو ا
وقد روي في خبر انه | اكثر اهل الجنة البله

ذہبی نے کتاب عبر مین لکہا ہی کہ یہہ شخص مذکور جمادی الاخر ۵۷۹ ہجری مین فوت ہوا

عماد کاتب

وزیر و علامہ عصر ابو عبد اللہ محمد ابن محمد حامد بن محمد صفہانی معروف بکنیت ابن اخی العزیز ذہبی کہتا ہی کہ درمیان ۵۱۹ کی اصفہان مین پیدا ہوا بعد ازین علم فقہ ابن رزاز سے پڑہا علم فقہ اور علم خلاف - اور عربیہ مین بہت مہارت پیدا کی - اور علی بن الصباغ سے حدیث کی سماعت کی بعد ازان انشا کی طرف توجہ کرکے خطوط اور مراسلات و نظم لکہنے مین استعداد معقول بہم پہونچائی اسباب مین وہ فوقیت حاصل کی کہ کوئی اوسکی زمانہ مین اوسسے لگانہ کہاتا تہا بعد ۵۶۲ ہجری کی دمشق مین آیا بہ منشی مقرر ہوا اوسکی نظم و نثر سے تمام سلطنت کو رونق حاصل ہوگئی اور اوسنے بہی بہت ترقی حاصل کی صلاح الدین کی خاندان مین بڑا مرتبہ اوسکا ہوا بعد ازان اوسنے کتاب دبیہ تصنیف کین اول تاریخ ماہ رمضان ۵۹۷ ہجری مین فوت ہوا قبرستان صوفیون مین مدفون ہوا اوسکی تصنیف سی خریدہ ہی جسمین اکثر شعرا کا حال لکہا ہی - اور ایک کتاب برق شامی اوسمین ملک عادل ہماری سلطان الدین کی مدح مین جو شروع رجب ۵۷۸ ہجری مین قصیدہ لکہی ہین اوسمین کی یہہ شعر ہین سہ

لولم یجد بالروح فال حبیبه | سنت المحب من السماح نصیبه

ما شح ذو کلف علی احبابه   بالروح الا فانه مطلوبه
انتم عددتم من ذنوبی عندکم   ما کان اسعد من تعد ذنوبه

علی ابن عبید

علی ابن عبید بن عبد الرحمن العبار شکوری معروف بابن مرین اسکا ذکر سخاوی نی ضوء مین کیا ہی وہ کہتا ہی کہ بعد ایک قرن کی تہوڑی ہی عرصہ بعد وہ پیدا ہوا اور نظم لکہنے کا اوسکو شوق ہوا جو لکہتا تہا سوا نظم کی اور کچہہ نہ بہاتا تہا یہہ دو شعر اوسکی ہین سے

اقول لظبیة ملکت فوادی   طوال الدهر وهی به مقیمه
قتلت الصب بالهجران قالت   انقتل بالجفا وانا سلیمه

اسکی شعر بہت مشہور ہین شروع ماہ رمضان سنه [illegible] ہجری مین ستاسی برس کا ہو کر فوت ہوا

ابو اسحاق

ابراہیم بن ابی الفتح بن عبد اللہ بن خفاجہ اندلسی شاعر ہی اوسکا ذکر ابن بسام نی درمیان ذخیرہ کر کی بہت تعریف اوسکی کی ہی اور کہا ہی کہ وہ اندلس کی شرق مین رہتا تہا اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت اچہا ہی یہہ شعر اوسکی ہین سے

وعشی انس اضجعنی نشوة   فیه تمهد مضجعی وتدمث
خلعت علی به الاراکة ظلها   والغصن یصغی والحمام یحدث
والشمس تجنح للغروب مریضة   والرعد یرقی والغمامة تنفث

وله

انوی بحلی من شبابک اهیلی   فوقفت اندب مثله رسماً عافیاً
مثل العذار هناک نؤیاً دائراً   واسودت الخیلان فیه اثافیاً

ابو اسحاق مذکور جزیرہ شقر مین جو مضافات بلنسیہ سی ہی بلاد اندلس کی متعلقات مین

وارہی

واقع ہی درمیان ۴۴۱ھ ہجری کی پیدایش اوسکی ہی اوسمین درمیان ۵۲۴ھ ہجری کے
چوتھی ماہ شوال روز یکشنبہ کو فوت ہوا

الغزّی

ابو اسحاق بن ابراہیم بن یحیی بن عثمان بن محمد کلبی اشہبی ہی ابن نجار نی تاریخ بغداد
مین لکھا ہی کہ ابراہیم مذکور شاعر مشہور ہی — حافظ ابن عساکر نی بہی تاریخ دمشق
مین اوسکا حال لکھا ہی وہ کہتا ہی کہ شاعر مذکور نی دمشق مین داخل ہوکر علم فقہ نصر
مقدسی سی ۴۸۱ھ مین سیکہا اور بغداد مین داخل ہوکر مدرسہ نظامیہ مین بہت برس
اقامت کی وہان مرثیہ اور مدح مدرسین وغیرہ کی بہت کی ہین — پہر خراسان مین آیا
وہان کی سردارون کی مدح کی اسی سبب سی بہت جاتی پر اوسکا شعر پہیل گیا جنید قطبی
اوسکی لکہکر او تعریف کی کی کلام تمام کی — شاعر مذکور کا ایک ایک دیوان شعر کا ہی آپ
اوسنی جمع کیا ہی اور خطبہ مین بیان کیا ہی کہ ایک ہزار شعر اسمین موجود ہی — اور عماد
کاتب اوسکی حال مین یہہ لکہتا ہی کہ اوسنی بہت ملکون کا سفر کیا گرد نواح خراسان کے
پہرا کرمان مین گیا بہت لوگون سے ملاقات کی ناصر الدین مکرم بن علا وزیر کرمان
کی مدح قصیدہ بائیہ سی کی جسمین کا یہہ ایک شعر ہی ؎

حملنا من الایّام ما لا نطیقه　　　کما حمل العظم الکسیر العصائبا

اور چہوٹی ہونی رات کی مین یہہ شعر بہت لطیف ہی ؎

ولیل رجونا ان یدبّ عذاره　　　فما اختطّ حتی اذا صار بالفجر شائبا

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اوسکی قصیدی بہت اچہی اور نادر ہین ازانجملہ یہہ شعر ایک قصیدہ کے
بہت خوب ہین ؎

اشارته منك تغنینی واحسن ما　　　ردّ السّلام غداة البین بالعنم

حتی اذا اطاح عنها المرط من دهش | والحل بالنظم عقد السلک فی الظلم
تبسمت فاضاء اللیل فالتقطت | حبات منتثر فی ضوء منتظم

غزی یہ مذکور ریہ میان غزہ جو ایک بحر شام کی کنارہ پر اعمال فلسطین سے ہے واقع ہی اور جہین ہاشم جد نبی صلعم کی قبر ہی پیدا ہوا سنہ ۴۴۱ہ مین اوسکی پیدایش ہوئی اور سنہ ۵۲۴ہ ہجری مین درمیان مرو اور بلخ کی جو کہ بلاد خراسان ہی فوت ہوا وہان سے اوسکا تابوت لاکر بلخ مین دفن کیا وقت وفات کی یہہ شخص کہتا تہا کہ تین سبب سے مین اپنی مغفرت کا خداسی امیدوار ہون ایک یہہ کہ مین ہم وطن امام شافعی کا ہون — دوسری یہہ مین پیرانا اور بڈہا استاد ہون تیسری یہہ کہ اوسکی بخشش کا امیدوار ہون — قول مولف میری نزدیک دو دلیلین اوپر بیفایدہ ہین البتہ تیسری وجہ صرف امیدواری کی بیشک موجب مغفرت ہی

ابن خازن

ابو الفضل احمد بن محمد بن الفضل بن عبد الخالق معروف بکنیت ابن خازن کاتب اور شاعر دنیا ربیع ہی بغداد مین پیدا ہوا اوسی شہر مین وفات پائی یہہ شخص فاضل اور بڑی قسمت والا اپنی زمانہ کا یگانہ تہا وہ باپ ابو الفتح نصر اللہ کاتب مشہور کا ہی اوسنے مقامات کی بہت نسخی لکہی ہین وہ نسخی لوگون کے پاس موجود ہین اپنی باپ کی بہی اوسنے شعر جمع کر کی ترتیب دیوان کی وہ بہت اچہی شعر مین از انجملہ یہہ شعر ہین —

من لیستقم بحیوم مناہ و من یزغ | یختص بالاعساف و التمکین
انظر الی الالف استقام ففاتہ | عجم و فاز بہ اعوجاج النون

ولہ ایضاً

من لی باسمر مجبوہ بمثلہ | فی لونہ والقد والعسلان
من رامہ فلیدرع صبرا | علی طرف السنان وطرفۃ الوسنان

راح الصبی تثنینا کلاسح الصبا | سکران بی من حبہ سکران
طرف کطرف حاضح مرح منی | ارسلت فضل عنانہ عنانی

یہ شعر اوسکی مضامین نیک سی بہر ہین اوسنے ماہ صفر ۵۸۱ھ ہجری مین وفات پائی عمر اوسکی سینتالیس برس کی تہی حافظ ابن جوزی اپنی کتاب منتظم مین کہتا ہی کہ ۵۸۱ھ ہجری مین وہ فوت ہوا

ابوبکر احمد

ابوبکر احمد بن محمد بن حسین ارجانی ملقب بلقب ناصح الدین قاضی تستر اور لشکر مکرم کا تہا اوسکی شعر بہت نادر اور خوب ہوتی تہے عماد کاتب اصبہانی نے اپنی کتاب خریدہ مین اوسکا ذکر یہہ کیا ہی کہ ارجانی مذکور عنفوان شباب مین درمیان مدرسہ نظام الملک کے فقہا مین تہا اور شعر کہتا اوسنے آخر وقت عہد نظام الملک مین اختیار کیا شاید کہ وہ سال حسین اوسنے شعر گوئی کی رغبت کی ۵۴۴ھ تک رہا اور او پرہون آخر عہد نظام الملک تک یعنی ۵۴۴ھ ہجری تک اوسکو شوق رہا وہ عہدہ قضات پر درمیان لشکر مکرم کے مامور تہا وہ خود بہی نیک بخت اور بڑا شریف تہا شعر اوسکی بہت ہین وہ دیوان جو اوسکا جمع ہوا دسوان حصّہ بہی اوسکی اشعار مین سے نہین ہی — پیدایش اوسکی ارجان مین ہوئی — مقام اوسکی بود و باش کا تستر ہی — یہہ شعر اوسکی دیوان سے ابن خلکان نے نقل کی ہی جو لکہے جاتی ہین سہ

من النوائب انّنی | فی مثل ھذا الشغل نائب
ومن العجائب انّ لی | صبراً علی ھذی العجائب

چونکہ وہ فقیہ تہا اور شعر بہی کہتا تہا اسلئے اپنی تعریف اور بیان اوصاف کرتا ہی سہ

انا اشعر الفقہاء غیر مدافع | فی العصر او انا افقہ الشعراء

شعر إذا ما قلت دونه الوری — بالطبع لا بتکلف الالقاء
کالصوت فی ظلل الجبال اذا علا — للسمع هاج تجاوب الاصداء

ولہ ایضاً

شاور سواك اذا نابتك نائبة — یوماً وان کنت من اهل المشورات
فالعین تنظر منها ما دنا ونأی — ولا تری نفسها الا بمرآت

اوسکا ایک دیوان بھی ہی پیدا ایش اوسکی درمیان سنہ ۴۶۰ ہجری کی — اور وفات ماہ ربیع سنہ ۵۴۴ھ درمیان شہر تستر کی یا لشکر مکرم کی ہوئی

ابن منیر

ابو الحسین احمد بن منیر بن احمد بن مفلح طرابلسی لقب اوسکا مہذب الدین ہی یہہ شخص اکابر زمانہ کے اور شاعر مشہور اپنی وقت کا تھا صاحب دیوان ہی اوسکا باپ غزلین بازار مین طرابلس کے گایا کرتا تھا جب یہہ پیدا ہوا اسکو قرآن حفظ کروایا اور علم لغت سکھلایا اور ادب پڑہایا اور شعر کہنا اوسنے سیکھا پہر وہ دمشق مین جاکر رہا مگر یہہ شخص عقیدہ رفض کا رکھتا تھا ہجو بہت صحابہ کی کرتا تھا زبان اوسکی بہت گندہ تھی جب یہہ اوصاف اوسکی مشہور ہوئی بوری بن اتابک طغتکین حاکم دمشق نے اوسکو قید کیا پہر بعد مدت کی ارادہ کیا کہ زبان اوسکی کاٹ ڈالون لوگون نی اوسکی واسطے شفاعت چاہی چنانچہ اوسنے مان لیا اور اس حرکت سے باز رہا — درمیان اوسکی اور درمیان ابو عبد اللہ بن نصر بن صغیر معروف بکنیت ابن قیسرانی کی مکاتبات اور مہاجات ایسی کہ برابر کی یار وہین ہوا کرتی ہین چہل رہتے تہے یہہ اوسکی شعر ایک قصیدہ کی ہین —

واذا الکریم رای الخمول نزیله — فی منزل فالحزم ان یترحلا
کالبدر لما ان تضاءل جد — فی طلب الکمال فحازه متنقلا

چہٹی صدی کی شاعر

سفہا لحلمك ان رضیت لشرب	رنق ویرزق الله قیدہ الاٴ البلاد
ساہمت علیك مرعیشك قاعدًا	افلا فلیت بہن ناصیة الفلاد

ولہ ایضا

انکرت مقلتہ سفك دمی | وعلا وجنتہ فاعترفت
لاتخالوا خالہ فی خدہ | قطرۃ من دم جفنی نطفت
ذاك من نار فواد یحبذوۃ | فیہ ساخت اونطفت نرطفت

اشعار اوسکی بہت لطیف اور سب سی بہتر ہیں پیدایش اوسکی سنہ ۳۹۴ ہجری میں درمیان طرابلس کی ہوئی — وفات اوسکی ماہ جمادی الاخر سنہ ۴۵۷ ہجری میں ہوئی قبر اوسکی جبل جوشن ایك پہاڑ ہی اوسکی مشہد میں ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ میں اوسکی قبر پر یہہ شعر لکھی ہوئی دیکھے ہیں ــ

من زار قبری فلیکن موقنا | ان الذی القاہ یلقاہ
فیرحم الله من زار نی | وقال لی یرحمك الله

قاضی رشید

قاضی رشید ابو الحسین احمد بن قاضی رشید ابو الحسن علی قاضی رشید ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حسین بن زبیر غسانی اسوانی فاضل اور عالم اور رئیس آدمی تہا اوسنے ایك کتاب الجنان اور ریاض الاذہان تصنیف کی ہی اس کتاب میں بہت فضلا اور ادبا کا حال لکہا ہی —
ایك دیوان بہی اوسکا ہی وہ درمیان قاہرہ کی سنہ ۵۶۲ ہجری ماہ رجب میں فوت ہوا اوسکی بدن کا چہرہ سیاہ تہا اپنی زمانہ میں علم ہندسہ اور ریاضی اور علم شرعیہ میں اور ادب اور شعر گوئی میں اپنا نظیر نہ رکہتا تہا یہہ اوسکی شعر ہیں ــ

جلت لدی الرزایا بل جلت ہمتی | وہل یضر جلاء الصارم الذکر

غیری یغیرہ عن حسن شیمتہ | صرف الزمان وما یاتی من الغیر
لو کانت النار للیاقوت محرقہ | لکان یشتبہ الیاقوت بالحجر
لا تغرون باطاری وقیمتھا | فانما ھی اصداف علی درر
ولا تظن جفاء النجم من صغر | فالذنب فی ذاک محمول علی البصر

ابو الصلت

امیہ بن عبد العزیز بن ابی الصلت اندلسی دانی فاضل علوم ادبیہ اور عربیہ کا گذرا ہی اوسنے ایک کتاب مسمی حدیقہ اسلوب یتیمۃ الدہر پر تصنیف کی ہی فن حکمت چونکہ بہت جانتا تھا اسلئی اوسکو ادیب حکیم کہا کرتے تھے علوم متقدمین جانتا تھا اندلس سی نقل کر کی ثغر الاسکندریہ مین جا بسا تھا اوسکی شعر مین سے

اذا کان اصلی من تراب فکلھا | بلادی وکل العالمین اقاربی
ولا بد لی ان اسأل العیش حاجۃ | تشق علی شم الذری والغوارب

ولہٗ

ومہفہف ترکت محاسن وجہہ | ما مجہ فی الکاس من ابریقہ
ففعالھا من مقلتیہ ولونھا | من وجنتیہ وطعمھا من ریقہ

شعر اوسکی بہت اچھی ہین آخر وقت زندگی مین درمیان شہر مہدیہ کی جا کر رہا اسی شہر مین بروز دوشنبہ شروع سال ۵۲۹ھ دسوین ماہ محرم کو فوت ہوا

تقیہ

یہہ عورت والدہ علی کی مسماۃ تقیہ بنتی ابو الفرج غیث بن علی بن عبد السلام بن محمد بن جعفر سلمی ارمنازی صوری کی آبا و احداد اس عورت کی رہنی والا صور کی ہین یہہ عورت بڑی فاضلہ تھے اسکی شعر او رقصاید اور قطعی بہت اچھی ہین — وہ حافظ ابو طاہر

چھٹی صدی کی شاعر

احمد بن محمد سلفی اصفہانی کی صحبت میں مدت تک ثغر اسکندریہ میں رہی اوسنے اس عورت کا ذکر کیا ہی اور اپنی مسودات میں لکھا ہی کہ ایک روز میری گھر میں وہ آئی میری اونگلی چاکو سے کٹ گئی تھی اوسمیں سے لہو نکلنے لگا ایک لونڈی سے نے جلدی سی اپنی اوڑھنی میں سے ایک ٹکڑا کپڑے کا جلدی سے پھاڑ کر مجکو دیا اوسپر وہ کپڑا میں نے باندھا مسماۃ تقیہ بھی دیکھ رہی تھی اوسنے یہہ شعر بناکر فی البدیہہ پڑھی ؎

لو وجدت السبيل جدت بخدي — عوضا عن خمار تلك الوليدة

كيف لي ان اقبل اليوم رجلا — سلكت دهرها الطريق الحميدة

سوا اوسکی اور بھی اوسکی اشعار بہت اچھی ہیں پیدائش اوسکی ماہ صفر ۵۰۵ ہجری میں درمیان دمشق کی ہوئی — ابن خلکان کہتا ہی کہ میں نے حافظ مذکور کی ہاتھ کا لکھا ہوا دیکھا ہی وہ کہتا ہی کہ ماہ محرم سنہ مذکور میں پیدا ہوئی تھی اوایل ماہ شوال ۵۷۹ ہجری میں فوت ہوئی

ابو المیمون

ابو المیمون مبارک ابن کامل بن علی ابن مقلد بن نصر ابن منقذ کنانی ملقب بلقب سیف الدولہ مجاہد الدین سلطان صلاح الدین کی وقت امراء میں سے تہا اور بڑا شاعر ماہر و ظریف تہا قلعہ شیزر میں درمیان ۵۲۶ ہجری کی پیدائش اوسکی ہوئی اوسکی یہہ دو شعر ہیں ؎

ومعشر يستحل الناس قتلهم — كما استحلوا دم الحجاج في الحرم

اذا سفكت دما منهم فما سفكت — يداي من دمه المسفوك غير دم

ابن التعاویذی

ابو الفتح محمد بن عبید اللہ کاتب جوہری معروف بکنیت ابن التعاویذی باپ اوسکا ابن مظفر کا غلام تہا اوسکا نام نشتکین تہا اوسکی باپ نے اوسکا نام عبید اللہ رکہا اوسکی اشعار میں شیرینی الفاظ اور رقت و باریکی مضامین اور خوشی الفاظ بہت ہی تمام جہان میں اوسکی نظم مشہور ہوئی

چہٹی صدی کی شاعر

اورسب عراق پر اوسنے نوبت حاصل کی اوایل چہٹے قرن مین درمیان عراق کی پیدا ہوا سنہ ہجری مین
بینسٹہ کا ہوکر فوت ہوا اوسکی شعر یہہ ہین ـــ

لو یبق فیك لمشتاق اذا وقفا ۔۔۔ الا ادكار زمان یبعث الاسفا

ونظرة ربما ابلیت بابدها ۔۔۔ والطرف ینکر من معناك ما عرفا

یا منزلا باللّوی اقوت معالمه ۔۔۔ لم یعف شوقی الی سکانه وعفا

لولاك ما هاجنی نوح الحمام ولا ۔۔۔ هفا بی الشوق علویا اذا خطفا

نعاویذی اسکو اسواسطی کہتے ہین کہ وہ تعویذ بہت لکہا کرتا تہا اور اوسکا باپ منتر اور جادو کیا
کرتا تہا ابن سمعانی کہتا ہی کہ مینے اوسسے پوچہا کہ توکب پیدا ہوا تہا اوسنے کہا کہ درمیان
سنہ ۲۷۶ ہجری کی کرخ مین پیدا ہوا تہا

ابن المعلّم

یکانہ روزکار ابوالغنایم بن معلم شاعر عراق کا ہی نام اوسکا محمد بیٹا فارس واسطی کا ملقب بلقب نجم
الدین وہ بہت نیک بخت تہا یہہ بہی ایک شخص اون شعرا مین سے جنکا شعر مشہور ہوکر پہیل گیا ہی
تمام عمر اوسنے نظم شعر مین ہی کہوئی اکثر غزل کہتا تہا اور مدح بہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے
مشایخ بطایح سے یہہ سنا ہی کہ اس شخص کو غزلین اون فقیرون کی جنکو سید رفاعی کی فقیر کہتے
ہین وہ گزر کلا یا کرتے ہین یاد تہین چنانچہ یہہ حالت تہے کہ کوئی غزل ایسی نہ ہوتی تہی جو یہہ شخص
کہتا تہا اور وہ یاد نہ کرتے تہے اوسکا بہت اعتقاد وہ فقیر کیا کرتے تہے ـــ درمیان ابن معلم
مذکور اور ابن نعاویذی کی ہنسی وچہل اور کینے اور ہجو ہوا کرتی تہی سنہ ۵۹۲ ہجری مین شاعر مذکور فوت
ہوا نوی برس سے زیادہ عمر پائی پیدایش اوسکی ستروین تاریخ جمادی الآخر سنہ ہجری مین
ہوئی تہے ـــ ہرات بضم ہا ایک گانو ہی اعمال نہر جعفری سے درمیان اوسکی اور درمیان
واسط کی دس فرسنگ کا فاصلہ ہی وہ گانو اوسکا وطن اور مسکن تہا یہانتک کہ اوسجا ہی مذکور مین

چھٹی صدی کی شاعر

وفات پائی یہہ شعر اوسکے ہیں

مایرید العذال و اللوام   امقلما فی العواد لا مقام

مل الی زامة فلا الاجزع الاجرع   حسنا ولا البشام المبشام

کیف یحی معالم الحب والا ثار   فیہا کانہا اعلام

فلان کانت المعانی کما قیل   فاین الهوی واین الخیام

ولعمرها ان الوقوف علی غیر   دیار بہا الحبیب حرام

ابو علی

ابو علی حسن بن سعید بن عبید اللہ بن بندار بن ابراہیم الشاتانی ملقب بلقب علم الدین فقیہ آدمی تہا مگر علم ادب اور شعر اوسپر غالب ہوگیا تہا اوسیکی سبب شہرت بہی پائی اپنا وطن چھوڑکر موصل میں آرہا تہا بغداد میں بہت آیا جایا کرتا تہا وزیر ابو المظفر ابن ہبیرہ اوسکا بہت اکرام اور اعزاز کیا کرتا تہا ۔ عماد کاتب نے اوسکا ذکر درمیان خریدہ کی کیا ہی چند شعر اوسکی ذکر کئی ہیں اور کہا ہی کہ سلطان صلاح الدین کی مدح اوس قصیدہ سے کہ حسبین کی یہہ شعر ہیں ؎

اری النصر معقودا برایاتک الصفر   فسر وافتح الدنیا فانت بہا احری

ازانجملہ

یمینک فیہا الیمن والیسر فی الیسری   فبشری لمن یرجوا الندی منہما بشری

پیدایش اوسکی درمیان سنہ ۵۱۰ ہجری کی ہوئی اور شعبان سنہ ۵۹۹ ہجری میں درمیان موصل کے فوت ہوا

بارع

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن عبد الوہاب بن احمد بن محمد بن حسین بن عبد اللہ بن قاسم

چھٹی صدیکی شاعر

بن عبید الله بن سلیمان بن وہب وزیر حارثی — اولاد حرث بن کعب بن عمر الدیا سے ملہ ریی مشہور بنام بارع شاعر مشہور اور ادیب بغدادی ہی وہ نحوی اور لغوی اور مقری ادیب بہت لوگون کو اوسکی ذات سی فایدہ ہوا خصوصًا قران شریف پڑہانی سی وہ خاندان وزارت سی تہا کیونکہ دادا اوسکا قاسم نے وزارت خلیفہ معتضد اور خلیفہ مکتفی بعد اوسکی کی ہی یہہ وہی شخص ہی جسنے اپنا نام ابن رومی شاعر رکہا تہا اور عبید الله بہی معتضد کا وزیر تہا — اور سلیمان ابن وہب بہی وزیر تہا اوسکی شہرت اوسکی حال کے لکہنے سے مخبر ہی اور بارع مذکور بہی فضلا مین سے گذرا ہی اوسکی تصنیفات بہت اچہی ہین اور تالیفات بہت نادر ہین ایک دیوان شعر کا بہی بہت تحفہ ہی — درمیان اوسکی اور درمیان شریف ابو علی ہہباریکی نوک جوک رہا کرتی تہے کیونکہ وہ دونو رفیق اور ہم صحبت تہے ایکدفعہ کا ذکر ہی کہ بارع مذکور کسی امیر کی سرکار مین ملازم ہوکر حج کرنے گیا جب حج کر کی مراجعت کی کئی دفع شریف مذکور اوسکے ملاقات کو گیا جب نہ پایا ایک بڑا قصیدہ خفگی امیز اوسکی پاس لکہہ کر بہیجدیا اوس قصیدہ مین اگر فحش نہوتا تو ذکر کیا جاتا لیکن صرف ایک شعر اوسکا لکہا جاتا ہی وہ یہہ ہی ؎

یا ابن ودی و ابن صنی و ابن ودّی	غیّرت طرفه الرّیاسة بعدی

جب بارع نے وہ قصیدہ پڑہا اوسکا جواب لکہا اوس جواب مین بہی فحش ہی لیکن اول کے یہہ شعر ہین ؎

وصلت رقعة الشریف ابی یعلی	فحلّت محل لقیاه عندی
فتلقّیتها باهلًا وسهلًا	ثم الصقتها بطرفی وخدّی
نفنضب الخیام عنہا فما	ظنك بالصّاب اذ یشاب بشهد

بن

بین حلو من العتاب ومر	هو اولی به وهزل وجد
وتجنّ علیّ من غیر جرم	علام یکاد یخرق جلدی
یدعی انّنی خبثت وقد زار	مرارًا احشاه من قبیح رد
ثم ودع ذا امّا للریاسة والمجد	این لی من حسل انف وشقد
فبماذا اعلنت بالله الّا	قد تنکرت او تغیرت عهدی
من ترانی ام عامل ام وزیر	لامیر ام عارض للجند

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی پیدایش اوسکی دسوین تاریخ ماہ صفر سنہ ۵۱۹ ہجری مین ہوئی بغداد مین پیدا ہوا — بروز شنبہ ستروین تاریخ جمادی الآخر یا پہلی کو سنہ ۵۸۴ ہجری مین فوت ہوا آخر عمر مین اندہا ہوگیا تہا

العمید طغرائی

عمید فخر الکتاب ابو اسماعیل حسین بن علی بن محمد بن عبد الصمد ملقب بہ مؤید الدین اصفہانی منشی معروف بنام طغرائی تہا یہہ شخص بہت فضل اور علم اور لطافت طبع رکہتا تہا اپنی ہم عصرون پر نظم نثر مین فوقیت لیگیا تہا اور شعر بہی خوب لکہتا تہا۔ سمعانی نے اوسکا ذکر کتاب الانساب مین کیا ہی بہت تعریف اوسکی لکہی ہی اور ایک قطعہ بہی اوسکی شعر و نظم کا لکہا ہی وہ کہتا ہی کہ یہہ شاعر سنہ ۵۱۸ ہجری مین مقتول ہوا طغرائی مذکور کا دیوان بہت اچہا ہی اچہی اشعار ہین۔ اوسکی ایک قصیدہ اوسکا لامیۃ العجم مشہور ہی یہہ قصیدہ درمیان بغداد کی سنہ ۵۰۵ ہجری مین بنایا تہا اپنی حال کو اوسمین بیان کرتا ہی اور زمانہ کا شکوہ بہت کیا ہی اوسکا اول یہہ ہی

اصالة الرأی صانتنی عن الخطل	وحلیة الفضل زانتنی لدی العطل

یہہ بہت بڑا قصیدہ ہی ۶۰ شعر اسمین ہین ہر ایک شعر مین بہت عمدہ کیفیت ہی اگر بڑا نہوتا تو اوسکا ذکر کیا جاتا مگر لوگون کی پاس بہت موجود ہین بارہ شعر اوسکی یہہ ہین —

چھٹی صدی کی شاعر

یا قلب مالک والھوی من بعدھا — طاب السلو واقصر العشاق

اوما بدالک فی الافاقۃ والاولی — نازعتھم کاس الغرام افاقوا

مرض النسیم وصح والداء الذی — تشکوہ لایرجی لہ افراق

وھدا خفوق البرق والقلب الذی — تطوی علیہ اضالعی خفاق

و لہ ایضا

اجما البکایا مقلتی فانی — علی موعد للبین لاشک واقع

اذا جمع العشاق موعدھم غدا — فوا خجلتا ان لم تعنی المدامع

عماد کاتب نے درمیان کتاب نصرۃ الفترۃ او عصرۃ الفطرۃ کی جو ایک تاریخ دولت سلجوقیہ کی بیان میں ہی یہہ ذکر کیا ہی کہ طغرائی مذکور بنام استاذ مشہور ہوگیا تہا اور وہ سلطان مسعود بن محمد سلجوقی کا موصل میں وزیر تہا — جبکہ درمیان مسعود اور اوسکی بہائی سلطان محمود کی قریب ہمدان کی لڑائی ہوئی اور محمود نے فتح پائی اول سب سے وزیر مذکور یعنی استاذ ابو اسماعیل وزیر مسعود کا پکڑا گیا سلطان محمود کی وزیر کو خبر کی گئی کہ مسعود کا وزیر گرفتار ہوا اوس محمود کے وزیر کا نام نظام الدین ابو طالب علی بن احمد بن حرب سمیرمی تہا اسمی شہاب اسعد نے جو کہ اوس وقت میں بطور نیابت منشی نصیر کی کا طغرائی کرتا تہا یہہ عرض کی کہ یہہ شخص ملحد یعنی وزیر مذکور کافر ہی — محمود کی وزیر نے حکم دیا کہ جو ملحد ہوا اوسکو قتل کرو فوراً مقتول ہوا یہہ اوسپر واقع میں ظلم ہوا کہ بدون تحقیق مارا گیا لوگ بہی بسبب اوسکی خوف کی کچہ نہ کہہ سکے کیونکہ وہ لوگ بہی ظالم تہا یہہ واقع سنہ ۵۱۳ ہجری میں ہوا بعضے سنہ ۵۱۴ بیان کرتے ہیں بعضے سنہ ۵۱۸ ہجری کہتے ہیں بہر تقدیر اوسکی عمر ساٹہہ برسکی سنہ اور ایک شعر سی اوسکی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ستاون برسکی عمر پائی اوسکی بچہ پیدا ہوا تہا جب اوسنے یہہ شعر کہا تہا

ھذا الصغیر الذی وافی علی کبری — اقر عینی ولکن زاد فی فکری

تمت

چہٹی صدی ع

سبع وخمسون لو مرّت علی حجر   لبان تاثیرہ فی ذلک الحجر

مگر یہہ نہین معلوم کہ بعد اسکی کتنے روز یا کئی برس زندہ رہا — طغرائی اوسکو کہتے ہین جو طغرا لکہنے پر مامور ہو — کہتے ہین کہ بروز سہ شنبہ سلخ صفر ۵۱۶ھ ہجری مین سلطان محمود کی وزیر کو قتل کیا اوسکی ایک غلام نے کیونکہ اوسنے اوسکی آقا کو مروایا تہا اوسکا بدلا لی لیا

حیص بیص

ابو الفوارس سعد بیٹا محمد کا وہ بیٹا سعد بن صیفی تمیمی کا ملقب بلقب شہاب الدین معروف بنام حیص بیص شاعر مشہور ہی یہہ شخص فقیہ شافعی مذہب تہا قاضی محمد بن عبد الکریم وزان سی علم فقہ اوسنے پڑہا اور مسایل الخلاف بہی اوسنے کلام کئی مین الا علم ادب اور نظم نہایت اوسکو بہت مرغوب تہا لیکن اسمین بہی بڑا رتبہ پیدا کیا الفاظ پاکیزہ مضامین مرغوب باندہتا تہا اوسکی رسایل بہت فصیح اور بلیغ ہین حافظ ابو سعید سمعانی نی کتاب ذیل مین اوسکا ذکر کیا ہی اور تعریف بہت کی ہی وہ کہتا ہی کہ اوسسے لوگون نے بہت روایتین سُنی ہین دیوان اوسکا پڑہتا ہی اور رسایل بہی سیکہے ہین بہت لوگون نی علم ادب سیکہا وہ اشعار عرب بہت جانتا تہا اور اختلاف لغات کا بہی اوسکو سب یاد تہا مگر کہتے ہین کہ اس شخص کو غرور بہت تہا اپنی تئین کہنچتا ہی رہتا تہا کسی سی بدون عربی کلام کی نہ بولتا تہا اور عربی ہی لباس پہنتا عربون کی ہی طور پر تلوار لٹکاتا عماد نی خریدہ مین ذکر کیا ہی کہ وہ ۵۴۲ھ ہجری مین فوت ہوا ابو القاسم بن فضل نے اوسکی طرز و روش مین یہہ شعر بنا کر اوسکی پاس بہیجے

کم تبادی وکم تطوّل طرطر   رک مافیک شعرۃ من تمیم

فکل الضّب واقرط الحنظل الیابس   واشرب ماشئت بول الظلیم

لیس ذا وجہ من یضیف ولا   یقری ولا یدفع الاذی عن حریم

جب ابو الفوارس نے یہہ شعر سنے اونکی جواب مین یہہ شعر بنائے

لا تفضح من عظیم قدر وان | کنت مشارا الیه بالتعظیم
فالشریف الکریم ینقص قدرا | بالتعدی علی الشریف الکریم
ولع الخمر بالعقول رمی الخمر | بتنجیسها وبالتحریم

شیخ نصر الله بن مجلی مشارف الصناعة جو کہ ایک ثقہ اور معتبر فرقہ اہل سنت وجماعت مین سے گذرا ہی وہ کہتا ہی کہ ایک شب کو حضرت علی ابن ابیطالب رح کو مینی خواب مین دیکہا مینی کہا یا امیر المومنین جس روز تمنی مکہ فتح کیا تہا اوس روز تمنے یہہ کہا تہا کہ جو کوئی ابو سفیان کی گہر مین امن لیگا او جا گہسیگا اوسکو امن ہوگی تمنے اونکی ساتہہ یہہ سلوک کیا اوسکی خاندان نے آپ کی بیٹی امام حسین کی ساتہہ کیا سلوک کیا حضرت علی کرم الله وجہہ نے ارشاد کیا کہ کیا تو نی ابن صیفی کے شعر نہین سُنے جو اوسینے اسی معاملہ مین بنائی ہین مینی کہا کہ مین ضرور سنونگا اس حال مین میری آنکہ کہل گئی ہین اوسی وقت دوڑا ہوا حیص بیص کی گہر آیا اوسکو پکارا جب وہ باہر آیا سب حال اسی کہکر سنایا وہ چیخ کر رونے لگا اور یہانتک رویا کہ بیہوش ہوگیا اور قسم کہا کر مجہسے یہہ کہا کہ آج ہی کی رات یہہ شعر والله مینی بنائی ہین کسیکو اطلاع ان پر نہین ہوئی وہ یہہ ہین ؎

ملکنا فکان العفو منا سجیة | فلما ملکتم سال بالدم ابطح
وحللتم قتل الاساری وطالما | غدونا علی اسری نعف ونصفح
فحسبکم هذا التفاوت بیننا | وکل اناء بالذی فیه ینضح

حیص وبیص اسکو اسواسطی کہتے ہین کہ ایک روز اوسینے لوگون کو اضطراب مین دیکہکر یہہ کہا تہا کہ یہہ لوگ کس حیص بیص مین پہنس رہین تبہی لقب اوسکا ہوگیا معنے حیص کی شدت اور بیص کی اختلاط ہین عرب بولا کرتے ہین کہ آدمی حیص وبیص مین پڑی ہوتی ہین یہی محاورہ اردو مین مستعمل ہی بروز چہار شنبہ چہٹی تاریخ شعبان ۵۷۴ھ مین درمیان بغداد کی صبح کی وقت

فوت ہوا قریش کی قبرستان مین جانب غربی مدفون ہوا

ابو المعالی

ابو المعالی سعد بن علی بن قسم بن علی بن قسم انصاری خزرجی وراق خطیری معروف کتاب فروش دانا آدمی تہا شعر بہت اچہا نظم کرتا تہا کئی مجموعہ اوسنے تالیف کئی ہین ازانجملہ ایک کتاب زینۃ الدہر او عصرۃ اہل العصر ہی اس کتاب کو ذیل دمیتہ القصر کی اوسنے بنایا ہی اپنی معاصرین کا حال معہ شعار کی اوسمین لکہا ہی اور متقدمین کا حال بہی ہی لوگون کے اشعار اور احوال سی مطلع تہا ایک کتاب اوسکی ملح الملح ہی اسی معلوم ہوتا ہی کہ کتنا کچہہ اوسکو عبور اور مہارت علوم ادب مین تہی یہہ اوسکی شعر ہین سہ

ومعذّر فی خدّه | ورد وفی فمه مدام
ما لان لی حتی تغشی | صبح سالفه ظلام
کالمهر یجمع تحت راکبه | ویعطفه اللّجام

وله ایضا

احدقت ظلمة العذار بخدیه | فزادت فی حبه حسراتی
قلت ماء الحیوة فی فمه العذب | دعونی اخوض فی الظلمات

وله

شکرت هوی من شفّ قلبی بعده | توقد نار لیس یطفی سعیرها
فقال بعادی عنک اکثر راحة | ولولا بعاد الشمس احرق نورها

اوسکی سب شعر اچہی ہین بروز دوشنبہ چہبیسون یا پندرہوین ماہ صفر ۵۲۵ ہجری کو درمیان بغداد کے فوت ہوا مقبرہ باب حرب مین مدفون ہوا

ابو الغارات طلائع

چہٹی صدیکی شاعر

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو الغارات طلائع بن رزیک ملقب بلقب ملک صالح وزیر مصر کا جوکہ منیہ بنی خصیب مضافات صوبہ مصر کا والی تہا — جبکہ ظافر اسمٰعیل مقتول ہوا اوسوقت محل کی عورتون نے صالح سے مدد طلب کی یہہ کہا تہا کہ عباس اور اوسکی بیٹی نصر کو جو دونو متفق اوسکے قتل پر تہے سزا دو اوسلئی صالح مذکور قاہرہ کیطرف گیا اوسکی ہمراہ عرب کے لوگ بڑی شجاع بہت کثرت سی تہے جب شہر کی پاس پہونچا اوسوقت عباس اور اوسکا بیٹا مع اوسکے بہاگ گئی ہمراہ اون دونو کی اسامہ بن منقذ بہی تہا کیونکہ وہ بہی اس قتل مین شریک تہا اور صالح نی شہر مین گہس کر وزارت پر قبضہ پایا یہہ حال ایام فایز مین گذرا اور خود مستقل ہوکر تدبیر بند و بست دولت کا کرنی لگا وہ انیسوین[۱۹] ماہ ربیع الاول ۵۴۹ھ ہجری مین وزیر ہوا تہا فاضل اور دلاور آدمی بڑا اسخی تہا — اہل فضل سے بہت خوشی اور ہنستی پیشانی سی ملاقات کیا کرتا تہا شعر بہت جید کہتا تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکا دیوان دیکہا ہی دو حصو مین ہی اوسکی یہہ شعر ہین —

کم ذا یرینا الدهر فی احداثه   عبرا وفینا الصد والاعراض

ننسی الممات ولیس یجری ذکره   فینا فتذکرنا به الامراض

وله

مشیبك قد نضا صبغ الشباب   وحل الباز فی وکر الغراب

تنام ومقلة الحدثان یقظی   وما ناب النوائب عنك ناب

وکیف بقاء عمرك وهو کنز   وقد انفقت منه بلا حساب

بعد وفات پانی خلیفہ فایز کی جبکہ عاضد بجای اوسکی گدی نشین ہوا صالح مذکور اوسیطرح سے وزیر رہا بلکہ اور عزت اوسکی بڑہ گئی — اور عاضد نی اوسکی بیٹی سے اپنا نکاح کیا اور یہانتک

صالح کا

— صالح کا اقتدار بڑہا کہ عاضد اوسکی قید او قبضہ مین ہو گیا آخر عاضد نی تنگ آکر یہہ تجویز کی
کہ کسی صورت سی صالح مذکور کو قتل کرنا چاہیئے چنانچہ اسلئے اوسنے چند آدمیون کو بہکا کر
گہر مین چہپا رکہا کہ جس وقت صالح گہر مین آوی یا گہر سے باہر جاوے فوراً اوسکو قتل
کر ڈالنا چنانچہ وہ لوگ جو کمین مین کہات لگا کر بیٹھے تہے رات کو چاہتے تہے کہ اوسپر حملہ
کرین اوسنے جلد کواڑ بند کر لیے اوس حال سی اطلاع اوسکو نہ تہی اور نہ ان لوگونکو غرض
صبح کو جب باہر نکلا اوسوقت اون لوگون نے چاروطرف سے ہجوم لاکر چہریان مارین کئی
زخم شدید آئی ایک زخم سر مین بہی آیا تہا مجروح ہوکر آواز دی اوسکی نوکر چاکر گہس آئی
دیکہا کہ آقا کا یہہ حال ہوا اون لوگون کو جنہون نے اوسکو قتل کیا تہا سب کو مارا اور اوسکو
اوٹہا کر گہر مین لیگئے وہان تہوڑی عرصہ زندہ رہکر فوت ہوا وہ دن دوشنبہ اونیسوین تاریخ
(رمضان ۵۵۶ ہجری کی تہے پیدایش ۴۹۵ ہجری مین ہوئی بعد اوسکی مرنے کے اوسکا
بیٹا محی الدین رزیک بروز سہ شنبہ یعنے دوسری روز اپنی باپ کی وفات کی وزیر ہوا جب
اوسکو خلعت وزارت ہوا اوسکا لقب عادل ناصر رکہا کیا صالح مذکور قاہرہ مین مدفون
ہوا پہر اوسکا بیٹا عادل وہان سے اوکہاڑ کر اور جانی پر لیگیا قرافہ کبری مین لیجاکر دفن
کیا اوس روز اوسکی تابوت کی ہمراہ سلطان عاضد تہا

ابو المنصور

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو منصور ظاہر بن قاسم بن منصور بن عبد اللہ بن خلف بن عبد الغنی جذامی
اسکندری معروف حداد شاعر مشہور ہی وہ اچہی شعرا مین شمار کیا جاتا ہی اوسکا ایک دیوان
بہی ہی شعر اوسکے بہت جید ہین مصر والون کی بہت مدح اوسنے کی ہی مشہور شعر اوسکی یہہ ہیں

لوکان بالصبر الجمیل ملاذہ	ماسح وابل دمعہ ودفا اذہ
مازال جیش الحب یغزو قلبہ	حتی وھی وتقطعت افلاذہ

لم یبق فیہ مع العذار بقیۃ ... الا رسیس یحتویہ جذاذہ
من کان یرغب فی السلامۃ فلیکن ... ابدًا من الحدق المراض عیاذہ
لا تخدعنک بالفتور فانہ ... نظر یضر بقلبک استلذاذہ
یا ایہا الرشأ الذی من طرفہ ... سہم الی حب القلوب نفاذہ
در یلوح بفیک من نظامہ ... خمر یجول علیہ من نباذہ
وقناۃ ذاک القد کیف تقومت ... وسنان ذاک اللحظ ما فولاذہ
رفقا بجسمک لا یذوب فاننی ... اخشی بان یجفو علیہ لاذہ

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی — اوسنے درمیان مصر کی ماہ محرم ۵۹۲ سنہ ہجری میں وفات پائی

ابو محمد عبد اللہ

ابو محمد کنیت نام عبد اللہ بیٹا محمد بن صارہ کا بکر اندلسی شنتر نی شاعر مشہور ہی یہہ شاعر ماہر ناظم و ناثر تہا مگر بدنصیب تہا اوسکا ذکر مصنف قلاید عقیان اور ابن بسام نی ذخیرہ میں کرکے بہت تعریف اوسکی کی ہی اور ذکر کیا ہی کہ ذلیل حرفوں پہچانا کیا کرتا تہا بعد مشقت اور محنت کی کسی عالم کی اوسکو کتابت نصیب ہوئی — اپنی حال میں یہہ کہتا ہی ؎

اما الوراقۃ فہی انکد حرفۃ ... اوراقہا وثمارہا حرمان
شبہت صاحبہا بصاحب ابرۃ ... تکسو العراۃ وجسمہا عریان

ولہ

وسعذر رقت حواشی حسنہ ... وقلوبنا وجدًا علیہ رقاق
لم یکس عارضہ السواد وانما ... نفضت علیہ سوادہا الاحداق

کبیر ہی انکہہ والی لڑکی کی تعریف یہہ کہی ہی

ومہفہف ابصرت فی اطواقہ ... قمرا باطواق المحاسن یشرق

یفضی الی المہجات منہ صعدۃ	متالق فیہا سناق اذ رق

وله

وصاحب لی کداء البطن صحبتہ	یودنی کوداد الذیب للراعی
یثنی علی جزاک اللہ صالحۃ	ثناء ہند علی روح بن زنباع

یہہ ہند بیٹی نعمان بن بشیر انصاری بصری کی ہی اور روح بن زنباع جذامی یار عبد الملک بن مروان کا تہا اوسنے اس عورت سے نکاح کیا تہا وہ اوسکا بہت اکرام اور اعزاز کرتا رہتا تہا ۔ اوسکا ایک دیوان شعر کا ہی اکثر اوسمیں اچہی شعر ہیں اوسنے درمیان ۵۴۴ ہجری کی شہر مرسیہ میں جو جزیرہ اندلس کا ایک شہر ہی وفات پائی

ابو محمد عبد اللہ

بن محمد بن سید بطلیوسی نحوی ہی عالم علم ادب اور لغات کا فاضل متبحر ان دونو علموں میں بہت خوب تہا ۔ شہر بلنسیہ میں رہتا تہا اوسکی پاس آدمی آتے جاتے تہے علم پڑہتے تہے وہ بہی اچہی طرح سی تعلیم کرتا تہا ثقہ آدمی تہا کتابیں بہت نافع اور فایدہ مند اوسنے تالیف کی ہیں ازانجملہ ایک کتاب مثلث ہی دو جلد ویمیں یہہ کتاب بہت اچہی تالیف کی ہی عجیب و غریب باتیں اوسمیں لکہی ہوئی ہیں اور ایک کتاب الاقتضاب فی شرح ادب الکتاب ہی اسمیں مطالب اور مقاصد کا خوب بیان کیا ہی یہہ کتاب شرح ابو العلا صاحب دیوان سے جسکا نام ضوء السقط ہو کہا ہی بہت اچہی ہی اور ایک کتاب پانچ حروف کی بیان میں اوسنے تصنیف کی ہی ۔ یعنے سین ۔ اور صاد ۔ اور ضاد اور ظا ۔ اور دال اور انکی بیان میں لکہی ہی اس کتاب میں عجیب اور غریب باتیں لکہی ہیں اور ایک کتاب الحلل فی شرح ابیات الجمل ہی ۔ اور ایک کتاب التنبیہ علی الاسباب الموجبہ لاختلاف الامۃ ہی اور ایک کتاب شرح موطا کی اوسکی تصنیف سے ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے سنا ہی کہ دیوان متنبی

ہی اوسینے شرح کی ہی مگر دیکہنے مین نہین آئی حاصل کلام یہہ ہی کہ جو کچہہ اوسینے تصنیف کیا ہی
بالکلام کبہی ہین خالی جودت سبے نہین اوسکی نظم بہت اچہی ہی از انجملہ یہہ قول ہی ؎

اخو العلم حیٌّ خالد بعد موته — واوصاله تحت التراب رمیم
وذو الجهل میت وهو ماش علی الثری — یظن من الاحیاء وهو عدیم

درازی شب مین یہہ شعر اوسکی ہین

تری لیلنا شابت نواصیه کبرة — کما شبت ام فی الجو روض بهار
کان اللیالی السبع فی الجو جمعت — ولا فصل فیما بینها لنهار

پیدایش اوسکی ۴۴۹ھ ہجری مین درمیان شہر طلیوس کی ہوئی رجب کی مہینے ۵۲۱ھ ہجری مین
درمیان شہر بلنسیہ کی فوت ہوا

ابو الحکم

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو الحکم عبید اللہ بن مظفر بن عبد اللہ بن محمد باہلی حکیم واہب معروف
مغربی اصل اوسکی شہر مریہ کی جو ایک شہر اندلس کا ہی جسکا اوپر بیان ہوا اور پیدایش او سینے
بلاد یمن مین پائی — ابو شجاع محمد بن علی بن الدہان فرضی کہتا ہی کہ ابو الحکم مذکور نے
درمیان بغداد کی آکر اقامت کی لڑکون کو وہان تعلیم دیتا رہا وہ علم ادب اور طب
اور ہندسہ خوب جانتا تہا اور ایک شخص نے یہہ بیان کیا ہی کہ وہ کامل الفضیلة
عارف ادب وحکمت تہا اوسکا دیوان بہت جید ہی اوسمین ظرافت اور خوش
طبعی بہری ہوئی ہی — اور عماد کاتب نی درمیان خریدہ کی یہہ لکہا ہی کہ ابو الحکم مذکور
طبیب دار الشفا ہی لشکر سلطان محمود سلجوقی کا تہا اوسکی ہمراہ دوائی خانہ اوٹہا
چلتا تہا کہ چالیس اونٹ لدا کرتے تہے جہان خیمہ پڑتا وہان وہ بیمارون کو
دوا دیتا اونکا حال دیکہتا اور یہہ بہی کہا ہی کہ اوسکی تصنیف سی ایک کتاب نہج الوضاعة

لادولی الجلالة عتبہ ہی میر ابوحکم مذکور شام مین جاکر دمشق مین رہا اوسکی اخبارات اور با جرئی
ظریفہ اوسمین ذکر کئی گئی ہین ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکی دیوان مین دیکھا ہی
کہ ابو الحسین احمد بن منیر طرابلسی نزدیک امراء بنی منقذ کی قلعہ شیزر مین تہا اور ایک
شاعر درمیان دمشق کی ابو الوحش نامی تہا اوسمین اور ابو الحکم مین بہت مودت و الفت
و اتحاد تہا اوس ابو الوحش نے ارادہ کیا کہ شیزر مین جاکر بنی منقذ کی مدح کرون
اسلئی ابو الحکم مذکور سی التماس کی کہ ایک خط اپنا ابن منیر کی نام میری سفارش مین لکھہ
دو ابو الحکم نے یہہ شعر لکھہ دیئے ؎

ابا الحسین استمع مقال فتی … عوجل فیما یقول فانجلا
هذا ابو الوحش جاء ممتدحا … القوم فنوه به اذا وصلا
واتل علیهم بحسن شرحك ما … اتلوه من شرح حاله جملا
وخبر القوم انه رجل … ما ابصر الناس مثله رجلا
تنوب عن وصفه شمائله … لا یبتغی عاقل به بدلا
وهو علی خفة به ابدا … معترف انه من الثقلا
یمت بالنتف والرقاعة والسخف … واما بسواه فلا
ان انت فاتحته لتخبر ما … یصدر عنه فتحت منه خلا
فسمه ان حل خطة الخسف … والهون ورحب به اذا رحلا
وسقه السم ان ظفرت به … وامزج له من لسانك العسلا

پیدایش اوسکی سنہ ۴۸۶ ہجری مین درمیان یمن کی ہوئی جیسا کہ ابن فہمی نے اپنی ذیل مین
بیان کیا ہی اور بروز چہارشنبہ چوتھی ذیقعد سنہ ۵۴۹ ہجری مین وفات پائی

ابو الفرج

چہٹی صدیکی شاعر

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو الفرج عبد الرحمن بن ابو الحسن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ بن
عبد اللہ بن حمادی ابن احمد بن محمد بن جعفر جوزی بن عبد اللہ بن قسم بن نضر بن
قسم بن محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن قسم بن ابی بکر صدیق رض باقی نسب
مشہور ہی وہ قرشی تیمی بکری فقیہ حنبلی واعظ ملقب بلقب جمال الدین حافظ
تہا اپنی زمانہ کا علامہ عصر اور امام وقت تہا علم حدیث اور وعظ وغیرہ خوب جانتا تہا
چند فنون میں اوسنے کتابیں تصنیف کی ہیں از انجملہ زاد المسیر علم تفسیر میں چار جلد میں
یہہ کتاب ہی اسمیں اشیاء عجیبہ اور غریبہ ذکر کین ہیں اور حدیث میں اوسکی تصانیف
سے بہت ہیں — علم تاریخ میں کتاب منتظم بہت بڑی ہی اور موضوعات چار حصوں میں
ہی اس کتاب میں ہر ایک حدیث موضوع کا ذکر کیا ہی اور تلقیح فہوم الاثر ایک کتاب
اوسکی تصنیف سے ہی یہہ کتاب المعارف ابن قتیبہ کی طور پر ہی حاصل کلام یہہ ہی کہ اوسکی
تصنیف سے بہت کتابیں ہیں اور اپنی ہاتہہ سے اوسنے بہت کتابیں لکہی ہیں — کہتے ہیں کہ
اوسنے اون قلموں کے پہونسڑ جنسے حدیث رسول اللہ صلی اللہ کی لکہی تہے جمع کر رکہی تہے
اون پہونسڑ و نکا ڈہیر لگا ہوا تہا مرتے وقت یہہ وصیت کر دی تہی کہ اس برادہ
قلم سے میری غسل کا پانی گرم کرکے غسل دینا چنانچہ ایسا ہی کیا اوسکی اشعار بہت
لطیف ہیں اہل بغداد کو ان شعروںمیں خطاب کرتا ہی ؎

عذیری من فتیۃ بالعراق — قلوبھم بالجفا قلب
یرون العجیب کلام الغریب — وقول الغریب فلا یعجب
میازینھم ان تندث بخیر — الی غیر جیرانھم تقلب
وعذرھم عند توبیخھم — مغنیۃ الحی لا تطرب

وہ بہت حاضر جواب اور تیز و بیر گو آدمی تہا اوسکی جوابات مجلس وعظ میں بہت نادر

ہوتی تھے کہتے ہیں کہ ایکدفعہ منبر پر بیٹھا ہوا وعظ کہہ رہا تھا بغداد میں درمیان شیعوں
اور سنیوں کی یہہ جھگڑا ہوا کہ خلیفہ اول ابوبکر افضل تھے حضرت علی سے یا حضرت
علی شیعہ کہتے تھے کہ حضرت علی افضل تھے اور سنی کہتے تھے کہ حضرت ابوبکر افضل
تھے غرض کہ دونو فرقوں کی آدمیوں نے یہہ تجویز کی کہ جو ابوالفرج کہے وہ مانی
گی دونو جانب نے تسلیم کرکے عین حالت وعظ میں کہ وہ منبر پر بیٹھا ہوا درس کہہ
رہا تھا اور صدہا آدمی سن رہے تھے یہہ سوال کیا کہ آپ کسکو فضیلت دیتے ہیں آیا حضرت
ابوبکر افضل تھے یا حضرت علی ابوالفرج نے یہہ خیال کیا کہ جواب ایسا دینا چاہیے تاکہ دونو
فرقے خوش رہیں یہہ سوچ کر فوراً یہہ کہا کہ افضل ان دونوں میں سے وہ جسکی بیٹی تھی اوسکے
یہہ کہتے ہی منبر سے اوتر کھڑا ہوا تاکہ یہہ پوچھنے نپاویں کہ اس سے مراد کون شخص ہے کیونکہ
سنیوں نے اس کلام کی یہہ معنی سمجھی کہ حضرت عائشہ رض جو ابوبکر کی بیٹی پیغمبر خدا کی تھی اسلیے
وہ افضل ہوے حضرت علی رض سے اور شیعوں نے اسکلام کی یہہ معنی سمجھی کہ حضرت پیغمبر خدا کی بیٹی
یعنی حضرت فاطمہ بیاہی تھے حضرت علی رض کی اسواسطے وہ افضل ہوے ابوبکر سے یہہ معنی اس
کلام کی ہیں غرضکہ دونوں نے اپنی اپنی نزدیک سمجھہ لیا فیصلہ کچہہ نہوا کیونکہ اوسنے جواب ہی
مجمل دیا جسکی دونو معنی ہو سکتے ہیں ایسی ایسی لطیف جواب اس فاضل کی مشہور ہیں وہ بہت
اچھا آدمی تھا اوسکی خوبیاں بہت ہیں جنکی شرح بہت بڑی ہے پیدایش اوسکی سنہ ۵۱۰
ہجری میں ہوئی ۔ اور جمعہ کی رات کو بارویں تاریخ ماہ رمضان ۵۹۷ھ میں درمیان بغداد کی
وفات پائی باب حرب کی باہر مدفون ہوا

ابوالقاسم

ابن خلکان کہتا ہے کہ وہ ابوالقاسم و ابوزید دو کنیت رکھتا تھا نام اوسکا عبدالرحمن بن خطیب
ابی محمد عبداللہ بن خطیب ابوعمر احمد بن ابوالحسن اصبغ بن حسین بن سعدون بن رضوان بن فتوح

وفیل اندلس ہی اوسکی تصنیف سی کتاب التعریف والاعلام فیما ابہم فی القرآن الاسماء الاعلام
اور کتاب نتایج الفکر فی مسئلہ رویتہ اللہ فی المنام وہ کہا کرتا تہا کہ کوئی سوال میرا جناب باری
میں رد نہیں کیا ہی جو مانگا سو دیا ہی اور ایسا ہی وہ شخص جو ان شعروں کو صحیح پڑہا کرے اور وہ شعر یہی
ہیں جنکو مستجاب الدعوات ہوجاتا ہے وہ یہہ ہیں

یَا مَنْ یَرَی مَا فِی الضَّمِیرِ وَیَسْمَعُ … اَنْتَ المُعَدُّ لِکُلِّ مَا یُتَوَقَّعُ
یَا مَنْ یُرَجّیٰ لِلشَّدَائِدِ کُلِّہَا … یَا مَنْ اِلَیْہِ المُشْتَکیٰ وَالمَفْزَعُ
یَا مَنْ خَزَائِنُ رِزْقِہٖ فِی قَوْلِ کُنْ … اُمْنُنْ فَاِنَّ الخَیْرَ عِنْدَکَ اَجْمَعُ
مَا لِی سِوَیٰ فَقْرِی اِلَیْہِ وَسِیلَۃٌ … فَبِالافتقار اِلَیْکَ فَقْرِی اَدْفَعُ
مَا لِی سِوَیٰ قَرْعِی لِبَابِکَ حِیلَۃٌ … فَلَئِنْ رُدِدْتَ فَایَّ بَابٍ اَقْرَعُ
وَمَنِ الَّذِی اَدْعُوہُ وَاَہْتِفُ بِاسْمِہٖ … اِنْ کَانَ فَضْلُکَ عَنْ فَقِیرِکَ یُمْنَعُ
حَاشَا لِمَجْدِکَ اَنْ تُقَنِّطَ عَاصِیًا … الفَضْلُ اَجْزَلُ وَالمَوَاہِبُ اَوْسَعُ

اشعار اوسنے بہت کہے ہیں اور تصانیف اوسکی بہت مفیدہ ہیں وہ ایک شہر میں پرہیزگاری
کیا کرتا تہا یہانتک کہ خبر اوسکی حاکم مراکش کو پہونچی اوسنے اوسکو بلوایا اور بہت احسان
اوسپر کیا تین برس تک وہاں مقیم رہا پیدایش اوسکی سنہ ہجری میں درمیان شہر مالقہ کی
ہوئی مراکش میں بروز جمعرات فوت ہوا ظہر کی وقت ماہ شعبان سنہ ہجری میں

ابو محمد سعید

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو محمد بن مبارک بن علی بن عبد اللہ بن سعید بن محمد بن نصر بن عاصم بن عباد
بن عصام بن فضل بن ظفر بن علاب بن حمد بن شاکر بن عیاض بن حصن بن رجاء بن ابی بن
شبل بن ابی الیسر کعب انصاری رض معروف ابن الدہان نحوی بغدادی ابو القاسم
ہبۃ اللہ بن حصین سے حدیث کی اور بہت سماعت کی یہہ شخص اپنے زمانہ کا سیبویہ تہا اوسکی

تصانیف نحومین بہت مفید ہی ازانجملہ ایک کتاب شرح الایضاح اور تکملہ ہی تینتالیس جلدین
اس کتاب کی ہین اور ایک فصول کبری — اور ایک فصول صغری — اور ایک
شرح کتاب اللمع کی جو ابن جنی کی تصنیف سی ہی اوسکی شرح اپنی کی ہی
اوسکی دو جلدین ہین اوس کتاب کا نام اوسنے غرہ رکہا ہی — ابن خلکان کہتا ہی
کہ مینی باوجود بہت دیکہنی شروح اس کتاب کے اس جیسی شرح نہین دیکہی — اور
کتاب العروض ہی ایک جلد مین — اور ایک کتاب الدروس علم نحو مین ہی
اور ایک کتاب رسالہ سعیدیہ ہی ماخذ کندیہ کی بیا نمین اس کتاب مین متنبی کی چوریان
اور سرقات کا بیان ہی ایک تذکرہ مسمی زہر الریاض سات جلد ونمین ہی
اور ایک کتاب الغنیہ بیان ضاد اور ظا مین اور ایک کتاب العقود مقصور اور
ممدود کی بیانمین ابو محمد مذکور کی وقت مین درمیان بغداد کی یہہ نحوی مشہور تہی
یعنے ابن جوالیقی — اور ابن خشاب اور ابن شجری مگران سب پر ترجیح ابو محمد
مذکور کو لوگ دیتی تہے باوجودیکہ نحویون مذکورہ مین سے ہر ایک شخص اپنی وقت
امام تہا لیکن سب آدمی ان پر اسکو فوقیت اور ترجیح دیتی تہے — پہر ابو محمد مذکور
بغداد کو چہوڑکر موصل مین پاس وزیر جمال الدین صفہانی کی آیا اوسنے بہی بہت خاطر
اور تواضع کی مدت تک اوسکی پاس رہا — ابن خلکان کہتا ہی کہ بہت طالب علم اوسکی
کتابین موصل مین پڑہنی لگی تہے اور مینے دیکہا کہ داخل درس اوسکی تصنیفات
ہوگئی تہے اوسینے اتوار کی دن ماہ شوال ۵۶۹ھ ہجری مین درمیان موصل کی وفات
پائی اور مقبرہ معافی مین مدفون ہوا پیدایش اوسکی جمعرات کی شام کو چہبیسوین رجب ۴۹۴ھ
مین درمیان بغداد کی محلہ نہر طابق مین ہوئی تہے اوسکی نظم بہی اچہے ہی
وہ یہہ ہی —

لا تجعل الهزل دابا وهو منقصة ‏ ‏ والجد يعلو به بين الوري القيم

ولا يغرنك من ملك تبسمه ‏ ‏ ما تصخب السحب الا حين تبتسم

وله ايضا

لا تحسبن ان بالشعر مثلنا ستصير ‏ ‏ فللدجاجة ريش لكنها لا تطير

وله ايضا

لا غزو ان اخشي فراقكم وتخشاني الليوث ‏ ‏ اوما تري الثوب الجديد من التفرق يستغيث

عماد کاتب نی وریدہ خریدہ کی اوسکا ذکر کیا ہی بہت تعریف اوسکی کی اور حال بہی معہ اشعار کی لکہا ہی

الابوردي

ابو محمد بن مظفر محمد بن احمد بن محمد الامام محمد بن اسحاق ابو الفتیان بن الحسن بن ابی مرونه منصور بن سعویہ الاصغر محمد بن عثمان ابن عنبسہ اصغر بن عتبہ بن اشرف بن عثمان بن عنبسہ بن ابی سفیان بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف قرشی اموی معاوی ابیوردی ساعر مشہور ہی یہہ شخص اوبار مشاہیر میں سے تہا شاعر ظریف گذرا ہی اوسنے اپنی دیوان کی کئی قسمیں کی ہیں — ایک قسم کا نام عراقیات — ایک نجدیات — ایک وجدیات متاخرین شاعروں میں سے تہا علم انساب خوب جانتا تہا چند علوم میں اپنی زمانہ میں یکتا تہا نظیر اپنی نرکہتا تہا تصنیف کتب میں حاذق عقلمند فاضل تہا مگر غرور اور نفس پروری نے اوسکو خراب کیا تہا جب نماز پڑہکر فراغت ہوتا یہہ دعا مانگا کرتا کہ الہی مجکو مشرق سے مغرب تک حکومت اور بادشاہی دی اوسکی

یہہ شعر ہین ؎

ملکنا اقالیم البلاد فاذعنت لنا رغبة اورھبة عظماؤھا
فلما انتھت ایامنا عاقت بنا شدایداً یام قلیل رخاؤھا
وکان الینا فی السرور ابتسامھا فصار علینا فی الھموم بکاؤھا
وصرنا نلاقی النائبات باوجه رقاق الحواشی کا یقطرماؤھا
اذا ماھممنا ان نبوح بماجنت علینا اللیالی لم یدعنا حیاؤھا

ولہ ایضاً

تنکرلی دھری ولم یدر اننی اعزوا حداث الزمان تھون
فبات یرینی الدھر کیف اعتداوہ وبت اریه الصبر کان یکون

اوسکی تصانیف بہت ہین از انجملہ تاریخ ابیورد — اور نسا — اور مختلف ومؤتلف — اور طبقات کل فن — ما اختلف وایتلف فی انساب العرب لغت مین بہی اوسکی تصنیفات السیی ہین کہ اوس سے پہلے کوئی کتاب ایسی تالیف نہین ہوئی نیک خو خوبصورت آدمی تہا اوسکی وفات جمعرات کی روز بین الصلاتین دسوین ماہ ربیع الاول ۵۰۷؁ ہجری کو درمیان اصفہان کی اسطور پر ہوئی کہ کسینے زہر کہلا کر مار ڈالا تہا — ابیورد اوسکو باورد — اور اباورد بہی کہتے ہین وہ ایک چہوٹا سا شہر خراسان مین سی ہی وہان بہت علما پیدا ہوتی ہین

ابن الھباریہ

شریف ابوعلی محمد بن محمد بن صالح الہاشمی عباسی معروف ابن الھباریہ ملقب بلقب نظام الدین بغدادی شاعر مشہور ہی وہ شاعر جید نیک گفتار پر گو تہا لیکن زبان اوسکی بہت خبیث ہاجی بہت تہا لوگون سے لڑتا رہتا تہا کوئی شخص اوسکی زبان سے نہ بچا

چھٹی صدی کی شاعر

سچا تھا اوسکا ذکر عماد نے بھی خریدہ میں کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ شعراء نظام الملک میں سے تھا اوسکی شعر بہت اچھے اور غزل غالب تھے اور واہیات بہت لکھتا تھا ابن حجاج کی اسلوب پر اوسکی شعر میں بلکہ اوس سے بھی دو چار قدم آگے بڑھا ہوا ہی تمام ہوئی کلام عماد کی — نظام الملک کی سرکار میں ملازم تھا — کہتے ہیں کہ نظام الملک اور تاج الملک ابو الغنائم بن دارست کے درمیان بہت جھگڑا تھا اور لوگ جھوک رہا کرتے تھے — ایک روز ابو الغنائم نے ابن ہباریہ سے کہا کہ اگر نظام الملک کی تو ہجو کرے تو میں تجکو اتنا کچھ انعام دونگا یہہ وعدہ اوس سے کیا ابن ہباریہ نے کہا کہ کسطرح میں ایسی شخص کی ہجو کروں جسکی تمام اشیاء میری گھر میں موجود ہیں اور کوئی چیز میرے گھر میں ایسی نہیں ہی جو اوسکی دی ہوئی نہو پھر کسطرح ہجو کروں اوس نے کہا کہ ہم تم کو انعام بھی دیتے ہیں آخر کو انعام بھی دیتے ہیں آخر کو طمع انعام غالب ہوئی اوس نے یہہ شعر نظام الملک کی ہجو میں کہے وہ یہہ ہیں —

لا تغررن ملک ابن	اسحاق وساعده القدر
وصفت له الدنیا وخص	ابا الغنائم بالکدر
فالدهر کالدولاب	لیس یدور الا بالبقر

جب یہہ شعر نظام الملک نے سنے کچھہ برا نہ مانا بلکہ یہہ کہا کہ وہ سچا ہی کیونکہ یہہ بات مشہور ہی کہ اہل طوس بقر ہیں اس محاورہ مشہور کی موافق وہ کہتا ہی اسکی کچھہ برائی نہیں ہی نظام الملک رضی والا طوس ہی کا تھا باوجود اس ہجو کی نظام الملک نے اوسکے اعزاز اور اکرام میں کچھہ کمی نہ کی بلکہ اور زیادہ اوسکی خاطر کی یہہ بات نظام الملک کی خوبیوں میں سے تھی — یہہ اشعار غریبہ اوسکے اس قول کی رد میں ہیں جو کہا کرتے ہیں السفر وسیلة الظفر —

چھٹی صدی کی شاعر

قالوا اقمت وما رزقت وانما — بالسیر یکتسب اللبیب ویرزق
فاجبتهم ما کل سیر نافعا — الحظ ینفع لا الرحیل للقلق
کم سفرة نفعت واخری مثلها — ضرت ویکتسب الحریص ویخفق

تو بیان اوسکی بہت ہین اوسکی ایک کتاب سایح القطنة درمیان نظم کلیلہ و دمنہ کی ہی اوسکی اشعار کا دیوان بہت بڑا ہی اور ایک کتاب صادح و باغم ہی اوسکو بہی کلیلہ و دمنہ کی طور پر نظم کیا ہی اوسمین ارجوزہ مین گنتے کی ایک ہزار شعر اس برس کے عرصہ مین یہہ کتاب اوسنے منظوم کی تہے — ابن ہباریہ درمیان کرمان کی ۵۰۴ ہجری مین فوت ہوا

ابن قیسرانی

ابو عبد اللہ محمد بن نصر بن صغیر ابن داعر ابن محمد بن خالد بن نصر بن داغر بن عبد الرحمن المهاجر بن ولید مخزومی خالدی حلبی ملقب بشرف معالی عدة الدین معروف ابن قیسرانی شاعر مشہور ہی وہ ادبا جید اور شعرا نامی ہی سے گذرا ہی وہ اور ابن منیر ملک شام مین اپنی زمانہ کی شاعر کیا مشہور تہے ان دونون مین بہت ماجری اور وقایع اور نوادر اور لطائف و ظرائف گذرتے رہتی تہے — ابن منیر مذہب شیعہ رکہتا تہا اسلئے ایکدفعہ خالد مذکور نے یہہ شعر اوسکی طرف لکہہ کر بہیجے وہ یہہ ہین سہ

ابن منیر هجوت منی — خیرا افاد الوری صوابه
ولم یضق بذاک صدری — فان لی اسوة الصحابه

ولہ ایضا

کم لیلة بت من کاسی وریقته — نشوان امزج سلسالا بسلسال
وبات لاتحتمی عنی مراشفه — کانما ثغره ثغر بلا والی

ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکا دیوان دیکہا تہا اوسکی ہاتہہ کا سب لکہا ہوا تہا اون ایام مین

درمیان حلب کی تہا اوس دیوان سی مینی بہت کچہہ نقل کیا ــ ولادت خالد مذکور کی ۵۱۷ھ ہجری مین درمیان عسکا کی ہوئی ــ اکیسوین شعبان ۵۸۴ھ ہجری کو درمیان دمشق کی فوت ہوا

ابن کیزانی

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اوسکی ابو عبد اللہ نام محمد بیٹا ابراہیم ثابت بن فرج کنانی کا مقری ادیب شافعی مصری معروف بابن کیزانی شاعر مشہور ہی وہ زاہد اور پارسا درمیان مصر کی تہا ایک طایفہ اوسکی طرف منسوب ہی وہ لوگ اوسکا بہت اعتقاد رکہتے تہے اوسکا دیوان شعر کا بہی ہی مینی نہین دیکہا ہی ایک بیت اوسکی مینی سنی ہی اوسی سے مجکو تعجب آرہا ہی وہ یہہ ہی ــ

اذا لاق بالمحب غرام فکذا الوصل بالحبیب یلیق

اوسکی شعر بہت اچہی ہین بروز شنبہ نوین ماہ ربیع الاول کو فوت ہوا ــ بعضے کہتے ہین کہ محرم مین ۵۶۲ھ ہجری مین فوت ہوا درمیان قبرستان امام شافعی اوسی قبّہ کے نزدیک جسمین امام شافعی کی قبر ہی مدفون ہوا پہر وہانسی اوکہا ڑکر قریب حوض کی جوکہ معروف بنام سودو کی ہی وہان لیجاکر گاڑا آج کی دن تک اوسکی قبر کی زیارت لوگ کرتے ہین ــ کیزان اوسکو اسواسطے کہتے ہین کہ اوسکا دادا کوزے بنا کر بیچا کرتا تہا ہندی مین جسکو کوزہ کر کہتے ہین اسطورسی کوزہ کیطرف اوسکو منسوب کرکی کیزانی کہتے لگی

شہاب الدین سہروردی

ابو الفدا اسمعیل

ابن خلکان سیے نقل کرکے کہتا ہی کہ درمیان ۵۸۶ھ ہجری کی ابو الفتح یحیی بن حبش بن امیرک ملقب بلقب شہاب الدین سہروردی حکیم فیلسوف زمانہ قلعہ حلب مین حالت قید مین فوت ہوا ملک ظاہر غازی نے بموجب امر والد سلطان صلاح الدین کی اوسکا گلا گہونٹوا کی مارڈالا تہا معنی

مذکور

چھٹی صدی کی شاعر

مذکور نے اصول اور حکمت درمیان شہر مراغہ کی مجد الدین جیلی شیخ الاسلام فخر الدین سی پڑہا تہا
سہروردی مذکور نے طرف حلب کے سفر کیا اوسکو علم بسبب عقل کی بہت تہا اسواسطی اوسکو
مذہب فلاسفہ کی اعتقاد کا متہم لوگون نے کردیا تہا فقیہون نے فتوی دیا کہ اوسکو قتل کرنا چاہیے
کیونکہ اوسکی بددینی اور سوء مذہبی ظاہر ہوگئی — زین الدین اور مجد الدین جو دو بیٹے جہیلی کے
تہے بہہ بہت تشدد اور جلدی اوسکی قتل کی کرتے تہے شیخ سیف الدین آمدی کہتا ہی
کہ ایک دفعہ سہروردی کی پاس درمیان حلب کی مین جمع ہوا اوسنے مجہے کہا کہ ضرور
ہی کہ تمام زمین پر ایک دفعہ میرا راج ہو جاوے میں نے کہا یہہ الہام کس سے آپ کو
کہان سی ہوا اوسنے کہا کہ مینے ایک خواب ایسا ہی دیکہا ہی اوسکی تعبیر یہی ہی کہ مین بادشاہ ہونگا
مین نے کہا فرمایئے تو سہی مین بہی مستفید ہوون اوسنے کہا مین نے خواب مین دیکہا ہی کہ دریا
کا پانی مین ہاتہہ مین بہر کر پی رہا ہوون مینے کہا اسکی اور بہی تعبیر ہو سکتی ہی کہ آپکا علم اور
تبحر مشہور ہو اوسنے ہرگز نہ مانا جو تعبیر آپ دی چکا تہا وہی اوسکی دلمین راسخ ہوگئی
ہرگز نہ نکلے جب سے مین نے جانا اسکو علم زیادہ مگر عقل کم ہی بروقت مقتول ہونے
کے اوسکی عمر اڑتیس ۳۸ برس کی تہے چند کتابین اوسکی تصنیف سی حکمت مین ہین از انجملہ
تلویحات اور تنقیحات اور مشارع اور مطارحات اور کتاب الہیاکل اور حکمۃ الاشراق اس
شخصکو لوگ کہا کرتے تہے کہ وہ کیمیا بنانی جانتا ہی نظم اوسکی بیشک کیمیا تہی وہ یہہ ہی

ابدا تحن الیکم الارواح … ووصالکم ریحانہا والراح
وقلوب اهل ودادکم تشتاقکم … والی لذیذ لقائکم ترتاح
وارحمتا للعاشقین تکلفوا … ستر المحبۃ والهوی فضاح
واذا هم کتموا تحدث عنهم … عند الوشاۃ الدمع السحاح
لا ذنب علی العشاق ان غلب الهوی … کتمانهم فنمی الغرام وباحوا

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اتنے ہی پر اکتفا کیا جاتا ہی

ابو عبد اللہ

محمد بن یوسف بن محمد بن قاید ملقب بلقب موفق الدین اربلی الاصل کا نجرانی از روی مولد اور شام کے
شاعر مشہور ہی وہ علم عربیہ مین امام اور انواع شعر کا فاضل تہا سب آدمیون سے زیادہ وہ علم
عروض و قافیہ جانتا تہا شعر کا علم اوسکو بہت تہا جید اور ردی کی تمیز خوب کرتا تہا باریک مین
اور علم متقدمین کا جاننے والا تہا — اوسنے کتاب اقلیدس کو حل کیا اور بچپن ہی سے شعر
کہنا سیکہا — شہر خوارزم مین سفر کرکی گیا مدت تک وہان اقامت کی پہر طرف دمشق کی گیا
وہان جاکر سلطان صلاح الدین کی مدح مین ایک بڑا قصیدہ کہا اوسکا دیوان بہت اچہا ہی
اور رسالی بہت خوب ہین شیخ زین الدین حاکم اربل کی مدح مین ایک قصیدہ اوسنے کہا ہی
جسکی اول کی شعر یہہ لکہتا ہون —

رب دار بالغضا طال بلاها — عكف الركب عليها فبكاها
درست الا بقايا اسطر — سحر الدهر بها ثم محاها
كان لي فيها زمان وانقضى — فسقى الله زماني وسقاها
وقفت فيها الغواني وقفة — الصقت حر ثراها بحشاها
وبكت اطلالها نائبة — عن جفوني احسن الله جزاها
قل لجيران مواثيقهم — كلما احكمتها رثت قواها
كنت مشغوفا بكم اذ كنتم — شجرا لا يبلغ الطير ذراها
لاست الليل الا حولها — حرس يرشح بالموت ظباها
واذا مدت الى اغصانها — كف جان قطعت دون جناها

یہہ بڑا قصیدہ ہی بہت اچہا کہا ہی اوسکا باپ رہنی والا اربل کا تہا تجارت کیا کرتا تہا بحرین مین
جاکر

جاکر غوطہ لگواکر موتی لایا تہا اتفاق سی یہہ لڑکا موفق ہی اوسکی وہان ہی پیدا ہوا وہانسی
اربل مین آیا اسیواسطی وہ بحرین کی طرف منسوب ہی بروز یکشنبہ تیسری ماہ ربیع الآخر کو
۶۳۶ہجری مین درمیان اربل کی فوت ہوا اپنی قبرستان مین مدفون ہوا

ابو سعید

المؤید بن محمد الوسی شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ اپنی زمانہ کی اعیان مین سی
کرتا ہی غزل اور ہجو بہت کہتا تہا شاعرون کی اکثر مرثیون کی اوسنے مدح کی ہی
اوسکا ایک دیوان بہی ہی وزیر عون الدین یحیی بن ہبیرہ کی پاس وہ رہا کرتا تہا اوسکی
حق مین اوسنے اچہی مدح کی ہی عماد کاتب نی اوسکا ذکر درمیان خریدہ کی اسطور پر
کیا ہی کہ وہ ذی قدر اور ذیشان تہا شعر اوسکا بہت مقبول ہوتا تہا اوسنے بدولت
شعر کی بہت کچہہ پیدا کیا املاک اور جاگیر اور مکانات بنائی جب بہت پیر لگ گئے
اوڑنی لگا زمانہ نے ایک چوٹ اوسکو ایسی دی کہ چوتڑون کی بل بیٹہہ گیا کیونکہ دس
برس تک امام مقتفی کی قید مین رہا اول ایام خلافت مستنجد کی مین خلاصی پائی یعنے
۵۵۵ہجری مین قید سے چہوٹا چونکہ اتنی دن تک اوسنے زمانہ کو نہ دیکہا تہا ایک
گڑہی تاریک مین قید تہا انکہین جاتی رہین تہین اوسکا لباس جنگیون اور لشکریون
کا سا تہا پہر موصل کی طرف سفر کیا اوسکا شعر اچہا ہوتا تہا یہہ شعر صفت قلم مین ہین

ومثقف یغنی ویغنی دائما	فی طوری المیعاد والابعاد
قلم یفل الجیش وهو عرمرم	والبیض ما سلت من الاغماد
وهبت له الآجام حین نشا بها	کرم السیول وهیبة الآساد

ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ شعر میںنے کسی اور کی طرف منسوب پائی ہین واللہ اعلم بالصواب
پیدایش اوسکی ۴۹۶ہجری مین درمیان الوس کی ہوئی وہین پرورش پائی جمعرات کے

چوبیسوین ماہ رمضان ۵۵۵ھ کو درمیان موصل کی فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین

رحلوا فافنيت الدموع تحسرا ⁂ ومن بعدهم وعجبت اذ انا باقي
وعلمت ان العود يقطر ماءه ⁂ عند الوقود لفرقة الاوراق
لا تنكروا البلوي سوار مفارقي ⁂ فالجمر يحكم صبغة الحراق

وہ بغداد سے ۵۵٦ھ ہجری مین نکلا تہا

ابو مرہف شاعر

نصر بن منصور ابن حسن بن جوشن اولاد نزار بن معد بن عدنان سے نحوی ضریر شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ بچہ پن ہی مین درمیان بغداد کی اکثر رہا تا وقت وفات اوسنے اقامت کی قران شریف حفظ کیا امام احمد بن حنبل کی مذہب کی فقہ پڑہی قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقی انصاری سے حدیث کی سماعت کی اور ابو البرکات عبد الوہاب بن مبارک انماطی سے اور ابو الفضل محمد بن ناصر وغیرہ سے علم حدیث پڑہا شعر کہا خلفا اور وزراء کی مدح کی وہ زاہد اور پارسا نیک مقاصد اچہی مضمون کی شعر کہنے والا صاحب دیوان گذرا ہی اور اوسمین اور جریر مین نوک جوک اور ہجو رہا کرتے تہے اوسکی انکہین بسبب چیچک کی جاتی رہین تہین عمر اوسکی جب چودہ برس کی تہے

یہہ قطعہ اوسکا ہی

تري يتالف الشمل الصديع ⁂ وامن من زمان ما يروع
وتانس بعد وحشتنا بنجد ⁂ منازلنا القديمة والربوع
ذكرت بامين العالمين عصرا ⁂ مضى والشمل ملتئم جميع
فلم املك لدمعي رد غرب ⁂ وعند الشوق تعصيك الدموع
يبازعني الي خنساء قلبي ⁂ ودون لقاءها بلد شسوع

واخوف ما اخاف علی فؤادی　　اذا لمع البرق اللموع
لقد حملت من طول التنائی　　عن الاحباب ما لا استطیع

شعر اوسکی بہت باریک و نادر ہوتے ہیں وہ درمیان بغداد کی سرکار وزیر عون الدین ابن ہبیرہ کی مین نوکر تہا اوسکی اوسنے بہت مدحین کی ہین اوسنے بروز سہ شنبہ بعد عصر تیرہوین جمادی الآخر ۵۱۰ھ ہجری کی ولادت پائی بروز سہ شنبہ اٹہائیسوین ماہ ربیع الآخر ۵۸۳ھ ہجری کہہ درمیان بغداد کی فوت ہوا

قاضی اعز

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اوسکی ابو الفتح نام نصر اللہ بن مخلوق بن علی بن عبد القوی بن قلاقس لخمی ازہری اسکندری لقب قاضی اعز شاعر مشہور گذرا ہی وہ فاضل جید اور عالم کامل تہا — ابو طاہر سلفی کی صحبت مین بہت رہا اوسے اوسکو نفع بہی بہت ہوا اوسکی حقین شعر بہی بہت نادر اوسنے کہے ہین اوسکی دیوان مین ہین ابو طاہر مذکور بہت خوب آدمی تہا — آخیر اپنی وقت مین بلاد یمن مین آیا وہان آکر بہت سرداروں اور رئیسون کی مدح کی سا ابن سعود ازیغ بن عباس نامی حاکم بلاد یمن کی تعریف کی اوسنے بہت احسان اوسپر کیا اور اچہا صلہ دیا دولتمند ہوکر دریا کی راہ سوار ہوا راہ مین کشتی ٹوٹ کر دریا برد ہو گئی مال سب ڈوب گیا آپ ایک تختی پر جان بچا کر بروز جمعہ پانچوین ذیقعد ۵۶۳ھ کو مراجعت کر آیا مگر ننگا بحالت خراب و پریشان آیا اور یہہ قصیدہ جسکا اول شعر یہہ ہی پڑہا —

صدرنا وقد نادی نرمان بنا ردوا　　فعدنا الی مغناک والعود احمد

یہہ قصیدہ بہت اچہا ہی اگر اور کوئی شعر بدون اس بیت کی اوسمین نہ ہوتا تو بہی کافی تہا یہہ حال اپنا بیان کیا مال ڈوب جانے کی واردات مین ہی اوسکا

چہٹی صدیکی شاعر

اول شعر یہہ ہی

والماء یکتب ما جری   طیبا و یخبث ما استقر

یہہ بہی اوسیکے ہین

للیلۃ او الدار المنفیسہ   بدلت بالبحر غفرا

یا راویا عن یاسر   خبر ولو یعزوہ خبرا

اقراء بعزۃ وجہہ   صحف المنی ان کنت تقرا

والثم سنان بینہ   وقل السلام علیک بحرا

وغلطت فی تشبیہہ   بالبحر فاللہم غفرا

اولیس نلت بذا غنی   جا ونلت بذاک نقرا

وعہدت ہذا لو یزل   مدا وذاک یعود جزرا

یہہ بڑا قصیدہ ہی جسمین بہت خوبی سی اپنا حال اوسنے بیان کیا ہی اور ابن قلاقس کے خوبیان بہی خوب طرح سے بیان کی ہین پیدایش اوسکی شغر اسکندریہ مین بروز چہارشنبہ چوتہی ربیع الاول ۵۳۲ سنہ ہجری کو ہوئے ماہ شوال [illegible] سنہ ہجری مین عیداب پر وفات پائی

البدیع الاسطرلابی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو القاسم بن ہبۃ اللہ ابن حسین بن یوسف با احمد مشہور بنام بدیع اسطرلابی شاعر مشہور ہی وہ ایک ادیب ادبار کامل اور فاضل فضلاء ماہر ہے یگانہ آفاق اپنی زمانہ مین آلات فلکیہ کا اوستاد گذرا ہی درمیان خلافت مسترشد باللہ کی بسبب اپنی عمل اور علم کے بہت مال اوسنے جمع اپنا تہا اوسکیلے شعر دیمین سے یہہ قول اوسکا ہی سہ

اهدی لمجلسه الکریم وانما | اهدی له ما حزت من نعمائه
کالبحر یمطره السحاب وما له | فضل علیه لانه من مائه

وله ایضاً

اذا فتی حمزة الملثا یا | لما اکتسی حضرة العذار
وقد تبدی السوارفیه | وکارقی بعد فی العبار

وله ایضاً

قال قوم عشقته امرد الخد | وقد قیل انه نکرلیش
قلت فرخ الطاوس احسن ما | کان اذا ما علا علیه الریش

نکرلیش لفظ عجمی ہی اوسکی معنی داڑھی بڑی کی ہین — وہ اپنی اشعار مین الفاظ ظرافت آمیز کہا کرتا تہا یہانتک کہ بعضے جا بی الفاظ فحش بہی لکہتا تہا اسی شخص نے ابن حجاج کی دیوان کو اکتالیس بابون پر مرتب کیا ہی اور ایک باب کو فن فنون شعر ابن حجاج سے مقرر کیا ہی وہ بڑا ظریف تہا اوسنے ۵۴۳ ھ مین بعلت فالج انتقال کیا مقبرہ وردیہ مین مدفون ہوا

ابن القطان

ابو القاسم ہبۃ اللہ ابن الفضل بن عبد العزیز بن محمد بن حسین بن علی بن احمد بن فضل بن یعقوب بن یوسف بن سالم معروف بابن قطان شاعر مشہور بغدادی ہی — ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو القاسم مذکور سے نے حدیث کی سماعت بڑی بڑی اوستادون سے کی تہی اور وہ نہایت تیز اور ظریف آدمی تہا ہنسی اور مزاح اور ٹہٹہے کی طرف بہت مائل تہا حیص بیص شاعر مذکورہ بالا کی ہمراہ بہت نہر بہاڑ اوسکی رہتی تہی ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ وزیر کی مجلس مین حیص بیص بیٹہا ہوا تہا ابن الفضل مذکور گیا اور کہا

کہ دو شعر مینے ایسے بنائی ہین کوئی آگی اُنکی نہین بنا سکتا کیونکہ مین نے سب مضمون انہین بہر دیا ہی وزیر نے کہا کہ پڑہو اوسنے یہہ شعر پڑہی ؎

زاد الخيال بخيلا مثل مرسله ۔۔۔ فما شفاني منه الضم والقبل

ما زارني قط الا كي يوافقني ۔۔۔ على الرقاد فينفيه ويرتحل

وزیر نے حیص بیص کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اوسکی دعوی ہی تم کیا کہتے ہو حیص بیص نے جلد یہہ شعر بناکر پڑہا وزیر نے بہت تعریف کی اخبار اوسکی بہت ہین پیدایش اوسکی ۴۹۲ ہجری مین ہوئی — بروز ہفتہ اٹہائیسوین ماہ رمضان کو یا بروز عید الفطر ۵۷۴ مین درمیان بغداد کی فوت ہوا مقبرہ معروف کرخی مین مدفون ہوا

ابن خطیب تبریزی

ابو زکریا یحیی ابن علی بن محمد بن حسن بن بسطام شیبانی تبریزی معروف با بن خطیب ایک امام ائمہ لغت سی گذرا ہی وہ علم ادب اور نحو وغیرہ خوب جانتا تہا — شہر صور مین اوسنے علم حدیث پڑہا فقیہ ابو الفتح سلیم بن ایوب رازی — اور ابو القاسم عبد الکریم بن محمد بن عبد اللہ بن یوسف دلال ساوی بغدادی وغیرہ سی پڑہا اور بہت لوگون نے اوسکی پاس جاکر علم سیکہا شاگردی اوسکی اختیار کی علم لغت مین ثقہ تہا علم ادب مین اوسنے کئی کتابین مفید تصنیف کی ہین از انجملہ کتاب شرح حماسہ اول ہین اوسکی شرح اوسنی چہوٹی ایک سے تہی — پہر دوسری شرح جامع الفاظ شعر بلکہ ہر ایک بیت کی معنی کو جو محیط ہے وہ کئی — بعد ازان پہر تیسری شرح مطول کی ہر ایک لفظ اور معنی کی تفصیل ہمہ تطویل ہی مینے یہہ شرح چہاپی ہوئی تمام من اولہ الی آخرہ دیکہی ہی وہ شہر بن مین درمیان ۱۲۷۶ ہجری کی چہپی ہی بالفعل مدرسہ دہلی مین داخل مدرس ہوگئی ہی — اور ایک کتاب شرح دیوان متنبی ہی اوسکی تصنیف سی — اور ایک کتاب شرح سقط الزند وہ کتاب سقط الزند ابو

العلاء معری کا دیوان ہی اوسکی اوسنے شرح کی ہی — اور ایک شرح معلقات — اور
شرح مفضلیات اور ایک کتاب تہذیب نادرات لغت کی بیانہین ہی اور ایک تہذیب
اصلاح المنطق اور نحو مین ایک مقدمہ اوسکا بہت اچہا ہی وہ عزیزۃ الوجود ہی کم پایا
جاتا ہی وہ قابل اسکی ہی کہ داخل درس ہو مگر ہندوستان مین نہین ملتا اور ایک
کتاب کافی علم عروض مین اوسکی تصنیف سی ہی — اور ایک کتاب اعراب قرآن کے
بیانہین ہی اوسکو ملخص کہتے ہین مینے اوسکو چار جلدون مین دیکہی ہی اور سوا اسکی
اور کتابین بہی اوسکی تصنیف سی ہین مدرسہ نظامیہ مین اوسنے علم لوگون کو پڑہایا
اوسکی یہہ شعر ہین سہ

خلیلی ما احلی صبوحی بدجلة — واطیب منه فی الصباح غبوقی
شربت علی الماءین من ماء کرمة — فکانا کذائب وعقیق
علی قمری افق وارض تقابلا — فمن شائق حلو الهوی ومشوق
فما زلت اسقیه واشرب ریقه — وما زال یسقینی ویشرب ریقی
وقلت لبدر التم تعرف ذا الفتی — فقال نعم هذا اخی وشقیقی

یہہ اشعار بہت نمکین اور شیرین اور ظریف ہین اوسنے سنہ ۴۲۱ ہجری مین ولادت پائی
— مرگ ناگہانی مین گرفتار ہوکر دوسری تاریخ جمادی الآخر سنہ ۵۰۲ہ مین درمیان
بغداد کی بروز سہ شنبہ فوت ہوا مقبرہ باب ابرز مین مدفون ہوا

ابو بکر یحیی

ابن بقی اندلسی مشہور ہی مصنف موشحات بدیعہ کا بزرگ خصلت نیک انتظام کثیر الارتباط
نیک خو بہت محسن آدمی تہا مگر زمانہ ہی نے اوسی بہت عداوت کی اوسکی امید منقطع
کردی اوسنے شعر گوئی کی طریق اور عروض و قافیہ کی نئی بہت ڈہنگ مقرر کئی تہے

چہٹی صدیکی شاعر

جب نظم لکہتا تہا تو نظم عقود کو شرمندہ کرتا تہا مگر افسوس کہ کبہی زمانہ نے اوسکی حاجت پوری نہ کی اوسکی یہہ شعر ہین سہ

بابی غزال غازلتہ مقلتی ۔۔۔ بین العذیب وبین شطی بارق
وسالت منہ زیارۃ تشفی الجوی ۔۔۔ فاجابنی منہا بوعد صادق
بتنا ونحن من الدجی فی لجۃ ۔۔۔ ومن النجوم الزہر تحت سرادق
عاطیتہ واللیل یسحب ذیلہ ۔۔۔ صہباء کالمسک الفتیق لناشق
وضممتہ ضم الکمی لسیفہ ۔۔۔ وذوابتاہ حمایل فی عاتقی
حتی اذا مالت بہ سنۃ الکری ۔۔۔ وخرجتہ عنی فکان معانق
ابعدتہ عن اضلع تشتاقہ ۔۔۔ کیلا ینام علی فواد خافق
لما رایت اللیل آخر عمرہ ۔۔۔ قد شاب فی لمم لہ ومفارق
ودعت من اہوی وقلت تاسفا ۔۔۔ اعزز علی بان اراک مفارق

درمیان ۵۴۰ ہجری کی فوت ہوا

الخطیب حصنکفی

ابو الفضل یحیی بن سلامہ بن حسین بن محمد لقب اوسکا معین الدین معروف خطیب حصنکفی صاحب دیوان ہی اوسکی خطبی اور رسالی بہت ہین طبرتیہ مین پیدا ہوا قلعہ کیفا مین پرورش پائی بغداد مین آکر علم ادب پڑہا خطیب ابو زکریا تبریزی اوسکا اوستاد ہی علم فقہ شافعی کی خوب پڑہی پہر بعد اوسکی فضایل پاکر اپنی بلاد کیطرف مراجعت کرگیا میافارقین مین جاکر دنیا اوسکو اپنا وطن بنایا وہان لوگون نے اوسسے پڑہنا شروع کیا بہت نفع اوسسے پایا عماد خریدہ مین کہتا ہی وہ علامہ زمان تہا نظم اور نثر اپنی زبان مین نہیں لکہتا تہا کہ نظیر اوسکا ثانی اوسکا مفقود تہا عماد کہتا ہی کہ مجکو بہت اشتیاق ملاقات اوسکی تہا

تہا موصل کی پاس ملاقات ہوئی اوسکا یہہ قطعہ ہی ؎

وخلیع بت اعذله | ویری عذلی من العبث
قلت ان الخمر مخبثة | قال حاشا من الخبث
قلت منها القیء قال اجل | عثرفت من مخرج الحدث
وسابعوها فقلت متی | فقال عند الکون فی الجدث
قلت فالارفاث ینتجها | قال طیب العیش فی الرفث

یہہ شعر اوسکی بہت مشہور ہیں ؎

ولایم لامنی فی الخمر قلت له | انی لاشربها حثا وفی جدث
قم فاسقنی حمراء صافیه | صرفا حراما فانی غیر مکترث
فان یکن حللوا بالطبیخ ففی | احشای نار سقیها علی الثلث
قالوا فکم تتقیاها فقلت لهم | انی انزهها عن مخرج الحدث

اکثر شعر اوسکی بہت لطافت اور جودت کی ہیں مذہب اوسکا شیعہ تہا یہہ اوسکی شعر وں سی بہی معلوم ہوتا ہی اوسکی خطبی اور رسالی اپنی مشہور ہیں ہمیشہ اپنی ریاست اور جلالت قدر اور افادہ علماء کی اشتغال میں رہا یہان تک کہ درمیان ۵۱۵ھ یا ۵۲۰ھ میں فوت ہوا ولادت اوسکی درمیان ۴۶۰ھ ہجری کی ہوئی تہی ــ حصنکفی اوسکو بسبب منسوب ہونی طرف حصن کیفا کی کہتی ہیں ــ حصن یعنی قلعہ کیفا اوس قلعہ کا نام ہی

ابن سکرہ

ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد معروف ابن سکرہ ہاشمی بغدادی شاعر مشہور ہی وہ علی بن مہدی بن ابی جعفر منصور خلیفہ عباسی کی اولاد میں سے ثعالبی کہتا ہی کہ وہ شاعر بڑی دست قدرت انواع ابداع و طریف و تمکین گفتار میں رکہتا تہا ظرافت اور وابیات

بہت یکتا تہا کہتے ہین کہ ابن سکرہ کی دیوان مین سچاس ہزار شعر ہین یہہ شعر ایک لڑکی کی حقمین اوسنے کہے ہین جسکی ہاتہہ مین ایک چہڑی ہے اوسکی اوپر ایک کلی پہول کی تہی ؎

غصن بدا فی الید منہ	غصن فیہ لؤ لؤ منظوم
فتحیرت بین غصنین	فی ذا قمر طالع و فی ذا نجوم

وله ایضاً

قالوا التحی وستسلوا عنہ قلت لہم	ہل یحسن الروض مالم یطلع الزہر
ہل التحی طرفہ الساجی فاہجرہ	ام ہل تزحزج عن اجفانہ الحور

اور ایک لنگری غلام کی حقمین کہی ہین

قالوا بلیت با عرج فاجبتہم	العیب یحدث فی غصون البان
انی احب حدیثہ وارید	للنوم لا للجری فی المیدان

ابن مہیار ارجح بسیم مین لکہتا ہی کہ یہہ دو شعر قاضی ابن خلکان کی ہین اوسنے اپنی معشوق کی حقمین کہے ہین اور ابن خلکان اپنی تاریخ مین لکہتا ہی کہ ابن سکرہ کی یہہ شعر ہین ــ میری نزدیک یہہ ہی کہ ابن سکرہ کی شعر ابن خلکان نے اوس لونڈی کی حقمین جسکو وہ چاہتا تہا پڑہ دئی ہون گے حقیقت مین اوسکی طبع زاد نہین ہین ابن سکرہ کی خوبیان بہت ہین درمیان ۳۸۵ سنہ ہجری کی وہ فوت ہوا عماد کہتا ہی کہ مین اوسسے دمشق مین ملا تہا درمیان اسی سال مذکورہ کی بعد ازان تہوڑے عرصہ بعد وہ فوت ہوا

ابو محمد قاسم حریری

ابو محمد قاسم بن علی بن عثمان حریری بصری مصنف مقامات حریری کا یہہ شخص فن ادب خوب جانتا تہا اور سوا اوسکی اور فنون سے بے آگاہ تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ میںنے کسی مجموعہ مین دیکہا ہی کہ جب حریری نے چالیس مقامہ مقامات مذکورہ کی تصنیف کرلئے جب بصرہ

سے بغداد مین آیا اور دعوی کیا کہ یہہ کتاب میری تصنیف سی ہی بغداد کی فضلا نے
اوسکی دعوی کی تصدیق نہ کی کسیکو یقین نہ آیا کہ یہہ مقامات اوسکی تصنیفات سی ہی بلکہ
اون لوگون نی انکار کیا اور کہا کہ یہہ تمہاری تصنیف سی نہین ہی بلکہ ایک شخص مغربی اہل بلاغت
سے تہا اوسنے تصنیف کی تہی بصرہ مین وہ مرگیا تہا اوسکی تصنیف سے ہی تیری ہاتہہ
یہہ ورق لگ گئی تب تمہہ دعوی کیا کہ میری تصنیف سے ہی واقع مین خلاف ہی — وزیر
بغداد نے اوسکو دربار مین بلوایا اور اوسسے پوچہا کہ کیا پیشہ کیا کرتا ہی صاحب مقامات
حریری نے کہا کہ مین ایک منشی ہون یہی میرا پیشہ ہی وزیر نے ایک حال معین کرکی اوسسے
کہدیا کہ اچہا اس واقعہ کو تم لکہو اور حکم دیا کہ ایک کونی مین دربار کی بیٹہہ جاؤ اوسنے
دوات و قلم لیکر بارادہ لکہنے کی گوشہ نشینی کی بہت دیر تک سوچا کیا وہ واقعہ نہ لکہا گیا
کچہہ بہی نہ لکہہ سکا آخر کو شرمندہ ہوکر اوٹہہ کہڑا ہوا تہی — بعدازان اوسنے دس
مقامہ اور کہکر اس مقامات مین ملائی جب پچاس مقامہ ہوئی یہہ کتاب تمام ملکون اور
شہرون مین مشہور ہوگئی علما نے اوسکی بہت شرحین لکہی ہین بعضون نے بہت طویل
شرح کی ہی بعضون نے مختصر لکہی ہی سب سے بڑی شرح شرح شریسی ہی
اور سب سی اچہی شرح — شرح العلوی الزبیدی یمنی ہی مطرزی کی بہی بہت اچہی شرح
ہی اس شرح کا خلاصہ ایک جلد مین ڈاکٹر اسپنجر صاحب پرنسپل مدرسہ دہلی کی پاس ہے
— ایک شرح ولایت مین کئی شروح سے منتخب کرکے چہاپی گئی ہی یقینا یہہ کتاب بہت
مفید ہوگی — ایک شرح ابوالبقا ہی اور ایک شرح مولوی مملوک العلی صاحب مدرس اول
مدرسہ دہلی کی پاس موجود ہی مگر اوسکا نام مجکو معلوم نہین وہ شرح بہی بہت مطول ہی مینے
دیکہی ہی — مولفات حریری سے ایک کتاب ملحۃ الاعراب ہی نظم مین درمیان علم نحو کی
اوسنے خود ہی شرح اوسکی کی ہی وہ طلبا کی حق مین بہت مفید ہی — دیار یمن مین طالب علم

چہٹی صدیکی شاعر

اس کتاب منظوم کو حفظ کرتے ہین ہندوستان مین داخل تحصیل نہین ہی اگر ہوجاوی تو بہت بہتر ہوگا — سوا اسکی حریری کی تصنیف سے بہت رسالی ہین اور شعر بہت اچہے ہین — حریری اوسکو اسواسطی کہتے ہین کہ وہ حریر بنایا کرتا تہا اور بیچا کرتا تہا ۵۱۶ ہجری مین درمیان بصرہ کی فوت ہوا اوسکی یہہ دو شعر کافی ہین کیونکہ مقامات اوسکی جو مشہور ہین وہ کافی ہین سہ

قال العواذل ما هذا الغرام به — اما ترى الشعر في خديه قد نبتا
ومن اقام بارض وهي مجدبة — فكيف يرحل عنها والربيع اتى

ابو الحسن علی

بن ابو الوفا سعد بن حسن بن علی بن عبد الواحد ابن عبد القادر بن احمد بن سہر موصلی لقب اوسکا مہذب الدین وہ شاعر حاذق اور رئیس و سردار تہا اکثر شہرون موصل مین بہر اخلفاء اور ملوک اور امراء کی مدح کی ہی — ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکا دیوان دو جلد دیکہا ہی — اوسنے اپنی دیوان مین ذکر کیا ہی کہ وہ شہر آمد مین پیدا ہوا یہہ شعر چلیبی کی تعریف مین اوسکی ہین

والشمس مذ لقبوها بالغزالة — اعطيه الرشا جيدا من لونها اليقق
ونقطته حياء كي تسابهها — على المنايا بيعاج الرمل بالحدق
وهذا ولوبابن زامع سلم جانبه — يوما لناظرة الا على فرق

اسی قصیدہ کی شعر کہوڑی کی تعریف مین یہہ ہین سہ

سود حوافرها ببعض حجافلها — صبح تولد بين الصبح والغسق
ماطول ماطويت ظهر الدجى — وطول ما كرعت من منهل الفرق

درمیان آخر ماہ صفر ۵۸۳ ہجری مین فوت ہوا

عمارہ

ابو محمد عمارہ ابن ابو الحسن علی بن زیدان بن احمد بن محمد بن سلیمان بن ایوب حکمی یمنی لقب نجم الدین شاعر مشہور

مشہور ہی یہہ شاعر قحطان کی نسل سے ہی پیدایش اوسکی تہامہ الیمن میں ہوئی اوسی
جاہ پرورش پاکر سنہ ۵۲۹ میں بالغ ہوا سنہ ۵۳۱ ہجری میں درمیان زبید کی آیا وہان سی
قاسم بن ہاشم ابن فلیتہ حاکم مکہ شرفہا اللہ تعالی نی دیار مصر کو اوسکو بہیج دیا ماہ
ربیع الاول سنہ ۵۵۰ ہجری میں وہان داخل ہوا اون ایام میں وہان کا حاکم فائز بن ظافر
اور وزیر صالح بن رزیک تہا اوسکی مدح میں قصیدہ میمیہ اوسنے پڑہا اون دونو
نے اچہا صلہ اوسکو دیا سنہ ۵۵۰ ماہ شوال تک وہان تہرا اوسی تاریخ میں مصر چہوڑکر
مکہ کی طرف آیا پہر طرف زبید کی ماہ صفر سنہ ۵۵۱ میں گیا پہر حج کیا پہر اوسکو قاسم
حاکم مکہ نے دوسری دفعہ مصر میں قاصد بناکر بہیجا پہر اوسنے وہان جاکر مصر میں وطن
اختیار کرکی رہنا شروع کیا پہر نہ چہوڑا — ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکی تاریخ
یمن میں دیکہا ہی کہ اوسنے اپنی شہر ماہ شعبان سنہ ۵۵۲ ہجری میں چہوڑی تہی وہ فقیہ
اور شافعی المذہب شدید التعصب تہا سنت رسول اللہ پر بہت تعصب کرتا تہا ادیب
ماہر اور شاعر جید تہا — صالح اور اوسکی بیٹون نے اوسپر بہت احسان کیا اور
باوجود اختلاف عقیدہ کی اوسکو صحبت میں رکہا کیونکہ وہ شخص بہت ظریف اور لائق
صحبت تہا اوسنے صالح اور اوسکی بیٹی کی بہت تعریفین کی ہین — اوسکی تصنیف سے
تاریخ یمنی ہی یہہ شعر اوسنے کامل بن شاور کی حق میں کہے ہین جب وہ وزیر ہوا

اذا لم یسالمک الزمان فحارب — وباعد اذا لم تنتفع بالاقارب
ولا تحتقر کید الضعیف فربما — تموت الافاعی من سموم العقارب
اذا کان راس المال عمرک فاحترز — علیه من التضییع فی غیر واجب
فبین اختلاف اللیل والصبح معرک — یکر علینا جیشه بالعجائب

اور جب سلطان صلاح الدین رح بادشاہ ہوا اوسکی مدح کی اوسنے اور اوسکی اہلبیت کی ہ

پانچھوی صدیکی شاعر

مدح کی اوسکی دیوان مین اوسکی مدحین بہت ہین اکثر شعر اوسکی بہت اچھی ہین — بعد ازان اوسنے چند مفسدین سے اتفاق کرکے یہہ ارادہ کیا کہ پہر مصر والون کو سلطنت نصیب ہوئی اسی ارادہ و اندیشہ مین اسباب جمع کرنے اور تدبیر کرنے شروع کی یہہ خبر سلطان صلاح کو ہوگئی آٹھہ آدمی سردار اس تجویز مین تھے از انجملہ ایک عمارہ یمنی بہی تہا یہہ حال تاریخ ابو الفدا کی ترجمہ مین خوب لکھہ چکا ہون غرضکہ بروز ہفتہ دوسری تاریخ رمضان سنہ ۵۶۹ کو قاہرہ مین اوسکو سولی دیگئی اوسکی تالیفات سے تاریخ یمنی — اور نکت عصریہ فی اخبار وزرا مصریہ وغیرہ ہین

ابن السوادی

ابو الفرج علا ابن علی بن محمد بن علی بن احمد بن عبید اللہ واسطی معروف بابن سوادی شاعر و کاتب اور فاضل اور ظریف اور مشہور اور خاندانی آدمی تہا وہ بڑی خاندان کا آدمی ہی اوسنے اپنی شہر مشہور کتابہ مین علم پڑہا شعر کہنا سیکہا یہہ ایک شعر اوسکا ہی —

یعینا بما ضم المصلی و ما حوت ۔۔۔ رحاب منًا انی الیک مشوق

تین سو شعر کا یہہ قصیدہ ہی ولادت ابن سوادکی واسط مین درمیان ۴۰۰ کے ہجری کی بیچ ربیع الآخر کی بروز چہارشنبہ سنہ ۵۵۶ ہجری مین ہوئے

فخر الدین

ابو منصور عیسی بن مودود بن علی بن عبد الملک بن شعیب لقب فخر الدین حاکم تکریت کا ولد ملک شام کی ترکومنین سے ہی وہ بہت فاضل اور نیک خو اور صاحب دیوان گذرا ہی اوسکی بہت رسالی اور شعر مشہور ہین دو بیت اوسکی اچھی ہوتی تہی یہہ اوسکی شعر ہین —

وما ذات طوق فی فروع اراکۃ ۔۔۔ لہا رنۃ تحت الدجی و صدوح

ترامت بہا ایدی النوی و تمکنت ۔۔۔ بہا فرقۃ من اہلہا و نزوح

فحلت بزوراء العراق وعیبا ... بعسفان باق منہم وطلیح
تحن الیہم کلما ذرشارق ... وتسجع فی جنح الدجی وتنوح
اذا ذکرتہم هیجت فی البلابل ... وکادت بمکتوم الغرام تبوح
یابرح من وجد لذکراکم متی ... تالق برق اوتنسم ریح

پیدایش اوسکی شہرحات مین ہوئی اصبہانی قتل ہوا درمیان سنہ ۵۱۳ ہجری کی

ابو محمد عبد الجبار

بن ابی بکر بن محمد بن حمدیس صقلی علامہ شاعر مشہور ہی وہ شاعر ماہر گذرا ہی معانی بدیعہ کو الفاظ لطیفہ مین پروتا تہا یہہ شعر اوسکی صفت نہر مین ہین

ومطرد الاجزاء بصیقل متنہ ... صفا اعلنت للعین مافی ضمیرہ
جریح باطراف الحصی کلما جری ... علیہا شکی اوجاعہ بخریرہ

سنہ ۴۷۱ ہجری مین درمیان اندلس کی داخل ہوا معتمد ابن عباد کی مدح کی اوسنے اچہا انعام اوسکو دیا اوسکا دیوان بہت بڑا ہی سب شعر جید ہین سنہ ۵۲۷ ہجری مین جزیرہ ورقہ مین فوت ہوا

ابو نصر الفتح

بن محمد بن عبد اللہ قیسی مصنف قلاید عقبان کا اوسکی چند تصانیف ہین ازانجملہ تذکرہ قلاید عقبان ہی اس کتاب مین شعراء عرب شعر معہ اونکی حال کی ہر یک شخص کا حال مستوعب اور بخوبی بیان کیا ہی عبارت بہت اچہی مسجع و مقفہ یہہ تذکرہ مولوی مملوک العلی مدرس اول دہلی کی پاس موجود ہی مینے بہی دیکہا ہی بہت اچہی عبارت اوسکی ہی داخل درس ہو تو قابل اسکی ہی کہ طلبا اوسکو پڑہا کرین — ایک کتاب مطمح الانفس ہی اس کتاب مین نوادرات اہل اندلس کے اوسنے جمع کئی ہین اس کتاب کیے تین نسخین ہین — ایک کبری — دوسرا صغری — تیسرا اوسطی وہ کتاب بہت مفید ہی لیکن افسوس کہ پائی نہین جاتی قلیل الوجود ہی ان کتابون اوسکی استعداد اور ملکہ معلوم ہوتا ہی کہ کیا کچہہ ملکہ رکہتا تہا سنہ ۵۳۵ ہجری مین درمیان شہر

مراکش کی مقتول ہوا — حافظ ابو الخطاب بن دحیہ اپنی کتاب مین مسمی المطرب فی اشعار اہل المغرب مین لکھتا ہی کہ مینے اوسکی بہت دوستون سے ملاقات کی ہی اونہون نے عجیب اوسکی تصانیف عجیبہ اور غریبہ کا حال تجربی بیان کیا ہی اور کہا کہ تالیف اوسکی اثل سحر اور آب شیرین کی تاثیر رکہتی تہی وہ خندق مین اپنی گہر کی ذبح کیا گیا ۵۴۶ سنہ مین اوسکو امیر المؤمنین مذکور یعنی بہائی اسحاق بن یوسف تاشفین نے قتل کروایا تہا جسکا ذکر ابو نصر مذکور نے قلاید عقیان مین درمیان دیباچہ کتاب کی کیا ہی یہہ کتاب اوسیکے واسطے اوسینے تالیف کی ہی —

تمام ہوئی چہٹی صدی اب ساتوین صدی شروع ہوتی ہی ان شاء اللہ تعالی

حصہ ساتوان

صدی ساتوین

اس صدی مین اون شاعرونکا بیان ہی جو ساتوین صدی مین فوت ہوئی

ابراہیم بن سہل

اسرائیلی اشبیلی یہودی اپنی زمانہ مین شاعر اندلس کا تہا وہ دریا مین ستر کا برس درمیان ۶۵۸ سنہ ہجری کی فوت ہوا یہہ بیان ذہبی نے کتاب العبر مین کیا ہی اوسکی یہہ شعر مین سے

سل فی الظلام اخاک البدر عن سہری	تدری النجوم کما تدری الوری خبری
ابیت اہتف بالشکوی واشرب من	دمعی والشوق ریاینرک العطر
حتی اخیل انی شارب ثمل	بین الریاض وبین الکاس والوتر

المہذب

اسعد بن مماتی ابن حصین لقب اوسکا مہذب وہ دیار مصر مین دربار بادشاہی کا ناظر تہا شعر اچہا کہتا تہا صلاح الدین بن ایوب کی تاریخ منظوم لکہی ہی اور کلیلہ دمنہ بہی نظم مین اوسینے تصنیف کی ہی صاحب دیوان ہی وہ دیوان لوگون کی پاس اون ملکون مین بہت ہی

پہر اوسکی شعر ہین سے

تشکی قوافی الشعر لا میة ... بیضتها جهلا فسود تها
لما علی وسوا من الفاظها ... ظننتها حیث قصیدتها

۶۰۶ھ ہجری مین فوت ہوا عمر اوسکی باسٹھہ (۶۲) برس کی تہی اسنے ایک کتاب مسمی فاشوش
احوال قراقوش مین لکہی ہی اوسمین ایسی اشیاء ذکر کی ہین کہ اوس سی اسطرح پر بہت مشکل سبی
ہوتی ہی بلکہ ممکن نہین کہ وقوع مین آوین اسلئی ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ وہ باتین بنائی ہوئی ہین
مبالغة ہین کیونکہ صلاح الدین کو بیشک رائی قراقوش پر بہت اعتماد تہا قراقوش ایک خادم
سلطان شیرکوہ کا تہا وہ ۵۹۶ھ مین فوت ہوا تہا

ابن عنین

ابو المحاسن محمد بن نصر بن حسین بن عنین انصاری لقب اوسکا شرف الدین دمشق کا رہنی والا
ادیب ہی اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت مشہور ہی شعر اوسکی بہت اچہی ہجو بہت بڑی ہین
اوسکی شعر ایک اسلوب پر نہین ہین ہجو کہنی کا اوسکو بہت شوق تہا عزت آدمیون کی لی
ڈالتا تہا ایک قصیدہ اوسنے تمام خلفا اور رؤسا دمشق کی ہجو مین لکہہ کر اوسکا نام مقراض
الاعراض رکہا ہی سلطان صلاح الدین نے اوسکو دمشق سی نکالدیا تہا کیونکہ وہ ہر ایک
بہلے مانس سی بھڑ جاتا تہا اور اوسکی ہجو لکہتا تہا جب وہانسی نکالا گیا شہر کی باہر نکلکر یہہ
شعر اوسنے بنائی سے

فعلام ابعد تراخا ثقة ... لم یجترم ذنبا ولا سرقا
انفوا المؤذن من بلادکم ... ان کان ینفی کل من صدقا

بہت شہروںمین پہرا عراق اور جزیرہ آذربیجان — خراسان — غزنہ — خوارزم ما وراء النہر ان
شہروں مین پہرکر ہندوستان مین گیا پہر یمن مین آیا مدت تک وہان رہا پہر حجاز کی رستی سے

ساتوین صدی کی شاعر

مصر مین گیا پہر دمشق مین چلا آیا جہانسی نکالا گیا تہا اوسکا یہی دستور تہا ایک شہر سی دوسری شہر مین دوسری سی تیسری مین پہرا کرتا تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکو اربل مین درمیان سنہ ۶۲۲ ہجری کی دیکہا تہا — علم لغت خوب جانتا تہا اوسکو شعر جمع کرنی سی کچہہ غرض نہ تہی اسیواسطی اوسنے اپنی دیوان کی تدوین نہین کی کسی باشندی دمشق نے اوسکا دیوان جمع بہی کیا ہی مگر چہوٹا ہی دشوار حصہ ہی اوسکی نظم اور شعار کی مقابل نہین ہی سب لوگون سی بہت ظریف اور خوبصورت اور نیک فکر اور بڑا ہجو تہا ایک شعر اوسکا یہہ بہت خوب ہی جسمین اپنی سفر کا جو جانب مشرق کی گیا تہا ذکر کرتا ہی وہ یہہ ہی —

اشقق قلب الشرق حتی کاننی انقش فی سودائہ عن سنا الفجر

وہ یہی کہتا ہی کہ اوسکی دینداری مین شک ہی کیونکہ کفر ہی اصل اوسکی زرع کی ہی یہہ ایک گانو بلاد حوران مین ہی دمشق مین بروز دوشنبہ ۲۶ ویں شعبان ۵۴۸ سنہ ہجری مین پیدا ہوا اور بروز دوشنبہ ۲۰ ویں ربیع الاول سنہ ۶۳۰ ہجری کو دمشق ہی مین فوت ہوا اوسکی بہت شعر مینے اصل تذکرہ مین یعنی فراید الدہر مین لکہے ہین

البہا زہیر

بن محمد بن علی ابن یحیی صاحب منشی ابو الفضل اور ابو العلی ازدی مہلبی کا یہہ شخص منشی تہا اوسکا دیوان مشہور ہی پیدایش اوسنے درمیان ۵۸۱ سنہ ہجری کی مکہ مین پائی — ملک صالح نجم الدین کی واسطی بلاد مشرق مین انشا لکہے جب وہ متسلط اور مالک سلطنت ہوا اوسکی بڑی عزت اور قدر کی پہر اوسکو ایلچی بنایا جب بیمار ہوا اوسپر خفا ہو گیا اور نکلوا دیا کیونکہ وہ وہی آدمی تہا اوسکو خیال فاسد بہت جلد آتی تہے اور وہم پر آدمی کو سزا دیتا تہا جلد غصہ ہو جاتا تہا پہر وہ ملک ناصر حاکم شام کی خدمت مین گیا اوسنے وہان جاکر اوسکی مدح مین بہت کچہہ لکہا ہی وہ شخص صاحب مروت اور خوبیونکا آدمی تہا ماہ ذیقعدہ سنہ ۶۵۶ ہجری مین

ساتوین صدی کی شاعر

درمیان مصر کے فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین سے

وعد الزیارۃ طرفہ المتملق ۔۔ وبلا قلبی من جفون نطلق
انی لاهوی الحسن حیث وجدته ۔۔ واهیم بالقد الرشیق واعشق
یا عاذلی انا من سمعت حدیثه ۔۔ فعساك یحنوا ولعلاك ترفق
لو کنت منا حیث تسمع او تری ۔۔ لرایت ثوب الصبر کیف یمزق
ورایت الطف عاشقین تشاکیا ۔۔ وعجبت ممن لا یحب ویعشق
اتسوی منی العذال عنك تصبرا ۔۔ وحیاته قلبی ارق واشفق

ابن الساعاتی

شاعر مشہور ہی اوسکا لقب بہاء الدین اور نام علی بن محمد بن ابراہیم بن رودوز دمشقی ہی فتح بن درمیان عبرکی کہتاہی کہ وہ بڑا شاعر اور ذیقدر آدمی تہا اوسکا ایک دیوان ہی بہت مشہور ہی دو جلد و نمین ہی لوگون کی پاس بہت پایا جاتاہی اوسمین بہت اچہی اچہی شعر لکہی ہین اور ایک اور دیوان ہی اوسکا نام مقطعات نیل رکہاہی شعر اوسکی یہہ ہین سے

لا تجزعن لامر سوف تدرکه ۔۔ فلیس فی کل حین یحج الامل
والبدر فی کل شهر لا لمنقصة ۔۔ به یصیبه الا ثم یکتمل

ماہ رمضان ۶۰۴ ہجری مین درمیان قاہرہ کی فوت ہوا سنج مقطم مین دفن ہوا اکاون برس چہ مہینے دس دن کی عمر پائی وہ قاہرہ مین پیدا ہوا تہا اوسکی یہہ شعر ہین سے

لله یوم فی سیوط ولیلة ۔۔ صرف الزمان باختها لا یغلط
وتبنا وعمر اللیل فی غلوابه ۔۔ وله بنور البدر فرع اشمط
والطل فی سلك الغصون کلؤلؤ ۔۔ رطب یصافحه النسیم فیسقط
والطیر یقرأ والغدیر صحیفة ۔۔ والریح یکتب والغمام ینقط

ساتوین صدی کی شاعر

ابن فارض

ابوحفص عمر بن فارضی ابوالقاسم اوسکی کنیت ہی اور شرف الدین لقب عمر نام حما علی ابن مرشد حموی مصری الاصل ہی وہ ایک بڑا صوفی تہا نظم اوسکی بہت اچہی ہی اوسکا دیوان بہت مشہور ہی لوگون کی پاس موجود ہی ایک نسخہ قلمی میری ہاتہہ کا میری پاس بہی ہی — اور ایک نسخہ میری اوستاذ مولوی مملوک العلی صاحب مدرس اول مدرسہ دہلی کی پاس ہی — اور ایک نسخہ بدخط مگر صحیح اور محشی آخون شیر محمد صاحب نے اپنی ہاتہہ سے شاید لکہا تہا وہ حکیم یوسف خانصاحب کی پاس موجود ہی جو درمیان کوچہ چیلون کے رہتی ہین اوسنے اپنی قصیدون مین صوفیہ کی مضمون لکہی ہین یہہ دیوان بہت جا بجا دستیاب ہوتا ہی اول قصیدہ اوسکی دیوان کا یہہ ہی اول کی شعر لکہتا ہون سے

ارج النسیم سری من الزوراء — سحرا فاحیا میت الاحیاء

اہدی لنا ارواح نجد عرفہ — فالجو منہ معنبر الارجاء

وروی احادیث الاحبة مسندا — عن اذخر باذاخر وسخاء

فسکرت من ریا حواشی بردہ — وسرت حمیا البرء فی ادوائی

چونکہ یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اور دیوان بہی اوسکا بہت جابجا ملتا ہی لہذا زیادہ شعر لکہنے کچہہ ضرور نہین ایک شرح اوسکی قصیدہ تائیہ کی جناب مولوی مملوک العلی مدرس اول کی پاس موجود ہی لیکن اور شرح اوسکی مینی کوئی نہین دیکہی گرچہ سننے مین آیا ہی کہ اوسکی دیوان کی بہت شرحین لوگون نے لکہی ہین — ابن فارض ماہ جمادالاول سنہ ۶۳۲ ہجری مین چہپن برس ایک مہینے کم کا ہوکر فوت ہوا

شیخ الشیوخ

شیخ شرف الدین عبد العزیز بن محمد بن عبد المحسن انصاری دمشقی پہر حموی شافعی ادیب گذرا ہی

— ذہبی کہتا ہی کہ باپ اوسکا قاضی حماۃ کا تہا وہ ابن رفا مشہور تہا دمشق مین درمیان ۵۹۹ ہجری کی پیدا ہوا علوم اور ادب وہین سیکہا وہ بہت ذکی آدمی تہا حافظہ ہی اوسکا ذہن بہت کچھہ اوسکو یاد تہا اوسکی یہہ شعر ہین سہ

سرودی بساقیۃ جاریۃ ۔ ووجدی بجاریۃ ساقیۃ
مہاۃ نشاۃ علی حبہا ۔ کما ہی فی حسنہا ناشیۃ
علی الجسم حاکمۃ بالضنا ۔ وفی القلب آمرۃ ناہیۃ
تعالی علی المندلی نشرہا ۔ یطیب بہ الند والغالیۃ
واولت من الوصل اضعاف ۔ مارجوت ولم تکفنی کافیۃ
فوادی علی رقیب لہا ۔ یطالعہا عینی الصافیۃ
تقرب قلبی فارجو العلا ۔ واجلس فی الدست والحاشیۃ

ذہبی عبر مین کہتا ہی کہ رمضان کی مہینے ۶۶۲ ہجری مین فوت ہوا

ابن نبیہ

شاعر مشہور ہی نام اوسکا علی بن محمد بن نبیہ یہہ شاعر ماہر ظریف اور خوش گفتار تہا نصیبین مین درمیان ۶۲۱ ہجری چہہ سو اکیس کی فوت ہوا اوسکی یہہ شعر مین شعر اول کتاب الالبابین سے لکہتا ہون وہ یہہ ہی سہ ۔ یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

وردنی الی بطرزہ فکانما ۔ اہدی الشقام لمدنف من مدنف

اور شمیم مین یہہ شعر اوسکی لکہے ہین سہ

باکر صبوحک اہنی العیش باکرۃ ۔ فقد ترنم فوق الایک طائرہ
واللیل تجری الدراری فی مجرتہ ۔ کالروض یطفو علی نہر ازاہرہ

ملک افضل

ساتوین صدیکی شاعر

نام اوسکا علی لقب ملک افضل یعنی نور الدین بن سلطان صلاح الدین یوسف ابن نجم الدین ایوب
بن شادی بن مروان بن یعقوب پیدایش اوسکی تکریت مین ہوئی ملک افضل بڑا بیٹا ولیعہد سلطان
صلاح الدین کا تہا بعد مرنی سلطان صلاح الدین افضل مذکور مملکت شام پر حکومت کرنی لگا
اور چہوٹا بہائی اوسکا عزیز عثمان مملکت مصر پر قابض ہوا — اور ظاہر سلطنت حلب پر بیٹہا صلاح
الدین ۵۸۹ھ مین فوت ہوا تہا جب ملک افضل نی دمشق مین بندوبست خوب کرلیا اوسوقت مسمّی
عزیز نی اپنی بہائی سے پرخاش کا ارادہ کیا اسلئے عزیز مذکور مصر سی ۵۹۰ھ مین وہان سی مع اہالہ حوران
تک اپنی بہائی سی دمشق لینی آیا اس واقعہ مین ملک عادل یعنی چچا ان دونونکا بیچ مین آگیا
— اور قاضی فاضل کو سمجہا کر دونونکی صلح کروائی — عماد کاتب کتاب برق شامی مین
لکہتا ہی کہ جب ان دونو بہائیون مین صلح ہوگئی اور عزیز نی کوچ کیا محاصرہ دمشق کا چہوڑ دیا
اوسوقت مین ملک افضل کی خدمت مین گیا مسمّی مذکور ایک گدی پر بیٹہا ہوا تہا مجہسی کہنی لگا
کہ ای عماد مینی چند شعر منظوم کئی ہین چاہتا ہون اپنی بہائی عزیز کی تالیف قلوب کی واسطی لکہون
نو برس سی ہماری اوسکی مفارقت ہی اس اثنا مین ملاقات نہین ہوئی اسلئی ہو وی تو یہہ
شعر لکہہ وہ یہہ ہین —

نظرتك نظرة من بعد تسع　　تقضت بالتفرق من سنين
وعض الدهر منها طرف عذر　　مسافة قرب طرف من جنين
وعاد الى سجيته فاحرى　　تفرقنا العيون من العيون
نريح الدهر لم يسمح لوصل　　لعبد الى الحشا عدم السكون
ولا تبدي جيوش القرب حتى　　مرتب جيش لعبد في الكمين

عماد کاتب نی کہا کہ واہ واہ خدا تعالی بہت ہی خوب شعر کہتے ہین تاریخ اس شخص کی مستوعب
ابو الفدا لکہہ چکا ہی لہذا اسب حال چہوڑ کر ایک نامہ تصور کرکی مثل اور شاعرون کی حال ضروری

لکہا جاتا ہی ملک افضل نے عبد اللہ بن بری کی سماعت کی خط اچہا لکہتا تہا قلعہ سمیسا فتح کیا یہہ قلعہ شام مین دریا فرات پر بلاد روم کی طرف واقع ہی مدت تک وہان رہا وہ شخص بہت عادل و حلیم اور سخی اور ادیب تہا مگر مذہب شیعہ رکہتا تہا ۶۲۲ سنہ ہجری مین درمیان صفر سنۃ کی فوت ہوا اوسکا شعر بہت اچہا ہوتا تہا جن ایام مین کہ ملک عادل اوسکی چچا اور عثمان عزیز اوسکی بہائی سے نے دمشق اوسے چہین لیا اونہین ایام مین ملک ناصر کو یہہ شعر لکہے تہے ؎

مولائی ان ابا بکر وصاحبہ | عثمان قد اخذا بالسیف حق علی
فانظر الی حظ ہذا الاسم کیف لقی | من الاواخر مالا قامن الاول

مگر اوسنے بہی بہت اچہا جواب ان شعروںکا لکہا وہ یہہ ہین ؎

وافا کتابک یا ابن یوسف معلنا | بالود یخبر ان اصلک طاہر
غصبوا علیا حقہ اذ لم یکن | بعد النبی لہ بیثرب ناصر
فاصبر فان غدا علیہ حسابہم | وابشر فناصرک الامام الناصر

ملک ناصر

داؤد بن معظم بن عادل حاکم کرجستان مشہور بنام صلاح الدین ابو المفاخر ذہبی کہتا ہی کہ اوسنے بغداد مین ابو الحسن قطیعی سی حدیث کی سماعت کی وہ حنفی المذہب فاضل آدمی تہا مناظرہ کرتا رہتا اور ذکی بر یلے سری کا تہا نظم بہت اچہی بناتا سب خوبیان اوسمین تہین بعد اپنی باپکے دمشق کا مالک ہوا بعد ازان اوسکی چچا اشرف نی اوسی لی یہہ اکتیس برس تک سلطنت ولی تا انکے ماہ جمادالاول سنہ ۶۵۶ ہجری مین فوت ہوا باہر دمشق کی ایک گانون مین جسکو بویصا کہتے ہین پاس اپنی والد کی مدفون ہوا یہہ شعر اوسکی ہین شرح حال کی مین جو خلیفہ کے سامنے بیان کرتا ہی

الحسن فی شرع المعالی و دینها — وانت الذی یعزی الیه مواهبه
یالی اخوض الدد والدد مفقر — سا ریة مغبرة وسیا سبه
ویاتیك عیری من بلاد قریبه — له الامن فیها صاحب لا یجانبه
فیلقی دنو منك لم یلق مثله — ویحظی ولا یخطی بما انا طالبه
وینظر من لالاء قدسك نظرة — فترجع والنقد الامانی صاحبه

قاضی فاضل

ابو علی عبد الرحیم بن قاضی اشرف ابن حسن علی ابن حسین بن حسن بن احمد ابن مرج ابن احمد لخمی عسقلانی سے مولد اوسکا مصر معروف نام قاضی فاضل لقب محی الدین ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ وزیر ملک ناصر صلاح الدین کا تہا صناعت انشا کی بہت خوب جانتا تہا متقدمین سے فوقیت لیگیا اوسکی غرائب اور نوادر بہت ہیں — عماد اصفہانی نے کتاب خریدہ کی درمیان اسی شخص کے حقمین یہہ لکہا ہی کہ وہ مالک قلم اور بیان گفتگو اور زبان کا تہا طبیعت بہت تیز دانائی پر کہنے والا تہا بدیہہ گوئی مین اعجاز کرتا تہا فضل اوسمین جتنا پایا جاتا تہا بجز وائل کے اور کسی مین نہین سنا اگر وائل اوسکی زمانہ مین جیتا ہوتا تو وہ بہی اوسکی طبیعت کی غبار مین روندا جاتا وہ مثل شریعت محمدیہ کی ناسخ جمیع شرایع نثر و نظم کا تہا قیس سے زیادہ فصیح تہا — حاتم — اور عمر سی زیادہ جوانمرد سخی تہا اوسنے بروز دوشنبہ پندرہویں ماہ جمادی الاآخر سنہ ۵۲۹ ہجری کو شہر عسقلان میں ولادت پائی — اور جس روز ملک عادل مصر مین ایلیغنی بروز چہارشنبہ ساتوین ماہ ربیع الاخر سنہ ۵۹۹ ہجری مین . فات پائی درمیان قاہرہ کے — اس شاعر کا ذکر اس صدی مین اسواسطے کیا گیا کہ ۵۰۰ قریب اسکی تہا کیونکہ ایک برس کا کچہہ فرق نہین صدی اول جیسے جنگی ہتے ۵۰ مرک ناگہانی مین مبتلا ہوکر فوت ہوا یہہ شعر اوسکے ہین —

بالله قل للنيل عنّي انّني — لو اشتف من ماء الفرات غليلا

وسل الفؤاد فانّه لي شاهد — ان كان جفني بالدموع بخيلا

وله ايضا

واذا السعادة لاحظتك عيونها — نم فالمخاوف كلهن امان

واصطد بها العنقاء فهي حبائل — واقتد بها الجوزاء فهي عنان

عوف ابن ملحم شیبانی

عبد اللہ ابن معتز کہتا ہی کہ یہہ عوف قبیلہ بنی سعد سے تہا اور شیبانی سوار اوسکی اوڑہنا عوف مذکور ایک ادیب معدود شعرا و ظرفا و متاخرین سے گذرا ہی وہ صاحب اخبار اور نوادر کا اور جاننی والا اخبار ایام عرب کی — طاہر ابن حسین بن مصعب نے اپنی صحبت کے واسطی خاص اوسکو خاص کر لیا تہا سفر اور حضر دونوں مین اپنی ساتہہ رکہتا تہا جب سفر کرتا اوسکو ساتہہ لیتا وہ قصہ اور کہانی اوسکی ہمراہ سفر مین کہا کرتا اور جب کہین اقامت کرتا وہ مصاحبت مین رہتا علم اور درس و تدریس کا بازار گرم رکہتا طاہر ابن حسین ادیب اور شاعر تہا علم ادب کو بہت دوست رکہتا تہا اہل ادب کی بہی بڑی عزت کرتا تہا وہ باشندہ حران کا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ راس عین کا تہا تیس برس تک ہمراہ طاہر کے وہ رہا اوسنے اوسکو نہ چہوڑا اگرچہ کئی دفعہ اوسنے اپنی وطن جانی کی درخواست کی طاہر اوسکو بہت انعام دیا کرتا تہا یہان تک کہ وہ بڑا مالدار ہو گیا جب طاہر نے وفات پائی شاعر مذکور نے جانا کہ اب میری مخلصی ہوئی اپنی کنبی اور رشتہ داروں مین چلا جاونگا لیکن عبد اللہ بن طاہر جب بجائی اوسکی گدی نشین ہوا اوسنے بہی مثل اپنی باپ کے اپنی صحبت مین ہر دم رکہنا شروع کیا اور اپنی باپ کی وقت سے بہی زیادہ اوسکو رتبہ دیا عبد اللہ مذکور اخبار ایام عرب خوب جانتا تہا علم ادب بہی اوسکو بہت تہا ہر چند شاعر

مذکور نی بہت تدبیر اپنی چھوٹنے اور خلاصی کی کی کچہہ پیش رفت نہ گئی یہانتک کہ عبداللہ بن طاہر
عراق سی خراسان کو چلا ہمراہ اوسکی عوف مذکور موافق عادت کی تہا جب ری کی اوپر
گئی اوسجائی ایک درخت پر قمری درد ناک آواز سی بول رہی تہے عبداللہ مذکور نے
عوف سی کہا کہ ای ابن ملحم کیا خوب قمری بولتی ہی اسکی آواز تو نے نہ سینے پہر ایک شعر
ہذلی کا عبداللہ کی یاد آیا وہ پہڑا اور کہا کہ اسی پر شعر ای عوف تو بہی بنا اونے کہا
کہ مین بوڈہا مسن ہون فی البدیہہ مجہسی کیا تم کہلاتے ہو مین ہذلی کا مقابلہ نہین کر سکتا
عبداللہ نی کہا کہ تجکو میری باپ طاہر کی قسم تو شعر کہہ اوسوقت عوف نے یہہ شعر کہے
ان شعرون مین اپنی وطن اور احبار کو یاد کر کی اونکی مہاجرت اور مفارقت بیان کی اور
خوب رویا وہ یہہ ہین ــ

افی کل یوم غربة وتردح	اما للنوی من دینه فتریح
لقد طلح البین المشت رکابی	فهل ارین البین وهو طلیح
وارقنی بالری نوح حمامة	فنحت وذو النوح الحزین ینوح
علی انها ناحت ولم تذر عبرة	ونحت واسراب الدموع سفوح

یہہ شعر بہت ہین ارج شمیم مین تمام لکہے ہوئی ہین جسکا دل چاہی اوس کتاب مین دیکہہ لیوی بعد
سننے ان اشعار کی عبداللہ کی بہی آنسو بہر آئی جب یہہ شعر سینے ــ فوراً حکم دیا کہ ای ابن ملحم
تو اپنی کنبے اور وطن مین جا جبتک تو نہ آویگا مین اسی جا مقیم رہونگا کیونکہ مجکو تجہسی
بہت محبت ہی اب مین تجکو روک نہین سکتا اور حکم دیا تیس ہزار درہم اوسکو دو اس حالمین
بہی اوسنے شعر کہے ہین لیکن عجب بدنصیب تہا کہ ابہی اپنی وطن کو نہ پہونچا تہا کہ راہ ہی مین
فوت ہوا

عبد الحکم

ابو محمد عبد الحکم ابن ابی اسحاق ابراہیم بن منصور بن مسلم خطیب جامع مصر کا بعد وفات اپنی والد کی اس عہدہ پر مشرف ہوا اوسکی خطبی بہت اچھی اور شعر لطیف ہین عماد بن جبریل معروف ابن اخی کی حقین اون نے بہت اچھی شعر کہے ہین وہ بیت المال کا منشی تہا مصر مین کسی مقام سے کر پڑا تہا ہتہہ اوسکا ٹوٹ گیا تہا یہہ شعر اوسنے کہے تہے ـــــ

ان العماد بن جبریل اخی علم | له بدا اصبحت مذمومة الاثر
تاخر القطع عنها وهی سارقة | فجاءها الکسر لیستقصی عن الجبر

سوا اسکی اور شعر بہی اوسکی بہت نادر ہین ــــ جب وزیر صفی الدین ابو محمد عبد اللہ بن علی معروف ابن شکر وزیر ملک عادل ابن ایوب نی اوسکو عہدہ خطابت سی موقوف کیا اوسنے یہہ شعر اوسنے کہے ـــ

فلای باب غیر بابك ارجع | وبای جود غیر جودك اطمع
سُدّت علی مسالکی ومذاهبی | الا الیك فدلنی ما اصنعُ
فکانما الابواب بابك وحده | وکانما انت الخلیقة اجمعُ

یہہ اپنی جورو کی حقین کہے ہین ـــ

ستوت وجهها بکف علیه | شبك المنتش وهو تجلی عروسا
قلت لم یغن عنك ستزك شیئاً | ومتی غطت الشباك الشموسا

وله

ومادبة تبنا بها فی لذاذة | یخیل لی انا علی الماء نوم
فمن فوقنا الافلاك والفلك تحتنا | ففی تلك اقمار وفی تیك انجم

وله

علی مهل ففی الاحوال ریث | اتخشی ان تضام وانت لیث

ساتوین صدی کی شاعر

بمصر ان اقمت فانت نیل — وان سرت الشام فانت غیث

ولادت اوسکی رات کو اتوار کی انیسوین جمادی الاخر ۵۲۳ھ ہجری کو ہوئی — اٹھائیسوین شعبان ۶۱۳ھ ہجری کو مصر مین فوت ہوا سفح مقطم مین مدفون ہوا

ابو اسحاق

ابو اسحاق ابراہیم بن نصر بن عسکر لقب اوسکا ظہیر الدین قاضی سلامیہ کا فقیہ شافعی موصلی ہی — ابن ذہبی نے اپنی تاریخ مین اوسکا ذکر یون کیا ہی کہ وہ باشندہ کان موصل سی ہی — قاضی ابو عبد اللہ حسین بن نصر بن خمیس موصلی سی علم فقہ اوسنے موصل مین پڑہا اور حدیث کی بہی اوسی سے سماعت کی بغداد مین آکر بہت لوگون سے سماعت کی پہر اپنے شہر کیطرف مراجعت کر گیا وہان جاکر ایک گانو سلامیہ کا قاضی ہوا یہہ ایک گانو دیہات موصل سی ہی وہ فقیہ فاضل تہا اصل اوسکی عراق ہی مدرسہ نظامیہ مین درمیان بغداد کی علم تحصیل کیا اور حدیث کی سماعت کی اور روایت بہی حدیث کی بہت کی لیکن نظم اور شعر گوئی اوسپر غالب تہے یہہ شعر اوسکی ہین —

لا تنسبوني يا ثقاتي الی — غدر فليس الغدر من شيمتي

اقسمت بالذاهب من عيشنا — وباللسرات التي ولت

اني علی عهدكم لم احل — وعقدة الميثاق ما حلت

وله ايضا

جود الكريم اذا ما كان من عدة — وقد تاخر لم يسلم من الكدر

ان السحائب لا تجدي بوارقها — نفعا اذا هي لم تمطر علی الاثر

وماطل الوعد مذموم وان سمحت — يداه من بعد طول المطل بالبدر

يا دوحة الجود لا عتب علی رجل — يهزها وهو محتاج الی الثمر

ساتوین صدیکی شاعر

ابو البرکات ابن مستوفی نے تاریخ اربل مین اوسکا ذکر کیا ہی بہت تعریف اوسکی کی ہی اور چند قطعی اور مکاتبات جواون دونون مین جاری تہے وہ بہی لکہے ہین اور عماد کاتب خریدہ مین لکہتا ہی کہ وہ جوان فاضل تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

اقول له صلنی فیصرف وجهه	کانّنی ادعوه لفعل محرّم
فانکان خوف الاثم یکره وصلتی	فمن اعظم الاثام قتلة مسلم

بروز جمعرات تیسری ۳ تاریخ ماہ ربیع الآخر سنہ ۶۱۰ ہجری کو سلامیہ مین فوت ہوا

ابو العبّاس

ابو العباس احمد بن ابو القاسم عبد الغنی بن احمد بن عبد الرحمن بن خلف بن مسلم لخمی مالکی قطرسی مشہور بنام نفیس وہ ادیب تہا اوسکا ایک دیوان بہی ہی بہت اچہی مضامین اوسمین ہین اسی قصیدہ سے امیر شجاع الدین والی دمیاط کی مدح کرتا ہی ؎

قل للحبیب اطلت صدرك	وجعلت قتلی فیه وکدك
ان شئت ان اسلو	فردّ علیّ قلبی فهو عندك
اخلفت حتی فی زیارتنا	بطیف منك وعدك
وانا علیك کما عهدت	وان نقضت علیّ عهدك
احرقت یا ثغر الحبیب	حشای لمّا ذقت بردك
وشهدت انّی ظالم	لما طلبت الیك شهدك
انظن غصن البان یحکی	وقد عاینت قدّك
ام یخدع التفاح لحاظی	وقد شاهدت خدّك
ام خلت اس عذارك المنشور	یحمی منك وردك
لا والذی حبل الهوی	مولای حتّی صار عبدك

یا قلب من لانت معاطفه علینا ما اشد لک

اظنی جلد الهوی اوان لی عزمات جلدک

یہہ قصیدہ بہت بڑا اور اچہا ہی نفیس مذکور نے بہت شہرونکا سفر کیا اور لوگون کی مدح کی ہی عماد کاتب نے خریدہ مین ذکر کیا ہی کہ وہ فقیہ مالکی مذہب تہا اوسکو بڑی دست قدرت علوم متقدمین مین تہی اور ادب بہی خوب جانتا تہا یہہ اوسکے شعر ہین سہ

یسّر بالعید اقوام لهم سعة من الثراء واما المقترون فلا

هل سرّني وثیابي فیه قوم سبا اوراقني وعلی راسي به ابن جلا

عماد نے بہی اوسکا ذکر کتاب سیل مین یہہ کہا ہی کہ وہ ایک فقیہ فقہاء مصر مین سے تہا اور قاضی فاضل سے بہی اوسکی بہت تعریف کی تہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکا ایک قصیدہ دیکہا ہی جو مصر مین اوسنے میری پاس لکہہ بہیجا تہا وہ یہہ ہی سہ

یا راحلا وجمیل الصبر یتبعه هل من سبیل الی لقیاک یتفق

ما انصفتک جفوني وهي دامیة ولا وفا لک قلبي وهو محترق

چوبیسوین ۲۴ ماہ ربیع الاول ۶۰۳ ہجری مین درمیان شہر قوس کی ستر برس کا ہوکر فوت ہوا

قاضی اسعد

قاضی اسعد ابو المکارم اسعد بن خطیر ابو سعید مہذب بن مینا بن زکریا بن ابی قدامہ بن ابی ملیح مماتی مصری ہی وہ منشی اور شاعر تہا دیار مصریہ کا ناظر تہا بہت خوبیون کا آدمی تہا اوسکی تصنیفات سے چند کتابین ہین تاریخ سلطان صلاح الدین کی اوسنے نظم مین لکہی ہی اور کلیلہ دمنہ کو بہی نظم مین لکہا ہی ایک دیوان شعر کا ہی اوسکی بیٹی کی ہاتہہ کا لکہا ہوا تہا مینے دیکہا ہی چند قطعے اوسکی مینے نقل کئی ہین ازانجملہ یہہ شعر ہین سہ

تعاتبني وتنهی عن امور سبیل الناس ان ینهوک عنها

انقدر

انفدر ان تکون کمثل عینی — وحقک ما علی اضر منہا

ولہ

لنیر انہ فی اللیل ای تحرق — علی الضیف ان الطا وای تلہب

وما ضر من یعشو الی الضوء نارہ — اذا ہو لم یسترل مال المہلب

عماد کاتب کہتا ہی کہ مین اوسی قاہرہ مین ملا تہا اون ایام مین ملک ناصر کی لشکر کا منشی تہا اور عزیز ہوا تھا معہ اپنی گروہ کی مذہب نصارا اپنی رکہتا تہا ابتداء سلطنت سلطان صلاح الدین مین مسلمان ہوا اسعد نے کو اپنی جان بچاکر وزیر صفی الدین کے ڈر کر پوشیدہ مصر سی بہاگ کر شہر حلب مین چلا آیا تہا سلطان ملک ظاہر کی پاس باوقات یعنے سلخ جمادی الاول ۶۰۶ھ تک مقیم رہا اسی تاریخ مین بروز یکشنبہ باسٹھ برس کا ہو کر فوت ہوا

البہا

ابو السعادات اسعد بن یحیی بن موسی بن منصور بن عبد العزیز بن وہب بن ہبان بن سوار بن عبد اللہ بن رفیع بن ربیعہ بن ہبان سلمی سنجاوی فقیہ شافعی معروف بنام بہا رفقیہ تہا اس شخص نے فن علم خلاف مین بہی کلام کئی ہین مگر اوسپر علم ادب اور شعر غالب تہا اوسکی سبب سے مشہور ہوا ملوک کی خدمت کی اور انعام اچہے پائی ملکون مین پہرا بزرگون کی مدح کی اوسکی شعر لوگون کے پاس بہت مین قصیدی اور قطعی بہت اوسکی موجود ہین مگر معلوم نہین کہ اوسکا دیوان بہی جمع ہوا ہی یا اشعار متفرقہ پڑی رہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے دمشق کی کتب خانہ مین ایک دیوان بہت بڑی جلد کا دیکہا ہی شاید اوسکا ہو یہہ اوسکی شعر قاضی کمال الدین شہرزوری کی مدح مین ہین

وہواک ما خطر السلو ببالہ — ولانت اعلم فی الغرام بحالہ

ومتی وشی واش الیک بانہ — سال ہواک فذاک من عذالہ

اولیس للکلف المعنی شاہد — من حالہ یغنیک عن تسالہ

هیہات ثوب سقامہ وہتکت … ستر غرامہ وصرمت حبل وصالہ
افنالۃ سبقت لہ ام خلۃ … مالوفۃ من تیہہ ودلالہ
باللحاظ من اسیر ذوابہ … یفدی الطلیق بنفسہ وبمالہ
بابی واہی نایل بلحاظہ … لا تتقی بالدرع حدنبالہ
ریان من ماء الشبیبۃ والصبا … شرقت معاطفہ بطیب زلالہ
تسری النواظر فی مراکب حسنہ … فتکاد تغرق فی بحار جمالہ
فکفا میزکما لہ فی نفسہ … وکفی کمال الدین عین کمالہ
کتب العذار علی صحیفۃ خدہ … نونا واعجمہا بنقطۃ خالہ
فسواد طرتہ کلیل صدودہ … وبیاض غرتہ کیوم وصالہ

اوسکی اچہی اچہی شعر مشہور ہین ولادت اوسکی ۵۳۳ مین ہوئی اور اواین ۶۲۳ ہجری مین درمیان سنجار کی فوت ہوا

ابن خلکان

قاضی القضات مصرکا ابو العباس احمد بن محمد بن ابراہیم بن ابی بکر ابن خلکان بن ناوک ابن عبد اللہ بن شاکل بن حسین ابن ملک بن جعفر بن یحیی ابن خالد بن برمک قوم سی برمکی تہا ـ اسکی حالیز اسنوی سے طبقات مین لکہا ہی کہ وہ فقیہ تہا اربل مین درمیان ۶۰۸ ہجری کی پیدا ہوا بعد انتقال پانی اپنی والد کی موصل مین آیا ـ شیخ کمال الدین ابو یونس کے درس مین موجود ہوا قاضی حلب سی علم فقہ پڑہا ـ ابن یعیش سے علم نحو سیکہا پہر دمشق مین آیا ابن صلاح سی کچہہ علم سیکہا پہر درمیان ۶۵۹ ہجری کی دمشق کا قاضی ہوا پہر معزول ہوا پہر قاضی ہوا پہر معزول ہوا دوسری دفعہ معزول ہی رہا مدرسہ ارمینیہ کا مدرس ہوگیا ـ حافظ ذہبی نے عبر مین اونکا حال لکہا ہی بہت تعریف اوسکی کی ہی اور لکہا ہی کہ وہ شخص نیک اور دیندار تہی

قاضی

ذی وقر آدمی تہا اوسکی تالیفات سی ایک تاریخ وفیات الاعیان بہت مشہور ہی یہہ کتاب ہندوستان
مین بہت جا بجا موجود ہی اب ولایت مین چہاپی بہی گئی ہی چنانچہ ایک نسخہ چہاپہ کا
ڈاکٹر اسپنگر صاحب کی پاس موجود ہی — ابن حجہ کی کتاب ثمرات الاوراق مین لکہا ہی
کہ شیخ ابو العباس حسن پرست تہا کسی لڑکی بادشاہ کی کو وہ چاہا کرتا تہا
یہہ عشق اوسکا بہت مشہور ہوگیا تہا جب یہہ بات بہوت نکلی اوس بادشاہ زادی کو
حکم ہوا کہ سوار ہوا کرے اوسوقت ابن خلکان نی اوس لڑکی کی واسطی یہہ شعر لکہہ کر
بہیجے وہ یہہ ہین

یا سادتی انی قنعت وحقکم — فی حبکم منکم بایسر مطلب
ان لم تجودوا بالوصال تعطفا — وارستم هجری دفرط محبتی
لا تمنعوا عینی القریحة ان تری — یوم الخمیس جمالکم فی المرکب
لو کنت تعلم یا حبیبی ما الذی — القاه من کمد اذا لم ترکب
لرحمتنی ورثیت لی من حالة — لولاک لم یک حملها من مذهبی
قسما بوجهک وهو بدر طالع — وبلیل طرتک التی کالغیهب
وبقامة لک کالقضیب رکبت من — اخطارها فی الحب اصعب مرکب
لو لم اکن فی رتبة ارعی لها — العهد القدیم صیانة للمنصب
لهتکت ستری فی هواک ولذ لی — خلع العذار وان الح مو نبی
لکن خشیت بان یقول عواذلی — قد جن هذا الشیخ فی هدی الصبی
فارحم فدیتک حرقة قد قاربت — کشف القناع بحق ذیاک النبی

قاضی جمال الدین ابن عبد القاہر تبریزی کہتا ہی کہ جس بادشاہ زادی کو قاضی شمس الدین
ابن خلکان چاہا کرتا تہا وہ ملک مسعود بن ملک زاہر تہا اوسکی محبت مین تمام ہوگیا تہا اور کہتا ہی

ساتوین صدی کی شاعر

کہ ایک شب مین شمس الدین ابن خلکان کی پاس رہا اوسنے اپنے معشوق مذکور کا حال اپنا کہنا شروع کیا کہ سب آدمی چلی گئی رات بہت ہو چکی مگر اوسکا قصہ ہی تمام نہوا آخر کو اپنا پوستین مجکو اوڑھا دیا اور کہا کہ آج کی شب میری پاس تم رہو اور آپ ایک حوض کی گرد گہومتا جاتا تہا اور یہہ شعر پڑہتا جاتا تہا ؎

انا والله هالك | ايس من سلامتي
او اري القامة التي | قد اقامت قيامتي

یہان تک کہ صبح ہو گئی اوس بیچاری نی ذرا نیند ایک لحظہ نہ لی اسطرح کا اوس لڑکی کی عشق مین جو ہو رہا تہا استوی کہتا ہی کہ ابن خلکان مذکور بروز ہفتہ شاکلی تہتیسوین ماہ رجب ۶۸۱ ہجری مین فوت ہوا مدرسہ حیبتیہ مین

ابن اسرائیل

نجم الدین محمد بن سوار بن اسرائیل بن حصر ابن اسرائیل شیبانی دمشقی وہ ادیب بارع اور فقیہ کامل تہا یہہ شخص مصنف مقامات حریری کا دوست تہا اگر اوسمین یہہ عیب نہوتا کہ کبہی ملحد ہو جاتا تہا اور کبہی مسلمان تو بیشک بڑی قدر کا آدمی تہا چودہوین ماہ ربیع الآخر ۶۷۷ ہجری مین چوہتر برس کا ہو کر فوت ہوا اوسکی یہہ نظم ہی ؎

ماضر طيفك حين زار وسادتي | لو كان سامح مقلتي برقاد
ماذا الهوى اليوم ما كنت اعهده | وله قد ما فتن حبي عنه ونهاني
هذي هوي كان عقلي فيه لا بصري | علا لحسن الا قبيا هو الغالي

البدر یوسف ابن لولو

شاعر مشہور تہی ذہبی کہتا ہی کہ وہ بڑا شاعر شعرا دولت ناصریہ کا تہا اوسکی شعر بہت اچہی اور معانی طرفہ مین ۶۸۰

ومن التعلل انني ارجو الصبا · تعد وتبيت تحييني وتروح
او اطلب الاحباب بين معاهد · قد ضاع فيها رندها والشيح

وله

فعاطني الصهباء مشمولة · عذرا فالواشون نوام
واكثر احاديث الهوى بيننا · ففي خلال الروض نمام

وله

وشادن كلما مررت به · يخفق قلبي له ويضطرب
قد قمت بالقلب في هواه ظنا · وانما قمت بالذي يجب

وہ ماہ شعبان ۶۰۶ ہجری مین ستر برس سی زیادہ کا ہوکر فوت ہوا

سیف الدین

سیف الدین ابن مشید امیر کبیر کنیت اوسکی ابو الحسن نام علی ابن عمر بن قزل ترکمانی صاحب دیوان مشہور کا ہی اوسکی نظم بہت اچھی ہی ۶۰۲ ہجری مین پیدا ہوا درمیان مصر کی یہہ شعر اوسکی بہت اچھی ہین

وافا الي وكاس الراح في يده · تخلت من لطفها ان النسيم سري
لا يدرك الراح معنى من شمائله · والشمس لا ينبغي ان يدرك القمرا

دمشق مین دسوین محرم ۶۵۵ ہجری مین فوت ہوا پہاڑ قاسیون کی نیچی مدفون ہوا

ابن سنا

ملک قاضی ابو القاسم ہبۃ اللہ بن جعفر مصری ادیب و شاعر دیوان مشہور کا ہی علم ادب مین اوسکی تصنیفات بہت ہین اوسنے کتاب الحیوان جاحظ کا اختصار کری اوسکا نام روح الحیوان رکہا ہی یہہ نام بہت لطیف ہی لعلی ابن رمی سے علم نحو پڑہا اور شریف خطیب اور حافظ سلفی سے

علم حدیث سیکہا مدت تک منشی گری کرتا رہا خطوط اوسکے بہت اچہی ہوتے تہے شہرت خوب اوسکی تہی اور نظم اوسکی سب اچہی ہوتے تہے رمضان معظم ۶۳۸ ہجری مین ساٹہہ برسکا ہوکر فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین سہ

ان کنت ترغب فی لقانا فالقنا	یوم الهیاج اذا تشاجرت القنا
لا یشربون سوی الدماء مدامة	اذ ینشعون من الاسنة سوسنا
واذا الحسام معبرك عنا لهم	خلعوا نفوسهم علی ذالك العنا
متورعین فان بدت شمس الضحی	جلوا العجاج لهار داء ادکنا
یشکوا النهار جیولهم من نقعها	واللیل یشکوا من وجوههم السنا

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

ابو ذر یاقوت

رومی پہر بغدادی صاحب تصانیف آدبیہ کا اوسنے تاریخ اور علم انساب اور جغرافیہ مین تصنیف بہت کتابین کی ہین اوسکا شعر بہت اچہا ہوتا تہا

یا قمرا ابدر حتی استوی	فزاده حسنا وزادت هموم
کانما عینی لشمس الضحی	فنقطة طریا بالنجوم

واله

هذا الیك خلاصتی وموتی	قبل اللقاء تعارف الارواح
ومن القلوب علی القلوب شواهد	یشهدن قبل تشاهد الاشباح

ذہبی کتاب عبر مین لکہتا ہی کہ ابو ذر یاقوت ماہ رمضان ۶۲۲ ہجری مین فوت ہوا

ابن خیمی

شہاب الدین محمد بن عبد المنعم بن محمد انصاری تیمی مصری شاعر مشہور ہی وہ اپنی وقت کا

علم پرور دار نظم کا تصور کیا جاتا ہی — ذہبی کہتا ہی کہ اوسنے جامع ترمذی حدیث مین علی ابن العباس سے
پڑہی ماہ رجب ششتم ہجری مین بیاسی برس کا ہوکر فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین —

ما مطلبا لیس لی فی غیرہ ارب　　الیک آل التقصی وانتہی الطلب
وما طمحت لمرای او لمستمع　　الا لمعنی الی علیاک ینتسب
وما ارانی اہلا ان تواصلنی　　حسبی علوا بانی فیک مکتئب
لکن تنازع شوقی تارۃ ادبی　　فاطلب الوصل لما یضعف الادب
ولستُ ابرح فی الحالین ذا قلق　　نامٍ وشوق له فی اضلعی لہب

ابو الفضل زہیر

ابو الفضل زہیر بن محمد بن علی بن یحیی بن حسن بن جعفر بن منصور بن عاصم مہلبی عتکی لقب اوسکا بہاء
الدین کاتب اپنی وقت کی فضلاء مین سے شمار کیا جاتا ہی اور سب سی اچہی نظم اور نثر اور خط
لکہتا تہا سب سی زیادہ مروت مین تہا ملک صالح نجم الدین ابو الفتح ایوب بن ملک
کامل کی خدمت مین درمیان بلاد مصر کی تہا اوسکی خدمت مین بلاد شرقیہ کو کوچ کیا وہان قیام
جب تک کہ ملک صالح نے شہر دمشق فتح کیا پہر اوسکی پاس چلا گیا اوسکی پاس جب تک رہا کہ
وہ حال جو ملک صالح پر گذرا لشکر اوسکا پہر گیا اور دمشق اوسکی ہاتہہ سی نکل گئی وہ نابلس مین
تہا اور اوسکی چچا کی بیٹی ملک ناصر داود حاکم کرکستان نی اوسکو پکڑ کر قلعہ کرک مین قید کیا
اون ایام مین بہاء الدین زہیر مذکور نابلس مین اکر اپنی صاحب کی حفاظت امور کی واسطے
مقیم ہوا کسی سے نہ ملا اسی حال پر وہ رہا یہانتک کہ ملک صالح نے قید سی خلاصی پائی پہر مصر بہی
شہر فتح کئی پہر اوسکی خدمت مین جا موجود ہوا یہہ حال آخر ماہ ذیقعد ۶۳۶ ہجری مین ہوا —
ابن خلکان کہتا ہی کہ اون ایام مین قاہرہ مین موجود تہا اور مجکو بڑا اشتیاق اوسکی شعر سننے
اور ملاپ کا تہا اتفاق سے میری اوسکی ملاقات ہوئی جو کچہہ کہ مینے اوسکی خوبیا سنے تہین

ساتوین صدیکی شاعر

اونسی زیادہ یا یاوہ بہت ریاضت کرتا تہا اپنی آقا کی بات کو بہت چہپاتا تہا کوئی واقف نہ ہوسکتا تہا اوسنے بہت شعر مجکو سنائی ازانجملہ یہہ ہین سو

یا روضۃ الحسن صلی ... فما علیک ضیر
فہل رایت روضۃ ... لیس بہا زہیر
کیف خلاصی من ہوی ... مازج روحی واختلط
وتائہ اقبض فی ... حبی لہ وما انبسط
یا بدر ان رمت بہ ... تشبہا رمت شطط
ودعہ یا غصن النقا ... ما انت من ذالک النمط
قام بعذری وجہہ ... عند عذولی وبسط
للہ ای قلم ... لو اوذالک الصدغ خط
ویا لہ من عجب ... فی خدہ کیف نقط
یریک ملتفتا ... فہل رایت الظبی قط
ما فیہ من عیب سوی ... فتور جفنیہ فقط
یا قمر السعد الذی ... نجمی لدیہ قد ہبط
یا مانعی حلو الرضا ... وما نحی مر السخط
حاشاک ان ترضی بان ... امرت فی الحب غلط

یہہ شعر اوسنے خود پڑہ کر سنائے

انا اذا انہیک لیس ... الا جود کفک لی مزینہ
اہوی جمیل الذکر عنک ... کانما ہو لی بثینہ
فاسال ضمیرک عن ... ودادی انہ فیہ جہینہ

وله ایضا

وانت یا نرجس عینیه — کم تشرب من قلبی وما اذبلک
مالک فی حسنک من مشبه — ما تم فی العالم ما تم لک

شعر اوسکی بہت لطیف ہین اوسنے اپنی دیوان کی بڑائی کی اجازت دی وہ بہت جا ہی موجود ہی - ابن خلکان یہہ بہی کہتا ہی کہ بہاء الدین مذکور نے مجکو کہا کہ مین پانچوین ماہ ذیحجہ سنہ ۵۸۱ ہجری مین درمیان مکہ کے پیدا ہوا اور ایک دفعہ کہا کہ وادی قریہ مین مین پیدا ہوا تہا وہ بہی قریب مکہ کی واقع ہی ابن خلکان کہتا ہی چونکہ یہہ شخص زندہ تہا اسلئے مین تاریخ وفات نہین لکہہ سکا مگر اتنا معلوم ہی کہ وہ قاہرہ مین جب تہا اوسکو ایک مرض عظیم ہوا تہا جسمین آدمی کی زندگی کی توقع نہین رہتی یہہ مرض بروز جمعرات چوبیسوین ماہ شوال سنہ ۶۵۶ ہجری مین اوسکو شروع ہوا تہا باقی حال معلوم نہین فقط

شاعر غیلانی

ابو العز مظفر ابن ابراہیم بن جماعہ بن علی بن سامی بن احمد بن ناہض بن عبد الرزاق شاعر غیلانی حنبلی مذہب کا لقب اوسکا موفق الدین شاعر مشہور مصر کا ہی وہ ادیب اور عروض مین اور شاعر جید تہا اوسنے علم عروض مین ایک کتاب مختصر بہت اچہی تصنیف کی ہی اوسکا دیوان اچہا ہی مگر آنکہوں سی اندہا تہا یہہ شعر اوسکے ہین ــ

قالوا عشقت وانت اعمی — ظبیا کحیل الطرف المی
وحلاه ما عاینتها — فنقول قد شغلتک وهما
فاجبت انی موسوی — العشق انصاتا وفهما
اهوی بجارحة السماع — ولا اری ذات المسمی

جب وزیر صفی الدین ملک شام سی خود کر کی طرف مصر کی آیا بہت اوسکے دوست بطور استقبال اور

اور ملاقات کی اوسی لینی کو ایک غلام مسمّی خشبی پر لگی اس شاعر اندہی نے یہہ شعر لکھہ بہیجے جنہے
انمین اپنی نہ حاضر ہونیکا معقول عذر بیان کیا ہی —

قالوا الخشبی سرنا علی عجل — نلقی الوزیر جمیعاً من ذوی الرتب
ولو ترا ایہا الاعمی نقلت لہم — لو اخش من تعب القی ولا نصب
وانما النار فی قلبی لوحشتہ — فخفت اجمع بین النار والخشب

پیدائش اوسکی پانچوین تاریخ ماہ جمادی الاخر سنہ ۵۸۸ ہجری مین ہوئی بوقت صبح ہفتہ کی روز نوین
محرم کو سنہ ۶۳۲ ہجری مین فوت ہوا فقط

ابو یوسف یعقوب

ابن صابر بن برکات بن عمار بن علی بن حسین بن علی بن جوشرہ لقب اوسکا نجم الدین شاعر مشہور ہی
گوپن بنانی اوسکو خوب آتی تہے اس صنعت مین اوسکو سب پر فوقیت تہی یہہ اوسکی شعر ہین

قبلت وجنتہ فالوی جیدہ — خجلاً ومال بعطفہ المیاس
فانہل من خدیہ فوق عذارہ — عرق یحاکی الطل فوق الاس
فکاننی استقطرت ورد خدودہ — بتصاعد الزفرات لمن انفاسی

جب اوسکی ولادت کا حال پوچہا گیا کہنے لگا کہ دوپہر کی وقت بروز دوشنبہ چوتہی محرم سنہ ۵۵۴
ہجری مین پیدا ہوا تہا — اور اٹہائیسوین تاریخ ماہ صفر سنہ ۶۲۶ ہجری مین درمیان بغداد کے
بروز جمعہ فوت ہوا

ابو المحاسن یوسف

بن اسماعیل بن علی بن احمد بن حسین ابن ابراہیم معروف الشو القب اوسکا شہاب الدین کوفہ کا
رہنے والا حلب مین پیدا ہوا وہین پرورش پائی وہ ادیب اور فاضل عالم علم عروض اور
قافیہ کا تہا عجب شاعر تہا اوسکی جو شعر ہوا ہی نادر ہوا ہی دوبیتہ اور شلک کہتا تہا اوسکا دیوان

ساتوین صدی کی شاعر

شعر کا بہت بڑا ہی چار جلدونمین لکہا جاتا ہی حلب کی باشندون کا سا لباس پہنا کرتا تہا سے شیخ تاج الدین ابو القاسم احمد بن ہبۃ بن سعد اللہ بن سعید بن سعد بن مقلد بمعروف ابن حیرانی حلبی نحوی لغوی کی صحبت مین بہت رہا کرتا تہا اوسی سی علم ادب اوسنے سیکہا اور بہت نفع پایا ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ میرا یار تہا ایک مجلس ہین مین اور وہ بیٹہہ کر ادہر اور اودہر کی قصہ کہانی علم ادب کی گفتگو کیا کرتے تہے اول دفعہ اوسنے مجکو اپنی یہہ شعر سنائے سے

ھا تیک یا صاح ربا لعلع	فاسئلك اللہ تعرج معی
وانزل بنا بین بیوت النقا	فقد عدت اھلۃ المربع
حتی نطیل الیوم وقفا علی	الساکن او عطفا علی الموضع

اشعار اوسکی ابن خلکان سینے بہت لکہے ہین جو چاہی اوسکو مطالعہ کری یہہ شاعر بڑا غلو مذہب تشیع مین رکہتا تہا پیدایش اوسکی بروز چہارشنبہ بائیسوین شوال ۵۶۱ سنہ ہجری مین ہوئی بروز دوشنبہ ساتوین رجب ۶۲۲ سنہ ہجری مین درمیان حلب کی فوت ہوا

نصر اللہ

نصر اللہ بن ہبۃ اللہ بن عبد الباقی بن ہبۃ اللہ بن حسن بن یحیی بن علی فخر القضاۃ ابو الفتح غفاری حنفی کاتب معروف بکنیت ابن لصاقہ ادیب اور ظریف فقیہ اور متکلم تہا اوسکی شعر بہت اچہی ہین یہہ شعر ظرافت کی ہین سے

وعلق بعیش تعلقتہ	قرارا علی خلوۃ وارتیاع
ولم یبق فی السرد الاکما	یقال علی کلہ والود اع
فعاجلتہ عن دخول الکنیف	بشیخ مطاع ورای مضاع

ساتوین صدی کی شاعر

اپنی زمانہ کی اکابر مین گذرا ہی بروز جمعہ آٹھوین جمادی الآخر سنہ ۵۹۸ ہجری مین فوت ہوا

ابو یحیی عیسی

ابو یحیی اور ابوالفضل عیسی ابن سنجر بن بہرام بن جبرائیل بن خمار تکین بن طاش تکین اربلی معروف بالحاجری لقب اوسکا حسام الدین ایک لشکری آدمی تہا اوسکا ایک دیوان شعر کا بہی ہی بہت باریک مضمون اور جید کہتا تہا اوسکی دیوان مین شعر اور دوبیت اچہی ہین ابن خلکان کہتا ہی کہ اکثر ما بہ اوسینے اپنی شعر مجکو سنائی ہین ازانجملہ یہہ ہین ؎

ومهفهف من شعره وجبينه ‏ ‏ ‏ امسى الورى في ظلمة وضياء

لا تنكروا الخال الذي في خده ‏ ‏ ‏ كل الشقيق بنقطة سوداء

یہہ شعر جو اپنی بہائی کو جو اربل مین تہا سنہ ۶۱۹ ہجری مین اوسینی لکہی تہی

الله اعلم ما القى سوى رمق ‏ ‏ ‏ مني فراقك يا من قربه الامل

فابعث كتابك واستودعه تعزية ‏ ‏ ‏ فربما مت شوقا قبل ما يصل

ابن خلکان کہتا ہی کہ جب مین اربل سی آخر ماہ رمضان سنہ ۶۲۶ ہجری مین نکلا وہ قلعہ اربل مین قید تہا اوسکا حال طویل ہی اوسکی شرح بہت لمبی چوڑی ہی اسلیے ذکر کرنا مناسب نہین پہر مجکو خبر پہونچی کہ وہ مخلصی پاکر ملک مظفر حاکم اربل کی پاس گیا اور ملازم ہوا اور لباس اوسینے دنیا بدل کر صوفیہ کا لباس پہنا بعد وفات مظفر الدین کی اربل سی کوچ کر گیا تہا پہر وہین آرہا بعد ازان بروز چہارشنبہ دوسری شوال سنہ ۶۳۲ ہجری مین فوت ہوا باب المیدان مین مدفون ہوا

فتیان

بن علی بن ہمال حنفی دمشقی معروف شاغوری وہ فاضل اور شاعر ماہر تہا بادشاہون کی خدمت مین بہت رہا اونکی اولاد کو تعلیم کی اوسکا ایک دیوان بہی ہی اوسمین قطعی بہت اچہی ہین

زاہد ابي ایک زمین ہی وہان مدت تک وہ رہا اوس سے قطعی ہی اوسکی مدح مین لکہا ہین یہہ اوسکے
شعر ہین

فذا خمر الخمر کانون بکل قدح — واخمد الجمی فی الکانون حین قدح
یاجنة الزبدان انت مسفرة — بحسن وجه اذا وجه الزما کلح
کالثلج قطن علیك السحب تندفه — والجو جلجلة والقوس قوس قزح

جب حمام مین شدت حرارت سی گہبرایا یہہ کہا

اری ماء حمامکم کالحمیم — تکابد منه عناء وبوسا
وعهدی بکم تسمطون الجدی — فیا بالکم تسمطون التیوسا

فیتان مذکور چہبیسوین محرم ۶۳۱ ہجری مین فوت ہوا باب صغیر مین دفن کیا گیا

سعدی شیرازی

شیخ سعدی شیرازی سعید خط اور نیک طالع شہر شیراز مین پیدا ہوا اوسکی ظاہر ہونی سے
ادب کی رونق ہوئی ہر ایک ملک مین اوسکی تصانیف سے نی رواج پایا نظم اور نثر دونو اوسکی
بہت اچہی ہین — اوسکی تصنیفات سے ایک کتاب گلستان نثر ہی جو ہندوستان مین اور
ایران وغیرہ مین داخل درس اور بوستان نظم مین ہی — اور ایک دیوان فارسی کا
بہت اچہا ہی اشعار اوسکی بہت پاکیزہ ایک دیوان عربی ہی اوسمین قصاید بہت اچہی
عربی زبان مین لکہی ہین غزلین عربی بہی تصنیف کی ہین — کہتے ہین کہ سعدی مذکور واسطے
ملاقات خسرو طوطی ہند کی ہندوستان مین آیا تہا اور شیخ مذکور سے نی اردو مین یہہ
شعر کہی ہین لیکن وہ شعر جو اردو سعدی کی طرف منسوب کرتے ہین دراصل وہ سعدی
دکہنی کی ہین اوسکی نہین شیخ کی کلام وہ نہین یہہ غلطی تذکرہ نویسون کی ہی وہ
شعر یہہ ہین —

عشقہ چو دیدم بر رخش گفتم کہ بہ گیا دیت ہی | گفتا کہ در ہی با وری اس شہر کی یہہ ریت ہے
مجہے تمہین کردل دیا تم دل لیا اور دکہہ دیا | ہم یہہ کہا تم وہ کہا ایسے بہلے یہہ ریت ہی
سعدی بگفتا ریختہ در ریختہ در ریختہ | شیر و شکر ہم ریختہ ہم ریختہ ہم گیت ہی

واقع میں ایک سعدی دکہنی گذرا ہی اوسکی یہہ شعر ہین سعدی شیرازی نے اردو مین شعر نہین کہا الا آنا سعدی کا ہندوستان نہین ادر سوار اسکی اور ملکو نمین سفر کرنا ثابت ہی اوسکی کتابون سی لوگون کو بہت نفع ہوا ہی واقع مین وہ کتابین بہت مفید ہین اور صاف صاف زبان شستہ فارسی ایسی لکہی ہی کہ ایسی لطافت اور پاکیزگی سی کوئی نہین لکہہ سکتا غرض اسجائی ہماری صرف عربی شاعرونکا بیان کرنا جو نکہ منظور ہی اس کلام سی باز ہو کر یہہ بیان کرتے ہین کہ سعد یکا ایک دیوان عربی بہت اچہا اور لطیف ہی جیسی فارسی اشعار اوسکی خالی فراق اور کیفیت سے نہین ولیسی ہی اوسکی عربی اشعار رنگین حلاوت سی مملو ہین سعدی شیرازی درمیان سنہ ۶۹۱ ہجری کی فوت ہوا اوسکی قبر شیراز مین ہی یہہ شعر اوسکی ہین سعدی مدرسہ نظامیہ مین ابوالفرج سی علم سیکہا چودہ حج کئی عمر اوسکی ایک سو دو یا ایک سو بیس برس کی ہوئی

فاح نشر الجحی وهب النسیم | وتراءی من فرط وجدی اهیم
ان لیل الوصال صبح منیر | ونهار الفراق لیل بهیم
وودا ع الحبیب خطب جزیل | وفراق الانیس داء الیم
فتن العابدین صدغ وسیم | آه لوکان فیه قلب رحیم
یا وحید الجمال انی وحید | یا عدیم المنال قلبی کلیم
سلوتی عنکم احتمال بعید | واقتضاحی بکو صالک قایم
معشر اللائمین فیما جهلتم | لو رأیتم جماله لم تلوموا
ان نار الهوی لدی کل صب | مع ذکر الحبیب روض نعیم

ساتوین صدی کی شاعر

کلّ من یدّعی المحبّة فیکم ثمّ یخشی الملام فهو ملیم

یہہ شعر بہت اچھی ہین

یا ندیمی قم ونبّه واسقنی واسق الندامی
خلّنی اسهر لیلی ودع النّاس نیاما
اسقیانی وهدیر الرّعد قد ابکی الغماما
فی زمان سجع الطّیر علی الغصن وحاما
واوان کشف الورد عن الوجه اللثاما
ایّها المصغی الی الزهاد دع عنک الملاما
فزبها من قبل ان یجعلک الدهر عظاما
قل لمن عیّر اهل الحبّ بالجهل ولاما
لا عرفت الحبّ هیهات ولا ذقت الغراما
لا تلمنی فی غلام اودع القلب سقاما
فبداء الحبّ کم من سید اضحی غلاما

جمال القرشیّ

ابو الفضل محمد بن عمر بن خالد معروف بجمال قرشی مصنف کتاب صراح اللغۃ کا وہ کہتا ہی کہ مدت سے مجکو صحاح جوہری کی تلاش تہے یہہ خیال تہا کہ اگر کہین سے بکتی پاون تو خریدون یا لکہہ لون ناگاہ ایک نسخہ اس کتاب کا مدرسہ صاحبیہ برانیہ مسعودیہ مین درمیان کاشغر کی ملنی پایا وہ جا جلد و نفیس مجکو یہہ شوق ہوا کہ اسکو مختصر کرون مگر پہر کبہی ارادہ کرتا تہا اور کبہی اس خیال سے باز آتا تہا آخر کو اوس نسخہ کا انتخاب کیا جو اوسمین اطالۃ الاطناب تہا وہ چہوڑ دیا یعنی اشعار عرب جو بطور تمثیل اوسینے داخل کئی تہے وہ چہوڑ دیئے مگر آثار اور آیات کی گواہی و رسطی مثالی

ساتوین صدی کی شاعر

رہنی دی اوچند اشعار ہیں جہان اونکی بہت حاجت تہی لکہا اور حروف تعریف حذف کرکی مفردات کا ترجمہ فارسی زبانمین کیا او مثل صحاح جوہری کی ترتیب اوسکی کی اور نام اوس کتاب کا صراح من الصحاح رکہا اور یہہ شعر اوسنے جوہری کی تعریف مین اور اس تصنیف مین لکہے ہین

لله در الجوهری فانه	لعلی اذ دی التصنیف احسن مرتق
عمل الصحاح وحاز فی ترتیبه	قصب السباق لما به لو یسبق
هذا الصراح من الصحاح مروق	یصفو لشاربه وما بمرنق
یسقی به القرشی ندمان النهی	کاسی فوایید مطرف ومعتق
فاشرب لتحظی کاسه اذ کیس	یحظی بها لا حظ منه لاحمق

دوشنبہ کی دوپہر کو تیسوین ذی القعدہ سنہ ۶۸۰ ہجری مین نسخہ صراح کا وہ مصنف لکہہ چکا تہا اور تسوید سی بروز سہ شنبہ سولوین ماہ صفر سنہ ۶۸۱ ہجری کو فراغت درمیان کاشغر کی پائی اور تاریخ وفات اوسکی معلوم نہین ہوئی

ابو الحسن علی

بن عبد الغنی المفہری الفقری نابینا حصوی قیروانی شاعر مشہور ہی — ابن بسام صاحب ذخیرہ لکہتا ہی کہ وہ بلاغت کا دریا اور صناعت شعر کا اوستاد تہا عالم متبحر اوسنے قران شریف لوگون کو بہت پڑہایا ہی ایک قصیدہ دوسو نو شعر کا قرات نافع مین اوسنے لکہا ہی ایک دیوان شعر کا ہی اوسکا صفحہ ہستی پر یادگار ہی یہہ شعر اوسکے ہین جو مشہور ہین —

یا لیل الصب متی غده	اقیام الساعة موعده
رقد السمار فارقه	اسف للبین یردده

وله

قد مل مریضك عوده	ورثی لاسیرك حسده

لم یبق حفاک سوی نفس   زفرات الشوق تصعدہ
هاروت یعیص علم السحر   الی عینیک ویسندہ

یمن کو جاتی ہوئی آخر ماہ صفر سنہ ۱۵۷۶ ہجری مین وفات پائی ـــ تمام ہوئی صدی ساتوین
اب آٹھوین صدیکی شاعرون کا بیان کرتا ہون

حصہ آٹھوان

صدی آٹھوین

اس آٹھوین صدی مین اون شاعرونکا بیان ہی جو اس صدی مین فوت ہوئی یا زندہ تھے

شہاب الدین

محمد بن خطیب بن نباتت اپنی کتاب مین لکھتا ہی کہ وہ شیخ اور امام زمانہ یگانہ روزگار تھا شہاب
الدین محمود بن سلمان بن فہد حلبی منشی تھا شریف دمشق کی دربار مین کار انشا کا اوسکو
تفویض تھا اوسکا یہہ حال ہی کہ وہ دریا تھا اپنی نظم اور نثر کی عجیب و غریب موتی فی
فکر مین غوطہ لگاکر نکالتا تھا ادیب اور عالم اور لغوی صاحب رسالون اور قصاید کا گذرا
ہی اوسکی یہہ دو شعر مین سے

فالدین منتصر بیوم جلادہ   لشبا أسنتہ ویوم جدالہ
والملک منتظم بمانثرتہ من   هام الاعادی مرهفات نصالہ

یہہ ادیب میان سنہ ۷۶۸ ہجری کے موجود تھا تاریخ وفات اوسکی نہین پائی

بدر الدین

محمد بن خطیب اپنی کتاب مین لکھتا ہی کہ وہ صدر کبیر اور عالم بی نظیر بدر الدین محمد بن صدر
الکبیر احمد شیبانی معروف ابن عطار ہی وہ سردار اور بڑا منشی ادیب کامل تھا خطیب
مذکور اوسکی حق مین کہتا ہی کہ اب تک کوئی شخص دمشق مین اوسکی برابر نہین پایا اور شاعر

اوڑھنو لیا نہین ظاہر ہوا بہت تعریف اوسکی کی ہی یہہ شعر اوسکی ہین جو کتاب سجع مطوق سے لکہے گئے ہ

نفس یزینہا سما جتہا ... کالغیث عم ولیس ضیر
سبحان من للجود صور ه ... ملکا کریما من بشر
ولہ صنایع ابدت ... تتلی اواسرہ من السور
وکمثل ما شرف الزمان بہا ... فیہا حال الکتب والسیر

آٹھوین صدی مین درمیان دمشق کی وہ تہا اوسکی وفات کی تاریخ معلوم نہین ہوئی

علاو الدین

محمد بن خطیب لکہتا ہی کہ وہ صدر کبیر فاضل بارع علاو الدین علی بن صدر کبیر شمس الدین محمد بن غانم منشی شریف ملک شام کا تہا ان بلاد اور شہرونمین منشی اور شاعر مشہور تہا اوسکی حق مین درمیان کتاب سجع مطوق کی لکہا ہی کہ اگر وہ چاہتا ہر روز ایک دیوان تصنیف کرسکتا تہا کیونکہ اوسکو شعر گوئی کی بڑی دست قدرت تہی یہہ شعر ایک امہ مین خطیب مذکور کو اوسنے لکہہ کر بہیجے تہے جو داخل سجع مطوق اوسنے کئے ہ

ملکا اذا وافاہ کل مومل ... اربی علی الاطماع منہ وزاد
شاد العلی وبحقہ ساد الوری ... افدیہ اذ ساد الانام وشاد
کم قد اجاد مبالغا فی فضلہ ... وعلی وفود محلہ کم جاد
واذا اتی ابوابہ مستصرخ ... یلقی بہ الاسعاف والاسعاد
ویروی علوم الدین عنہ وکیف لا ... اذ کان للدین الحنیف عمادا
کم قد ازال السیفہ من مارد ... ولشیبہ کم قد انال مرادا
من حل نادیہ فنادی معلنا ... منہ الندالبا ہ حین تنادا

مستظهر هو فی الجدال بفضله — وبفضله یردی العدا وجلادا

لازال بالقهر الشدید بکیده — من عاد ویکتب للحسادا

درمیان ۶۸ ہجری کی وہ زندہ تہا اوسکی تاریخ وفات کی مجکو اطلاع نہین ہی

تاج الدین

شیخ تاج الدین ابو المحاسن عبد الباقی بن عبد المجید بن عبد اللہ یمانی اچہا شعر کہتا تہا وہ درمیان قاہرہ کے ۷۴۳ ہجری مین فوت ہوا اوسکے یہہ شعر ہین سہ

لا اعرف النوم فی لیلی رضا وجفا — کان جفنی مطبوع علی السهد

فلیلة الوصل تمضی کلها سهرا — ولیلة الہجر لا اعنق من الکمد

طنبغا جاولی

اچہا شعر کہتا تہا بیماری استسقا کی سبب ۷۴۴ ہجری مین فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین سہ

شبج فقد لاح برق الثغر بالبرد — واستنش کاس الطلا من کف ذی غید

مستعرب اللفظ للاتراك نسبته — له علی کل صب صولة الاسد

یا عاذلی خلنی فالحسن قلده — عقدا من الدر لا حبك من المسد

ابو حیان

شیخ اور امام وعالم اثیر الدین ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان اندلسی قرناطی وہ بہی شعر کہتا تہا ۷۴۵ ہجری مین ماہ صفر کی بارہوین تاریخ ہفتہ کی دن فوت ہوا یہہ دو شعر کسی اون یوسف کے ہجو مین اسکے ہین سہ

ایا کاسیا من جنة الصوف نفسه — ویا عاریا من کل فضل ومن کیس

اتزهی بصوف وهو بالامس قد کان — علی نعجة والیوم اضحی علی تیس

ابن حبلی

محمد بن محمد مشہور و معروف ابن جبلی بہت اچھا شعر کہتا تھا کسی شاعر کی ہجو میں کہتا ہے

وشاعر یزعم من غرّة — وفرط جهل انّه یشعر
یصنفه الشعر ولکنّه — یحدث من فیه ولا یشعر

سنہ ٧٣٤ ہجری میں پچیسویں محرم کو فوت ہوا

الحسن

حسن بن ہبۃ اللہ بن عبد السید ادنوی معروف بنام شمس شاعر مشہور ہی وہ شاعر ظریف اور سبک روح تھا کہتے ہیں کہ وہ ایکدفعہ اصول ابن معطی کے پڑھتا تھا پڑھتے پڑھتے تنگ آگیا اوسوقت بیاض ہاتھہ میں لیکر یہہ شعر لکھے

ان الملیحة والملیح کلاهما — حضر ومن مات هناك وعد
والروض فتحت الصبا اکمامه — فکانه مسك یفوح وعود

شہر قوص میں درمیان سنہ ٧٢٠ ہجری کی فوت ہوا

ابن حبیب

طاہر بن حسین عمر بن حبیب الزمن ابو المعز ابن بدر ابن محمد حلبی حنفی معروف ابن حبیب ہی سخاوی کہتا ہی کہ سنہ ٧٤٤ ہجری میں درمیان حلب کے پیدا ہوا نحو اور لغت اور فقہ تحصیل کی شراب پیتا تھا اور شعر کہتا تھا نظم اور نثر اچھی کہتا تھا اوسکی دو شعر ہیں سے

الملك الطاهر فی عزّة — قد دل من ظل ومن طاشا
وورد فی قبضته طایعًا — یمینه العاصی ومن طاشا

ناظم منہاج

امام شمس الدّین محمد بن عبد الکریم بن رضوان موصلی ناظم منہاج ہی ذہبی کے حقیقی

یہہ شعر اوسیکے ہین سے

ماذلت بالطبع اهواکم وماذکرت　　صفا یکم قط الاهمت من طرب
ولاعجبت اذا ماملت نحوکم　　فالناس بالطبع قد مالوا الی الذهب

سخاوي کہتاہی کہ وہ ایک امام ائمہ ادب سے گذراہی منہاج کی نظم کی لغت
اور فقہ سیکہی سنہ ٧٤٩ ہجري مین فوت ہوا

جعبری

علي بن محمد ابن ابراہیم علا ابو الحسن جعبری نابلسی حنبلی یہہ شعر اوسکے ہین سے

عجبت لاصوات الحمام اذا علت　　غنا المسرور ونوحا المحزون
وبدنا المفقود وسحو العاشق　　وشوقا المشتاق وتسهید المفتون

سخاوي کہتاہی درمیان کتاب ضوء کی کہ سنہ ٦٨٧ ہجر مین پیدا ہوا تاریخ وفات کی
ذکر نہین کی

الفخر عبد الرحمن

ابن عبد الرزاق ابن ابراہیم ابن مکانس کاتب وزارت دمشق کا والی قاہرہ
مین اوسکو بلایا تہا راہ مین کسینی زہر کہلاکر مارڈالا منشی گری خوب جانتا تہا
فن حساب سے خوب ماہر تہا ذکی بڑا تہا شعر اچہا کہتا تہا یہہ اوسکی شعر ہین سے

علقتها معشوقة خالها　　قد عمها بالحسن اذ خصصا
یا وصلها الغالي ویا هجرها　　لله ما اغلا وما ارخصا

درمیان سنہ ٧٩٥ ہجري کی فوت ہوا

المجد فضل الله

وہ بیٹا عبد الرحمن بن عبد الرزاق ابن ابراہیم ابن مکانس کا درمیان ماہ شعبان سنہ ٧٦٧

ہجری کی پیدا ہوا لاڈ اور چاؤ اور نعمت مین پلا پہر گہر سے نکلکر علم ادب سیکہا شعر کہنے لگا
شعر اوسکی بہت اچہے ہین اپنی باپ کی تعزیہ مین ہو وقت نے شعر کے کہتا ہی سے

ھنیت یا ابتی بعودک سالما	وبقیت ما طرق الظلام نھار
ملئت بطون الکتب فیک مدائحا	حتی لقد عظمت بک الاسفار

عفیف تلمسانی

وہ سلیمان ابن علی ابن عبد اللہ ادیب شاعر ہی ذہبی درمیان عبر کی کہتا ہی کہ وہ ایک
کافر صوفیون مین سے گذرا ہی اور شعر اوسکے بڑی رتبہ کے ہین بلاغت اور بیان
اوسمین گویا بہرا ہوا ہی مگر الحاد بہی اون مین بہت ہی پانچوین رجب ۶۹۰ ہجری کو
فوت ہوا اوسکی اسّی برس کی عمر تہی یہہ اوسکی شعر ایک غزل کے ہین سے

یا دیار الاحباب لا زالت الا	دمع فی ترب ساحتکم منذ اله
ویمشی النسیم وھو علیل	فی معانیک ساحبا اذ یاله
ای علیس مضی لنا فیک ما اسرع	ما کان کالخیال ذواله
من فتاۃ بدیعۃ الحسن ترنو	بجفون لحاظھا نباله
ورحیم الدلال حلو المعانی	تتثنی اعطافه الفتاله
ظبیۃ بینھر العقول جمالا	وغزالا تغار منه الغزاله
فرعی اللہ ذلک الغصن حفظا	وسقاه من الوفی سجاله

عمر ابن علیسی

عمر ابن علیسی بن نصر بن محمد بن علی بن احمد بن حسن بن حسین بن احمد بن عمر بن حریث بن جعفر
بن عبد الرحمن بن شافع بن ثابت بن تمیم بن عمر بن عبد اللہ بن معمر بن عثمان بن عمر
بن کعب بن سعد بن تیم تمیمی امیر مجد الدین ملطی عوصی ادیب اور فاضل و نحوی شاعر تہا

یہہ اوسکی شعر ہین سے

وما الشعر مما ارتضی کنیتی بہ	لعمري ولا وصفي بہ فی المحافل
ولا قلتہ کی ابتغی عقبا لہ	هنالك ان اجزي علیه بنایل
ولاکن دعتنی شمة مصیرة	الی قوله معروفة فی قبایل
فابدیت ما قد جال فی النفس سالکا	بابدا ما ابدیت سبل الافاضل
فلا تنکروا ما ابرزته سجیة	طبعت علیها من سجایا الاوایل
فلا تنکر الاقوام سجع حمامة	اذا هتفت فی صبحها والاصایل

ماہ شوال ۷۶۸ھ ہجری مین فوت ہوا

جمال الدین

جمال الدین ذوالکنی محمد بن شمس محمد بن محمد بن حسن فاروقي حیرت مین پیدا ہوا وہین فوت ہوا وہین پرورش پائی دمشق مین آکر ابن نباتہ کی نام سے مشہور ہی سخاوي کہتا ہی وہ علامہ اور امام اہل ادب کا گذرا ہی اوسنے ابوالفدا اسماعیل صاحب کتاب المختصر فی احوال البشر مورخ مذکور کی تعریف بہت کی ہی مینی یہہ دیباچہ مین ابوالفدا کی ترجمہ کی اوسکا ذکر کیا ہی اوسکی یہہ شعر ہین سے

ان انت صدقت ما جاء الحدیث بہ	وبالقدیم کتاب اللہ فی الازل
وجیت فی الحشر مطلوبا بک احد	لیشکوا علیك ولو فی اصغر الزلل
رایت فی الحال ما تقضی بہ عجبا	ولو اتیت نظیم النفس کالجبل

درمیان قاہرہ کی ماہ صفر ۷۶۸ھ ہجری مین اسّی برس سی زیادہ وہ عمر کر فوت ہوا باب النصر کی قبرستان مین مدفون ہوا

مطرزي

آٹھویں صدی کی شاعر

شاعر سطر زینبی اوسکی ابو القاسم نام عبد الواحد محمد بن یحیی بن ایوب کا سطر زیی ہی وہ شاعر
مشہور ہی اوسکی تصنیف سی کئی کتابین علم ادب مین ہین شعر بہی اچہا کہتا ہی ایک شرح
مقامات حریری کی اسنی عربی لکہی ہی جسے ہمنی دیکہی ہی وہ ہندوستان مین بہی بہت موجود ہی
اوسکی یہہ شعر ہین

وکل نار علی العشاق مضرمه — من نار قلبی او من لیلة الصدق
فان تجلت بها الظلماء واشتبهت — لسد فیه اللیل فیها غرة الفلق
وزادت الشمس فیها البدر واصطلحا — علی الکواکب بعد الغبط والحنق
مدت علی الارض بسطا من جواهرها — ما بین مجتمع وار د مفترق
مثل المصابیح الا انها نزلت — من السما بلا رجم ولا حرق

سنہ ہجری مین فوت ہوا

صلاح الدین خلیل

صلاح الدین ابن ایبک صفدی کنیت اوسکی ابو الصفا مصنف کتاب وافی والوفیات کا
یہہ حروف تہجی کی ترتیب پر تیس جلدوں مین ہی وہ ادیب اور شاعر اچہا نظم اور نثر اوسکی
بہت خوب تہی سخاوی کہتا ہی کہ وہ علامہ عصر اور چند فنون ادب کا جاننی والا تہا اوسکی
تعریف اوسنے کی ہی یہہ اوسکی شعر ہین سہ

ان لم تواصلنی تصدق بالکری — لیزورنی فیه الخیال الزایل
وانظر الی فقری لوصلک واغتنم — اخری وقل للدمع قف یا سائل

ابن سقطی

علی ابن احمد بن خلیل بن ناصر بن علی بن نطلی نور الدین اسکندری الاصل قاہری شافعی ہی
ابن سقطی اوسکو کہتے ہین درمیان ماہ محرم ۷۳۳ سنہ ہجری کی پیدا ہوا اوسکی سخاوی نی

آیا کرنی تھی کیونکہ وہ مزخرفات بہت کہتا تہا از انجملہ یہہ شعر منارہ موئدیہ کی گر پڑنی پر اوسنے کہے ہین

بنی سلطاننا المؤید جامعا　　حوی حسنا وبهجة ذو نوق
سمی بها کل جامع مصر　　له منارة بنيت فوق برج عقيق
مالت من ثقل الحجار بها　　على سفل بقول بلسان الحال ما طاق

جمال الدین

جمال الدین ابو الحسن بغدادی اور شاعر اور ادیب اور ماہر تہا بارہوین ربیع الاول ۷۸۲ سنہ ہجری مین پیدا ہوا اوسکی یہہ شعر ہین سے

لیت العواذل للعشاق ما خلقوا　　کم عذبوا بالیم اللوم مشتاقا
اسجاه نوح حمامات فصاح لها　　من اسود الدمع یوم البین اطواقا

شعر بہت اچہا کہتا تہا دیوان بہی صنعہ بہتی موجود ہی انتیسوین تاریخ جماد الاخر ۸۲۶ سنہ ہجری مین فوت ہوا تمام ہوئی آٹھوین صدی اب نوین صدی ہوتی ہی شروع

نوان حصہ

نوین صدی

جو ادیب یا مصنف یا شاعر اس صدی مین فوت ہوا اونکا بیان ہوتا ہی

نہرمسی

نور الدین علی بن محمد بن عبد الله ابو محمد نہرمسی محلی ہی سخاوی کہتا ہی کہ ۸۶۵ سنہ ہجری مین تقریبا یہہ شخص پیدا ہوا علوم محصلہ اور ادب حاصل کرکے فاضل ہوا چند کتابین اوسنے تالیف کین از انجملہ ایک کتاب کا نام قلاید النحور طهور الحور ہی سوا اسکی اور بہی اوسکی تالیف ہین نظم اوسکی یہہ ہی سے

جاءنی من حبیب قلبی کتاب　　عجب الناس اذداو ارساله

نویں صدی کی شاعر

قلت لا تعجبوا فان حبیبی	مالکی وهو مختفی بالرساله

بروز ہفتہ دوسری تاریخ جمادالاخر ۸۵۰ھ ہجری میں فوت ہوا

ابن شحنہ

قاضی محب الدین ابو الولید محمد بن محمد بن محمود حلبی معروف ابن شحنہ سخاوی کہتا ہی کہ کثیر الدعوات اور صاحب استحضار اور عالی ہمت آدمی تہا بہت کچھ اوسکو یاد تہا ایک تاریخ بہت لطیف اوسنی تالیف کی ہی شعر اوسکی اچھی ہیں سه

اسیر بالجرعا اسیر ومن	همی لا اعرف کیف الطریق

فی منحنا الاضلع وادی الغضا	وفوق سفح الخد وادی العقیق

۸۹۰ھ ہجری میں فوت ہوا

ابن ابو الوفا

ابو الفضل ابن ابو الوفا سخاوی کہتا ہی کہ اوسکو عبد الرحمن اور محمد بہی کہا کرتے ہیں وہ علی احمد بن محمد بن وفا ابو الفضل ابن شہاب ابو العباس بن عبد اللہ اسکندری الاصل مصری مالکی شاذلی ہی وہ بہت اچہا طریقہ استعمال میں لاتا تہا نظم کا اوسکو بہت شوق تہا اپنی باپ اور چچا کا مرثیہ اوسنے کہا ہی قطعی بہت اچھی طریقہ نبا تیتہ پر کہی ہیں ایک اپنی محبوبہ کی مرثیہ میں یہہ شعر اوسنے کہی ہیں سه

مضت فاماه کانت الیفه مهجتی	فلله الحافظ لها ومراشف

والله ادماغ حکین عقار با	فهن علی حکم المضی سوالف

وما کنت اخشی امسک الا من الحیا	فانی علی ذالک الجفا الیوم اسف

ابو الفضل مذکور ذکی نیک خلق تہا لطیف طبیعت رکہتا تہا دریا نیل میں ڈوب کر فوت ہوا وہ ہمراہ چند شخصوں مفصلہ الذیل یعنی محمد بن عبد اللہ لبکاسی — اور عبد العد ابن احمد

بن محمد تنیسی قاضی مالکیہ — اور اونکی قاضی کی بیٹی کی ساتھہ میان ۸۵۱ھ ہجری کی دریا نیل مین ڈوب گیا ہرچند اونکی لاشونکی تلاش کے مگر نہ ملے وہ دن تھا شور کا تھا جس روز یہہ لوگ ڈوبے تھے

ابن عنّاق

خلیل

ابن احمد بن عرس خلیل بن عناق اوسکو عرس الدین یا صلاح الدین بہی کہتے تھے وہ قاہری اور حنفی تہا ابن عزیز اوسکو کہا کرتے تہے ماہ رجب ۸۰۷ھ ہجری درمیان قاہرہ کی پیدا ہوا وہین پرورش پائی علم نحو اور فقہ وغیرہ پڑہی تدریس تشتلی کی پاس پائی علم ادب بہت پڑہا یہانتک کہ فاضل ہوگیا وہ دانا اور ظریف وعقلمند خوش آواز آدمی تہا قرآن شریف بہت اچہی آواز سے پڑہا کرتا تہا لشکریونکا سا لباس پہنا کرتا تہا یہہ دو شعر سخاوی نے لکہے ہین

خلیلی اسطالی الالمس الی ... فقیر مت فی حب الخوانی

وان تجلا منا منا اوقیا منا ... خذانی للمداماة والقیانی

جمعرات ۱۱ شعبان ۸۶۹ھ قاہرہ مین فوت ہوا

عمر ابن محمد زہری

عمر بن محمد بن ثعلب بن علی بن محمود ضمری حلبی حکیم ہی سخاوی کہتا ہی کہ اوسنے ایک قصیدہ علم عروض مین منظوم کیا ہی یہہ دو شعر اوسکی مین سے

احب ابن انثی وکلا اشتھی ... ادی فظ انثی بدادی تلوح

لانی اذا اشئت فارقتہ ... وذی ماتفارقنے عمر نوح

سخاوی کہتا ہی کہ یہہ شعر ۸۷۳ھ ہجری مین میری سامنے پڑہی تہے

سمیط

علی ابن محمد لقب اوسکا سمیط معہا ہی کا جسکا لقب سمیع تہا وہ قاہری حریری ہی

نو ابن صدیقی شاعر

۴۵۳ اوسکو کہتے ہیں سخاوی کہتا ہی کہ درمیان سنہ ۷۹ ہجری کی در قاہرہ کی پیدا ہوا اور وہاں ہی پرورش پائی شہاب عماری کا شاگرد تہا ؎

یا عاشعرہ انتطار ما　　لقامۃ ما لہا نظیرا

الموت من ناظریک لکن　　من شعرک البعث والنشور

اوسکی وفات کی تاریخ شیخ جار اللہ ابن فہد نے اور سخاوی نے بہی دونوں نے نہیں لکہی

ابن الآدمی

علی بن محمد بن احمد صدر ابو الحسن ابن امیر دمشقی حسینی معروف بکنیت ابن آدمی سخاوی کہتا ہی کہ وہ سنہ ۶۷ ہجری میں درمیان دمشق کی پیدا ہوا اور وہاں ہی پرورش پائی اوسی شہر میں انواع علوم اور آداب کی تحصیل کیے اور شعر کہنے کا شوق کامل کیا اوسکو مرگی کی بیماری تہی جسکی ساتہہ قولنج بہی تہا اوسی بیماری میں درمیان ماہ رمضان سنہ ۸۱۹ ہجری کے فوت ہوا یہہ اوسکی شعر ہیں ؎

یا مشتہی بالصبر کن مغذي　　ولا تطل دفضی فانی علیل

انت خلیلی فبحق الہوی　　کن لشجونی راحما یا خلیل

عبد القادر

عبد القادر بن محمد بن محمد بن احمد بن ابی الفتح ابن الشمس انصاری حجازی شاعر مشہور ہی سخاوی کہتا ہی کہ بعد نماز جمعہ عشرہ آخر ذیقعد سنہ ۸۳۹ ہجری میں پیدا ہوا اسنے علم پڑہنے لگا نحو اور ادب سیکہا شعر بنائی ایک مجموعہ مسمی المنتہی فی الادب المستہی جمع کیا اوسمیں خصایل نیک تہے اور بڑی نصیبہ کا آدمی تہا کئی دفعہ حج کیا ملک شام کی طرف سفر کیا اور وہاں ہی وطن اختیار کیا یہانتک

یہانتک کہ بارہوین تاریخ ربیع الاول ۹۴۳ ہجری مین انتقال پایا یہہ اوسکی شعر ہین

دمشق کی مدح مین

قالوا دمشق جنۃ لانہا اعینہا تسقی بہا الجنات

قلت نعم عیونہا کثیرۃ لکنہا لیس بہا انسان

دمشق کی ہجو مین

دمشق عدی بہا حالی عسیرا وفیہا ضاع مالی مع قماشی

واسہال بیطنی مستمر فخالی واقف والبطن ماشی

عبد الرحمن

بن عماد الدین شامی حنفی ملک شام کا مفتی تہا علوم متقدمین کے لوگون کو پڑہایا کرتا تہا بہت ریت کو نیک صفات آدمی تہا اچہا منشی اور شاعر تہا شہاب الدین خفاجی نے ریحانۃ الالبا مین اوسکی بہت مدح کی ہی چونکہ وہ خالی مبالغہ سے نہین ہی اسلئے اوسکا ترجمہ چہوڑ کر یہہ کہا جاتا ہی کہ نظم اوسکی بہت اچہی ہی یہہ اشعار اوسکی ہین ـــ

قد شاب فودی حین تاب فؤادی فکانما کانا علی میعاد

حسن الخواتم ارتجی من محسن قد من لی قدما بحسن بوادی

وعماد التوحید فہو وسیلتی فی نیل ما ارجوہ عند معادی

ان قیل ای سفینۃ تجری بلا ماء ولیس لاہلہا من زاد

قل رحمۃ الرحمن من انا عبدہ تسع العباد فمن ہو بن عماد

وله

فلو صافحت ذات القلب اقبلن کالمہا وقبلن راسی ما قبلت مزارہا

نوبن صید بکی شاعر

وقد کنت اودعت الحجی واستودعۃ الی النفس شیب قد اصاد وقانها

وکان شبابی سب نار صبابتی فذلاح نور المشیب اخمد نارھا

احمد بن شاہین شامی

شہاب الدین افندی کہتا ہی کہ وہ میرا دوست تہا اپنی خوبیون اور محاسن مین مستغرق تہا ادیب و فاضل و خوش و شیرین گفتار آدمی تہا نظم اور نثر دونوں اوسکی بہت اچھی تہے جب شہاب الدین مذکور نے شام کا سفر کیا یہہ قصیدہ بروقت ملاقات اوسنے سنایا تہا جسکی اول کا یہہ شعر ہین ــ

اي دھر قد جاد لی بابتہاج — وصباح قد لاح لی بابتلاج

وزمان قد مر لی بنعیم — وقران وافا باسعد ناج

واذ یار من غیر وعد حبیب — کشفاء من غیر سبق علاج

واجتماع لنا بغیر اتفاق — کغنی جاء طالبا ذا احتیاج

وسخاء من الزمان باھنی — نعمۃ قد اتت لاجوح راجی

لقدوم المولی الامام المفدا — احمد السید الھمام الخفاجی

الشہاب الذی اضا فضائت — شامنا من سراجۃ الوھاج

زارنا فی دمشق غیث روی — غیث علم من طبعہ الثجاج

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اختصار اولی ہی

ابو طیب

ابو طیب بن رضی الدین نزیل شام اچہا فاضل اور ادیب تہا کسب کثرت علم کی اور فنون کے اوسکو جنون ہو گیا تہا ہر ایک چیز سے وسوسہ کرتا تہا محبت اور عشق کا تخم اوسکی دل مین پیدا ہوکر بڑا درخت ثمر دار ہو گیا پہر لوگون کو چہوڑ کر بہاگنے لگا مدت تک سودائیوں کیطرح

نوبتی صدیکی شاعر

پھر آگیا اوسکا یہہ دستور تہا کہ ہر ایک آدمی سے خوف اور وسوسہ کرتا تہا طبع اوسکی بہت نازک تہی اور شعر باریک مضمون کے کہتا تہا خوش خط بہی تہا ہر وقت مصافحہ کریکے اوسنے کہے تہے وہ یہہ شعر ہین

صادفته والحسن حليته — كالريم لا دعشا و لا قلبا
والنعسد للالحاظ ابرزه — والبدر اقرب منه الي قربا
اهوي لتعنيقي و مدّا يدًا — وفق المني فتناول القلبا

یہہ چند اشعار اوسکی ایک قصیدہ کی ہین جو ریحانۃ الالبا مین لکہے ہین

مؤنبي لا ترحنن في عذ بي — فحبذا حبه علي و لي
غصن دلال اغرّ طلعته — شمس الضحى فوق ناعم خضل
يجول في عطفه الدلا ل اذا — يحل لقوله فترة الكسل
رقمت في طرس خدّه قبلا — فظل يمحو بنانه قبلي
واخجل الورد في نظارته — شقيق خدفي وردتي خجل

ابن الخراط

سلمان بن عبد الله الزين ابو الفضل بن العاصي علامۃ الشمس مروزي الاصل حموي مولد حلب اوسیجا تی پرورش اور بڑا ہوا شافعی مذہب تہا چند علوم پڑہی علم ادب سیکہا شعر نادر کہے ادبا سے مناظرہ کرتا رہا بزرگون کی بہت مدح کی خصوصًا حلب مین ایک حاکم حلب کی مدح مین ایک ہزار قطعی کہنکر ایک کتاب مسمی الفیہ ابن مالک جمع کرکی نذر اوسکی گذرانی یوسف ابن مالک اوس حاکم کا نام تہا یہہ شعر اوسکی ہین سہ

ولما بدا بدر الدجي لابن مالك — بغيثا ه دون العتب منه سناه
فقلت وتداوي اليه ليكرو — اذا يوسف اوا اليه اخاه

و له

نویں صدی کی شاعر

ان مات والدی الشفیق فان لی دمعا بسیل علیہ فی وجنات
ولربما کف الحزین دموعہ صونا لہمتہ من الھفوات
حیف الوقیعۃ قبل فیت وقوعہا فاذا استقرت ما ھواتی

سخاوی درمیان ضوء لامع کی کہتا ہی کہ شروع محرم ۸۴۲ھ ہجری مین ساتہہ برس سی زیادہ کا ہوکر فوت ہوا

خزرجی مورخ

علی بن حسن ابن ابی بکر ابن حسن بن علی ابن وہاس موفق الدین ابو الحسن خزرجی زبیدی یمنی مورخ ہی سخاوی درمیان کتاب ضوء کی لکہتا ہی کہ اوسنے علم ادب اور تاریخ پڑہنی شروع کی البتا ماہران دونوں علموں مین ہوا کہ مورخ ہو گیا ایک تاریخ اوسنے برسوں پر مرتب کی ہی اور ایک ہمارا پر اوسکا نام جو برسوں پر مرتب ہی طراز اعلام الزمن فی طبقات اعیان الیمن — اور العقد الفاخر الحسن فی طبقات اکابر الیمن یہہ بہی تاریخ ہی نظم اور نثر اچہی لکہتا تہا آخر ماہ ذالحجہ ۸۱۲ھ ہجری مین ستر برس سے زیادہ ہوکر فوت ہوا

علی ابن عمر

علی بن عمر ابن عبد العزیز بن سعود ابن ابراہیم بن عمر ابن احمد النور سعاسی قاہری ازہری درمیان گانو سعاسی کی پیدا ہوا یہہ ایک گانوں دیہات مصر کا ہی ستر ہوین تاریخ ماہ رجب ۸۵۰ھ ہجری مین ولادت پائی اوسکی شعر اچہی ہین یہہ اوسنے اوسوقت کہی ہین جب شہاب الدین نے اوسکو مدرسہ سی معزول کیا ہی ؎

ال الشہاب فجاءنا الشیاطین دغایۃ الاسد ولعنۃ السراحین
وقد تواصوا علی مالا بہ سدد نفی وصیتہم ضاع المساکین

سخاوی درمیان ضوء کی لکہتا ہی کہ وہ ماہ جمادی الاولی ۸۹۶ھ ہجری مین فوت ہوا

نوین صدی کی شاعر

ابن خطیب داریا

ایک شاعر مشہور ہی نام اوسکا محمد ابن محمد ابن سلمان ابن یعقوب بن علی بن سلامہ ابن عساکر بن حسین ابن قاسم ابن محمد ابن جعفر ابو المعالی ابن الشہاب انصاری مشہور ابن خطیب داریا بروز چہارشنبہ تیسری تاریخ ربیع الاول ۷۴۵ھ ہجری مین پیدا ہوا علم فقہ سیکہا علوم عقلیہ تحصیل کئی کتابین بہت اچہی تصنیف کین از ان جملہ ایک کتاب الاستاع بالاتباع ہی یہہ لغت مین ہی حروف کہ ترتیب پر مرتب ہے — ایک کتاب محبوب القلوب ہی — ایک طرح الخصاصہ شرح خلاصہ کی اس کتاب مین نثر اور نظم دونو اوسنے لکہے ہین اپنی وقت مین درمیان شام کی شاعر بی نظیر تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

یا عین ان بعد الحبیب وداره	وبات منازله وسط مزاره
فلك الهنا فقد ظفرت لطایل	ان لم تریه لهذه الآثار

ولہ

هات اسقنی الصهباء یا مونسی	قد فاح نشر الورد والنرجس
والوقت قد راق ورق الهوی	وجاد بالعطف الزمان المسی
والروض قد وافا بازهاره	ینیه فی زاره من الملبس
کانما الاغصان عید وقد	لبس اثوابا من الاطلس
کانما سحر ورها راهب	بردد الانجیل فی برنس
کانما منثورها عاشق	صب باثواب الصنا مکتئب
کانما غصن البان قد الذی	اهواه فی ملبوسه السندسی
کان بدر التم تحت الدجی	جبینه الباهر فی الحندس.

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

سخاوی کہتاہی خلیب وارہا، مذکور بڑا عقلمند اور ذکی اور نیک مشہور تہا حاصل کلام یہہ ہی کہ وہ اعجوبہ روزگار دکا اور عقل مین تہا ماہ ربیع الاول یا صفر مین درمیان ۸۱۱ کی ساٹہہ برس سی زیادہ کا ہوکر فوت ہوا

نواجی

شمس محمد بن حسن علی بن عثمان نواجی پہر قاہری شافعی ایک فاضل تہا جسنے لوگون کو بڑا ایا اور کتب تصنیف کین نظم اور نثر اوسکی اچہی ہی مدح اور ہجو دونو لکہتا تہا فنون ادب سکے خوب جانتا تہا باوجود اس فضیلت کی خوشخط تہا یاد بہت کچہہ رکہتا تہا ہے

لمجد بنی اثیر اشیر فضل ... بسلسلة الرواة ذوی العنایة

بجامعة الاصول علت منارا ... وفی الغریب له النهایة

سخاوی کہتاہی کہ ماہ جماد الاول ۸۵۹ ہجری مین فوت ہوا اوسکی عمر ستر سے زیادہ ہتے

سلونی

شاعر مشہور عبید اللہ ابن محمد بن یونس بن حماد سلمونی کارہنی والا قاہری ازہری شافعی شاعر ہی ماہ رجب ۸۳۸ ہجری مین درمیان سلمون کے پیدا ہوا قاہرہ مین آکر تہوڑی روز شغل کیا صوفیون کے کلمات بہت یاد کئی پہر شعر کہنے پر متوجہ ہوا بہت دیوانونکا مطالعہ کیا پہر مدح اور ذم کہنے لگا یہہ اوسکی شعر ہین ہے

وملزمی بالعروض اتقنه ... وذاك مالا اراه لی اربا

فقلت دعنی مما یکلفنی ... فالطبع لاشك یغلب الادبا

المجد ابو الفدا

المجد ابو الفدا اسماعیل ابن ابراہیم بن محمد بن علی کنانی منسی قاہری ہی شہر حنفیہ کا قاضی تہا اوسکی تصنیفات علم فرایض مین بہت ہین او سمین اکثر فنون کا ذکر ہی اوسکی نظم اور نثر

دونون اچھی ہین قصیدہ بردہ کا اوسنے خمسہ کیا ہی یہہ دو شعر صناعت شعر گوئی کی فہم مین اوسنے لکھے ہین ؎

لا تحسبن الشعر فضلا بارعا | ما الشعر الا محنة وخيال
الهجو وزن والرثا نياحة | والعتب ضغن والمديح سوال

ماہ ربیع اول ۸۰۲ ہجری مین فوت ہوا

عمر ابن عبد اللہ

عمر ابن عبد اللہ السراج اوسکو زین کہتے ہین انصاری اسوانی تہا اسوان مین در میان ۷۶۳ ہجری کی پیدا ہوا ماہ ربیع الاول ۸۲۶ ہجری مین فوت ہوا یہہ شعر اوسکی ہین

ان تحسدوني لما اعطيت من ادب | فذاك اعقبهم ما اعقب الباري
كذاك ابليس لما راح من حسد | لادم عقب الا دخال بالنار

وله

سمت حياتي بين من لا احبه | ومن عاشق ما بين الاراذل ليسام
فلو كان جهدي ارتقاء لسلم | الى غاية فيهم رقيت بسلم

عمر ابن اسحاق التاج

عمر ابن اسحاق التاج سمیری ۸۲۶ ہجری مین فوت ہوا یہہ اوسکی دو شعر ہین ؎

ومن رام في شرع الهوى | ويحلو له وصل الحبيب ويعذب
يطالع ديوان الصبابة انه | وفي ما تهوى النفوس وتطوب

شہاب ابو الفضل

شیخ و امام علامہ عصر امام مشرق اور مغرب کا شہاب ابو الفضل احمد بن علی ابن محمد بن محمد ابن علی بن احمد کنانی عسقلانی معروف ابن حجر اصل اوسکی عسقلان کی مصر کا ہی والا

قاہری شارح بخاری شریف کا اوسکی چند کتابیں علم حدیث میں اور تاریخ وغیرہ میں تصنیف سے ہیں یہہ اوسکی شعر ہیں سے

ثلاث من الدنیا اذا ھی خصلت — لشخص فلم یخشی من الضر والفضل
غنی عن بنیہا والسلامۃ منہم — وصحۃ جسم ثم خاتمۃ الحسین

ہفتہ کی رات اٹھائیسوں ماہ ذوالحجہ ۸۵۲ ہجری میں فوت ہوا

عیسی ابن حجاج

عیسی ابن حجاج بن عیسی بن شداد شرف سعدی قاہری شاعر شطرنجی اوسکو عویسیا اور عالیہ بہی کہتے ہیں سخاوی کہتا ہی کہ وہ ۷۳۰ ہجری میں درمیان قاہرہ کی پیدا ہوا وہ شاعر ماہر تہا ملک شام میں گیا صلاح صفدی سے ملا اوس سے علم سیکہا کہتے ہیں کہ صفی حلی سے بہی اوسنے علم پڑہا تہا یہہ دو شعر ہجو میں اوسکی ہیں سے

اتشتکی السہر لہ لحیۃ — کلحیۃ الراھب منفورہ
قال انا اشعر ھذی الوری — قلنا لہ فاستعمل النورہ

کہتے ہیں کہ ترکی زبان اوسکو خوب آتی تہی مجد بینے اوسکا دیوان بہی مرتب کیا ہی بعد مرنے عویس کے اوسکا دیوان ۲۰۰ دینار کو فروخت ہوا ماہ شعبان ۸۰۷ ہجری میں فوت ہوا

الصدر علی

الصدر علی ابن محمد بن محمد دمشقی حنفی ازدی ہی سخاوی کہتا ہی کہ علم ادب وغیرہ جانتا تہا خط اوسکا اچہا تہا نائب حاکم دمشق اور قاہرہ کا تہا یہہ شخص نہ پارسا تہا اور نہ گناہ سے بچا ہوا تہا شعر اوسکی اچہے تہے سے

یا منعمی بالوصل کن جیدا بی — ولا بطل رفضی فانی علی ذی

انت خلیلی فبحق الهوی		کن لشجونی راحما یا خلیلی

بیماری قولنج کی سبب ماہ رمضان سنہ ۸۱۶ ہجری مین فوت ہوا سنہ ۷۴۵ یا سنہ ۷۴۶ ہجری مین اوسنے ولادت پائی

فضل اللہ

فضل اللہ بن عبد الرحمن بن عبد الرزاق بن ابراہیم بن مکانس مجد ہی الفخر مصری قبطی حنفی تہا سخاوی کہتا ہی کہ وہ ماہ شعبان سنہ ۷۶۹ ہجری مین پیدا ہوا علم ادب پڑہا اچہا ماہر ہوا شعر خوب کہتا تہا

بحق اللہ دع ظلم المعنی		او منعہ کما یہوی بالشک

وکف یا مولای عنی		بیومک صرت تہجرہ وامسک

بیماری طاعون بروز یکشنبہ پندرہوین ماہ ربیع الآخر سنہ ۸۲۲ مین فوت ہوا

عبد اللہ عوفی

عبد اللہ بن محمد ابن عیسی بن محمد جلال الدین جمال ابو محمد عوفی قاہری شافعی ہی اوسکو عبد الرحمن بن عوف کی طرف منسوب کرکے عوفی کہتے ہین ــ ابن جلال کی نام مشہور تہا ابن زیتونی بہی اوسکو کہا کرتے تہے عالم او فقیہ بی نظیر قاضی تہا شعر اچہے بناتا تہا ماہ رجب سنہ ۸۲۸ ہجری مین فوت ہوا ــ

وعدتنی وعدا حسبتک صادقا		ومن انتظاری کاد لبی یذہب

فلمن رانا ان یقول منادیا		ہذی مسیلمۃ وہذی اشعب

شہاب حجازی

امام یگانہ روزگار ائمہ ادب کا شہاب الدین ابو طیب احمد ابن محمد بن علی بن حسن انصاری قاہری شافعی معروف حجازی ہی اوسنے حدیث کی بہت روایت کی ہی اور لوگونکو پڑہایا ہی

نوین صدی کی شاعر

اور نظم و نثر بہت تصنیف کی ہی خوشخط بہی تہا چند فنون سیکہی تہے فن ادب اوسپر غالب تہا بزرگون نی اوسکی مدح کی ہی وہ شیرین کلام تہا یہہ شعر اوسکی ہین سہ

قالوا اذا لم تخلف میتا ذکرا — نسی فقلت لهم فی بعض اشعاری
بعد الممات اصحابی ستذکرنی — بما اخلف من اولاد افکاری

ماہ رمضان ۸۰۶ ہجری مین پچاسی برس کا ہوکر فوت ہوا

صاحب قاموس

ماہ

محمد ابو طاہر محمد بن یعقوب بن محمد شیرازی فیروزابادی سخاوی کہتا ہی کہ وہ زبید مین قاضی تہا مقدمات فیصل کیا کرتا تہا اوسنی علم لغت خوب سیکہا تمام لغت دانون مین امام تہا ایک کتاب قاموس عربی کی لغت کی اوسنی تصنیف کی ہی یہہ کتاب اصل مین اوسکی تالیف سی ہی کیونکہ ایک کتاب لامع مین ۶۰ جلدین لغت کی تہے اوسنی اوسکا اختصار کیا ہی اپنی طور پر قاموس لکہی ہی مگر ماخذ اوسکا وہ کتاب لامع ہی اوسکی یہہ شعر ہین سہ

احبلانا الاماجد ان رحلنا — ولم ترعوا لنا عهدا والا
نودعكم ونودعكم قلوبا — لعل الله يجمعنا والا

ماہ شوال ۸۱۷ ہجری مین نوی برس کا ہوکر فوت ہوا

تکروزی

عز محمد بن احمد ابن عثمان بن عبد اللہ تکروزی الاصل فاروقی قاہری مالکی معروف تکروزی ہی سخاوی کہتا ہی درمیان ضوء لامع کی کہ وہ بہت صاحب تواضع اور ذی عقل تہا شعر اوسکی اچہی ہین سہ

سنكت القلب يا رحمة — ولی من عذلی عصمة
فان لاموا فلا تدع — فما فی قلبهم رحمة

نویں صدی کی شاعر

جمادی الاول ۸۵۰ھ ہجری میں فوت ہوا

حسین ابن عُلیف

حسین بن محمد بن حسن بن عیسی ابن محمد بن احمد بن مسلم بن محمد بن علیف بدر الدین ابو علی جمال شرا جیلی عکی سعد تانی علوی ہی وہ شہر علو کا رہنیوالا تہا پہر مکہ میں جاکر رہا مذہب کا شافعی ہی احمد ابن علی کا والد ہی معروف ابن علیف ہی ۷۹۶ھ ہجری میں درمیان مکہ کی پیدا ہوا وہ میں پرورش پائی قران شریف حفظ کیا مقامات اور نحو اور لغت پڑہا فنون ادب میں سب سے زیادہ فوقیت حاصل کی شعر اچہی کہتا تہا علماء مکہ کی اوسنے سند کی ہی لوگون سے بہت مقاجتانہ تہا اکابر رؤسار عرب سی ملتا رہتا تہا۔ خزرجی سے فی اوسکا ذکر کیا ہی سخاوی کہتا ہی کہ وہ ماہ محرم ۸۰۰ھ ہجری میں فوت ہوا معلات میں مدفون ہوا یہہ اوسکی شعر ہیں سے

عزة النفس شيمة الكرماء	والتحلي بحلية الادباء
وادعاء الكمال بالجهل نقص	معرب عن جهالة الاغبياء
وامتهان العزيز بالذل داء	كامتحان الكريم باللوماء
لا تجازي السفيه بالجهل حلما	كل شرط لا بد له من جزاء

ابن عُلَیف

علی ابن محمد بن حسن ابن عیسی یمنی پہر مکی شاعر مشہور ہی ۸۰۰ھ ہجری میں پیدا ہوا اپنے باپ سے ہمراہ اپنی والدہ کی مکہ میں جاکر رہا وہانکی باشندون کی اور امرا کی مدح کی اوسکی یہہ شعر ہیں سے

ان نام بعد فراق الحي النائي	ما اقل ما عاني والنائي

وله

حملتني والمليح فود المهـا دا — وامتطينا نطو عليها القفارا
يا ابي محمدي عد و لك الليالي — ويلقي بك العـد و المرارا
ما تخضعت بين فخـذ لكاع — من براز ولا رضعت الحوارا

یہہ شعر اپنی مخدوم برکات جنکا امیر مکہ جہگڑ ا میں اوسنی کہے تہے جب اوس امیر مذکور کو خبر ہوگئی اوسوقت امیر مکہ برکات ابن حسن ابن عجلان مذکور سے ڈر کر فارس کیطرف گیا پہر بغداد کو چلا گیا اور خراسان میں گیا پہر ہندوستان میں آیا اوسیجائی ہجری میں فوت ہوا وہ ہندوستا نمین فوت ہوا تہا فقط

ابیوردی

عبدالله ابن عبد الله بن عبید الله بن عبدالله ابیوردی معروف بنام حافظ اوسنے علا ابن عفیف سید الدین کی خدمت کی اوسی کی شاگردی میں رہا پہر اوسکی قاہرہ میں آیا وہاں ظرافت اور خوش خطی سیکہی اور ادب پڑا اور نظم بنانی لگا یہہ اوسکی شعر مین سے

مالاح لاح فيكم او قدا — الا هدي من ذكركم اوقي الذي
ان الذين يبلو الما دأ د — محراب حاجبه اصابوا مسجدا
يا عاذلي خل الملام ولم نكن — ممن قد اشتروا الضلاله بالهدى
فكما شهدت بان ربي واحد — لاشك فيك شهدت انك اوحدا

۹۶۵ سنہ ہجری میں درمیان مکہ کی فوت ہوا یہہ سخاوی نے بیان کیا ہی

علی ابن ایبک قنضباری

بن عبد الله ناصری دمشقی ادیب ہی ۸۲۶ سنہ ہجری میں پیدا ہوا شعر کہنے لگا اور اسی مناظرہ کرتا اکابر روسا ہی کی مدح کو وہ ادیب باہر بلیغ اور اچہا شاعر تہا اوسکی نظم بہت اچہی ہی سخاوی نے ضوء اللامع میں اوسکا ذکر معہ اشعار کیا ہی

ما اکرم الغصن فی الربیع قد | اثرت الریح فیہ تاثیرا
لما اتی النھر سائلا ملأت | اوراقہ کفہ دنانیرا

تقی الدین

ابوبکر بن حجۃ حموی اوسکا مقدم ہونا اہل علم پر مسلم الثبوت ہی اور فضل اوسکا ارباب فضل اور بیان پر بیشک مثل سلطان مشار الیہ کی ہی حافظ سخاوی ضوء لامع مین بیان کرتا ہی کہ وہ امام اور عارف فنون ادبیہ کا ناظم و ناثر تہا نیک خلق صاحب مروت شاعر کامل تہا اس دو شعر سی بدر البشعکی کی ہجو کرتا ہی ؎

جبیع دعاویہ لا تنتھی | ویخطی العواب ولا یشعر
تفکرت فیہ وفی ذقنہ | فلم ادر ایھما احمر

اوسکی تصانیف سی ایک کتاب شرح لامیۃ العجم ہی اور ایک کشف اللثام عن وجہ التوریۃ والاستخدام ہی — اور ایک قھوۃ الانشاء دو جلد و بنین ہی — اور ایک ثمرات الشھیۃ من الفواکہ الحمویہ ہی — اور ایک کتاب امان الخائفین من الامۃ سید المرسلین سوا اسکی اور بہی اوسکی تصانیف سی ہین ایک دیوان شعر کا بہی ہی یہہ اوسکی شعر ہین ؎

دیوان شعری جاء وھو محرر | بوشیق نظم لفظہ مستعذب
فاذا بدا لا تستقلوا حجمہ | وحیوتکم فیہ الکثیر الطیب

وہ ماہ رجب ۸۳۷ سنہ ہجری مین درمیان حمات کی فوت ہوا اوسکو تپ جاڑے کی بیماری ہو تہی اوسیحال مین یہہ شعر اوسنے کہے ہین ؎

بردیۃ بردت عظمی وطابقھا | سخونۃ الفتھا قدرۃ الباری
فاعجب تفرقۃ الضدین من جسدی | یا ذا المؤلف بین الثلج والنار

الجامی

ملا عبد الرحمن شیرازی معروف جامی شارح کافیہ کا جسکی تصنیف سے فوائد ضیائیہ جسکو شرح ملا کر کہتا ہی یہہ شخص علوم وینیہ کا شمس اور مجالس عارفین کا نور تھا کتابیں اوسکی طلبا ز کی حق میں بہت سعید ہیں وہ نور با نون ہیں یعنے فارسی اور عربی دو نوین اوسنے تصنیف کی ہیں ایک کتاب زلیخا فارسی ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ میں بہت اچھی اوسنے تصنیف کی ہی جو داخل درس فارسی ہی — ایک کتاب شرح مائۃ عامل فارسی نظم لکھی ہی — ایک دیوان جامی فارسی میں مشہور ہی عربی اشعار بھی اوسکی بہت ہیں گرچہ یہہ معلوم نہیں کہ دیوان جامی عربی ہی یا نہیں اصل اوسکی اصفہان کی پیدایش اوسنے جام میں پائی اوسکی تاریخ وفات ایک شاعر فارسی نے کیا اچھے لکھی ہی ؎

کاشف سر الہی بود جامی زان سبب گشت تاریخ وفاتش کاشف سر الہ

بہت کتابیں تصنیف و تالیف سے اوسکی ہیں درمیان ۸۹۸ھ ہجری کی فوت ہوا — اسی سالمین شرح ملا کی تبیض اس شخص نے کے تہے — کسی فاضل کیطرف یہہ شعر عربی اوسنے لکھے تہے ؎

شمس الذکا طور العلی زین الهدی	کهف الوری بمکارم ورسوم
حلت فرائد ملاحه ان تنطوی	فی طی منثور وفی منظوم
لا زال فی حل الامور وعقدها	متایدا بالواحد القیوم
وحباه فیاض العلوم بفضله	علما یؤدیه الی المعلوم

وله ایضا

کتاب اتی من سماء العلی	الی مستهام حزین کئیب
فالقاه مستجمعا للمنی	کوصل الحبیب وفقد الرقیب

فارسی اور عربی ایسے بہت شعر اوسکے ہیں

اتتنی بعد ما طال اشتیاقی ۔ صحیفه حکمة من ارض یونان
خطابی ناشئی از محض لطف ۔ کتابی منبعث از فرط احسان
شمیم الفتش فایح ز مضمون ۔ فروغ دولتش لایح ز عنوان

تمام ہوئی نوی صدی اب دسوین شروع کرتا ہون انشاء اللہ تعالی

حصه دسوان

صدی دسوین

جو شاعر اس صدی مین فوت ہوئی اونکا حال لکہا جاتا ہی

حصنکفی

علی بن محمد بن علی بن منصور العلاء ابو الفضل بن عبد اللطیف حصنکفی عشرہ اول ماہ جمادی ۸۵۴ ہجری مین پیدا ہوا علم ادب مین کامل تہا سخاوی کہتا ہی کہ قاہرہ مین مجہسی ملاقات اوسکی ہوئی تہے یہہ دو شعر اوسکی ہین ؎

قال الرفاق استعذرا ۔ من احبل اهل ومال
نقلت من عظم بالی ۔ یا اکرم الخلق مالی

سنہ مین درمیان ۹۳۴ ہجری کی فوت ہوا

ابن شداد

عبد الغنی ابن احمد بن عمر محلی پہر قاہری حنفی مذہب شرفی تہا اوسکو شرف بن قاسم کی طرف منسوب کرتے ہین اور شرفی کہتے ہین معروف ابن شداد تہا اوہ ۸۳۰ یا ۸۴۰ ہجری مین درمیان محله کی پیدا ہوا پہر درمیان دمشق کی اکثر علم و ادب سیکہا اور کئی دفع اوسنے حج کیا ایک دفعہ ۹۰۸ اور ایک بعد موسم ۹۱۰ ہجری مین یمن کے جانب جاکر حج کیا پہر اوسنے ایک خط اول تاریخ ربیع الثانی شہر زبید سی لکہہ کر بہیجا

اوسمین یہہ دو شعر لکہے ہوئی تہے سے

واذا اراد اللہ ان یشقی امرا ء | واراد ان یحییہ غیر سعید
اغراہ بالترحال من مصر | بلا سبب واسکنہ بارض زبید

اوسکی فوت سوا درمیان ماہ جمادی الاول سنہ ۹۴۸ ہجری مین

شہاب الدین

احمد خفاجی افندی اوسنے ایک کتاب ریحانۃ الالبا تصنیف کی ہی اپنا سب حال آپ اوسمین لکہا ہی لہذا اوسیکا ترجمہ کرتا ہون وہ اول اس کتاب کے دیباچہ مین کہتا ہی کہ زندہ کرنیوالی مردہ بن کی اور تذکرہ یان اوٹہانیوالی مردون کی مصنف علاید عقیان — اور مصنف دمیتہ القصر — وریحانۃ العصر وعقود الجمال کا مصنف وغیرہ تہے یعنی اونہون نے اون لوگون کا حال لکہا ہی کہ مرگئی ہین مین زندونکی حال کی ایک کتاب یعنی اپنے معاصرین کا تذکرہ لکہتا ہون اوس کتاب کا نام ریحانۃ الالبا وزہرۃ الحیوۃ الدنیا رکہا ہی یہہ کتاب نسخ خط بہت صحیح میری اوستاذ مولوی مملوک العلی صاحب کی پاس موجود ہی بروقت جانے کعبۃ اللہ الحرام کی وہان سی خرید کرلائی تہے چند ادبا اور شعرا کا حال اوسمین لکہا ہی وہ خوب نسخہ ہی مگر کسی کے سنہ یا سال کا ذکر نہین کیا یہہ شخص حجاز مین پیدا مدینہ منورہ مین پلکر بڑا ہوا پہر اوسنے سب اطراف وبلاد کی سیر کی چنانچہ روم اور مصر اور شام اور یمن میں پہرا علوم عربیہ اوسنے اپنی ماموں سیبویہ سے پڑہا یہہ وہ سیبویہ نہین ہی جو معروف نحوی گذرا ہی بعد ازان معانی اور منطق اور باقی بارہ علوم پڑہی امام شافعی اور امام ابو حنیفہ دونوں کی مذہب کی کتابین اوسنے دیکہین اور کچہہ مسلم شیخ الاسلام بن شیخ الاسلام رملی سے پڑہی — اور قاضی ذکریا کی تمام مولفات کی اجازت حاصل کی — علم حدیث علی بن غانم مقدسی حنفی سے پڑہا — اور علامہ ابراہیم علقمی سے

تمام و کمال شفا پڑہی تہی اور شیخ احمد علقمی سی علم ادب پڑہا — اور شیخ محمد مغربی معروف بابن کروک سی علم عروض سیکہا — اور شیخ داؤد بصیر سے علم طب پڑہی اور پہر ہمراہ والدکے حرمین شریفین مین آیا او سیجا ئی بہی شیخ علی بن جار اللہ اور حنیفہ عصامی وغیرہ سی علم پڑہا پہر قسطنطیہ مین گیا اور سیجائی بہت فاضلون اور مصنفون سے استفادہ پایا اون ایام مین درمیان اس شہر کی بہت فاضل اور ذکی مثل عبد الغنی اور مصطفی بن عزمی اور الجر داؤد وغیرہ کی پہری ہوتی تہے اونسی تحریر اقلیدس اور ریاضی پڑہی — اوسکی تالیفات سے یہہ کتابین ہین رسایل اربعون — حاشیہ تفسیر قاضی کا چند جلد ونمین — حاشیہ شرح فرایض کا شرح الدرہ — طراز المجالس — حدیقۃ السحر — کتاب السوانح و الرحلہ حواشی رضی اور جامی کی — شرح شفا کی وغیرہ اور ایک دیوان شعر کا بہی ہی اور ایک تذکرہ مسمی ریحانۃ الالباء اور ایک مقامات بہی یہہ کتابین اوسکی تصنیف سی ہین یہہ اوسکی شعر ہین ؎

تناهی عنده الامل	وقصّر دونه العذل
رشا يفتّر عن برد	يكاد يذيبه القبل
يجامر عطفه ثمل	يميل به ويعتدل
بمثل ما يروقه	بصبحة خدّه الخجل
فليت به كما اتّصلت	حشاي الطرف يتّصل
اذا ما الخد رابرزه	تناهب حسنه المقل
لقد اعزاه في تلفي	شباب ناضر خضل
وقد حشوه هيف	وطرف ملأه كحل
فما الخطي غير قنا	قوام زانه الميل

وما الهندي غير ظبا — هواه الناظر الغزل
سقى حلبا بذى اضم — مضيق الصيب الهطل
عينا حين اذكره — اميل كانني ثمل
وربعا كنت اعهده — وأنسى فيه مقتبل
بكيت دما على زمن — لدي تودعيه الاجل
ليال كلها سحر — ودهر كله أصل

يهه قصيده اوسيفى عالم مرحوم شيخ احمد مقري مغربي فقيه كي حق مين كها هى —

فخرا دمشق على كل البلاد بمن — اولى البريه معروفا وعرفانا
المقرى الذي في بعض السير ما — حوى من الفضل راح الكل حيرانا
شمس من الغرب قد كانت مشارقها — بل دونها الشمس يوم الفخر برهانا
اغر ما حدقت ايدي الفطام به — الا واضحى بماء المجد ريانا
تكاد تقرأ في لألأ غرته — من سورة الغرة القعساء عنوانا
له من الفكر ما يجنو الميسرة — توافت الفكر ارشادا واذعانا
وسيرة عن ابي حفص تلقنها — الى وقار يضاهي هدى سلمانا
مصاحب حسن فعل الخير يشفعه — مراقب ربه سرا الى علانا
نقضي النهار بآراء مسددة — ونقطع الليل تسبيحا وقرآنا
لاي ورد تولى النوم وجهتنا — وقد عدا الجبرة الطامي مرجانا
لئن منحنا بلحظ من هواهبه — نلنا الثريا وكان الخير عقبانا

يهه قصيده بڑا هى ريحانه مين تمام لکها هوا هى

تمام هوئي دسوين صدي اب انشاء الله تعالى گيارهوين صدي شروع هوتي هى

گیارویں صدی کی شاعر

اس صدی مین بجز ایک شاعر کی اور کوئی دستیاب نہین ہوا

حصہ گیاروان

صدی گیارویں

بہاء الدین عاملے

شیخ علامہ لوذعی بہاء الدین بن حسین عاملی صاحب سلافۃ العصر لکھتا ہی کہ وہ ائمہ اعلام کا سردار اور علماء اسلام کا جھنڈا تہا اوسکی علم کا دریا متلاطم فضیلت کی موجین رہتا اتنا کچھہ علم اوسکو تہا کہ اوسکی تعداد اور محاصرہ نہین کیا جاتا ریاست مذہب اور ملت اہل شیعہ کی اوسپر منتہی تہے تمام فنون جانتا تہا اجماع سب اہل اسلام کا اوسکی فضیلت پر کوئی الیسا فن نہین جسمین وہ بڑی دست قدرت نرکہتا ہو اوسکی تصنیفات سی یہہ کتابین ہین ـــ ایک تفسیر جسکو عروۃ الوثقی اور حبل المتین کہتے ہین ـــ اور شرح اربعین ـــ اور جامع عباسی فارسی مین اور مفتاح الفلاح اور زبدہ علم اصول مین ـــ خلاصۃ الحساب حاشیہ مخلاۃ اور کشکول اور تشریح الافلاک ہیئہ مین ـــ اور حاشیہ کشاف کا اور حاشیہ بیضاوی کا تفسیر مین ـــ اور فوائد صمدیہ علم عربیہ مین سوا اوسکی اور رسالی اوسکی تالیف سے مین یہہ اوسکی بہت اور شعر ہین سو

الا یا خائضا بحر الامانی	ھداک اللہ ما ھذا التوانی
اضعت العمر عصیانا وجہلا	فمہلا ایّہا المغرور مہلا
مضی عصر الشباب وانت غافل	وفی ثوب العمی والغیّ رافل
الی کم کالبھائم انت ھائم	وفی وقت الغنائم انت نائم
وطرفک لا یری الا طموحا	ونفسک لم تزل ابدا جموحا
وقلبک لا یفیق عن المعاصی	فویلک یوم یوخذ بالنواصی

بلالُ الشیبِ نادي في المفارق | یجیٓ علی الذھاب وانت غارق
بحر الأثر لاتصغی لواعظ | وان الطری والمنب فی المواعظ
وقلبك ھائم فی کل وادي | وجھلك کلّ یوم واز د یادي
علی تحصیل دنیاك الدنیّه | مجدّاً فی الصباح وفی العشیّه
وجھد المرٔ فی الدّنیا شدیده | ولیس ینال منھا ما یریده
وکیف ینال فی الاخری مرامه | ولیجھد لمطلبھا قلامه

یہہ اشعار اوس شخص کی حالیں جسکو کتابونکی جمع کرنیکا اورکتب خانہ بنانے کا بیحد شوق ہو

علی کتب العلوم صرفت مالك | وفی تصحیحھا اتعبت بالك
وانفقت البیاض مع السواد | الی ما لیس ینفع فی المعاد
تظلّ من المساءٓ الی الصبّاح | تطالعھا وقلبك غیر صاحی
وتصبح مولعاً في غیر طائل | بتحریر المقاصد والدلائل
وتوضیح الخفا فی کلّ باب | وتوجیه السّوال مع الجواب
لعمری قد اضلتك الھدایه | ضلالاً ماله ابداً نھایه
وبالمحصول حاصلك الندامه | وحرمان الی یوم القیامه
وتذکرة المواقف والمراصد | تسدّ علیك ابواب المقاصد
فلا یُنجي النجاة من الضلاله | ولا یشفي الشفاء من الجھاله
وبالارشاد لم یحصل رشاد | وبالتّبیان ما بان السداد
وبالایضاح اشکلت المدارك | وبالمصباح اظلمت المسالك
وبالتلویح ما لاح الدلیل | وبالتوضیح ما اتضح السّبیل
صرفت خلاصة العمر العزیز | علی تنقیح ابحاث الوجیز

بهذا الامر صدر الامر جهل | فقم واجهد فما فی الوقت مهل
ودع عنك الشروح مع الحواشی | فهن علی البصائر کالغواشی

یہہ شعر اوسکی بہت اچھی ہیں سفر حجاز میں کہی تھی

یا ندیمی ضاع عمری وانقضی | قم لاستدراک وقت قد مضی
واغسل الادناس عنی بالمدام | واملأ الاقداح منها یا غلام
واسقنی کاسا فقد لاح الصباح | والثریا غیبت والدیک صاح
زوج الصهباء بالماء الزلال | واجعلن عقلی لها مهراً حلال
هاتها من غیر مهل یا ندیم | خمرة یحیی بها العظم الرمیم
بنت کرم تجعل الشیخ شاب | من یذق منها من الکونین غاب
خمرة من نار موسی نورها | دنها قلبی وصدری طورها
قم فلا تمهل فما فی العمر مهل | لا تصعب شربها فالامر سهل
قل لشیخ قلبه منها نفور | لا تخف فالله تواب غفور
یا مغنی ان عندی کل غم | قم والق النای فینا بالنغم
غن لی دوراً فقد دار القدح | والصبا قد فاح والقمری صدح
واذکرن عندی احادیث الحبیب | ان عیشی بسواها لا یطیب
واحذرن ذکری احادیث الفراق | ان ذکر البعد مما لا یطاق
روحن روحی باشعار العرب | کی یتم الانس فینا والطرب
وافتتح منها بنظم مستطاب | قلته فی بعض ایام الشباب
قد صرفت العمر فی قیل وقال | یا ندیمی قم فقد ضاق المجال
ثم اطربنی باشعار العجم | واطردن هما علی قلبی هجم

فهو خاطبتي بكل الالسنه	علّ قلبي ينتبه من ذي السنه
انه في غفلة عن حاله	خابط في قيله مع قاله
كل آنٍ وهو في قيد جديد	قائلاً من جهله هل من مزيد
تايه في الغيّ قد ضلّ الطريق	قطّ من سكر الهوى لا يستفيق
عاكف دهراً على اصنامه	تهزاء الكفار من اسلامه
كم انادي وهو لا يصغي الناد	يا فوادي يا فوادي يا فواد
يا بهائي اتخذ قلباً سواه	فهو ما معبوده الا هواه

سنہ ایک ہزار تیس ہجری میں انتقال پایا ـــــ تمام ہوئی گیارہویں صدی
اب بارہویں صدی شروع ہوتے ہے

حصہ بارہوان

بارہوین صدی

اس صدی میں وہ شاعر بیان کئی جاتے ہیں جو اس صدی میں موجود تہی گرچہ اونکا انتقال اس صدی میں نہوا یا اگرچہ ہوا ہو کیونکہ بعضوں کی تاریخ وفات نہیں معلوم ہوئی واضح ہو کہ عجمی اور ہندوستانی شعرا کا ذکر اس صدی میں اور تیرہوین صدی میں بجز دو شاعر مصریوں کی کیا جاتا ہی کیونکہ حال اون شعرا کا جو بالفعل عرب میں ہیں یا اگرچہ گرد نواح میں عرب کی بود و باش رکہتے ہیں معلوم ہونا متعذر ہی لہذا ہندوستانیونکا حال جنہوں نے عربی شعر کہی ہیں اور وہ بڑی استاد کامل اور عالم تہی بدل گذری ہیں لکہتا ہون

شیخ احمد ولی اللہ

بارہوین صدی کی شاعر

بن شیخ عبدالرحیم دہلوی — اس شیخ اور استاذ کامل اور عالم اجل پر اللہ تعالی کی بڑی عنایات
اور نوازش تہی کیونکہ اوسکو فیض علوم کثیرہ اور فنون عدیدہ کا ایسا ہوا اور ایسا بابرکت
وہ شخص تہا کہ آج کی دن تک بسبب تصانیف تفاسیر اور کتب حدیث اور اوراد و وظیفہ
وغیرہ کی تمام ہندوستان مین فیض عام اوسی سی ہوا اس فاضل کی تصنیفات سی
اور فاضلون کو رہنمائی ہوتی اوسکو اگر امام ائمہ منقول کہون تو بجا ہی اور اگر فضلاء
معقول کہون تو سزا ہی اونہون نی درمیان شاہجہان آباد کی پیدایش پائی اصل اونکی سرہند سی
شیخ ظہور الدین حاتم جو کہ ایک شاعر اردو گو گذرا ہی وہ اونکا ہم عصر تہا یہہ شخص
مرد متوکل پارسا عالم عامل مشغول بحق تہی چونکہ طبیعت موزون اور سلیم رکہتی تہی
اس لئی اکثر قصاید عربی اور عبارات عربیہ نثر اور نظم اور کبہی کبہی اشعار
اردو بہی کہتی تہی اشعار اردو مین اشتیاق اونکا تخلص ہی آج کی زمانہ تک بسبب علم
تفسیر اور حدیث اور فضیلت کی اونکی نام کی شہرت ہی موفق بحیی احمد عربی اپنی کتاب مین کہتا ہی
کہ شیخ ولی اللہ صاحب کی تصنیف سی ایک کتاب قرۃ العین فی ابطال شہادت حسین ہی
— دوسری جنت العالیہ فی مناقب معاویہ مگر مجہکو یقین نہین آتا کہ ایسی فاضل بزرگ
سی نی یہہ کتابین اسطور کی تصنیف کی ہون گرچہ دیکہنی مین نہین آئین مگر چند لوگون سی
یہہ حال لکہا ہی بہی اور زبانی اکثر عوام و خواص کی سننی مین آیا چنانچہ لطف نی
بہی اپنی تذکرہ مین بہی لکہا ہی واللہ اعلم بالصواب ایک ترجمہ قران شریف کا فارسی
بہت اچہا اونکی تصنیف سی ہی محمد شاہ بادشاہ کی عملداری اونہون دیکہی تہی یہی جناب
مولوی شاہ عبدالعزیز دہلوی قدس سرہ کی والد ماجد ہین اور کتابین بہی اونکی تصنیف
سی دہلی مین موجود ہین یہہ قصیدہ مدح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اونہون نی لکہا ہی
اس قصیدہ کا چہپنا بسبب ضرورت کی بہت مناسب ہی لہذا تمام لکہا جاتا ہی —

كأنّ نجوما او مضت في الغياهب | عيون الافاعي او رؤس العقارب
اذا كان قلب المرء في الامر حائرا | فاضيق من تسعين رحب السباسب
وتشغلني عنّي وعن كل راحتي | مصائب تقفوا مثلها من مصائب
اذا ما اتتني ازمّة مدلهمّة | تحيط بنفسي من جميع جوانب
تطلّبت هل من ناصر او مساعد | الوذ به من خوف سوء العواقب
فلست ارى الّا الحبيب محمّدا | رسول اله الخلق جمّ المناقب
ومعتصم المكروب في كلّ غمرة | ومنتجع الغفران من كل تائب
ملاذ عباد الله ملجاء خوفهم | اذا جاء يوم فيه شيب الذوائب
اذا ما اتو نوحا وموسى وادما | وقد حالهم اضطرار تلك النوائب
فما كان يغني عنهم عند هذه | نبيّ ولم يظفرهم بالمآرب
هنالك رسول الله يجو لربّه | شفيعا وفتاحا لباب المواهب
فيرجع مسرورا بنيل طلابه | اصاب من الرّحمن اعلى المراتب
سلالة اسماعيل والعرق نازع | واشرف بيت من لويّ ابن غالب
لبشارة عيسى والذي عنه عبّروا | لشدّة باس بالضحوك المحارب
ومن اخبروا عنه بان ليس خلقه | بفظّ وفي الاسواق ليس بصاخب
ودعوة ابراهيم عند بنائه | بمكّة بيتا فيه نيل الرّغائب
جميل المحيّا ابيض الوجه ربعة | جليل كراديس ازجّ الحواجب
صبيح مليح ادعج العينين اشكل | فصيح له الاعجام ليس بشائب
واحسن خلق الله خلقا وخلقة | وانفعهم للناس عند النوائب
واجود خلق الله صدرا ونائلا | وابسطهم كفّا على كل طالب

واعظم

واعظم حزن للمعالی نهوض صفه — الی المجد سامی العطا لم یخاطب
تری اشجع الفرسان لاذ بظهره — اذا احمر باس بئس المواکب
واذا ه قوم من سفاهة عقلهم — ولم یذهبوا من دینه بمذاهب
فما زال یدعوا ربه الهدی لهم — وان کان قد قاسی اشد المتاعب
وما زال یعفو قادرا عن مسیئهم — کما کان منه عند جبذة جاذب
وما زال طول العمر لله معرضا — عن البسط فی الدنیا وعیش المرازب
لبدیع کمال فی المعانی فلا امرء — یکون له مثلا ولا عقبا رب
اتانا مقیم الدین من بعد فترة — وتحریف ادیان وطول مشاغب
فیا ویل قوم یشرکون بربهم — وفیهم صنوف من وخیم المثالب
ودینهم ما یفترون برایهم — کتحریم حام واختراع السوائب
ویا ویل قوم حرفوا دین ربهم — وافتوا بمصنوع لحفظ المناصب
ویا ویل من اطری بوصف نبیه — فسماه رب الخلق اطراء خائب
ویا ویل قوم قد ابا رتعو سهم — تکلف تزویق وحب الملاعب
ویا ویل قوم قد اخف عقولهم — تجبر کسری واصطلام الضرائب
تدارکهم فی ذاک رحمة ربنا — وقد اوجبوا منه اشد المعاتب
فارسل من علیا قریش نبیه — ولم یک فیما قد بلوه بکاذب
ومن قبل هذا لم یخالط مدارس — الیهود ولم یقرا لهم خط کاتب
فاوضح منهاج الهدی لمن اهتدی — ومن تعلیم عن کل راغب
واخبر عن بدء السماء لهم — وعن مقام مخوف بین ایدی المحاسب
وعن حکم رب العرش فیما بینهم — وعن حکم تروی لحکم التجارب

وابطل اصناف الخنا وابادهم | واصناف بغی للعقوبة جالب
وبشّر من اعطی الرسول قیادة | بجنة تنعیم وحور کواعب
واوعد من یابی عبادة ربه | عقوبة نیران وعیشة قاطب
فانجی به من شاء منا نجاته | ومن خاب فلتند به شتر النوادب
فاشهد ان الله ارسل عبده | بحق ولا شیئ هنالک برائب
وقد کان نور الله فینا لمهتد | وصمصام تدمیر علی کل ناکب
واقوی دلیل عند من تم عقله | علی ان شرب الشرع اصفی المشارب
نواطی عقول فی سلامة فکره | علی کل ما یاتی به من مطالب
سماحة شرع فی رزانة شرعة | وتحقیق حق فی اشارة حاجب
مکارم اخلاق واتمام نعمة | سیوة تالیف وسلطان غالب
نصدق دین المصطفی بقلوبنا | علی بینات فهمها من غرائب
براهین حق اوضحت صدق قوله | رواها ویروی کل شیب وشائب
من الغیب کم اعطی الطعام لجائع | وکم مرة اسقی الشراب لشارب
وکم من مریض قد شفاه دعاءه | وان کان قد اشفی لوجبة واجب
وورّثت له شاة لدی ام معبد | حلیبا ولا تستطاع حلبة حالب
وقد ساخ فی ارض حصان سراقة | وفیه حدیث عن براء بن عازب
وقد فاح طیبا کف من مس کفه | وما حل راسا حسن شیب الذوائب
والقی شقی قریش جنب دیرهم | علی ظهره والله لیس بعازب
فالقوا ببیدٍ فی قلیب مخبث | وعم جمیع القوم شوم المداعب
واخبر ان اعطاه مولاه نصرة | ودعبا الی شهر مسیرة سارب

فاوفاه وعد النصر والرعب عاجلا ‏ ‏ واعطى له فتح التبوك ومارب

واخبر عنه ان سيبلغ ملكه ‏ ‏ الى ما ارى من مشارق ومغارب

فاسبل رب الارض بعد نبيه ‏ ‏ فتوحا نوادي مالها من مناكب

وكلمه الاحجار والعجم والحصى ‏ ‏ وتكليم هذا النوع ليس براتب

وحن له الجذع القديم تحزنا ‏ ‏ فان فراق الحب ادهى المصائب

واعجب تلك البدر ينشق عنده ‏ ‏ وما هو في اعجازه من اعاجب

وشق له جبريل باطن صدره ‏ ‏ بغسل سواد بالسويداء لازب

واسرى على متن البراق الى السما ‏ ‏ فيا خير مركوب ويا خير راكب

وشاهد ارواح النبيين جملة ‏ ‏ لدى الصخرة العظمى وفوق الكواكب

وشاهد فوق الفوق انوار ربه ‏ ‏ كمثل فراش وافر متراكب

وداعت بليغ الاى كل مجادل ‏ ‏ خصيم تمادي في مراء المطالب

براعة اسلوب وعجز معارض ‏ ‏ بلاغة اقوال واخبار غائب

وسماه رب العرش اسماء مدحة ‏ ‏ تبين ما اعطى له من مناقب

رؤف رحيم احمد ومحمد ‏ ‏ مقفي ومفضال ليسمي بعاقب

اذا ما اثاروا فتنة جاهلية ‏ ‏ تقود بحر زاخر من كتائب

يقوم لدفع الباس اسرع قومه ‏ ‏ بجيش من الابطال غر السلاهب

اشداء يوم الباس من كل باسل ‏ ‏ ومن كل قوم بالاسنة لاعب

توارث اقداما ونبلا وجراءة ‏ ‏ نفوسهم من امهات نجائب

جزى الله اصحاب النبي محمد ‏ ‏ جميعا كما كانوا له خير صاحب

وال رسول الله لازال امرهم ‏ ‏ قويما على ارغام انف النواصب

بارہویں صدی کے شاعر

ثلاث خصال من تعاجیب ربنا — نجابة اعقاب لوالد طالب

خلافة عباس ودین نبینا — تنابذ فی الاقطار من کل جانب

یؤید دین الله فی کل دورة — عصائب تتلوا مثلها من عصائب

فمنهم رجال یدفعون عدوهم — بسمر القنا والمرهفات القواضب

ومنهم رجال یغلبون بمدهم — باقوی دلیل مفحم للمغاضب

ومنهم رجال بینوا شرع ربنا — وما کان من حرام وواجب

ومنهم رجال یدرسون کتابه — بتجوید ترتیل وحفظ مراتب

ومنهم رجال بالحدیث تولعوا — وما کان منه من صحیح وذاهب

ومنهم رجال مخلصون لربهم — بانفاسهم خصب البلاد الاجادب

ومنهم رجال یهتدی بعظاتهم — فیأمر الی دین من الله واصب

علی الله رب الناس حسن جزائهم — بما لا یوافی عده ذهن حاسب

فمن شاء فلیذکر جمال بثینة — ومن شاء فلیغزل بحب الربائب

ساذکر حبی للحبیب محمد — اذا وصف العشاق حب الحبائب

واذکر وجدا قد تقادم عهده — حواه فوادی قبل کون الکواکب

وبید ومحیاه لعینی فی الکری — بنفسی افدیه اذا والاقارب

وتذکرنی فی ذکره قشعریرة — من الوجد لا یحویه علم الاجانب

والفی لروحی عند ذلک هزة — وانسا وروحا دون وثبه وائب

وصلی علیک الله یا خیر خلقه — ویا خیر مامول ویا خیر واهب

ویا خیر من یرجی لکشف رزیة — ومن جوده قد فاق جود السحائب

فاشهد ان الله راحم خلقه — وانک مفتاح لکنز المواهب

بارہویں صدی کی شاعر

و انک اعلی المرسلین مکانۃ	وانت لھم شمس وھم کالنواقب
وانت شفیع یوم لاذ وشفاعۃ	بمغنی کما انّی سواد بن قارب
وانت مجیری من ھجوم مسلۃ	اذا نشبت فی القلب شر المخالب
فما انا اخشی زمۃ مد لھمۃ	ولا انا من ریب الزمان براھب
فانی منکم فی قلاع حصینۃ	وحلّ حدید من سیوف المحارب
ولیس ملوما عی صب اصابہ	غلیل الھوی فی الاکرمین الاطائب

آرزو

سراج الدین علیخان آرزو اکبرابادی بسبب شہرت علوم اور فنون دانی اس شخص کے اوسکی حال لکھنے کی کچھ حاجت نہیں گاہی گاہی بسبب موزونی طبع کی فکر شعر عربی اور اردو کا بھی کرتا تھا فارسی بہت کہتا تھا بہت کتابیں اوسکی تصنیف سی ہیں یہہ شاعر نکتہ سنج شیرین زبان ظریف الطبع تھا کتب متداولہ علوم رسمیہ پر بھی بدرجہ کمال عبور رکہتا تھا ایک دیوان بیچ جواب بابافغانی کی — اور ایک دیوان جواب میں کمال الدین کی بحر خفیف میں اوسنے لکھا ہی اور ایک بہت بڑا اوسکا دیوان مشتمل انواع سخن پر ہی علاوہ ازین اور تصانیف اوسکی بہت بعض بعض شروح اہیں فارسی مثل شرح گلستان شرح زلیخا شرح سکندرنامہ یہہ اوسکی یادگار صفحہ ہستی پر ہیں — مرزا محمد رفیع السودا — اور خواجہ میر درد اور محمد تقی میر منجملہ فیض اندوزان اوسکی تھے ان خدیو سخن پردازی کی ہیں آرزو کو بارہ برس کی عمر سی شعر کہنے کی آرزو ہوئے چوبیس برس کی عمر تک سب علوم درسیہ سی فراغت پائی بعد حصول مہارت فنون مذکورہ کی قاضی القضاۃ درمیان گوالیار کی ابتدای عملداری سلطان محمد فرخ سیر کی ہیں ممتاز ہوا پہر وہ سنہ ۱۱۳۶ ہجری میں درمیان دہلی کی آیا اسکی ہی لیاقت نظم ونثر اپنی ظاہر کی

بعد ازان درمیان ایک ہزار ایک سو سینتالیس ہجری کی جبکہ شیخ محمد علی حزین فارسی
وارد دہلی ہوا ہر ایک شخص دیوانہ وار اوسکی ملاقات کو گیا آرزو کو اوسکی ملاقات سے
کچھہ آرزو نہو ئی بلکہ آرزو نے ایک کتاب اوسکی خوردہ گیری مین مسمی تنبیہ الغافلین
تصنیف کی آرزو بڑا مستعد شاعر گذرا ہی اور ذہن اس رتبہ کا تہا کہ اکثر اپنی طبیعت سے
اختراع کرتا تہا اور خوش کلام بہی بہت تہا بروقت برباد ہونی قدیم دہلی کی آرزو لکھنو کو گیا
اوسی شہر مین درمیان سنہ ۱۱۶۹ ہجری کی رحلت پائی لیکن نواب سالار جنگ نے
موافق اوسکی وصیت کی جنازہ اوسکا دہلی کو روانہ کر دیا چنانچہ وہ دہلی مین مدفون ہوا
وہ کتابین جو آرزو کی تصنیف سی مشہور مین یہہ ہین — محیط اعظم — عطیہ کبری
— سراج اللغت — چراغ ہدایت — خیابان — تذکرہ شعرا ہند احمد عرفی
کہتا ہی کہ یہہ شعر آرزو ئی مذکور کی عربی زبان کی میری دستیاب ہوئی ہین وہ یہہ ہین

یا اول الاوائل یا مبدأ البدایه — یا آخر الاواخر یا منتهی النهایه
لما افضت نورا تهدی به الاضله — نجیتنی و اهلی من غیهب الغوایه
انی ندمت الان من سوء اختیاری — ارجو من التفاتك اللطف و العنایه
منی خلوص ود بالقلب فی خبایه — منه العناد و الجور و الغدر و السعایه
ما زلت فی رضاك ما انفك فی هواك — لا اعلم خلیلی ما الشکر ما الشکایه
ما اشتکی الیکم یا معشر المحبین — من سورة المحبة من شدة النکایه
یا هادی الخلائق یا کاشف الدقائق — افض علی حینا الکشف و الهدایه
والله انت مشهود والخلق فیك معقول — لکنك بری من وصمة السرایه
من جودك وجودی فی ظلك شهودی — یا کافی المهمات لی نبضك کفایه
یا مبدع البدایع یا صانع الصنایع — یا مودع الودایع منك لنا وقایه

مافی الوجود غیرک یا موجد الحقایق　　من لطفک الروایة من فضلک الدرایة

حزین

شیخ محمد علی جیلانی معروف تخلص حزین نزیل بنارس ایک عالم تہا جسکو اللہ نے جملہ ہنر اور کمالات کا بہا تہا وہ عابد اور ادیب اور ناظم اور ناثر تہا ایک دیوان اوسکا فارسی مسمّی نزہتہ الابصار بہت بلیغ اور لطیف تہا اوسکی یہہ شعر عربی ہیں امام علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی مدح کرتا ہی ع

ولیس عنک سواد العین منصرفا　　مہما تشاہد بالتدعیج والکحل

اسمع کلامی ودع لامثیة سلفت　　الشمس طالعة تغنیک عن زحل

فمن امنی جام لا یک فی طرب　　تدا قتدی بن فیری واقتفی رسلی

منی الاتین ومنکر مایلیق بکم　　بذلت جہدی لکم لا بد من بدل

فو الذی تجت الزوار کعبتہ　　وکرہنالک من داع ومبتہل

حری مجاری دمعی حب حضرتہ　　واشرق الشوق فی صدری بلا الطفل

لیس اصطباری ببعدار عن سکن　　بل الخولی یا غوثی وعمق فشلی

وکم دعوتک یا کہفی ومعتمدی　　مستنصرا فاتنی بالنصر عن عجل

یہہ شخص سراج الدین علیخان آرزو کی معاصرین میں سی ہی خان مذکور سی بہت مباحثہ اور مشاجرہ کرتا رہتا تہا خان مذکور نے ایک کتاب تنبیہ الغافلین اوسکی غلطیون میں طیار کی ہی

حصہ تیروان

صدی تیروین

اس صدی مین وہ شاعر جو تیروین صدی مین بالفعل موجود ہین یا انکو فوت ہوئی

مولوی حمید الدین بلگرامی

یہہ شخص اپنی زمانہ کا یگانہ روزگار اور بلیغ اور فصیح سب اقران سی ہی اوسکی انشا اور عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ اس فن مین بہت سبقت اور یادداشت رکہتا تہا اوسکو اچہا طریقہ نظم کا آتا تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

مذا تغاورت نجوم اللیل فی الافق — وماس فاختفت الاغصان فی الورق
لا غرو ان قتل العشاق ناظرہ — فکر سبا مہج الاساد بالحدق
واسوء حظی وحالی مذ شغفت بہ — فالجسم فی الم والقلب فی قلق
لولا مناہ بقتل الصب ما لبست — خدودہ حلۃ من حمرۃ الشفق
یا لائمی لا تلمنی فی ہوی رشاء — ذو ربی فقلبی اسیر غیر منطلق
الوجہ صبح ولیل الشعر مستتر — یفوق حسنا ضیاء البدر فی الغسق

انشاء اللہ خان

انشاء اللہ خان بیٹا میر ماشاء اللہ خان کا ایک امیر اور بڑا شاعر فصحاء ہندوستان سے گذرا ہی علوم عربیہ مین بہی اوسکو دسترس تہے گرچہ فنون مستعملہ ہندوستان کی کتابین جو متاخرین نی داخل تحصیل کی ہین اوسنے سب پڑہین تہین الا شعر گوئی کی طرف اور یگانہ روشعر پر مایل تہا افسوس کہ اوسکی شعر عربی بہت دستیاب نہین ہوئی صرف یہہ دو شعر احمد عربی کی کتاب مین لکہے پائے ہین اس شاعر بی بدل کا حال تذکرہ اردو مین بہت کچہہ بیان کر چکا ہون لہذا اس جائی اتنا ہی لکہنا ضروری کہ وہ شعر فارسی کہتا تہا اور عربی بہی کبہی کبہی نبالبتا تہا گرچہ اوسکو استعداد کامل اوسمین اتنی نہ تہے اور اردو کا اگر بادشاہ کہون یا امام کی لفظ سی تعبیر کرون تو کچہہ مضایقہ نہین اوسکی بہت چوچلی کی شعر ہوتے ہین اور کبہی کبہی اردو اور فارسی

تیرویں صدی کی شاعر

ملاکر کہتا ایک مصرعہ اردو ایک مصرعہ فارسی لکھتا وہ درمیان ۱۲۳۱ سنہ ہجری کی فوت ہوا
اور مرشد آباد مین پیدا ہوا تہا اوسکی یہہ دو شعر عربی ہین ؎

سکت الحبیب متانۃ | بقی التلذذ ساریاً
سمعائہ یتخیلون | ویزعمون محاکیا

مولوی الٰہی بخش

بڑا فاضل متبحر شاعر اور پرگو واعظ اور ادیب اور نیک بخت گذرا ہی اپنی سب اقران
اور اتراب سے فوقیت رکہتا تہا نثر بہی بہت اچہی لکہتا تہا ایک خط عربی زبان مین قاضی
القضاۃ محمد نجم الدین خان کو اوسنے لکہا تہا جسکے اول کی یہہ دو شعر اوسکے
لکہی ہوئی تہے ؎

صبا بلغ ریاحین السلام | بذل وابتہال والتحامی
الی من فاق جم الخلق فضلا | الی نجم الہدی بدر الظلام

وہ قصبہ کاندلہ مین سکونت پذیر تہا بہت کتابین اور چہوٹے چہوٹے رسالے اردو زبان
اور فارسی اور عربیہ مین بیچ ترویج مذہب امام ابوحنیفہ مین اوسکی مشہور ہین اردو بہت اچہی
پاکیزہ وہ لکہتا تہا چند رسالی اوسکی نظم مین بہی مشہور ہین مینی اپنی استاذ
عالم خفی و جلی جناب مولوی مملوک العلی مد ظلہ سے یہہ سنا ہی کہ مولوی الٰہی بخش مذکور سنہ ۱۲
ہجری کی اوسی حدود مین فوت ہوئے

مولوی اکبر شاہ کابلی

یہہ شاہ مشہور بہت فنون اور علوم مین مہارت رکہتا تہا علم نحو اوسکو خوب آتی تہے
اور بہت کثرت سی اوسکو تبحر علم مین تہا شعر عربی زبان مین لکہتا تہا یہہ شعر احمد عرب کو
بعد اوسکی پہونچنے کی درمیان کلکتہ کی اوسنے لکہے تہے ؎

تیروین صدی کی شاعر

مازال قلب الصب فی حر الجوی	وعیونه دون الکآبة ما تری
هجع الانام باسرها وجفونه	فکما رایت ولم تذق طعم الکری
خضبت اکف جفونها عن مهجتی	لما رنت نحوی الغزالة من حمی
مازال قلبی مغرما ویذیبه	حر الصبابة والکآبة والنوی
لما دنوت عن الفتاة لقبلة	ولان شربت عن الخد وذلالها
فتحیرت وعلی الفراق تهیأت	وتقاطرت من خدها عرق الحیا
فسالت هات بقبلة فتبسمت	ودنت الی کما دنا ظبی الحمی
فاطرقت من صده وتفحصت	ارایت من طلب العذوبة فی الهوی
ان الهوی نار الجحیم فمن له	هذا التصب فکیف یلتو خدنا
فاجبت کلا اسمحی بوصالک	والی متی ابکی بدمع من ضنی

یہہ شعر تمام نفحۃ الیمن میں مندرج ہیں مینی یہی اصل تذکرہ میں لکہے ہیں آہین انتہی ہی کافی ہیں یہہ شاعر درمیان ۱۲۲۰ کی موجود تہا اوسکی وفات کی تاریخ معلوم نہیں ہوئی

مفتی امر اللہ خان

یہہ فاضل اجل اور خان مشہور واقع مین خوان معارف اور فضایل کا تہا اوسکی بڑی دست قدرت نظم اور شعر عربی لکہنے کی تہے ایک قصیدہ اوسنے متنبی کی اوس قصیدہ مشہور کی مقابل پر لکہا ہی جسکا اول مصرعہ یہہ ہی کہ فرندی فرند سیفی الجراز وہ قصیدہ خان مذکور کا یہہ ہی

منصف الجدل صارم الحازی	ظفرة اللیث مخلب البازی
بل هلال لعید قربان	ومثال للحظ طناز

احمد عرب نے اس شعر اخیر پر یہہ اعتراض کیا ہی کہ عید قربان سی شاید اس مصنف کی مراد

عید النحر ہی کیونکہ عرب میں عید قربان نہیں کہتے یا عید النحر - یا عید الاضحی یا عید الحج
یہہ کہتے ہیں اگر کوئی یہہ اعتراض کری کہ مصنف نے عید قربان کی کیا معنی لئی ہیں
کیونکہ عید قربان عربی محاورہ میں نہیں ہی اور شعر عربی ہی بلکہ متنبی کی مقابلہ پر تو اوسکو
یہہ جواب دینا چاہیے کہ جب معنی اوسکی سمجھہ لئی تو حاجت لفظ کی نہیں گرچہ عربی محاورہ
نہو اور اگرچہ خلاف استعمال جمہور ہو

حاجب زان عین محبوبۃ لعلوب الضباب جرّاز
برق سیناء حجّۃ قطعًا کدلیل الفخر نا للرّازي

احمد عرب کہتا ہی کہ ان دو شعروں سے مجکو معلوم ہوا کہ یہہ خان اعجوبہ ہندوستان ہی

لجبال الوريد مفصا د لقتال العنيد مجر زا
مستقيم العراك معوّج مستقام لهمّة الغا زي

سبحان اللہ مفصاد کا رفع اور مجراز اور جراز پر کسرہ پڑہنا یہہ دلائل اعجاز خوان
موصوف پر دلالت کرتا ہی لایق اسکی ہی کہ تعظیم خان مذکور کی کیجاوے غرضکہ
احمد عرب نی اسکو خوب بنایا ہی تاریخ وفات اور حیات اوسکی معلوم نہیں

مولوی حسین احمد لکھنوی

علوم متداولہ اور فنون درسیہ ادبیہ اس شخص کی اچھی نظر ہی نظم اور نثر وہ سب سے
بہتر جانتا تھا علم منطق اوسکو اچھی آتی تھی احمد عرب کی مدح میں اوسنے پر دقت
خبر اپنی تصنیف نفحۃ الیمن کی جبکہ احمد عرب نے کعبۃ اللہ کا ارادہ کیا تھا کہی ہی وہ
شعر یہہ ہیں ؎

بانت سليمى فافنى هجرها بدني ولا لحبيبى لذي الاشواق لم ترني
كسيت بردًا الى الاحزان قد نسجت ان مت يوم النوى ناهيك عن كفني

تیرہویں صدی کے شاعر

فلا یمیط شجی قلبی بفرقتها ... الا الکلام البلیغ الکاشف الحزن

لکننی لا اری ارکان مربعه ... لم آلف فی عصرنا منها سوی الدمن

فما نرق دمعنا حزنا علی طلل ... عفته ایدی البلی من وابل الهتن

قفا خلیلی نبکی دمعنا اسفا ... علی انطماس رسوم العلم فی زمنی

ان البلاغة طرا ریحها رکدت ... ونارها خمدت کالجمر فی الیقن

لم یبق فی الدهر حبر من قماقمها ... اطفی بمنهله الاحلی لظی شجنی

فبینما نحن نبکی من تذکرهم ... وفقدهم عن بلاد بینها وطنی

اذ طیبت سمعی اوصاف من برع ... الاقران فی العلم والآداب واللسن

رب البلاغة بحر العلم ذو ادب ... من نظمه عن لآل فاق فی الثمن

علامة لا یجاری فضله احد ... فهامة لا یدانیه اخو فطن

سامی الفخار بنیه الفلک ذو شرف ... حاوٍ لاقصی معالی السر والعلن

اعنی الامام الهمام الشیخ احمد ... من شاعت فضائله فی الهند والیمن

تالیفه روضة الاذهان عبهرها ... یطیب الروح یدعی نفحة الیمن

نهی ذوی اللب فی اثناء بدائعه ... بهیء نحو فؤاد الصب فی الذقن

اعجب بها نسخة الباب باخلفت ... ویا له من کتاب رائق حسن

فاذهب الله حزنی اذ رمقت به ... فالحمد لله ذی الانعام والمنن

یہہ معلوم ہوتا ہی کہ سنہ ۱۲۵۰ ہجری میں یہہ شخص موجود تہا

شیخ عبد العزیز

شیخ عبد العزیز بن احمد ولی اللہ دہلوی سلطان اقلیم معانی کا اور مالک ازمنہ بیانکا اور بدیع ثانی ہس فاضل بزرگ کی تعریف میں جتنا کچہہ لکہوں بہت کم ہی اگر یہہ کہوں کہ وہ

ب دکیون اور عالمون کا بادشاہ تہا تو بجا ہی اگر یہہ کہون کہ عابد اور متقی اور پارسا
اور نیک اوسکی دروازہ کی چوکہٹ چومنی والی ہو جاتی تہی تو سزا ہی تصنیفات
اس فاضل بی نظیر کی تعداد سی باہر ہین ایک دیوان عربی اس فاضل کا موجود ہی اکثر لوگون
کی پاس شاہجہان آباد مین ہی رسالی اوسکی بی انتہا مشہور ہین نظم و نثر کا ٹہکانا
نہین کہ کتنی کچہہ مسودات پڑی ہوئی ہین ایک کتاب تحفہ رد روافض مین اسی فاضل کی
تالیف سی ہی اس کتاب کو فارسی زبان مین اور کتب عربیہ وغیرہ اور اپنی یادداشت سی تصنیف
کرکی لکہی ہی جسکی جواب شیعہ لوگ آج تک لکہ رہی ہین جسکا ارادہ اوس کتاب کی دیکہنی
کا ہو مطالعہ کری بالفعل کلکتہ مین چہپ بہی گئی ہی ہر ہفتہ مین دو دفعہ بیٹہی سنگل اور جمعہ کو
درمیان دہلی کی کوچہ چیلان مین پرانی مدرسہ مین وعظ اور نصیحت کیا کرتی تہی بہت فاضل
دہلی کی داخل درس ہوتی اور ہشاری اور نکات قران عظیم کی سنکر فایدہ اوٹہاتی
بہت کتابین اونہو نی درباب مذہب امام ابو حنیفہ کی تصنیف کی ہین انشاء عربی بہی
اوسکی بہت اچہی ہی ایک خط سید علامہ حسین کو جو لندن مین رہتا تہا اس فاضل
بی عدیل نی درمیان ۱۲۲۹ ہجری کی لکہا تہا وہ داخل کتاب عجب العجایب
ہی جسکا جی چاہی دیکہہ لی اوسکی اول کی یہہ شعر ہین چونکہ اوسکی شعر بہت مشہور ہین اسلئی
بہت لکہنی کی کچہہ ضرور نہین ہی

هنيئاً فقد اقر الله عيني — باخبار اتتني من حسين
فتى ان عدت الاعيان قالت — له الاعيان انت قرة عيني
فدام بقاؤه ما لاح برق — واطرب صوت قمري وبان

سید غلام علی آزاد

بن سید نوح حسینی واسطی بلگرامی اوسکو سحبان ہندوستان اور حسان ہند کہا جاتا ہی

تیرہوین صدیکی شاعر

اوسکی برابر ہندوستان مین کوئی صاحب تصانیف اوبہ نہین گذرا کلام اوسکی بہت مستقل دواوین نظم اوسکی کی جواہر فنون اور لآلی علوم سی پر ہین اوسنے ایک تذکرہ عربی تصنیف کیا ہی جسکو سبحۃ المرجان کہتے ہین — اور ایک رسالہ غزلان ہند مشہور ہی نوزادہ قلیخان کی کتب خانہ مین یہہ رسالہ موجود ہی یہہ اشعار اوسکی ہین تاریخ وفات کی معلوم نہین ہے

من المتیم مترۃ برکتیۃ	حفت بها فتیۃ من الفتیات
وطلبت من تلك الخوائد شعرۃ	فشتمنی بعجائب الكلمات
فی شتمهن المرّ ای حلاوۃ	فكانهن سقیننی خمرات
یا ظبیۃ الرعساء مسك ضائع	اهدی الی سواطع النفحات
لم تعرضین من المشرق تغیظا	ما منیۃ الراجی سوی النظرات
لا تقبرین وتعرضین هنیئۃ	ان تشعری بتتابع الزفرات
هل تستطیع فراشۃ عذریۃ	ان لا تحوم حوالی المقبسات
ارا دعبید مخلص ودجاءوہ	صدق المنی من اشرف الحضرات

احمد عرب

احمد بن محمد بن علی بن ابراہیم انصاری یمنی شروانی ہی اوسنی بہت سفر کئی ہین چنانچہ حجاز اور یمن کو پہرتا ہوا ہندوستان مین آیا اس ملک کی بہی بہت سے شہرونمین پہرا چنانچہ نفحات اور مجموعی اوسکی چہپ کر مشہور ہوئی ہیں ہندوستانکی مدرسون مین داخل درس ہین ازانجملہ ایک کتاب نفحۃ الیمن ہی — اور ایک حدیقۃ الافراح اور ایک عجب العجاب الشایع — اور ایک مناقب حیدریہ جو سلطان حیدر بادشاہ لکہنو کی مدح مین لکہی ہی اور قصائد اور خطوط اوسکی بہت مشہور و معروف ہین اوسکی یہہ شعر ہین جو اسد اللہ خانکو لکہے

تمیروین صدیکی شاعر

هیّج الاشواق للصّبّ الکئیب ذکر هندٍ ربّة الحسن الغریب
من توارت فی حجاب البعد عن مستهام شفّه الوجد المذیب
فاذکری یا هند صبّا دمعه منذ خفرت العهد یا عینی صبیب
هجرک الشفّاک ابکی مقلتی وللجفا اضحک من یلحو الحبیب
کیف ارضاک الذی ارضی العدی ان هذا منک یا روحی عجیب

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی چونکہ آخر کتاب حدیقۃ الافراح مین جو کہ اوسکی تالیف سی ہی مندرج ہی اور وہ کتاب چہپ بہی چکی ہی لہذا اوسکی تمامہ لکہنے کی کچہہ حاجت نہین جو شخص اوسپر مطلع ہونا چاہی اوس کتاب کو دیکہہ لی وہ ۱۲۴۰ سنہ ہجری مین موجود تہا تاریخ وفات کی معلوم نہین ہی

محمد تونسی

یہہ شخص بالفعل درمیان مصر کی محمد علی بادشاہ کیطرف سے کتب طب لکہنے پر ماموری چنانچہ کتاب التشخیص و معالج الامراض بموجب حکم محمد علی بادشاہ والی مصر کی اس شخص نے اب عربی مین لکہہ کر چہپوائی ہی اس کتاب کا ترجمہ محمد شافعی افندی نے زبان عربی مین فرانس زبان سی کیا ہی یہہ مترجم بموجب حکم محمد علی بادشاہ کی واسطی سیکہنے علوم وفنون کی پارس مین جو کہ دار السلطنت ملک فرانس کی ہی گیا تہا وہان جاکر اوسنے علم طب اور فن ڈاکتری خوب سیکہی جب یہہ فن سیکہہ کر اپنی ملک مصر کو مراجعت کی اوس وقت اوسکی انعام مین محمد علی پاشا نی اوسکو مدرسہ مین مدرس مقرر کیا چنانچہ بالفعل وہ علم طب مصر مین پڑہاتا ہی اس کتاب کی دو قسمین ہین ایک قسم تشخیص امراض مین اور ایک قسم معالجہ امراض مین ہی — محمد تونسی مذکور کہتا ہی کہ جب محمد علی پاشا کا حکم واسطی اوس کتاب کے چہپوانی کا ہوا مینی اوسکی مترجم کی ساتہہ اصل کتاب فرانسیس سی مقابلہ کرکی اوسکو صحیح کیا

اور چند ماہرین اوس فن کو خوب دکہلاکر صبح کی بروز چہارشنبہ اکیسوین ماہ رمضان سنہ ۱۲۵۹
ہجری کو تالیف اس کتاب کی پوری ہوئی تہے جب وہ کتاب چہپ کر طیار ہوئی محمد تونسی
نے یہہ تاریخ طبع لکہے اس کتاب کا ترجمہ اردو مین ہوا ہی سے

انظر کتابا قد حوی	حسنا بدیعا یسبی
معناه سهل سائغ	کالسلسل المنصب
ولفظه کاللؤلؤ	یزیل رین القلب
یعشقه ناظره	کعشقه للحب
قد حاز من فن الشفا	احسن ما فی الطب
وهو لیسعد الداودي	فیه شفاء اللب
وکان من قبل سبا	سقم عظیم الخطب
ازاله الله به	وکل امر صعب
لا سیما لما بدا	هذا الکتاب المنبی
تالیف شاب ماجد	مهذب مربی
بالشافعی قد دعی	وباسم خیر العرب
مذ تم طبعا قلت في	التاریخ بیتا یسبی
الداودي امره	یحیی رفاة الطب
۲۵۲ ۲۴۶	۲۸ ۶۸۱ ۴۲

جمع ۱۲۵۹

ابوالسعود

اس مصنف نے بموجب حکم محمد علی پاشا کی ایک تاریخ فرانس اور مصر کی تصنیف کی ہی اوسکا نام نظم اللآلی فی السلوک فیمن حکم فرانسا من الملوک رکہا ہی یہہ شعر اوسکی محمد علی پاشا کی

مدح میں اوس سے

ضحکت ثغور العز والاقبال — وتبدل الادبار بالاقبال

وبدت ریاض العلم یانعة الجنا — فی مصرنا تخلت من الجهال

قد قیض الرحمان انقاذ اهلها — من جهلها هذا الامیر العالی

ودعاه باسم محمد لصفاته — وهو العلی علا علی الامثال

وبعزمه مصر تبدت جنة — من بعد انکانت من الاطلال

وبها بلاد المسلمین جمیعها — نالت جزیل الفخر والاجلال

فسعی الیها جیشه الجرار فی — بحر ومن سهل وفوق جبال

حتی له انقادت وقد کانت علی — من رامها اقصی مدا ومنال

ومرامه من ذاک حسن تمدن — وسیاسة ودیاسة وکمال

قوی بابهة العلوم دیارنا — فزهت وکانت قبل فی اضمحلال

لیث لسطوته الخطوب رواحل — اوما تراه طیب الاشبال

لا سیما الضرغام قائد جیشه — بنجابة ومهابة وجلال

ما طالما فتح البلاد بعزمه — واباد صندیدا من الابطال

فیه البلاد الشام صارت شامة — من عدله فی جنة وظلال

فالله یحفظهم ویبقی ملکهم — ویدیمهم لا نالة الآمال

فالدهر منهم باسم وبجودهم — حصن الوری من طارق الاهوال

ابو السعود مذکور رفاعہ افندی مدرس اول مدرسہ مصر کا شاگرد ہی وہ کتاب مینی بہی دیکہی بہت مختصر اور اچہی کتاب تاریخ میں اوسنے جمع کی ہی وہ درمیان ۱۲۸۰ ہجری کی بولاق مصر درمیان ماہ ربیع الآخر کی چہپ کر مصنف کی روبرو صحیح ہو کر طیار ہو کر طیار ہوئی بالفعل

تیرہویں صدی کے شاعر

ایک نسخہ مدرسہ دہلی میں موجود ہے

آزردہ صدر اعلی

شنیخنا و استاذنا و دینا و مرشدنا و حاکمنا مفتی محمد صدر الدین خان بہادر ابقاہ اللہ الی یوم الدین گنجینۂ علم و کان حلم و بحر سخا مخزن لطف و جود و عطا لبید دوران حسّان مند و ستان عالم کامل فاضل اجل فقیہ بے مثل حاکم دہر مصداق این شعر ؎

شیخ جہان پناہ کہ از روی مکرمت — بر سروران عالم تحقیق سرور است

دارای ملک لطف و کرم ہادی امم — کاوصاف ذات پاکش از اندیشہ برتر است

اس عالم باعمل اور فاضل اجل کی مدح میں جو لکھوں سو کم ہی — کیونکہ وہ ایسا ہی عالم ہی سحبان اور حسان اور لبید او متنبی اور امرا القیس یہہ نام بہت کتابوں میں مثل لفظ عنقا لکھے ہوئے دیکھے پر آج تک کوئی مصداق ان الفاظ کا نہ پایا جب بہت تجسس کیا تو اوس ذات گرامی کو کئی رتبہ اونسے بڑہا ہوا پایا — بندہ کان تذکرہ ہذا کی واسطے اس فاضل بی بدل کی کوہی تمثیل دیگر سمجہانا چاہتے ہے مگر افسوس کہ نظیر اوسکا معدوم ہی اب مناسب یوں ہی کہ یہہ کہوں کہ کوئی فاضل ہماری زمانہ میں اوس ذات گرامی کی سامنی ذکاوت اور ذہن اور عالی طبیعت اور فکر اور تبحر میں رتبہ نہیں رکہتا یہہ سب سی بہتر ہی ؎

آنکہ راشد در شرف اوصاف ذات کاملش — برتر از درک خرد بالاتر از وہم و گمان

نفحۂ اخلاق او را روح قدسی در پناہ — جوہر انفاس او با عقل کلی توامان

بالفعل ہماری زمانہ میں کہ ۱۲۶۴ عیسوی میں عہدہ صدر الصدوری شاہجہان آباد نیک بنیاد پر مامور ہیں باوجودیکہ کاری سرکاری سی اونکو فرصت بہت کم ہوتی ہی مگر پہر بہی بسبب اونکی طبیعت فیض رسان اشاعت علم کی خوہان رکہتے ہیں

اسلئی اوس کم فرصتی مین بہی طلباء اطراف واقطار کو جو اونکی گہر پر پڑے رہتے ہین
پڑہاتے ہین بہت فاضل ایسی زمانے کے اونکی شاگردون مین ہین کوئی علم یا ہنر
ایسا نہین ہے کہ اوسکی موجد سے زیادہ نہ جانتے ہون کتابین اونکی پاس
ہر طرح کی اور ہر فن کی موجود ہین — سُننے مین آیا ہے کہ یہہ حضرت میان عبد القادر
برادر کلان مولوی شاہ عبد العزیز صاحب کے شاگردون مین ہین درمیان علوم نقلیہ
کے ہین جنکا ایک ترجمہ اردو قرآن شریف کا کئی دفعہ چہپ چکا ہی اور ہندوستان مین
مشہور ہی ... شاہ عبد العزیز صاحب سے بہی اونہون نے علم تحصیل کیا ہی
جو کہ علامہ زمان گذری ہین مولوی فضل امام صاحب سی علوم عقلیہ مثل منطق و فلسفہ
کی اونہون نے تحصیل کئی ہین — مقدمہ کو ایسی پہنچتے ہین کہ حقیقت حال
اوسکی آئینہ وار کہول لیتے ہین بات یہہ ہی کہ اس عہدہ نی اونسے زینت پائی اور
وہ بہی ایسی عہدہ کی لایق تہے شاہجہان آباد مین جو کہ کہان فضلاء کی ہی ایسا ہی
عالم لایق اس عہدہ صدر الصدوری کی تہا اس امر مین کچہہ مبالغہ نہین ہین درست
درست اور کما حقہ بیان کرتا ہون کہ یہہ عہدہ اوس شخص کی ہی واسطے زیبا تہا
اور واقع مین ہر ایک مقدمہ کی وہ ایسی تحقیق کرتے ہین کہ یقیناً کوئی فیصلا اونکا
خالی حق سے نہین ہوتا حق دار کو حق پہنچاتے ہین اسلئے اب مین یہہ کہتا ہون کہ خدا
تا قیام قیامت اس شخص کو اس عہدہ پر قایم رکہے تا کہ ظلم جہان سے یک قلم موقوف
ہو — اونکی تصنیفات سے ایک حاشیہ قاضی مبارک کا ہی اگر وہ ایام طالب علمی کے
شاید تصنیف سی ہی کیونکہ ایسا ہی اونکی زبانی سُننے مین آیا ہی اور اکثر رسالے
اور فتوی اونکی تصنیف سی ہین اور ہر روز جو مسایل لکہی جاتے ہین اونکی کچہہ
شمار نہین — ایک کتاب صنایع اور بدایع مین اونہون نے تصنیف کرنے

نیر بن صدیق شاعر

شروع کی تہے مگر معلوم نہیں کہ تمام ہوئی یا نہیں اگر یہہ کتاب تمام ہو کر چہپ جائیگی تو تمام
خاص اور عام کو فایدہ کثیر حاصل ہوگا فارسی میں وہ شعر کہتے ہیں کہ سعدی کی کچہہ حقیقت
نہیں اردو میں بہی اونکی اشعار بہت ہیں سینے تذکرہ اردو میں مندرج کئی ہیں عربی میں
عبارت نثر اور نظم ایسی لکہتے ہیں کہ اس زمانہ میں دوسری سے ویسی ہونی معلوم
غرضکہ یہہ صفات موصوف ہیں بندہ سینے یہہ کتاب صدرا علم فلسفہ میں اونسے پڑہا
تہا لیکن اونکی تبحر کے سامنے سب بہول جاتا تہا جو کچہہ میں دیکہہ کر جاتا تہا وہ سب بیان
کر دیتے تہے اور رد و قدح اون پر کرکے سب حاشیون کو مخدوش کر ڈالتی سے تہے
اوسوقت اپنی آپ تقریر صاف مثل سلسلہ موتیون کی فرماکر تشفی فرماتی ستے — میرزاہد
امور عامہ یہہ مینی اونسی پڑہا ہی یہی حال وس کتاب میں بہی پایا ایسی ایسی کتابیں
جو انتہائی فضیلت کی ہیں اونکی سامنے ایسی ہیں جیسی آمدنامہ یا خالق باری ایک
بڑی فاضل کے سامنے ہون ہرچند کہ اوصاف اس فاضل بے بدل کی بہت ہیں
اور یہہ کتاب مختصر متحمل اسکی نہیں ہوسکتی لہذا اب یہہ مناسب ہی کہ کچہہ کلام یا عبارت
اوس فاضل اجل کی لکہہ کر مردون کے تنون میں جان ڈالدون

ولو سلطت نار التفرق والنوی ‌ ‌ ‌ علی سقر یوما لذاب لهیبها
اشد جحیم النار ابرد موقع ‌ ‌ ‌ علی کبدی من نار بین اصیبها

ان احسن ما وشی به البراع فازدی ببرود وشیت بالدرر واعجب ما تزینت
به الطروس فازهی علی حدیقة منمنمة الاطراف والطرر سلام افتن من
نواظر المهوات واحلی من ضرب رضاب البهکنات والذ من شعس اللمی ولثم الخدود
وانوق من هیف الخصور وثنی القدود وثناء ازکی من النشر فی ادراج النسیم
واروق من بریق شنب یترقرق فی المباسیم وابهی من جواهر العقود تحلت بها م
العیند النواعم وابهج من حدیقة جادتها الغمائم واهدیهما الیها الفت الیه

العلوم

العلوم مقالیدها، وملك من التحقیقات الفكریة طارفها وتلیدها، بلغ من البلاغة ما لم ینله ابن المراغة، قد حظی من الفضل برتبة دونها مناط الثریا وباهی الكون بوجوده فاصبح مبلج المحیا، صارم فهمه ما نبا، وجواد علمه فی میدان النفائس ما كبا، فارس میدان البیان، وفخر العلماء الذین شمخ بهم انف الزمان، جلیل القدر والمحل، سارت بدائعه فی سائر الاقطار سیر المثل، جمع من بضائع الادب ما راق صنعا، وحسدته لرقة نشیه برود صنعا، هو العین المحدقة، ولوجه المكارم غرة، ولقلب الدهر قرة ومسرة، اوحد البلغاء العظام، واجل من تفوه بالمنثار والنظام، عین الزمان ویمینه، لو حلف الدهر لیاتین بمثله حنثت یمینه، ان ذكر فصاحته فما ابو نواس، او حدة ذكائه فما ایاس، او بلاغته فما قدامه ولبید، او ادبه فما مسلم بن الولید، وبعد فلا یخفی علی المولی الرفیع الجناب، لا زال غیث افاداته علی المستفیدین متوالی الانسكاب، انه قد سبق الیكم كتاب، وفیه ما یغنی عن اعادة الخطاب، بطی مكتوب صنوكم المحترم سامی الاسم والالقاب، فما شمت من تلقاء سماء المكارم برق الجواب، فلم ادر انه ما جری منی یوجب الصد ودعنی، والعجب كل العجب ان مثلك ایها المصدع المجید یضن بما یشفی علیل صدر العمید، فارفق بصب لا یزال مكررا ذكراك بالمدح الانیق لسانه هذا ولقد عاق عن ارسال المراسلات الاشتغال بامور، فجهت علی المستهام الذی لا تمر علیه ساعة الا بذكر محاسن خلقك، فان تعف فمن فضلك وان تواخذ فبحقك، والمسئول من الملك الخلاق جعل للتنائی مدة ویعقبها ایام التلاق، ان یطوی شقة البین ویقطع دابر الفراق،

تیرہویں صدی کے شعرا

والمأمول من افضالکم ان لا تقطعوا المراسلة فانها تنوب عن المواصلة

والسلام خیر ختام نمقه العبد المسکین محمد صدر الدین نهار التاسع عشر من شهر شوال سنة ۱۲۴۹ هجری

وله ایضاً

وکنا کغصنی بانة قد تألفا
علی دوحة حتی استطالا وایفعا

یغنیهما صدح الحمام مرجعا
ونسقیهما کاس السحائب مترعا

سلیمین من خطب الزمان اذا سطا
خلیین من قول الحسود اذا سعا

ففارقنی من غیر ذنب جنیته
والقی بقلبی حرقة وتوجعا

عفا الله عنه ما جناه فانني
حفظت له العهد القدیم وضیعا

فاضل رشید

مولوی محمد رشید الدینخان فاضل کامل اور عالم باعمل گذری ہین وہ مدرس اول مدرسہ دہلی عربی کی تہے اونہون نے مولوی شاہ عبد العزیز قدس سرہ سے تعلیم پائی اور ہر ایک علم پر بہت قادر تہے خصوصاً علم ریاضی مین بڑی دست قدرت تہے اور معقولات کے امام تہے اونکی تالیفات سے کئی کتابین ہین از انجملہ ایک شرح تشریح الافلاک کی علم ہیئت مین اونہون لکہی ہے بندہ نے بہی خوب سیر اوسکی کی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ شرح خلاصہ شرح مولوی عصمت سہارنپوری کا ہی جو بہت بڑی ایک شرح ہی بعد تطبیق عبارت سے معلوم ہوا کہ یہہ شرح عصمت سے فاضل نے مختصر کی ہی اور ایک رد روافض علم کلام مین مولوی دلدار علی کی اور لکہنو والون کے جواب مین اونہون نے لکہی ہی جو تحفہ کی جواب مین اہل شیعہ نے جواب لکہے ہین اس کتاب مین اصل متن تحفہ کا مع اوسکی اعتراضات کی لکہہ کر اپنی جوابات ثبت کئی ہین

ایک

تیروین صدیکی شاعر

— ایک رد شیعہ مین کتاب تصنیف کی ہی جسکا نام صولۃ الضیغم رکہا ہی یہہ کتاب مولوی مبارک

العلی مدرس اول حال مدرسہ دہلی کی پاس خاطر سے تصنیف کی تہے اور مسودات

اونکی بہت ہین اور اونکی ہاتہہ کی کتابین بہی بہت لکہی ہوئی ہین اسقدر کی آدمی کی عقل

حیران ہوتی ہی کہ باوجود اس کثرت علم اور شغل درس و تدریس اور تصنیف و تالیف

کی کتابین بہی اونہون نے لکہی ہین مدت سے دلمین وہ ارادہ حج کعبۃ اللہ کا

رکہتے تہے مگر افسوس کہ نصیب نہوا جب جانے لگے اونکو بیماری مہلک عارض

ہوئی ڈیڑہ مہینے تخمیناً بیمار رہے بیس برسکا عرصہ گذرتا ہی کہ اس جہان فانی سے

رحلت کی درمیان سنہ ۱۲۶۲ کی اونکی تصنیف سے ایک خط عربی زبان کا

میری ہاتہہ آیا ہی جوکہ اونہون نے مفتی صدر الدینخان بہادر صدر الصدور دہلی کو

لکہا تہا بطور یادداشت کی لکہتا ہون وہ یہہ ہی

اسرب القطا هل من يعير جناحه

لعلّی الی من قد هويت اطير

من جوی اوقده البعد وشجی اکمده الوجد الی جانب الحبيب الذی

تنزه قدحه المعلی عن القدح والنسيب الذی استوعب لسانه صنوف

المدح الذی اذا نظم تخجل قلايد القلايد واذا نثر غبط فرايد الفرائد

ذو خلق عظيم وطبع كريم وسجيه سنيّة عليّة هو مامن علم الا اصاب

مشكلاته وما من فن الا غاص فی بحار تحقيقاته اما الادب فقد

شيد اركانه واما الفقه فقد ابرم بنيانه واما المعقول

فمنه واليه ومعول ارباب الصناعة اليه ذو الفضايل فخر الاماثل

صدر الافاضل زين المحافل مولانا المولوی محمد صدر الدين لا زال

ظل افاضته علی روس المستفیدین اما بعد اهداء هدایا السلام و اداء مناسک الاحترام والاعظام فینهی ورود مشرفه هبت عند فتحها نسائم مصریه وتجلت کلمات ببعض الوجوه الا انها دریة فقبلتها مرارا وقابلتها بالاجلال واکبارا واستنشقت منها روائح سحیق الصندل ونظرت الی معانیها فاذا هی لالی رطبه وما سواها من المعانی حنبدل واما ما فیها من الالفاظ فهو انق من غمزات الالحاظ هذا ثم ما اصف من شدائد الزمان مذ اصطلیت بنیران الهجران فوالذی حبانا بحبک وجعلنا من صفوة احبتک انی مذ فارقتک ما اطبقت مقلتی بالنوم وما لاقت لیلتی عن النوم یسر لنا الله لقیاک ویسرک الحسنی فی اخرتک ودنیاک والسلام بالوف الاکرام

مولوی مملوک العلی

مولانا واولانا واستاذنا وما ونیا وشیخنا جناب مولوی مملوک العلی عالم الخفی والجلی مدرس اول مدرسہ دہلی رہنی والی نانوتہ کی قدوہ متاخرین امام متجرین متقدمین اوس ذات حمیدہ صفات کا شمہ سا یہہ حال ہی کہ ایسا فاضل کامل وزاہد و عابد پابند شرع شریف مرتضوی بہت کم دیکھنے مین آیا ہی نظیر اوسکا خطہ ہند سی مفقود — ہر فن وعلم کا ساماں اوسکی پاس ہر وقت موجود ۔ اوسکی فیض عام ہی عقل فیاض زادہ رہا — جسنی اوسکی مشغل تعلیم سیے روشنے نہین پائی وہ عقل اور بصیرت سی نابینا — گہرا اوسکا محط رجال طلبا ۔ مدرسہ اوسکا مجمع علماء و فضلاء بہا شاگرد اوس ذات بابرکات سی فیض اوٹہاکر اطراف و اقطار ہندوستان مین فاضل ہوکر گئے درمیان اکثر بلاد افغانستان کی اور ہندوستان سکے

تیرھوین صدی کی شاعر

اپنا نام پیدا کر گئی بالفعل عہدہ اول مدرسی اول عربی پر مدرسہ دہلی مین مامور ہین سوا اسکی
طلبا مدرسہ کی اپنی گھر پر بہی لوگون کو ہر ایک علم کی کتابین پڑہاتے ہین تمام علوم
درسیہ متاخرین و متقدمین پر وہ عبور ہی — کہ عقل اول بہی اونکی فیض رسانی کے
مقابلہ مین مجبور ہی — تمام اوقات گرامی اونکی تعلیم طلبا مین نصف شب تک
منقسم ہین حلیہ اونکا یہہ ہی کہ کشتی پیشانی خندہ رو سفید ریش صورت نورانی
مثل عالمون ربانی کی ہمارے زمانہ مین اونکی ذات سے ہندوستان مین علم نے
ترقی اور رفعت پائی سچ ہی اس قول کاشفی کا مصداق وہی ہی — آن فاضل زمانہ
کہ از مین درس اوست ہم عقل در ترفع ہم علم در کمال متواضع او حلیم اور بردبار او
صاف اور منکسر اور مدبر اور دانشمند ہین غرضکہ جتنی تعریف اور جتنے اوصاف اخلاق
کے تلاش تمام پیدا کئی جاہین او سبین سب موجود ہین معارض کو چاہئی کہ دو چار گھڑی اونکی
خدمت مین بیٹھکر ان اوصاف کو ملاحظہ کری او سوقت میری قول کی تصدیق بحلف کریگا
اور کہیگا کہ سچ ہی بی مبالغہ اور قطع نظر تعریف کی امر واقعی اس شخص نے بیان کیا ہی
تمام عمر مین باوجود اس کثرت علم اور فضل کی وعظ عام نہین کیا اور تصانیف کتب پر
مایل نہین ہوئی باعث اوسکا یہہ ہی کہ چونکہ اونکی خدمت مین صدہا طالب علم اطراف
و جوانب سی واسطے تعلیم اپنی علوم کے حاضر ہوتے ہین اور اونکی حسن اخلاق
سے یہہ بعید ہی کہ کسی طالب علم کی خاطر رنجیدہ کرین پہر اس صورت مین فرصت واسطی
تصانیف کی ہونی معلوم لہذا اپنا ہی گوارا کیا دل شکنی کسی کی منظور نہ کی مگر ان
ایک کتاب تحریر اقلیدس کا جو عربی زبان تہے بموجب حکم پرنسپل مدرسہ دہلی کے
سنہ ۱۸۴۳ عیسوی مین ترجمہ اردو زبان مین کر کی پاس نے کر دیا اور بہت اچھی طرح سے ہر ایک
شکل کو حل کیا ہی یہہ ترجمہ سنہ ۱۸۴۴ عیسوی مین دو دفعہ چھپ چکا ہی — یہی باعث مذکورہ

ودھطة الکملاء واودّاء السّعداء اسلموا للّٰہ واطاعوا رسولہ للابد
وسدّد الاسلام ودمّر واھل الصدود ھواھم دواء لکلّ داءٍ و
ودّھم محصّل لکلّ مراد واھواءٍ رحمہم اللہ وروّح ارواحہم د
اکرمہم واعلا اسمائہم وصل طرس مسطور ام دوح ممشق
سوادہ علا المسک العطر وسطورہ عطّل سمط اللؤلؤ وسلک الدر
مطلعہ مروح الارواح مراہ کاسر الھم یوم کراح رحراح مملحہ
مصلح الکلام کالملح للطعام للملک الکامل الاجل العالم العامل سما
العلم والعمل المعلّم للعلم الاوّل کرم لاعدّ لالائہ سمح
لاحدّ لعطائہ کلامہ وکلام الصّحاح الاعلام کالھطل والرھام
اوالمدرۃ والعوام لولا وکلام الملوک ملوک الکلام ملک عطاؤہ
مطرھام وسماحہ سمرسائر کلامہ حلو وسلامہ سلو للّٰہ
درّک ما احلا کلامک ورعاک اللہ ما اعلا اعلامک صدر
امرک المحکم لاسطر الطّرس عاطلا کمرسومک الاکرم
وھا املاک العصر املہ کما ھو الامر واحرر دالک الحال کما ھو امرہ
الامام اھل الکمال حال مملوک حال مسرور لا اودلساداہ
والحمد لمالک الامور وصالح حال اھلہ واولادہ ورھطہ
وسوادہ امرہ حاصل وسرورہ کامل حسادہ حصدوا واعداؤہ ھلکوا
الا ھو حیّ ولولاک مملوک ــ ودرھمہ لوسم ودک مسلوک الاواسادہ
لعدم وصالک السار واسادہ مراک المروّح للروح والکاس الھموم
الامراک ادعو لک اسحارا واصالا واسال لک علوا وکمالا

اطال الله حسادك وسدد عمادك ومد عمرك وطوله واعطا مرادك
وحصله مادام رعد وسما ومطرها ومارك وكلاء وورد وسلك
والمدرس الاول حله ماحل مستشكس مولو ودهمهم مدلهم
رجم لسوء حاله الاسود والاحمر واكده الدهر كذا وهوادهي
وامر وللحال سدد اوده ومعلهمه دكماره واطرد
امره وحلا مره والسود دمحل المكرم الاسعد عادل الاحوال
سالم الاوصال واع لاسرار كلامك وطالع لمطالع مرامك والملوك
اوصل له سلام الملك الهمام وهو اعاد السلام مع الاكرام
ودعا للعلو كلامك ولسموا علام حكمك سلمك الله واوصلك
مدى الكمال واعلاه والسلام مع الاكرام ۱۲

اسس لی بلفظہ رقعہ کے لکہنے سے اوس فاضل کی ایام طالب علمی کی خوشی طبع اور
حال استعداد خوب طرح پر واضح ہوتا ہی جو جانی کہ کئی سال درس دہی طلاب
اور مشق ادب میں گذر گئی ہوں اب حال بہی اسیسے پر قیاس کر لیا جاے فقط

فضل حق

مولوی فضل حق فرزند ارجمند مولوی فضل امام صاحب کے جنکی تصنیف سی چند رسالہ اور حاشیہ
علم منطق میں مشہور و معروف واہل تحصیل ہیں مولانا فضل امام بڑے فاضل کامل اور محقق
مدقق گذرے ہیں اونکی تصانیف اونہیں کی نام سے مشہور ہیں چنانچہ ایک حاشیہ
میرزاہد رسالہ پر بنام حاشیہ سوی فضل امام دوسرا میرزاہد جلالیہ پر بہی اسیی نام سی مشہور
ہی اول میں وہ صدر الصدور شاہجہان آباد کی تہے جنکی جانی پر مولوی صدر الدین خان

تیروین صدیکی شاعر

بہادر بالفعل رونق افروز ہین اونکی اشعار اور عبارات عربی بہت ہین اور بڑی فاضل تہے
اونہون نے درمیان سنہ ۱۲۴۴ ہجری کی وفات پائی جنکی تاریخ مین میرزا نوشہ غالب نے
یہہ چند شعر کہے ہین ــ

ای دریغا قدوۂ ارباب فضل — کرد سوئی جنت الماوا خرام
کاز اگاہی زیر کار او فتاد — گشت دار الملک معنی بی نظام
چون ارادت از پی کسب شرف — جست سال فوت آن عالی مقام
چہرۂ ہستی خراشیدم نخست — تا نیابی تخرجہ گردد تمام
گفتم اندر سایۂ لطف نبی — باد آرامشگہ فضل امام

چونکہ کلام اس فاضل کے میری ہاتہہ نہین آئی لہذا اونکا ذکر چہوڑ کر اونکی فرزند دلبند
مولوی فضل حق صاحب کا بیان کرتا ہون واضح ہو کہ یہہ فاضل اجل بڑا عالم
ہندوستان مین ہی اوسی صدہا لوگون کو فیض ہوا اور صدہا فاضل اوسکی شاگرد ہوئے
ہین ہی علوم عربیہ مین اس شخص کو بڑا رتبہ حاصل ہی خصوصاً علم منطق اور فلسفہ او
خدمتگارون کو یاد ہی پہر اونکا کیا کہنا میری زبان مین کہان طلاقت اور قلم مین طاقت کہ اوسکے
تعریف لکہون یا کچہہ کہون وہ شاگرد رشید اپنی والد کی ہین اور ہمراہ مولوی صدر الدین
خان بہادر جنسے کمال ربط و اتحاد رکہتے ہین مولوی عبد القادر صاحب اور شاہ
عبد العزیز صاحب سے پڑہا ہی قصاید اونکی زبان عربی اور فارسی کے مشہور و
معروف ہین نثر عبارت اسطرح کی لکہتے ہین کہ اچہے عرب کو اونکی مقابلہ کی طاقت نہین
اونکی تصنیف سی ایک حاشیہ قاضی مبارک کا ہی یہہ حاشیہ مین نے بہی مولوی
نور الحق صاحب کی پاس دیکہا تہا بہت اچہا ہی تفصیل اور تطویل بہت ہی باعث
اسکا تبحر اور ملکہ اور استعداد مصنف مذکور کا ہی یہہ ایک رقعہ اونکا میری ہاتہہ آیا ہی

تیرہویں صدی کی شاعر

جو مفتی محمد صدر الدین خاں بہادر کو لکھا تھا وہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُقبّل ارضاً حصاها درر الواح الافلاک وحصباها نتائج فرائد الاسلاک ویبثر رباها ولا کنشر عطر الطین ویسجد علیها جباہ الفراعنة والاساطین بین یدي المجید النجید الفرید الجرید الادیب الاریب الحسیب النسیب الحصی الذي لا یحصی ماثرہ وان یحصی حصی البطحاء ولا یستقصی مفاخرہ وان یستقضی رمال الدهناء الذکی الذي فتح بین اہل التشکیک واهل التحقیق من الافاضل — الحفی الذي فتح ابواب الالطاف والاعطاف والفضائل — الانیق الذي لا ندله فی الاٰفاق الشفیق الذي لیس لمورد اشفاقه من اشفاق — جامع ضروب الافضال التي لا یحد بها قیاس — نتیجة الاکارم الذي لا یرسم مناقبه فی القرطاس — الباقر من المناقب بین صغراها وکبراها — الجامع من المعالي بین اعلاها وادناها — تالي صحایف اللطایف التي لا تتلوا احد تلوه — المقدم فی فرسان الفراسة الذي ما من عالم الا ویتبع خطوہ — الذي کل ادیب الی مارب ادبه مفتقر — وکل عالم باثر قدمه مقتفر — مقدام العالمین فی العالمین — مولانا محمد صدر الدین حرسه حافظه ولا احد حاسده — ونلتمس منه بعد سلام الذ من ظلم الحبیب واحلی من شکوی الصبیب سہ

تحیة ناقت نسیم الصبا لها فوادي بارتیاح صبا

اریجها طاب وانفاسها ناقت علی انفاس زهر الربا

انّہ قد بلغت الیّ النسیم کتابین متکانفین یغبط بہما تعانق
جنبین متحالفین — ولا یضاہیہ احتشاد الزہرین فی برج وانتضاد
الدرین فی درج — ویباہی بہا فتق زہرین من کم وعبق نورین فی کم
نوار قول الصباح فی جملہا — ولمح الملاح من کلہا یا عجب من التفافہما
وما لمع الدراری فی سناہا وبہاءہا — ولمح الدراری فی سناءہا وضیاءہا
— بازہی وابہی من احتفافہما — وما البرق بلمحاتہ والشرق بلمعاتہ
— بالمع والمح من مضامینہما التی تلمح من ستور السطور — بل ہو نور من
شاطی الوادی الایمن حین تجلی لموسیٰ فی الطور — فلا لفوح الترائب
ودعج النواظر ما اتی من سوادہا وبیاضہا ولا التادبۃ بالاتراب و
الملاعبۃ بالاضراب ادوق من سرح طرف الطرف فی ریاضہا —
ادمجت فیہما اسارات یحسدہا اشارات الہیف من وصوص الحجب
— وادرجت فیہما اسارات البیض بتقلیب حدقہن وہن فی اللعب
— وبما اصف مما فی النثور والاشعار من الاشعار — لعلو الکعب
وطول الباع وجولان جواد الجودۃ فی ذالک المضمار — فابدعت حجۃ
الحریری والبدیع — لما ابدعت فیہما من صنایع — فارسلتہ
جوابہ وعسی اللہ ان یبلغہ الیک — وارتجلت فیہ باشعار ونثور
ولکنی لا اتنفس فی البلاغہ لدیک — وانا اعلم ان الرخیص لیس
کالثمین — ولا الغث کالسمین — ولا السقم کالصحاح — وان لم
سجا الک ضرب الحدید البارد وقدح الزناد الشحاح — وراکب البغلۃ
لا یسبق راکب السمندۃ ولا یستوی حالب الصبر وحالب القند

یا مولانا ارسل الیّ جواب هذه الرقیمه — وداو بالکلم کلوم القلوب السقیمه — لیکون لی عوذة من سطوات الدهر — وخوذة من تسلطات القهر — واما حدیث الشوق فلا اروبه وانما مثلی کمثل طائر قص جناحاه ویستطیر ولا یقدر علی الطیران — فقاتل الله زمان البعاد والهجران — والسلام واخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین ٭

عالم رفیع

مولوی رفیع الدین فرزند ارجمند مولوی شیخ عبدالرحیم بہائی مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب کے یہہ شخص بہت ذہن رسا اور طاقت عربیہ اور ادب مین بی انتہا رکہتا تہا بڑا عالم گذرا ہی اونہون نے اکثر قصیدہ او خمسہ او مسدس عربی مین لکہے ہین ایک ترجمہ قران شریف کا بہی اونکا ہی فایدہ اوسکی بہت مشہور ہین اس فاضل نے اپنی اوقات اکثر کاربار دنیا مین اور عبادت اور درس و تدریس مین تقسیم کر رکہی ستہے تمام ہمسایی ان فاضل کی بہت شکر گذار اوسکی تہے علم بہی اوسکو بہت تہا اکثر قصایدہ شیخ عبدالرحیم کی خمسی اس فاضل نے کئی ہین چنانچہ یہہ ایک خمسہ اسی فاضل کا کیا ہوا ہی اوس قصیدہ پر جو شیخ عبدالرحیم نے شیخ بوعلی سینا کی قصیدہ کی جواب مین لکہا ہی شیخ ابوعلی سینا نے ایک قصیدہ اس باب مین لکہا کہ نفس کیا شئی ہی اسکی حقیقت کیا ہی اس فاضل نے اوسکا جواب دیا ہی مولوی محمد رفیع الدین صاحب نے اوسکا خمسہ کیا ہی وہ خمسہ یہہ ہی سے

سال الحکیم عن النفوس الرضع ‏ ‏ وقعت فطارت لم تفز بالمطمع
فاجبت اکشف سرها عن منبع ‏ ‏ هبط الوجود من المحل الارفع
متلذذا بتجنس وتنوع

تدجل فی اطلاق غیب ھویّۃ　　عن وصمۃ التقیید فی انیۃ
حتی اکتسی من نسبۃ علمیۃ　　لومت حقایق اولا لحقیقۃ

قصوی لحال الزوج عند الاربع

فھناک کل کان اسما سامیا　　عن کسوۃ التخلیط خلوا عاریا
لصنوف اثار التمثل حاویا　　ثم اکتست تلک الحقایق ثانیا

بحقایق الاعراض کالمتقنع

فی اللوح قد ظلت تظل بجملۃ　　مما استکن بروزھا فی وحدۃ
مرکل معنی تقتضیہ وصورۃ　　ثم استقرت کلھا بھویۃ

فیھا تشخصت الشیون بمجمع

اوفت لھا النّاسوت مدا ماصرا　　وتنجز الاثار رفعا حاضرا
ماقد حوتہ وافرا اوقاصرا　　متکثرا تلک الحقائق ظاھرا

متوحدا عند اللبیب الاروع

فیدور امرٌ واحد فی دورۃ　　بشھادۃ او برزخ اوغیبۃ
وقیام عینی او تلاحق ھیئۃ　　والنفس عقد جامع لشتاتہ

والنفس باطن جنّۃ المتجمع

وکذا لھا الشخصی یوفی بیتہ　　دنیا وقبرا محشرا اوجنّۃ
وتری لہ نوعا وصنفا وسعۃ　　اتظنّھا ابت الاقامۃ برھۃ

ثم استقرت بالدّیار البلقع

اوفاتھا امرتُرقّص استہ　　اتری الحکیم البرسّع بوسہ
کلا فانّ الوھم نکّس راسہ　　اتظن انّ الشیٔ یکرہ نفسہ

تیرہویں صدی کی شاعر

ہیہات ذالک من المحال الاشنع

قریب اٹھارہ انیس برس کی ہوئی کہ اسجہان سی کوچ فرما کر جنت الماوا کو تشریف لیگئی شکر ہی اوس قادر متعال کا جسکی اعانت اور عنایت سی یہہ تذکرہ بتاریخ بیسوین جون ۱۸۹۷ء عیسوی کو تمام ہوا الحمد للہ علی ذالک حمدا کثیرا کثیرا — واضح ہو کہ بعد اس کتاب کی اب یہہ ارادہ کہ ایک فہرست مشتمل اسماء مصنفین مندرجین کتاب ہذا کی طیار کرکے اس کتاب کی پیچھی لگاون تاکہ ہر ایک شخص کو باسانی تمام حال ہر ایک کا جو اسمین مندرج ہی جلد مل سکے اور جو شاعر یا مصنف کہ اوسکا حال بہول گیا ہون یا اکہ نیا اور کتاب سی پاؤن اوسی فہرست مین اوسکو مندرج کرکی مختصر تمام حال اوسکا لکہہ کر اس کتاب کے پیچھی لگاون تاکہ وہ فہرست مصداق تکملہ کے بہی ہو وے امید مطالعہ اور ملاحظہ فرمانی والون کتاب ہٰذا سی یہہ ہی کہ اس بندہ کمترین کریم الدین کی کوشش پر ملاحظہ کرکے بعین جو راغماض خیال فرماوین کیونکہ جس زمانہ مین ایک کتاب نئی طیار ہوتی ہے تو بیشک اوسمین کچہہ لغزش و زلل واقع ہوا کرتی ہین مگر ابکی بار ایک تذکرہ جامع کرچہ کتنا ہی طویل ہو جاوے بندہ ضرور انشاء اللہ تعالی طیار کریگا وعلی اللہ التکلان

وبیدہ ازمۃ التحقیق

الامان

رفاعہ

رفاعہ افندی ایک مولوی درمیان مصر کی ہی یہہ شخص مدرس اول مدرسہ محمد علی باشا کا ہی اسنے بہت کتابین اکثر فنون کی جو زبان فرنچ سے زبان عرب مین ترجمہ ہو کر چہپی مین صیحح کی ہین اور چند خطبی بطور امتحان اوسنے محمد علی باشاہ کی مدح مین جو مبین اوسکی حال کے ہین لکہی مین یہہ شخص بہت مستعد عالم ہی ایک گیت جو زبان فرنچ مین بہت مشہور ہی اور اوسکو انگریز لوگ بہت شوق سے گاتے ہین اوسکا ترجمہ اس شخص نے عربی زبان مین کیا ہی اوس گیت مین دسوین کرلوس بادشاہ فرنچ کا حال ہی جو تابع قوانین نہین تہا اور جسپر رعایا نے بسبب اوسکی بی توفی کے خروج کر کے حملہ کیا تہا چونکہ وہ تمامہ قابل لکہنے کے ہی اسواسطے سب لکہتا ہون وہ دو قصیدے ہین ایک قصیدہ کا نام بارسیہ ہی دوسری کو مرسیلیہ کہتے ہین

قصیدہ بارسیہ یہہ ہے

یا اہل فرانسۃ الغرا
یا شجعانا بشہا منکم
عشتم فی الرق وو رطتہ
والآن خذوا احر بتکم

ما احسن یوم فخار کم
کروا کرا للظفر بہم

بتوافقکم فی کلمتکم
النصر حلیف شجاعتکم

الدولۃ تطلب رفقکم
وتروم ذہاب جلالتکم
قولوا ہا نحن باجمعنا

جند يفخر وبجراءتكم
باريس الان لقد وجدت
ما ثور الفخر بهمتكم

هيا اقتحموا صف الاعدا
واغزوا فيهم ببسالتكم
نيرانهم ومدافعهم
لا تنقذهم من صولتكم
كروا اكروا الظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم
هيا التحموا تبعا و نكر
هيا التحد والحرابتكم
وليهدي كل فتى منكم
فشكا اهلي لمدينتكم
هيا اقتحموا صف الاعدا
واغزوا فيهم ببسالتكم
نيرانهم ومدافعهم
لا تنقذهم من صولتكم

كروا اكروا الظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم
ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم في كلمتكم

ان قيل لكم علم من ذا
ينشر في الغارة رايتكم
قولوا ذو راس مشتعل
شيبا الفيت عصابتكم
فله فضل اذا عتقاه
لجميع الارض بسطوتكم
ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم في كلمتكم

كروا اكروا الظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

فلذات

فلذات مدافعهم سعرت   لكن لاتضعف قوتكم

فيها يزداد عديدكم   وبها تتقوى فتيتكم

ولبشد تهايبدو لكم   امراء الغزو ببلدتكم

في الحرب شيوخ تجربة   وهم شبان بدايتكم

ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم في كلمتكم
كروا كروا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

ومثلثة الالوان بدت   علما انشرت لحمايتكم

وعمود النصر له شمم   فنادى بلسان مقالتكم

يا قوس قزح حريتنا   اذ كان شعار سعادتكم

ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم في كلمتكم
كروا كروا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

وطبول الحزن لها طرب   وتزف جنازة ميتكم

ونوابيت الاموات بها   ازهار النصر علامتكم

وهيا كل اعظمهم شهرت   ببيت الشهدا لعرفتكم

هي ماوي المجد كرسكنا   ومقام عظام اجلتكم

ما احسن يوم فخاركم

بتوافقكم فى كلمتكم
كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

يا امواتًا فى رمسهم … كونوا احيا ببسيرتكم
انتم شهدا بفخاركم … شهدا شهدا بغاباتكم
يا منظومًا بعساكرنا … يا من سد ثريا مارتكم
يا ذا العلم الحربي ومن … صرنا نهدي بهدايتكم
هيا اقتحموا صف الاعدا … واغزوا فيهم ببسالتكم
نيرانهم ومدافعهم … لا تنقذهم من صولتكم

ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم فى كلمتكم
كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

افليب المجد ورونقه … يا من فزنا بعنايتكم
ودماء الحرب بنا امتزجت … بدمائكم فى غارتكم
يا غانى الفخر اصدح طربا … وكما هو قد ما عادتكم
هيا اقتحموا صف الاعدا … واغزوا فيهم ببسالتكم

نيرانهم ومدافعهم
لا تنقذهم من صولتكم
كروا كرا للظفر بهم

النصر حليف شجاعتكم

یہہ قصیدہ تمام ہوا اب دوسرا قصیدہ مرسلیہ لکھتا ہوں وہ یہہ ہی

قصیدہ مرسلیہ

فهيّا يا بني الاوطان هيّا ... فوقت فخاركم لكم تهيا
اقيموا الراية العظمى سويا ... وسنّوا غارة الهيجا مليّا

عليكم بالسلاح ايا اهالى
ونظم صفوفكم مثل اللالى
وخوضوا في دماء اولي الوبال
فهم اعداءكم في كل حال
وجورهم غدا فيكم جليا
نبا خوضوا دماء اولي الوبال

اما تصغون اصوات العساكر ... كوحش قاطع البيداء كاسر
وجبت طوية الفرق الفواجر ... ذبيح بنيكم نطنا البواتر
ولا يبقون فيكم قط حيا

عليكم بالسلاح ايا اهالى ... ونظم صفوفكم مثل اللالي
وخوضوا في دماء اولي الوبال ... فهم اعدائكم في كل حال
وجورهم غدا فيكم جليا ... نبا خوضوا دماء اولي الوبال

فماذا تبتغي منا الجنود
وهم هيج واخلاط عبيد
كذا اهل الخيانة والوعود

كذالك ملوك نعي ارا سودوا
تقصيهم لنا الرجيد شيئا

عليكم بالسلاح ايا اهالي — ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال — فهم اعداءكم في كل حال
وجودهم غدا فيكم جليا — فبا خوضوا دماء اولي الوبال

لمن حملوا السلاسل والقيودا
واغلالا واظلوا قاصديك
لاهل فرانسا ليروا عبيدا
وليس مرامهم هذا حديثا
اما هذا عجيب يا اخيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي — ونظم صفوفكم مثل اللالي
وخوضوا في دماء اولي الوبال — فهم اعداوكم في كل حال
وجودهم غدا فيكم جليا — فبا خوضوا دماء اولي الوبال

وكيف يسوغ ان نرضى رعاعا
من الاعراب يبغون ارتفاعا
ويجري بعضهم فينا شراعا
والله الا الديهم لا تراعى
رعاءا بأتكب على المحيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي — ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال — فهم اعداوكم في كل حال

وجودهم

وجوہم غدا فیکم جلیا — نبا خوضوا دماء اولی الوبال

فلم یا سلامۃ من المذلۃ
فما نرضی بان تبقی اذلۃ
ویاسرنا وقتیتنا اجلہ
فریق بالدراہم قد تولہ
فکیف وقد دنا اضحی علیا

علیکم بالسلاح ایا اہالی — ونظم صفوفکم مثل اللآلی
وخوضوا فی دماء اولی الوبال — فہم اعداؤکم فی کل حال
وجوہم غدا فیکم جلیا — نبا خوضوا دماء اولی الوبال

الہی کیف یقہرنا ملوک
بسبل العدل لیس لہم سلوک
واندال للاستعباد حیکوا
وما فی الفخر یشرکنا شریک
ولا احد بہ ابدا حریا

علیکم بالسلاح ایا اہالی — ونظم صفوفکم مثل اللآلی
وخوضوا فی دماء اولی الوبال — فہم اعداؤکم فی کل حال
وجوہم غدا فیکم جلیا — نبا خوضوا دماء اولی الوبال

فقل لہم ایا اہل المظالم
وارباب الجرائم والمآثم
اما تخشون من تلک المحارم

کذا اھل الخیانۃ للمکارم
وظلمھم لقد بلغ الثریا

علیکم بالسلاح ابا اھالی
ونظم صفوفکم مثل اللآلی
وخوضوا فی دماء اولی الوبال
فھم اعدائکم فی کل حال
وجودھم عذا فیکم جلیا
نبا خوضوا دماء اولی الوبال

احلوا الحوق نحوکم اماما
وخلوا العدل عندکم اماما
ونقضکم لموطنکم زماما
بہ تجزون ذلا وانتقاما
وتکتسبون عند القوم خزیا

علیکم بالسلاح ابا اھالی
ونظم صفوفکم مثل اللالی
وخوضوا فی دماء اولی الوبال
فھم اعدائکم فی کل حال
وجودھم عذا فیکم جلیا
نبا خوضوا دماء اولی الوبال

فھا کم قد تعسکرت الاھالی
وسارت کلھا نحو القتال
لتقتحم المھالک لا تبالی
اذا ما مات لیث فی النزال
تولد ارضنا شبلا صبیا

علیکم بالسلاح ابا اھالی
ونظم صفوفکم مثل اللآلی
وخوضوا فی دماء اولی الوبال
فھم اعدائکم فی کل حال

وجوههم غدا فيكم جليا … بنا خوضوا دماء اولى الوبال

صغير القوم منا والكبير
يحب قتالكم فرحا يطير
نحاربكم وليس لكم نصير
وليس لحربنا اصلا نظير
وحاش فحولنا يلقون عيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي … ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولى الوبال … فهم اعداؤكم في كل حال
وجوههم غدا فيكم جليا … بنا خوضوا دماء اولى الوبال

لنا وطن به همنا غراما
به تقوى عزائمنا دواما
نمانعه ونخشى ان يضاما
ونأخذ ثارة ممن تعامى
ونجاروان يكن ملكا عتيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي … ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولى الوبال … فهم اعداؤكم في كل حال
وجوههم غدا فيكم جليا … بنا خوضوا دماء اولى الوبال

لنا حرية في الكون تسمو
تزيد اوائح وبها تنمو
يمانع عن بنيها ما يهم

بها ثمرات نصر تصرتم
على نغم المثالي والحميا

عليكم بالسلاح ايا اهالي
ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولى الوبال
فهم اعدائكم في كل حال
وجوهم عدا فيكم جليا
بنا خوضوا دماء اولى الوبال

تموت عدا تها مثوًا شنيعا
اذا ما انصروا غرا منيعا
يحوز حماتها مجدا رفيعا
فويل للذي يبغى الرجوعا
لرق يكتسى خطاءً وغيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي
ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولى الوبال
فهم اعداء كم في كل حال
وجورهم عدا فيكم جليا
بنا خوضوا دماء اولي الوبال

سندخل مسلك ارباب الجهاد
كاسلاف لهم طول الايادي
ونمحوا نحوهم في كل فاد
ونقفوا فضلهم في كل واد
ونبلغ فضلهم شاؤا قصيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي
ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا في دماء اولي الوبال
فهم اعدائكم في كل حال

وجورهم عذا فیکم جلیا | بنا خوضوا دماء اولی الوبال

تو صل ان نکون لهم فداء
وکل فتی نفجر النفس باء
وان لا نعد هم نبقی مساء
اذا لم ننتقم لهم العداء
ویاخذ ثارهم من کان حیا

علیکم بالسلاح ایا اهالی | ونظم صفوفکم مثل اللآلی
وخوضوا فی دماء اولی الوبال | فهم اعداؤکم فی کل حال
وجورهم عذا فیکم جلیا | بنا خوضوا دماء اولی الوبال

تمت القصیدتان
للرفاعة